

امام عظیم ابو حنیفہ
سے روایت کردہ
احادیث و آثار کا مجموعہ

کتاب و احادیث

مصنف: ابوالحسن محمد بن عثمان

نویس: امام محمد بن سعد

ترجمہ: علامہ صدیق خاں

اللہ
محکم دلائل

مکتبہ
الطیبین



مصنّف: امام محمد رحمہ اللہ علیہ التوفی 189ھ

مترجم: علامہ صدیق تہرانی رحمہ اللہ علیہ

دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ علی حضرت



E-mail: maktabaalahazrat@hotmail.com

Voice 092-042-7247301

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

موضوع کتاب فقہ حنفی کی مآخذ احادیث

نام کتاب کتاب الآثار

مصنف حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

تصحیح حضرت مولانا غلیل قادری مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ احمد رضا

کمپوزنگ عدنان کمپوزنگ سنٹر

سن اشاعت 8 اگست 2004ء بمطابق 21 جمادی الاخریٰ 1425 ہجری

صفحات 440

ہدیہ روپے

روپے

ناشر

مکتبہ اعلیٰ حضرت

دربار مارکیٹ، لاہور

فون نمبر 042-7247301

نمبر شمار

عنوان

صفحہ نمبر

1.

پہلے اسے پڑھیے

2.

پیش لفظ

3.

تذکرہ مصنف

کتاب الطہارت

4.

وضو کا طریقہ

5.

گھوڑے، گھڑے اور بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کا شرعی حکم

6.

موزوں پر مسح

7.

جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کرنا

8.

بوسہ لینے اور قے سے وضو ٹوٹنے کی صورت

9.

شرمگاہ کو ہاتھ سے چھونے سے وضو کرنے کا حکم

10.

پانی زمین اور جنبی وغیرہ میں نجاست باقی نہیں رہتی

11.

زخمی یا چپک زدہ کا وضو کرنا

12.

تیمم کا بیان

13.

جانوروں وغیرہ کا پیشاب

14.

استنجاء کا بیان

15.

وضو کے بعد رومال سے چہرہ پونچھنا اور مونچھوں کو پست کرنا

16.

مسواک کرنا

17.

عورت کا وضو اور دوپٹے کا مسح

18.

غسل جنابت

19.

مرد اور عورت کا ایک برتن سے غسل جنابت کرنا

20.

حیض اور استحاضہ والی عورت کا غسل

21.

نماز کے وقت میں حیض آنا

22.

نفاس والی عورت اور حاملہ کا خون دیکھنا

23.

عورت کا خواب میں وہ بات دیکھنا جو مرد دیکھتا ہے

کتاب الصلوٰۃ

24.

اذان کا بیان

52

99	52.	بے ہوش آدمی کی نماز
100	53.	نماز میں بھول جانا
103	54.	قوم کو خطبہ اور نماز میں سلام کرنا
105	55.	مختصر مگر مکمل نماز
106	56.	سفر کی نماز
109	57.	نماز کا خوف
111	58.	جس کو منافقت کا خوف ہو اُس کی نماز
111	59.	چھینکنے والے کو جواب دینا
111	60.	نماز جمعہ اور خطبہ
112	61.	عید کی نماز
114	62.	عورتوں کا نماز کے لئے جانا اور چاند دیکھنا
115	63.	عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانا
115	64.	ایام تشریق میں تکبیر کہنا
116	65.	سورۃ ص کا سجدہ
116	66.	نماز میں قنوت
119	67.	عورت کا عورتوں کی امامت کرنا اور بیٹھنے کی کیفیت
119	68.	لونڈی کی نماز
120	69.	سورج گرہن کی نماز
121	70.	جنازہ اور غسل میت
123	71.	عورت کو غسل دینا اور اس کا کفن
124	72.	میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا
125	73.	جنازوں کو اٹھانا
126	74.	نماز جنازہ
129	75.	میت کو قبر میں داخل کرنا
130	76.	مردوں اور عورتوں کا اجتماعی نماز جنازہ
131	77.	جنازے کے ساتھ جانا
134	78.	قبروں کو کوہان نما بنانا اور پکا کرنا

54	25.	نماز کے اوقات
55	26.	جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنا
57	27.	نماز کا آغاز، ہاتھوں کو اٹھانا اور عمامہ پر سجدہ
58	28.	بلند آواز سے قرأت کرنا
59	29.	تشہد کا بیان
60	30.	بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنا
62	31.	امام کے پیچھے قرأت کرنا اور اس کی تلقین
64	32.	صفیں سیدھی رکھنا اور پہلی صف کی فضیلت
65	33.	ایک یا دو آدمیوں کا امام
68	34.	فرض نماز کی ادائیگی
69	35.	نفل کی ادائیگی
71	36.	محراب میں نماز پڑھنا
71	37.	امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا
73	38.	جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو رکعتیں
75	39.	نمازی اور امام کے درمیان دیوار یا راستہ ہو
76	40.	فراغت سے پہلے چہرے کو پونچھنا
76	41.	بیٹھ کر نماز پڑھنا، کسی چیز پر ٹیک لگانا یا سترہ کی طرف نماز پڑھنا
78	42.	وتر نماز اور اس میں قرأت
80	43.	مسجد میں اقامت سننا
80	44.	جس سے کچھ نماز نکل جائے
83	45.	گھر میں اذان کے بغیر نماز پڑھنا
84	46.	نماز کب ٹوٹ جاتی ہے
87	47.	نماز کے دوران تکبیر کا پھوٹنا اور بے وضو ہو جانا
88	48.	کون سی نماز لوٹائی جائے اور کونسی مکروہ ہے؟
94	49.	نماز میں (شرمگاہ میں) تری محسوس ہو
95	50.	نماز میں قہقہہ لگانا اور نماز میں کیا مکروہ ہے؟
97	51.	نماز سے پہلے سو جانا اور اس سے وضو کا ٹوٹنا

168	103	حج کے مہینوں اور اس کے علاوہ عمرہ کرنا
170	104	عرفات اور مزدلفہ میں نماز
172	105	حالت احرام میں ہمبستری کرنا
173	106	جس نے قربانی کی وہ احرام سے نکل گیا
174	107	حالت احرام میں پچھنا لگوانا اور سر منڈوانا
174	108	جو شخص حالت احرام میں کسی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے
176	109	حالت احرام میں شکار
179	110	قربانی کا جانور راستے میں عاجز ہو جائے
180	111	محرم کے لئے لباس اور خوشبو سے کیا درست ہے
181	112	محرم کن چیزوں کو مار سکتا ہے
181	113	محرم کا نکاح کرنا
182	114	کمہ مکرمہ کے مکانات فروخت کرنا اور کرائے پر دینا
183	115	ایمان کا بیان
187	116	شفاعت کا بیان
191	117	تقدیر کی تصدیق
		کتاب النکاح
195	118	آزاد مرد کتنی بیویاں رکھ سکتا ہے؟
197	119	غلام کے لئے کتنی بیویاں رکھنا جائز ہے؟
199	120	کسی شخص کا اپنی ام ولد کو کسی کے نکاح میں دینا
200	121	عورت یا مرد نکاح کے وقت عیب دار ہوں تو؟
202	122	جس نکاح سے منع کیا گیا اور کنواری لڑکی سے اجازت لینا
203	123	نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا اور پھر خاوند فوت ہو گیا
204	124	کسی عورت سے عدت کے دوران نکاح کرنا پھر اسے طلاق دے دینا
206	125	جب دو بہنیں بدل کر ایک دوسرے کے خاوند کے پاس چلی جائیں
207	126	خلع کرنے والی یا مطلقہ سے نکاح کرنا
208	127	یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا
209	128	حالت شرک میں نکاح کرنے کے بعد اسلام لانا

136	79	نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق کس کو ہے؟
136	80	بچے کا آواز نکالنا اور اس کی نماز جنازہ
137	81	شہید کا غسل
139	82	زیارت قبور
140	83	قرآن مجید کا پڑھنا
142	84	حمام میں حالت جنابت میں قرأت کرنا
		کتاب الصوم
144	85	روزوں کا بیان / سفر میں روزہ اور افطاری
146	86	روزہ دار کا بوسہ لینا اور عورت کے ساتھ لیٹنا
147	87	روزہ توڑنے والی باتیں
148	88	روزے کی فضیلت
		کتاب الزکوٰۃ
149	88	زکوٰۃ کا بیان / سونے چاندی نیز مال یتیم کی زکوٰۃ
151	90	زیورات کی زکوٰۃ
152	91	صدقہ فطر اور غلام، لونڈیاں
153	92	کام کاج کے جانوروں میں زکوٰۃ
155	93	کھیتی کی زکوٰۃ اور عشر
157	94	زکوٰۃ کیسے دی جائے؟
157	95	اونٹوں کی زکوٰۃ
159	96	بکریوں کی زکوٰۃ
160	97	گالوں (گائیں) کی زکوٰۃ
161	98	جو شخص اپنا مال مساکین کے لئے کر دے
		کتاب المناسک
162	99	مناسک حج / احرام اور تکبیر
163	100	حج قرآن اور احرام کی فضیلت
166	101	کعبہ شریف کا طواف اور اس میں قرأت
168	102	تلبیہ کب ختم کیا جائے؟ اور حج میں کوئی شرط رکھنا

244	155	لوٹڈی کو ایسی طلاق دینا جس میں رجوع کا مالک ہو	212	129	لوٹڈی سے نکاح کرنے کے بعد اسے خریدنا یا آزاد کرنا
245	156	خلع کا بیان	216	130	نکاح کے بعد میاں بیوی سے کوئی گناہ (زنا) کرے
245	157	عنین کا بیان	216	131	نکاح متعہ
246	158	طلاق دے کر انکار کر دینا	218	132	مرد کے لئے کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے
247	159	ہنسی مذاق میں طلاق دینا	219	133	نشہ کرنے والے کا نکاح کرنا
247	160	طلاق بہتہ	220	134	کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے کنواری نہ پائے تو؟
248	161	عورت کو لکھ کر طلاق دینا	221	135	کفو میں نکاح کرنا اور خاوند کا بیوی پر حق
249	162	برسام کے مریض، نشہ والے اور سوئے ہوئے آدمی کی طلاق	223	136	جس عورت کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اس سے نکاح کرنا
251	163	جس کو حکمران طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے پر مجبور کرے	224	137	عزل کا بیان نیز عورتوں سے کیا بات منع کی گئی
252	164	کوئی طلاق مکروہ ہے	227	138	دو ایسی لونڈیوں سے وطی کرنا ناجائز ہے جو بہنیں ہوں
252	165	جو کہے جب میں فلاں سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے	228	139	شادی شدہ لونڈی کو بیچنا یا ہبہ کرنا
253	166	عیسائیوں، یہودیوں اور ستارہ پرستوں کا اپنی بیوی کو طلاق دینا			کتاب الطلاق
253	167	طلاق والی عورت اور بیوہ کی عدت	230	140	طلاق اور عدت
255	168	طلاق میں استثناء	231	141	حاملہ عورت کو طلاق دینا
255	169	بیوی سے کہنا کہ عدت گزار	232	142	اس لڑکی کی طلاق اور عدت جسے حیض نہ آتا ہو
256	170	ام ولد کی عدت	232	143	مطلقہ عورت دوسری جگہ شادی کرے پھر پہلا خاوند رجوع کرے تو کیا حکم ہے؟
257	171	جس عورت کا قرب اختیار نہیں کیا اس کا نفقہ	233	144	طلاق دے پھر رجوع کرے اُس کی عدت
257	172	خلع کرنے والی عورت	234	145	جماع سے پہلے تین طلاقیں دینا
259	173	بیوی سے کہنا تو مجھ پر حرام ہے	234	146	بیماری کی حالت میں طلاق دینا جماع کیا ہو یا نہ
259	174	لعان کا بیان	237	147	حیض سے مایوس مطلقہ عورت کی عدت
262	175	عورت کو اختیار دینا	238	148	اس مطلقہ عورت کی عدت جس کا حیض رُک جائے
265	176	ایلا کا بیان	238	149	مطلقہ حاملہ کی عدت
268	177	ایلا کے بعد طلاق دینا	239	150	مستحاضہ عورت کی عدت
269	178	ظہار کا بیان	240	151	طلاق کے بعد عدت میں رجوع کرنا
272	179	لوٹڈی سے ظہار	241	152	رجوع کا علم نہ ہونے کی صورت میں عورت نکاح کر لے تو کیا حکم ہے؟
			243	153	جو شخص تین طلاقیں دے یا ایک دے اور تین کی نیت کرے
			243	154	طلاق میں رجوع
					کتاب القصاص والحدود
273	180	دیتوں کا بیان / چاندی اور جانوروں کے مالکوں پر کیا واجب ہوتا ہے			

314	208	ذمی لوگوں کی مسلمانوں کے خلاف گواہی
314	209	جس کو حد لگائی گئی اس کی گواہی
316	210	جھوٹی گواہی
317	211	عورتوں کی گواہی کہاں جائز اور کہاں ناجائز
318	212	قربت وغیرہ کی وجہ سے گواہی قبول نہ کی جائے
319	213	بچوں کی گواہی
320	214	کون سی وصیت جائز ہے؟
322	215	ایک شخص کئی وصیتیں کرے یا آزاد کرنے کی وصیت کرے
326	216	آزاد کرنے کی فضیلت
327	217	مدبر اور ام ولد کی آزادی
329	218	دو آدمیوں کے درمیان ایک غلام مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کرے
330	219	جس نے اپنے غلام کو نصف آزاد کیا
331	220	دو آدمیوں کے درمیان غلام مشترک ہو اور ان میں ایک اپنے حصہ کو مکاتب بنائے
332	221	مکاتب کی مکاتبت
334	222	مکاتب سے کفیل لینا
		کتاب الایمان
335	223	قاتل کی وراثت
335	224	جو شخص مر جائے اور کسی مسلمان وارث کو نہ چھوڑے
338	225	کوئی آدمی مر جائے اور بیوی چھوڑ جائے پس سامان میں اختلاف ہو جائے
339	226	آزاد غلاموں کی وراثت
341	227	دو لعلان کرنے والوں اور لعلان کرنے والی کے بیٹے کی وراثت
343	228	عمری کا بیان
345	229	جو عورت قیدی ہو کر آئے اور اس کے ساتھ اس کا بچہ ہو اس کی میراث اور وہ بچہ
		جس کا دعویٰ دو آدمی کریں
346	230	بچے کا زیادہ حق دار کون ہے اور کسے نفقہ پر مجبور کیا جائے
347	231	عورت کا خاوند کے لئے اور خاوند کا عورت کے لئے ہبہ کرنا

کتاب الایمان

273	180	وہ انسانی عضو جو ایک ہو اس کی دیت
276	182	دانتوں، ہونٹوں اور انگلیوں کی دیت
278	183	جہاں قصاص ممکن نہ ہو
282	184	دیت خطا اور عاقلہ جو دیت ادا کرے
285	185	دیوار کھودنے والوں پر گر جائے
285	186	عورتوں کی دیت اور زخم
286	187	غلاموں کے زخم
288	188	مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت
289	189	معاهد کی دیت
291	190	عورت کا اسلام سے مرتد ہو جانا
292	191	قاتل کو مقتول کے بعض اہلیا، معاف کر دیں
293	192	جو شخص اپنے غلام یا قربت دار کو قتل کرے
294	193	جس شخص کے گھر میں مقتول پایا گیا
295	194	لعان اور بچے کی نفی
297	195	جو شخص پوری قوم پر الزام لگائے نیز آزاد اور غلام کی حد کیا ہے؟
299	196	تعزیر کا بیان
300	197	جب کئی حدود جمع ہوں تو قتل کیا جائے
301	198	کسی عورت کو اغوا کرنا
301	199	عورت کے خلاف زنا پر گواہی میں اس کا خاوند بھی شامل ہو؟
302	200	کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو؟
303	201	بد فعلی کے مرتکب کی سزا
303	202	زانی لوٹنے کی حد
304	203	وطی یا شبہ
305	204	حدود ساقط کرنا
307	205	نشہ والے کی حد
308	206	ڈاکے اور چوری کی حد
313	207	کفن چوری کی سزا

376	258	تہائی حصے کے ساتھ مضاربیت اور یتیم کے مال سے مضاربیت اور اس کو (اپنے مال سے) ملالینا
378	259	جس کے پاس مال مضاربیت یا امانت کا مال ہو
378	260	تہائی اور چوتھائی کے ساتھ مزارعت
379	261	مقررہ اجرت سے زائد مکروہ ہے
381	262	غلام کو آقا نے تجارت کی اجازت دی تو وہ ضامن ہے
381	263	اجیر مشترک کی ضمانت
382	264	حیوان وغیرہ رہن رکھنا، ادھار دینا اور امانت کے طور پر دینا
383	265	کسی شخص پر سچا دعویٰ کرنا
384	266	جو شخص صحن کے علاوہ جگہ میں نیا کام کرے تو وہی چٹی دے گا
384	267	قربانی کا جانور اور نر جانور کو خسی کرنا
388	268	ذبح کا جانور
391	269	پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو ذبح کرنا اور عقیقہ
		کتاب الحظر والاباحہ
392	270	بکری کا کون سا حصہ مکروہ ہے؟
393	271	خشکی اور دریا کی کون سی چیز کھائی جائے؟
394	272	درندوں کا گوشت کھانا اور گدھیوں کا دودھ مکروہ ہے
395	273	پنیر کھانا
396	274	شکار پر تیر اندازی کرنا
398	275	گٹے کا کیا ہوا شکار
400	276	شرابوں نبیذوں نیز کھڑے ہو کر پینے اور مکروہات کا بیان
401	277	سخت (تیز) نبیذ
403	278	پکا ہوا رس
404	279	گھجور اور انگور کا کچا رس
405	280	شراب کے برتنوں میں (پانی وغیرہ) پینا
407	281	سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا
408	282	ریشمی اور شہرت کا لباس پہننا

347	232	قسموں اور ان کے کفاروں کا بیان
348	233	قسم کے کفارہ میں کس قسم کا غلام آزاد کرنا کفایت کرتا ہے
349	234	قسم میں استثناء
351	235	گناہ کی نذر
352	236	قسم میں اختیار اور اپنا مال مساکین کے لئے کر دینا
353	237	جو شخص پیدل چلنے کی نذر مانے
353	238	جو شخص اپنے بیٹے کو یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانے
355	239	جو مظلوم ہونے کی صورت میں قسم کھائے
		کتاب البیوع
356	240	تجارت اور بیع میں شرط
359	241	پھل دار درخت یا مالدار غلام بیچنا
359	242	جو شخص سامان خریدے اس میں عیب پائے یا لونڈی کو حاملہ پائے
362	243	لونڈی اُس کے خاوند اور اس کی اولاد میں جدا کی
363	244	کیلی اور وزنی چیز میں سلم
364	245	عطاء تک پھولوں وغیرہ میں بیع سلم
365	246	جانوروں میں بیع سلم
365	247	بیع سلم میں کفیل اور رحم
366	248	بیع سلم میں بعض چیز اور بعض رقم لینا
367	249	کپڑوں میں بیع سلم
367	250	مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا
369	251	سامان تجارت حربی زمین کی طرف لے جانا
369	252	(پھلوں کے) رس اور شراب کی تجارت
370	253	جھاڑیوں کے شکار، مچھلیوں اور بانسوں کو فروخت کرنا
371	254	سونا اور چاندی جب اچھی حالت میں ہوں اور جواہرات کی بیع کا حکم
373	255	بھاری درہم ہلکے درہموں کے بدلے میں بیچنا اور سود
374	256	قرض کا بیان
375	257	زمین اور شفعہ

پہلے سے پڑھیے!

”انسان جو سوچتا ہے وہ اکثر نہیں ہوتا اور جو نہیں سوچتا وہ اکثر ہو گزرتا ہے۔“

ایسا ہی کچھ معاملہ ہمارے ساتھ ”کتاب الآثار“ کی طباعت کے مختلف مراحل میں درپیش آیا۔ ہمارا ادارہ اس عظیم کتاب کو تقریباً دو سال قبل شائع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن

”انسان جو سوچتا ہے وہ اکثر نہیں ہوتا اور جو نہیں سوچتا وہ اکثر ہو گزرتا ہے۔“

کے تحت دیر پر دیر ہوتی چلی گئی۔ لیکن یہ گھڑیاں انتہائی مبارک ہیں کہ اب یہ کتاب طباعت کے لیے مکمل ہو کر چھپنے کے لیے جا رہی ہے اور جلد ہی آپ اسے اپنے ہاتھوں میں پا کر اس سے فیضیاب ہوں گے۔

اس کتاب کی تاخیر کا ایک سبب اس کتاب کو اچھے سے اچھے انداز میں مارکیٹ میں لانے کی خواہش بھی تھی۔ اب اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے، اس کا فیصلہ تو کتاب چھپنے کے بعد ہمارے معزز قارئین یا پھر نقاد حضرات، جنہیں ہم اپنا محسن سمجھتے ہیں، بہتر انداز میں فرمائیں گے۔

اس موقع پر میں استاذی مکرم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکمل عطا قادری مدظلہ العالی کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اُن کے فرمانے پر ہی اس کتاب کا ترجمہ ہو سکا اور بالخصوص حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی کا، کہ انہوں نے اپنی بے انتہا مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہماری عرض پر اس کتاب کا ترجمہ کر کے ہمارے سپرد کیا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ حضرات آئندہ بھی ہمارے ادارے پر دستِ شفقت رکھے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اس عاجز کی یہی دعا ہے کہ ”مکتبہ اعلیٰ حضرت“ کے جملہ اراکین و خادمین کو استقامت کے ساتھ دین و مملکت کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم مکتبہ اعلیٰ حضرت

محمد اجمل قادری

8 اگست 2004ء

283. بھیڑ کی کھال کا لباس اور چڑے کا رنگنا
411
284. سونے اور لوہے کی انگلی کا نقش
412
285. راہ خداوندی میں جہاد، دعوت اسلام
413
285. فضائل صحابہ کرام ”رضی اللہ عنہم“ اور ان کے درمیان مذاکرہ فقہ
417
287. سچ، جھوٹ، غیبت اور بہتان
418
288. صلہ رحمی اور ماں باپ سے نیکی کرنا
420
289. اولاد کے مال سے تمہارے لیے کیا حلال ہے؟
421
290. بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے
422
291. ولیمہ کا بیان
422
292. زہد کا بیان
423
293. دعوت کا بیان
423
294. عاملین کے وظائف
425
295. نرمی اور سختی
426
296. نظر کا دم اور داغ لگانا
427
297. لقیط کا نفعہ!
428
298. بھاگے ہوئے غلام کی اجرت
428
299. جسے گری پڑی چیز ملے وہ اس کا اعلان کرے
429
300. جسم گودنا، بال ملانا، چہرے کے بال اکھاڑنا اور حلالہ کرنا
430
301. عورت کا چہرے سے بال اکھینا
431
302. مہندی اور رسمہ کا خضاب
432
303. دوائی پینا گائے کا دودھ اور داغ لگوانا
434
304. علم کی باتوں کو تحریر میں لانا
434
305. مسلمان کا ذمی کے سلام کا جواب دینا
435
306. لیلۃ القدر کا بیان
435
307. پردہ پوشی اور کمزوروں پر رحم کرنا
436
308. حکومت اور اچھے کام کا اجر
436

ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

دین اسلام ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو رہتی دنیا تک انسانیت کی راہنمائی کرتا رہے گا یہ دین آفاقی، عالمگیر اور دائمی ہے۔ زمانے کے تغیر و تبدل اور انسانی ضروریات کی شب و روز تبدیلی کی بنیاد پر مسائل پیدا ہوتے ہیں، اسلام ان مسائل کا حل بتاتا اور عالم انسانیت کو ہدایت فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے بنیادی ماخذ ہیں کیونکہ ان کی بنیاد وحی ہے قرآن مجید وحی جلی اور یہ احادیث مبارکہ وحی خفی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ نزول وحی اور احادیث مبارکہ کے لئے ایک محدود وقت تھا اور وحی کا سلسلہ آج سے چودہ سو سال پہلے ختم ہو گیا اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ بھی امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پر منقطع ہو گیا۔ جب کہ بے شمار مسائل ایسے ہیں جو دور رسالت کے بعد پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

ان حالات میں اگر قرآن و سنت کی نصوص ظاہرہ پر بھی ارتکاف کا نعرہ بلند کیا جائے تو اس سے جہاں اسلام کی آفاقیت اور ابدیت کی نفی ہوتی ہے وہاں عالم انسانیت کو گمراہی کے دلدل میں پریشان حال چھوڑنا بھی لازم آتا ہے اور یہ بات قطعاً خلاف عقل ہے کہ خالق کائنات انسان کو کسی راہنمائی کے بغیر پریشان حال چھوڑے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ“ ہر بیماری کے لئے دوا ہے۔ تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جو بیماریاں آپ کے زمانہ مبارکہ میں تھیں ان کے لئے اس وقت علاج موجود تھا اور جو بیماریاں مروجہ زمانہ کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں یا پیدا ہوتی رہیں گی ان کے لئے علاج معالجہ کی سہولتیں بھی میسر ہوں گی چنانچہ آج کی طب بباگ و حل اعلان کر رہی ہے کہ اب کوئی بیماری لا علاج نہیں ہے۔

اسی طرح ہر نوپید مسئلہ کا حل قرآن و سنت میں موجود ہے لیکن اس کے لئے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ فقہی بصیرت اور اجتہادی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جن نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ ان صلاحیتوں سے نوازتا ہے اور امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ سونپتا ہے انہیں بھلائی کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

چنانچہ ان عظیم محسنوں نے قرآن و سنت میں غور و خوض کر کے امت مسلمہ کو ایک بہت بڑا فقہی ذخیرہ عطا فرمایا جس کے لئے وہ بلاشبہ امت اسلام کے شکر کے مستحق ہیں۔

جن مخلصین باصلاحیت فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اجتہاد کی راہ اختیار کی اور اپنی اپنی فکر کے مطابق مسائل کا حل پیش کیا وہ تمام ”اہل سنت و جماعت“ ہیں اور پوری ملت اسلامیہ کی آنکھوں کے تارے ہیں لیکن ان سب کے سرخیل جن کی فقہ نہ صرف عبادات و معاملات بلکہ حکومتی نظام میں بھی انسانیت کی بھرپور راہنمائی کرتی ہے سراج الامۃ ”امام اعظم“ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صرف ہے جن کی عظمت کو دوسری فقہ کے ائمہ نے بھی تسلیم کیا ہے۔

یہ بات کسی بھی ذی شعور شخص سے مخفی نہیں کہ فقہ کسی شخص کی ذاتی رائے کا نام نہیں بلکہ قرآن و سنت سے استنباط اور اجتہاد کا نام ہے اور یقیناً مجتہدین علم حدیث میں بھی ید طولی رکھتے تھے ورنہ اجتہاد ممکن نہ ہوتا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ غیر مقلدین (جن کو عرف عام میں وہابی کہا جاتا ہے) بجائے اپنی اس کوتاہی پر کف افسوس ملنے کے کہ وہ فقہاء کی فقہی کاوشوں سے متمتع نہیں ہو رہے، ”اُلنا چور کو تو ال کو ڈانٹے“ کے مصداق فقہاء کرام کو سنت و حدیث کے مقابلے میں ذاتی رائے کو ترجیح دینے کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔

اور یہ بات مزید تعجب خیز ہے کہ تقلید (یعنی کسی فقہی امام کی اجتہادی کاوشوں کو تسلیم کر کے ان مسائل میں جن کے بارے واضح نصوص موجود نہیں باظاہر تعارض ہوتا ہے، اس کی فقہ کے دامن سے وابستگی اختیار کرنا) کے سلسلے میں یوں تو غیر مقلدین راہ انکار پر چلتے ہیں لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی کاوشوں کے خلاف ان کے دل بغض و حسد سے اس قدر بھرے ہوتے ہیں کہ وہ آپ کی مخالفت میں دیگر فقہی اماموں کی فقہ کو قبول کر لیتے ہیں اور اسے قرآن و سنت کے خلاف قرار نہیں دیتے جب کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان کا غیر منصفانہ اور تعجب پر مبنی رویہ یہ ہے کہ وہ آپ کی فقہ کو قرآن و سنت کے خلاف محض آپ کی ذاتی رائے قرار دیتے ہیں۔

حالانکہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ حنفی جہاں عقلی دلائل اور قیاس کے زیور سے مرصع ہے وہاں اسے قرآن و سنت کے مضبوط دلائل سے بھی تقویت حاصل ہے۔ جو لوگ فقہ حنفی کی عظیم اور جامع کتاب ”ہدایہ“ کا کھلے دل سے مطالعہ کرتے ہیں وہ اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی علیہ الرحمہ نے ”شرح معانی الآثار“ کے ذریعے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا کہ فقہ حنفی کی ماخذ اور موید احادیث کو یکجا کیا، موطا امام محمد، مسند امام اعظم، زجلہ المصاحح اور اس طرح کی دیگر کتب ان احادیث سے بھری پڑی ہیں جن سے حنفی فقہاء کرام استدلال کرتے ہیں۔

”کتاب الآثار“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایات کو ان کے عظیم شاگرد حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کر کے غیر مقلدین کی بد

دیانتی کو واضح کیا ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہونے کے ناطے دور رسالت کے زیادہ قریب ہیں اور آپ کی سند میں واسطے کم ہیں جو ان روایات کی صحت کی ضمانت ہے اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے مدارس دینیہ فقہ حنفی کی سید کتب احادیث کو دورہ حدیث تک محدود نہ رکھیں بلکہ نجلی کلاسوں میں بھی سبقاً سبقاً بڑھائیں تاکہ طلباء مخالفین پر ویگنڈے کا بھرپور جواب دے سکیں۔

”مکتبہ اعلیٰ حضرت“ خراج تحسین کے لائق ہے کہ اس مکتبہ نے مختصر وقت میں نہایت مفید اور جامع کتب کی اشاعت کا سہرا اپنے سر سجایا اور اب ”کتاب الآثار“ کے اردو ترجمہ کی طباعت و اشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

عزیز محترم محمد اجمل قادری زید مجدہ اس کا رخیہ کے لئے دن رات سرگرداں ہیں اور حضرت علامہ مفتی محمد اکمل قادری ان کی راہنمائی اور سرپرستی کا فریضہ باحسن طریق انجام دے رہے ہیں۔

دونوں حضرات کو بالخصوص اور اس ادارے کے دیگر معاونین کو بالعموم ہدیہ تمہیک پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات رحمن ورحیم ”کتاب الآثار“ کے اس ترجمہ کو امت مسلمہ کی راہنمائی کیلئے مفید ترین بنائے اور ”مکتبہ اعلیٰ حضرت“ کو دن دوئی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۵ھ

۲۸ جولائی ۲۰۰۴ء بروز بدھ

تذکرہ مصنف

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ حدیث و فقہ کے استاذ، امام اور مجتہد، عابد و زاہد جواد و فیاض، صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ ہیں جنہوں نے ایک لاکھ سے زیادہ مسائل مستطب کیے۔ ہزار کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کیں اور بے شمار شاگرد چھوڑے، خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن اہم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تم امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ دونوں کی خدمت میں رہے ہو، بتاؤ ان دونوں میں کون زیادہ فقیہ تھا؟ تو یحییٰ بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر کسی تردد کے جواب دیا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ فقیہ تھے۔

اور یہی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ علوم فقہیہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان جس شخص کا ہے وہ محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ قرآن محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی لغت پر اترا ہے تو میں یہ بات امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی فصاحت کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں اور مولانا عبدالحی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا آپ نے یہ مسائل دقیقہ کہاں سے سیکھے؟ فرمایا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے۔^۱

ولادت و سلسلہ نسب:

خطیب بغدادی حافظ ذہبی اور ابو محمد عبد القادر قرشی صاحب الجواہر المصیۃ رحمہم اللہ نے آپ کا نام اس طرح ذکر کیا ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی^۲

حافظ ابن بزاز کردری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے محققین نے بھی آپ کا نسب یونہی ذکر کیا ہے البتہ صاحب کافی نے ایک روایت سے آپ کا نسب یوں بھی بیان کیا ہے۔ محمد بن حسن بن عبد اللہ طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان^۳ لیکن صحیح نسبت وہی ہے جس کو اکثر علماء نے بیان کیا ہے۔

نسبت شیبانی کے بارے میں بھی مختلف آراء ہیں بعض علماء کے خیال میں یہ آپ کے قبیلہ کی طرف نسبت ہے اور بعض محققین کے نزدیک یہ نسبت ولایتی ہے کیونکہ آپ کے والد بنو شیبان کے غلام تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حسن بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ دمشق کے شہر حرما کے رہنے والے تھے۔ بعد میں

۱۔ حافظ ابو بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی متوفی ۴۶۲ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۶۵

۲۔ امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ البحر فی خبر من عبر ج ۱ ص ۳۰۳

۳۔ عبدالحی نکستونی متوفی ۱۳۰۷ھ التوازی المبینہ ص ۱۶۳

۴۔ حافظ ابو بکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲

۵۔ شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۴۷

وہ ترک وطن کر کے عراق کے شہر واسط میں آ گئے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ 132ھ میں اسی جگہ پیدا ہوئے۔ بعض تذکرہ نویسوں نے 135ھ بھی سال ولادت تحریر کیا ہے۔
تعلیم و تربیت:

واسط میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد آپ کے والد کوفہ چلے آئے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا آغاز اسی شہر سے ہوا۔ حرمین شریفین کے بعد کوفہ اس دور کا سب سے بڑا مرکز علمی خیال کیا جاتا تھا اس وقت کوفہ میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، مسعر بن کدام اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے نابغہ روزگار حضرات کے علم و فضل کا چرچا تھا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم پڑھا علوم ادبیہ حاصل کیے اور پھر دینی علوم کی طرف متوجہ ہو گئے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

امام محمد ایک مرتبہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے مجلس میں آ کر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سوال کیا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی رہنمائی کی آپ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ ایک نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے اور اسی رات فجر سے پہلے وہ بالغ ہو جائے تو وہ نماز دہرائے گا یا نہیں؟ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دہرائے گا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اٹھ کر ایک گوشہ میں نماز پڑھی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر بے ساختہ فرمایا انشاء اللہ یہ لڑکا رجل رشید ثابت ہوگا۔ اس واقعہ کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ گاہے گاہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے رہے کم سن تھے اور بے حد خوبصورت، جب باقاعدہ تلمذ کی درخواست کی تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے قرآن حفظ کر دو پھر آنا سات دن بعد پھر حاضر ہو گئے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے کہا تھا کہ قرآن مجید حفظ کر کے پھر آنا عرض کیا میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد سے کہا اس کے سر کے بال منڈوا دو لیکن بال منڈوانے کے بعد ان کا کُسن اور دیکھنے لگا۔ ابو نواس نے اس موقع پر یہ اشعار کہے:-

حلقوا راسه ليكسوه قبحا غيرة منهم عليه وشحا

كان في وجهه صباح وليل نزعوا ليله وابقوه صباحا

ترجمہ: لوگوں نے ان کا سر مونڈ دیا تاکہ ان کی خوبصورتی کم ہو ان کے چہرہ میں صبح بھی تھی اور رات بھی، رات کو انہوں نے ہٹا دیا صبح تو پھر بھی باقی رہی۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ چار سال تک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور سفر و حضر میں بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے اور ان سے علوم دینیہ خصوصاً فقہ میں برابر استفادہ کرتے رہے۔^۱

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ:

فقہ ایک وسیع علم ہے کیونکہ کتاب و سنت سے مسائل کے استنباط اور اجتہاد کے لئے وسیع نظر اور بصیرت کی ضرورت ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس موضوع پر جس عظیم کام کے کرنے کی ضرورت تھی اس کے لئے ابھی علم کی مزید تحصیل اور مہارت کی ضرورت تھی اسی لیے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا۔
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ جو ہر شے میں تھے۔ انہوں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ علم و فضل اور مرتبہ کی برتری کے باوصف وہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بہت رعایت کرتے تھے۔

اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ علی الصبح درس شروع کیا کرتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس وقت سماع حدیث کے لیے دوسرے اساتذہ کے پاس جاتے تھے۔ جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے درس میں پہنچتے تو ان کے زیر درس کافی مسائل گزر چکے ہوتے تھے۔ لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر ان تمام مسائل کو پھر دہرایا کرتے تھے۔^۲
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے ساتھ ساتھ علم حدیث کی تحصیل کی بھی لگن تھی چنانچہ وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے درس حدیث میں حاضر ہوئے جس طرح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں بے نظیر تھے۔ اسی طرح امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں بے مثال تھے اور یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسے دو عظیم اماموں سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ تین سال سے زیادہ عرصہ تک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور ان سے سات سو سے زیادہ احادیث کا سماع کیا۔^۳
دیگر اساتذہ:

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام مالک رحمہم اللہ کے علاوہ جن اساتذہ سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث حاصل کیا خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں مسعر بن کدام، سفیان ثوری، عمر بن فدا اور مالک بن مغول رحمہم اللہ کا ذکر کیا ہے۔^۱ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اساتذہ کے علاوہ امام اوزاعی

۱۔ شیخ ابن براز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۵

۲۔ الزہد الکوثری..... بلوغ الامانی ص ۳۵

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المعیر ان ج ۵ ص ۱۴۱

اور زعمہ بن صالح رحمہ اللہ کا بھی ذکر کیا ہے۔^۱ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسما میں ان کے اساتذہ میں ربیع بن صالح اور یکیر بن عامر رحمہ اللہ علیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ان مشاہیر اساتذہ حدیث کے علاوہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کے دیگر مشاہیر حدیث سے بھی استفادہ کیا اور ان سے روایت اور اجازت حاصل کی۔^۲

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کی شہرت بہت دور دور پھیل چکی تھی اور اطراف و اکناف سے تشنگان علم آپ کی خدمت میں آکر علم کی پیاس بجھاتے تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے تلامذہ میں محمد بن اور لیس شافعی، ابوسلیمان جوزجانی، ہشام بن عبید اللہ رازی، ابو عبید القاسم بن سلام، اسماعیل بن توبہ اور علی بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے۔^۳ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے علاوہ علی بن مسلم طوسی کا بھی ذکر کیا ہے۔^۴

ذہانت و فطانت:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بے حد ذہین اور زیرک تھے اور بڑے بڑے عقدوں کو آسانی سے حل کر دیا کرتے تھے، امام کردری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر مینڈک سرکہ میں گر جائے تو سرکہ پاک ہے یا ناپاک؟ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ یحییٰ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں عثمان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے علم نہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکہ پاک ہے کیونکہ مینڈک اپنے معدن میں مرا ہے پھر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا اگر مینڈک پانی میں مر جائے تو وہ پانی پاک ہوتا ہے اور اس پانی کو سرکہ میں ڈال دو تو وہ سرکہ بھی پاک رہے گا۔ اسی طرح مینڈک سرکہ میں گر جائے تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوگا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس مسئلہ کی تقریر کی تو سامعین حیران رہ گئے۔^۵

ایک مرتبہ ہارون رشید نے آپ سے کہا کہ میں نے زبیدہ سے کہا کہ میں امام عادل ہوں اور

۱۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲

۲۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المیزان ج ۵ ص ۱۲۱

۳۔ مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ التعلیق المجدد ص ۳۰

۴۔ حافظ ابوبکر احمد بن علی الخطیب البغدادی متوفی ۴۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۲

۵۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لسان المیزان ج ۵ ص ۱۲۱

۶۔ شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۲۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۹۸

امام عادل جنت میں ہوتا ہے۔ زبیدہ نے پلٹ کر کہا نہیں تم ظالم اور فاجر ہو اور جنت کے اہل نہیں ہو۔ آپ نے یہ سن کر ہارون رشید سے فرمایا کبھی گناہ کے وقت یا گناہ کے بعد تم کو خدا کا خوف لاحق ہوا ہارون رشید نے کہا خدا کی قسم مجھے گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا بے حد خوف ہوتا ہے فرمایا پھر تم دو جنتوں کے وارث ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس کو دو جنتیں عطا فرماتا ہے۔^۱

معمولات:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بے حد عبادت گزار تھے۔ تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب میں اکثر اوقات مشغول رہا کرتے تھے۔ رات کے تین حصے کرتے ایک حصہ میں عبادت کرتے ایک حصہ میں مطالعہ اور باقی ایک حصہ میں آرام کیا کرتے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھہرا، میں ساری رات نفل پڑھتا رہا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ چار پائی پر لیٹے رہے صبح کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر وضو کیے نماز پڑھی میں نے پوچھا حضرت آپ نے وضو نہیں کیا؟ فرمایا تم نے ساری رات اپنے نفس کے لئے عمل کیا اور نوافل پڑھے اور میں نے تمام رات حضور ﷺ کی امت کے لئے عمل کیا اور کتاب اللہ سے مسائل کا استنباط کرتا رہا اور اس رات میں نے ہزار سے زیادہ مسائل کا استخراج کیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنی شب بیداری پر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری کو ترجیح دی۔^۲

کلمات الشفاء:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل ان کی ذہانت و فطانت اور زہد و تقویٰ پر ان کے معاصرین اور بعد کے لوگوں نے بے حد خراج تحسین پیش کیا ہے۔ خصوصاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بے پناہ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ ربیع بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کوئی صاحب عقل نہیں دیکھا۔ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا۔ حرملہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کسی مسئلہ پر تقریر کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا گویا ان پر قرآن نازل ہو رہا ہے۔ مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ امن الناس علی فی الفقہ محمد بن حسن۔ فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اس احسان میں

۱۔ شیخ ابن بزاز کردری متوفی ۸۶۷ھ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۹

۲۔ ایضاً " " " " " " ص ۱۵۹

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کے علاوہ ان کی فیاضی کا بھی دخل تھا۔

چنانچہ ربیع نقل کرتے ہیں کہ ایک بار امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا امام محمد نے مجھے ایک بار ستر کتب عنایت فرمائی ہیں۔ ربیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میں نے جس شخص سے بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو اس کی تیوری پر بل آگئے ماسوائے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ان سے جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے وہ مسئلہ سمجھایا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا اگر یہود و نصاریٰ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا مطالعہ کر لیں تو فوراً ایمان لے آئیں (حدائق حنفیہ ص ۱۲۷) اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی تصدیق میں مولانا فقیر محمد جہلمی نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ عیسائیوں کے ایک عالم نے متعدد مسلمان علماء سے تبادلہ خیال کیا لیکن وہ شخص مسلمان نہیں ہوا اتفاق سے اس نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی جامع کبیر کا مطالعہ کیا تو فوراً مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا اگر یہ شخص پیغمبری کا دعویٰ کر کے اپنی اس کتاب کو دلیل قرار دے تو کوئی شخص مقابلہ نہیں کر سکتا میں نے سوچا جس نبی کے امتیوں کی یہ شان ہے اس نبی کا خود علم میں کیا مقام ہوگا۔ (حدائق حنفیہ ص ۱۲۹)

جرات و استقلال:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بے حد غیور اور مستقل مزاج تھے۔ اقتدار و وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کرتے اور اظہار حق کے راستے میں کوئی چیز ان کے لئے رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ ایک دفعہ خلیفہ ہارون رشید کی آمد پر سب لوگ کھڑے ہو گئے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے رہے کچھ دیر بعد خلیفہ کے نقیب نے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا ان کے شاگرد اور احباب سب پریشان ہو گئے کہ نہ جانے شاہی عتاب سے کس طرح خلاصی ہوگی۔ جب آپ خلیفہ کے سامنے پہنچے تو اس نے پوچھا کہ فلاں موقع پر تم کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟ فرمایا کہ جس طبقہ میں خلیفہ نے مجھے قائم کیا ہے میں نے اس سے نکلنا پسند نہیں کیا۔ آپ کی تعظیم کے لئے قیام کر کے اہل علم کے طبقہ سے نکل کر اہل خدمت کے طبقہ میں داخل ہونا مجھے مناسب نہیں تھا پھر کہا آپ کے ابن عم یعنی حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ آدمی اس کی تعظیم کے لئے کھڑے رہیں وہ اپنا مقام جہنم میں بنائے۔ حضور ﷺ کی مراد اس سے گروہ علماء ہے پس جو لوگ حق خدمت اور اعزاز شاہی کے خیال سے کھڑے رہے انہوں نے دشمن کے لئے ہیبت کا سامان مہیا کیا اور جو بیٹھے رہے انہوں نے سنت اور شریعت پر عمل کیا جو آپ ہی کے خاندان سے لی گئی ہے اور جس پر عمل کرنا آپ کی عزت اور کرامت ہے ہارون رشید نے سن کر کہا سچ کہتے ہو۔

عہدہ قضاء:

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ حنفی کی ترویج اور اشاعت کا بے حد شوق تھا وہ چاہتے تھے کہ ملک کا آئین فقہ حنفی کے مطابق ہو اس لیے انہوں نے ہارون رشید کی درخواست پر قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول کر لیا تھا کچھ عرصہ بعد ہارون رشید نے شام کے علاقہ کے لئے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بحیثیت قاضی تقرر کیا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور اعتداز کیا اور درخواست کی کہ مجھے اس آزمائش سے بچائیے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک حنفی کی اشاعت کے پیش نظر ان سے اتفاق نہیں کیا۔ وہ ان کو یحییٰ برکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئے یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہارون رشید کے پاس بھیج دیا۔ اس طرح مجبور ہو کر ان کو عہدہ قضاء قبول کرنا پڑا۔

حق گوئی و بے باکی:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب اور ارکان دولت کے اصرار کی بناء پر عہدہ قضا، پر متمکن ہوئے جتنا عرصہ قاضی رہے بے لاگ فیصلے کرتے رہے لیکن قدرت کو ان کی آزمائش مقصود تھی اس کی تفصیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عبد اللہ نامی ایک شخص کو خلیفہ پہلے امان دے چکا تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے خلیفہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس کو قتل کرنا چاہا اپنے اس مذموم فعل پر خلیفہ قضاۃ کی تائید چاہتا تھا تاکہ اس کے فعل کو شرعی جواز کا تحفظ حاصل ہو جائے۔ خلیفہ نے تمام قاضیوں کو دربار میں طلب کیا سب نے خلیفہ کے حسب نشاء نقض امان کی اجازت دے دی لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اختلاف کیا اور برملا فرمایا یحییٰ کو جو امان دی جا چکی ہے وہ صحیح ہے اور اس امان کو توڑنے اور یحییٰ کے خون کی اباحت پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے لہذا اس کو قتل کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ ان کی اس حق گوئی سے مزاج شاہی برہم ہو گیا لیکن جن کی نظر میں مزاج الوہیت ہوتا ہے وہ کسی اور مزاج کی پرواہ نہیں کرتے اور جو اپنے دلوں میں اس قہار حقیقی کا خوف رکھتے ہیں وہ مخلوق کی ناراضگی کو کبھی خاطر میں نہیں لاتے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس فیصلہ کے رد عمل کو قبول کرنے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ اس اظہار حق کی پاداش میں نہ صرف یہ کہ آپ کو عہدہ قضاء سے ہٹایا گیا اور افتاء سے روکا گیا بلکہ کچھ عرصہ کے لئے آپ کو قید میں بھی محبوس کیا گیا۔

عہدہ قضاء پر بحالی:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے عہدہ قضاء سے سبکدوش ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہارون رشید کی بیوی ام جعفر کو کسی جائیداد کے وقف کرنے کا خیال آیا اس نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے وقف نامہ تحریر کرنے کی درخواست

کی آپ نے فرمایا مجھے افتاء سے روک دیا گیا ہے اس لیے معذور ہوں۔ ام جعفر نے اس سلسلہ میں ہارون رشید سے گفتگو کی جس کے بعد اس نے نہ صرف آپ کو افتاء کی اجازت دی بلکہ انتہائی اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کر دیا۔

تصانیف:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تمام زندگی علمی مشاغل میں گزری آئمہ حنفیہ میں انہوں نے سب سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ مولانا عبدالحی نکھنوی اور مولانا فقیر محمد چہلمی نے لکھا ہے کہ انہوں نے نو سو ننانوے کتابیں لکھی ہیں اور اگر ان کی عمروفا کرتی تو وہ ہزار کا عدد پورا کر دیتے بعض محققین کا یہ بھی خیال ہے کسی موضوع پر جو کتاب لکھی جاتی ہے اس میں متعدد مسائل کو مختلف عنوانات پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کتاب الطہارہ، کتاب الصلوٰۃ کتاب الصوم وغیرہ۔ پس جن لوگوں نے ۹۹۹ کا عدد لکھا ہے وہ ان کی تصانیف کے تمام عنوانوں کے مجموعہ کے اعتبار سے لکھا ہے۔

کتاب الآثار:

حدیث میں یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری تصنیف ہے۔ اس کتاب میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث سے زیادہ آثار کو جمع کیا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے ان کی یہ تصنیف ”کتاب الآثار“ کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اس کتاب میں ایک سو چھ احادیث اور سات سو اٹھارہ آثار ہیں ان کے علاوہ اس میں انہوں نے امام اعظم کے اقوال کا بھی ذکر کیا ہے۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۳۸۴)

سانحہ وصال:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھاون سال عمر گزاری اور عمر کا بیشتر حصہ فقہی تحقیقات اور مسائل کے استنباط اور اجتہاد میں گزارا۔ جب دوبارہ عہدہ قضا پر بحال ہوئے اور قاضی القضاۃ مقرر ہوئے تو ان کو ایک مرتبہ ہارون الرشید اپنے ساتھ سفر پر لے گیا وہاں رے کے اندر نبویہ نامی ایک بستی میں آپ کا وصال ہو گیا اسی سفر میں ہارون کے ساتھ نحو کا مشہور امام کسائی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھا اور اتفاق سے اسی دن یا دو دن بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ ہارون الرشید کو ان دونوں آئمہ فن کے وصال کا بے حد ملال ہوا اور اس نے افسوس سے کہا آج میں نے فقہ اور نحو دونوں کو ”رے“ میں دفن کر دیا۔

روایت ہے کہ بعد وصال کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ کا نزع کے وقت کیا

حال تھا۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت مکاتیب کے مسائل میں سے ایک مسئلہ پر غور کر رہا تھا مجھ کو روح نکلنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی۔ (فقیر محمد چہلمی حدائق حنفیہ ص ۱۳۷)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ کے اخیر میں مجموعہ نامی ایک بہت بڑے بزرگ جن کا شمار ابدال میں کیا جاتا ہے، سے ایک روایت نقل ہے وہ فرماتے ہیں میں نے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اگر تمہیں عذاب دینے کا ارادہ ہوتا تو میں تمہیں یہ عمل نہ عطا کرتا میں نے پوچھا اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حال ہے فرمایا مجھ سے بلند درجہ میں ہیں پوچھا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ؟ کہا وہ ہم سے بہت زیادہ بلند درجوں پر فائز ہیں۔ (حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی متوفی ۳۶۳ھ تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۷۱) نوٹ:- (یہ تمام مضمون غلام رسول سعیدی صاحب کی کتاب ”تذکرہ محدثین“ سے لیا گیا ہے)

باب الوضوء

وضو کا طریقہ!

۱. قال محمد بن الحسن: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه توضأ، فغسل يديه مثنى وتضمض مثنى، واستشق مثنى وغسل وجهه مثنى وغسل ذراعيه مثنى، مقبلاً ومدبراً، ومسح رأسه مثنى وغسل رجله مثنى وقال حماد: الواحدة تجزئني إذا سبغت، قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد بن حسن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے انہوں نے حضرت اسود بن یزید "رحمہ اللہ" سے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا کہ آپ نے (حضرت عرفانہ "رضی اللہ عنہ" سے) وضو فرمایا تو اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دھویا کھلی دو بار کی اور ناک میں پانی دو بار چڑھایا چہرہ مبارکہ کو دو بار دھویا اور دونوں زوؤں کو دو بار دھویا آگے کی طرف لے جاتے ہوئے اور پیچھے کی طرف لے جاتے ہوئے اور سر کا مسح دو بار کیا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا۔

حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے فرمایا ایک مرتبہ دھونا بھی کافی ہے جب تم کامل طور پر دھوؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

۲. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم قال: اغسل مقدم أذنك مع الوجه وامسح مؤخر أذنك مع الرأس.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

"اپنے کانوں کے اگلے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور کانوں کے پچھلے حصے کا مسح سر کے (مسح کے) ساتھ کرو۔"

۳. قال محمد: قال أبو حنيفة: بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الأذنان من الرأس قال محمد: يعجبنا أن تمسح مقدمهما ومؤخرهما مع الرأس، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

۱۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھوئے اور سر کا مسح ایک بار کرے لیکن پانی کم ہو یا کسی اور وجہ سے ایک ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اور دوبار بھی تمام صورتوں میں وضو ہو جاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

"کان، سر سے ہیں"۔ حضرت محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں یہ بات اچھی معلوم ہوتی کہ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے اور ہمارا موقف یہی ہے۔

۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفیان عن أبي نصر عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الوضوء مفتاح الصلوة، والتكبير تحريمها، والتسليم تحليلها، ولا تجزئ صلوته إلا بفاتحة الكتاب، ومعها غيرها، وفي كل ركعتين فسلم، يعني فتشهّد قال محمد: وبه نأخذ، وإن قرأ بأم الكتاب وحدها فقد أساء، ويجزئه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" سے خبر دی کہ وہ فرماتے ہیں! ہم سے ابوسفیان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو حنظلہ "رحمہ اللہ" سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا!

"وضو نماز کی چابی ہے، تکبیر تحریمہ (جس سے تمام دنیوی کام حرام ہو جاتے ہیں) اور سلام نماز کی تحلیل (نماز سے باہر آنا) ہے اور سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور پڑھے بغیر نماز جائز نہیں ہر دو رکعتوں پر سلام یعنی تشہد پڑھو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی قول کو اختیار کرتے ہیں اگر صرف "سورۃ فاتحہ" پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن نماز ہو جائے گی۔"

۵. قال محمد: بلغنا أن ابن عباس رضي الله عنه سئل عن القراءة في الصلوة، فقال: هو امامك إن شئت فقل من، إن شئت فأكثر. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے نماز میں قرات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا! یہ قرآن تیرا امام ہے اگر تم چاہو تو اس سے کم (حاصل) کرو اور چاہو تو زیادہ (اختیار) کرو۔ حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔

باب ما يجزئ في الوضوء من سور الفرس والبغل والحمار والسنور

۶. محمد بن الحسن قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، في السنور يشرب من الأناء قال: هي من أهل البيت، لا بأس بشرب فضلها. فسألته أيتطهر بفضليها للصلوة؟ فقال: إن الله قد رخص الماء، ولم يأمرك ولم ينهه قال محمد: قال أبو حنيفة: غيره أحب إلي منه، وإن توضأ منه أجزأه، وإن شربه فلا بأس به. قال محمد: وبقول أبي حنيفة نأخذ.

۱۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہذا جو پانی سر کے مسح کے لیے لیا ہے اسی کے ساتھ کانوں کا مسح کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی
۲۔ چونکہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملانا واجب ہے لہذا صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کی صورت میں جہدہ ہو واجب ہو جائے گا بشرطیکہ بھول کر چھوڑے اور جان بوجھ کر چھوڑے تو نماز سرے سے ہی نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

گھوڑے، خچر، گدھے اور بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کا شرعی حکم!

ترجمہ! حضرت محمد بن حسن "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بلی کے بارے میں جو برتن میں سے پتی ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ گھر سے تعلق رکھتی ہے تو اس کے بچے ہوئے (بانی) میں کوئی حرج نہیں حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس کے جھوٹے سے نماز کے لئے طہارت حاصل ہو جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا اللہ عزوجل نے پانی کو مباح قرار دیا ہے نہ اس (جھوٹے کے استعمال) کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا اس کے علاوہ پانی مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر اس سے وضو کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر اس سے پی لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں۔

ہم حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔

۷۔ محمد قال أخبرنا: أبو حنيفة، عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في سور البغل والحمار، ولا يتوضأ أحد بسور البغل والحمار، ويتوضأ من سور الفرس والبزودن، والشاة والبعر، قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے) فرمایا!

خچر اور گدھے کے جھوٹے میں کوئی بھلائی نہیں اور کوئی شخص خچر اور گدھے کے جھوٹے سے وضو نہ کرے البتہ گھوڑے اور بزودن (ترکی گھوڑے) بکری اور اونٹ کے جھوٹے سے وضو کرے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے

اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

موزوں پر مسح!

باب المسح على الخفين!

۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أبو بكر بن عبد الله بن أبي جهم، عن عبد الله بن عمر قال قدمت العراق لغزوة جلولاء، فرأيت سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه يمسح على الخفين، فقلت: ما هذا يا سعد؟ قال: إذا لقيت أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه فاستله، قال: فلقيت عمر رضي الله عنه فأخبرته بما صنع سعد، قال عمر رضي الله عنه: صدق سعد، رأينا

۱۔ فقہاء کرام نے گدھے اور خچر کے جھوٹے کو کھوکھلا قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ وضو کرنے کی صورت میں جہنم بھی کرے۔ ۱۲ ہزار دی

رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه، فصنعناه. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن جہم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غزوہ جلولاء کے لئے گیا (یہ بغداد کا ایک مقام ہے اور یہ غزوہ ۷ھ میں ہوا مراد جہاد ہے کیونکہ غزوہ وہ ہوتا ہے جس میں حضور "علیہ السلام" خود شریک ہوئے)۔

میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص "رضی اللہ عنہ" کو دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کر رہے ہیں میں نے پوچھا اے سعد "رضی اللہ عنہ" یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا! جب تم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے ملو گے تو ان سے پوچھ لینا، فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے ملا تو ان کو حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" کے عمل کے بارے میں بتایا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا حضرت سعد "رضی اللہ عنہ" نے سچ کہا ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی کیا۔

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، عن حنظلة بن بنانة الحصفی أن عمر بن الخطاب قال: المسح على الخفين للمقيم يوما وليلة، وللمسافر ثلاثة أيام وليلتين، إذا لبستهما وأنت طاهر، قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حنظلہ بن بنانۃ الحصفی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا! موزوں پر مسح مقيم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے جب کہ تم اسے طہارت کی حالت میں پہنو۔

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں۔

۱۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن سالم بن عبد الله بن عمر، قال: اختلف عبد الله بن عمر، وسعد بن أبي وقاص في المسح على الخفين، فقال سعد: أمسح، وقال عبد الله: ما يعجبني. فأتيا عمر بن الخطاب. فقصا عليه القصة، فقال عمر رضي الله عنه: عمك افقه منك.

۱۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے پاؤں دھو کر موزے پہنیں لے پھر وضو کرے یا پہلے وضو کرے موزے پہنے۔ ۱۲ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا! ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت سالم بن عبد اللہ عمر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔“

موزوں پر مسح کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف ہوا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مسح کرتا ہوں (یا امر کا صیغہ ہو تو معنی ہوگا تم مسح کرو اللہ اعلم بالصواب) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میرے لئے تعجب خیز بات ہے پس وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے ابن عمر رضی اللہ عنہ) تمہارے چچا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تم سے زیادہ فقیہ ہیں۔“

۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، عن الشعبي عن إبراهيم بن أبي موسى الأشعري، عن المغيرة بن أبي شعبة، أنه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر، فأنطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين، فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كمينها، قال المغيرة: فجعلت أصب عليه الماء من إذاوة معي، فنوضاً وضوءه للصلاة، ومسح على خفيه، ولم ينزعهما، ثم تقدم وصلى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابراہیم بن ابی دوسئ اشعری رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں! کہ وہ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ گئے تو رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے قضائے حاجت کے بعد واپس تشریف لائے اور آپ پر ایک رومی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے اس جبے کو اتار دیا! حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میرے پاس جو برتن تھا میں اس سے آپ پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے نماز کے لئے وضو جیسا وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا اور ان کو اتارنا نہیں پھر آگے بڑھ کر نماز پڑھی۔“

۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عن رأي جرير بن عبد الله رضي الله عنه يوماً توضأ ومسح على خفيه، فسأله سائل عن ذلك، فقال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنعه، وإنما صحبته بعد ما نزلت، سورة المائدة.

۱۔ چونکہ آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے اوپر لپٹی نہیں جاسکتی تھیں اس لئے آپ نے اسے اتار کر بازوؤں کو دھویا۔ ۱۲۔ جریر

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں! جس نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک دن دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا کسی پوچھنے والے نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا! میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو سوہ مائدہ نازل ہونے کی بعد صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔“ ۱

۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عن محمد بن عمرو بن الحارث، أن عمرو بن الحارث بن أبي ضرار صاحب ابن مسعود في سفر، فأتت عليه ثلثة أيام ولياليها لا ينزع خفيه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے وہ حضرت محمد بن عمرو بن حارث رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک سفر ہوئے تو تین دن راتیں آپ نے اپنے موزوں کو نہ اتارا۔“

۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يمسح على الجمر موقين. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة. وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) جرمو قین پر مسح کرتے تھے (موزوں کے اوپر جو کچھ پہنتے ہیں وہ جو موق کہلاتا ہے اس سے موزوں کی حفاظت ہوتی ہے)۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔“

۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، قال: إذا كنت على مسح وأنت على وضوء، فنزعت خفيك، فاغسل قدميك. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة. وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نے مسح کیا ہو اور تمہارا وضو بھی برقرار ہو تو اگر تم موزے اتارو تو صرف پاؤں دھو (کیونکہ وضو برقرار رہتا ہے لہذا وضو کی ضرورت نہیں) حضرت امام محمد رحمہ اللہ

۱۔ مطلب یہ ہے کہ مسح کا آغاز سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے ہوا اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ۱۲۔ جریر

فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔"

باب الوضوء مما غیرت النار!

۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن سعيد بن جبيرة عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه أنه قال: لو أتيت بجفنة من خبز ولحم فأكلت منها أشبع، وبمس من لبن إبل فشربت منه حتى أتصلع، وأنا على وضوء، لا أبالي أن لا أمس ماء. أتوضأ من الطيبات؟ قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ، لا وضوء مما غيرت النار، وإنما الوضوء مما خرج، وليس مما دخل.

جس چیز کو آگ بدل دے اس (کے کھانے) سے وضو کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

میرے پاس روٹی اور گوشت کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا تو میں نے سیر ہو کر کھایا اور اونٹنی کے دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا تو میں نے اس سے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور میرا وضو برقرار ہے مجھے اس کے پرواہ نہیں کہ میں پانی کو ہاتھ لگاؤں (وضو کروں) کیا میں پاک چیزوں (کے استعمال) سے وضو کروں؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسے اختیار کرتے ہیں کہ آگ (یہ پکاتے) سے بدل جانے والی چیز (کھانے کے) سے نہیں ٹوٹا وضو اس چیز سے لازم ہوتا ہے جو (جسم سے) باہر نکلے داخل ہونے والی (کھانے) سے نہیں ٹوٹا۔

۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الرحمن بن زاذان عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، قال: دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم بيبي فأتته بلحم قد شوى، فطعم منه فدعا بماء فغسل كفيه ومضمض، ثم صلى ولم يحدث وضوء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الرحمن بن زاذان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا آپ نے بعض اسے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے چونکہ نبی اکرم ﷺ اسے مروی بعض احادیث فقط وضو استعمال کیا گیا لہذا اس کی توجیہ یہ ہے کہ جہاں وضو کرنے کا ذکر وہاں لغوی وضو ہوتا اور کئی کرنا مراد ہے اور جہاں وضو کرنے کی نفی کا ذکر ہے تو اسی سے اصطلاحی وضو مراد ہے ہمارے نزدیک کوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹا۔ ۱۲ ہزاروی ۱۲ تھام انکار ہے یعنی میں وضو نہیں کرتا۔ ۱۲ ہزاروی

نے اس سے تناول فرمایا پھر پانی منگوا کر ہاتھوں کو دھویا اور کئی کی اس کے بعد نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں کیا۔

۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيبه بن مساور قال: كنت قاعدا عند عدي بن اوطاة إذ سأل الحسن البصري: أتوضأ مما مست النار؟ فقال: نعم. فقال بكر بن عبد الله المزني: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عمته صفية بنت عبد المطلب، ففتفت له من كتف باردة، فطعم منها ولم يحدث وضوء. قال محمد: ويقول بكر بن عبد الله المزني نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے شیبہ بن مساور "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں حضرت عدی بن اوطاة "رحمہ اللہ" کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن بصری "رضی اللہ عنہ" سے پوچھا کیا میں اس چیز سے وضو کروں جس کو آگ چھوئے؟ فرمایا ہاں اس پر بکر بن عبد اللہ المزنی "رحمہ اللہ" نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب "رضی اللہ عنہ" کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کندھے کا ٹھنڈا گوشت آپ کے لئے کاٹا آپ نے اسے تناول فرمایا لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم بکر بن عبد اللہ المزنی "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحيى بن عبد الله، عن أبي ماجد الحنفي عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: بينما نحن في المسجد قعود مع ابن مسعود رضي الله عنه، إذا أقبلوا بجفنة وقلة من ماء من باب الفيل نحونا، فقال ابن مسعود رضي الله عنه: إني لأراكم تراعون بهذه فقال رجل من القوم: أجل يا أبا عبد الرحمن: مادبة كانت في الحية. فوضعت فطعم منها وشرب من الماء، ثم صب على يديه فغسلهما، ومسح وجهه وذراعيه بلسل يديه، ثم قال: هذا وضوء من لم يحدث. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، وبه نأخذ، لا بأس بالوضوء في المسجد إذا كان من غير قدر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم حضرت یحییٰ بن عبد اللہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابوہریرہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں ابوہریرہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم مسجد میں حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ لوگ باب الفیل سے ہمارے پاس ایک پیالہ اور پانی کا ایک مڑکا لے

کرائے حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ تم لوگوں کے لئے ہے تو اس جماعت میں سے ایک نے کہا اے ابو عبد الرحمن (حضرت عبداللہ بن مسعود کتبت ہے) یہی بات ہے قبیلے میں ایک دعوت تھی پس وہ کھانا رکھا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا اور پانی میں سے کچھ نوش فرمایا پھر ہاتھوں پر ڈال کر ان کو دھویا اور ہاتھوں کی تری کو چہرے اور بازوؤں پر ملا پھر فرمایا جو شخص بے وضو نہ ہو اس کا وضو یہ ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں اگر گندگی نہ ہو تو مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (برتن ایسا ہو مسجد میں پانی نہ گرے)

باب ما ينقص الوضوء من القبلة والقلس!

۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قلست ملا فيك فأعد وضوئك وإذا كان أقل من ملا فيك فلا تعد وضوئك. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة، وبه نأخذ.

بوسہ لینے اور قے سے وضو ٹٹنے کی صورت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں جب تمہیں منہ بھر کر قے آئے پھر تم اپنا وضو دوبارہ کرو تو دوبارہ وضو کرو اور اگر منہ بھر سے کم ہو تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقدم من سفر، فتقبله حالته أو عتمته أو امرأة ممن يحرم عليه نكاحها، قال: لا يجب عليه الوضوء إذا قبل من يحرم عليه نكاحها، ولكن إذا قبل من يحل له نكاحها وجب عليه الوضوء، وهو بمنزلة الحدث قال محمد: وهذا قول إبراهيم، ولسنا نأخذ بهذا، ولا نرى في القبلة وضوءاً على حال، إلا أن يمذي فيجب عليه للمذي. الوضوء، وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو سفر سے آتا ہے تو اس کی خالہ یا اس پھوپھی یا وہ عورت جس سے اس کا نکاح حرام ہے اس کا بوسہ لیتی ہے؟ تو انہوں نے (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) فرمایا اس پر وضو واجب نہیں جب وہ عورت اس کا بوسہ لے جس سے اس کا نکاح حرام ہے لیکن جب وہ عورت بوسہ لے جس سے اس کا نکاح حلال ہے تو اس پر وضو واجب ہوگا اور یہ وضو ٹٹنے کی طرح ہے۔

۱۔ خالہ پھوپھی وغیرہ محارم ہیں اور اس صورت میں شہوت کا خطرہ نہیں ہوتا۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! یہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا قول ہے اور ہم اسے اختیار نہیں کرتے اور ہم کسی صورت میں بوسہ لینے سے وضو کرنا ضروری نہیں سمجھتے البتہ یہ کہ مذی ٹکڑے تو مذی کی وجہ سے اس پر وضو واجب ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الوضوء من مس الذكر!

۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في مس الذكر أنه قال: ما أهالي أممسته أم طرف أنفي. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

شرمگاہ کو ہاتھ چھونے سے وضو کرنے کا حکم!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے شرمگاہ کو چھونے والے کے بارے میں فرمایا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں وہ اسے (شرمگاہ) چھوئے یا ناک کے کنارہ کو (چھوئے میں دونوں برابر ہیں)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال: إن كان نجساً فاقطعه، يعني أنه لا بأس به.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" نے فرمایا! حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر وہ ناپاک ہے تو اسے کاٹ دو یعنی کوئی حرج نہیں۔

۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه

۱۔ مذی وہ پانی ہے جو کسی تصویر یا تھوہ وغیرہ لگانے سے نکلا ہے اس سے وضو ٹٹ جاتا ہے۔ غسل فرض نہیں ہوتا۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جب ناک کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹٹتا تو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے کیوں ٹٹے گا۔ ۱۲ ہزاروی

مر برجل يغسل ذكره فقال: ماتصنع؟ ويحك إن هذا لم يكتب عليك. قال محمد: وغسله أحب إلينا إذا بال. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی شرمگاہ کو دھو رہا تھا آپ نے پوچھا کیا کر رہے ہو؟ یہ تم پر فرض نہیں کیا گیا (دھونے میں مبالغہ فرض نہیں ہے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں شرمگاہ کو دھونا (استبراء کرنا) ہمارے نزدیک مستحب ہے جب پیشاب کرے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے (یعنی استبراء فرض نہیں ہاں نجاست خارج سے تجاوز کرے تو فرض ہے)۔

باب ما لا ينجسه شيء الماء والأرض والجنب وغير ذلك!

۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن ابن عباس رضي الله عنه قال: أربعة لا ينجسها شيء: الجسد، والثوب، والماء، والأرض. قال محمد: وتفسير ذلك عندنا أن ذلك إذا أصابه القدر فغسل ذهب ذلك عنه، فلم يحمل قدرا وإنما معناه في الماء إذا كان كثيرا أو جاريا أنه لا يحمل خبثا.

پانی زمین اور جنبی وغیرہ میں نجاست باقی نہیں رہتی!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سے الہیثم بن ابوالہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی، جسم، کپڑا، پانی اور زمین حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب ان چیزوں سے کوئی ناپاک کیل جائے تو وہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہے اور نجاست باقی نہیں رہتی پانی کے حوالے سے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ زیادہ ہو یا جاری ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج رأسه من المسجد وهو معتكف، فتغسله عائشة رضي الله عنها وهي حائض. قال محمد: وبهذا نأخذ، لا نرى به بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں رحمہ اللہ کہ رسول اکرم ﷺ حالت

اعتكاف میں اپنا سر انور مسجد سے باہر نکالتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے دھوتی تھیں حالانکہ آپ حالت حیض میں ہوتیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو يمشي إذ عرض له حذيفة بن اليمان رضي الله عنه، فاعتمد عليه النبي صلى الله عليه وسلم، فأخبر حذيفة رضي الله عنه يده، فقال النبي صلى الله عليه وسلم مالك؟ فقال يا رسول الله إني جنب، فقال: إن المومن ليس بنجس. قال محمد: وبحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم نأخذ لا نرى بمصافحة الجنب بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں۔ اس دوران کہ نبی اکرم ﷺ پیدل چل رہے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حالت جنابت میں ہوں آپ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

باب الوضوء لمن به قروح أو جدري أو جراح!

۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المريض لا يستطيع الغسل من الجنابة، أو الحائض، قال: يتيمم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

رنجی یا چیچک زدہ کا وضو کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس مریض کے بارے میں جو جنابت یا حیض کا غسل نہ کر سکے روایت کرتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن المريض المقيم في أهله،

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جنابت حکمی نجاست ہے حقیقی نجاست نہیں لہذا ہاتھ ناپاک نہیں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

الذي لا يستطيع من الجدري والجراحة، التي يتقى عليها الماء، أنه بمنزلة المسافر الذي لا يجد الماء، يجوز له التيمم. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ جو مریض اپنے گھر میں مقیم ہو اور چیچک یا اپنے زخم کی وجہ سے جسے پانی سے بچایا جاتا ہے (وضو کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ اس مسافر کی طرح ہے جس کے پاس پانی نہ ہو کہ اس کے لئے تیمم جائز ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔“

۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل إذا اغتسل من الجنابة، قال: يمسح على الجبائر. قال محمد: وبه نأخذ، وإن كان يخاف عليه من مسحه على الجبائر ترك ذلك أيضا واجزاؤه وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص غسل جنابت کرے تو ٹیوں پر مسح کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ ٹیوں پر مسح کرتے ہوئے بھی خوف محسوس کرے تو اسے بھی چھوڑ دے یہ بات اس کے لئے جائز ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب التيمم!

۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم. في التيمم قال: تضع راحتيك في الصعيد فتمسح وجهك، ثم تضعهما ثانية، فتفضهما فتمسح يديك وذراعيك إلى المرفقين. قال محمد: وبه نأخذ، ونرى مع ذلك أن يفيض يديه في كل مرة، من قبل أن يمسح وجهه وذراعيه، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے تیمم کے بارے میں فرمایا کہ اپنی ہتھیلیاں پاک مٹی میں رکھو پھر اپنے چہرے کا مسح کرو پھر ان کو دوبارہ رکھو اور انکو جھاڑ کر ہاتھوں اور بازوؤں کا کہیوں سمیت مسح کرو۔

۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تيمم الرجل فهو على تيممه ما لم يجد الماء أو يحدث. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی تیمم کرے جب تک پانی نہ پائے یا بے وضو نہ ہو اس کا تیمم برقرار رہتا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمارے خیال میں وہ بارہ چہرے اور بازوؤں کا مسح کرنے سے پہلے اسے جھاڑے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال: أحب إلي إذا تيمم أن يبلغ المرفقين. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يجوز التيمم حتى يتمم إلى المرفقين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔“

مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ جب کوئی شخص تیمم کرے تو کہیوں تک پہنچائے (مسح کرے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس وقت تک تیمم جائز نہیں ہوتا جب تک کہیوں تک تیمم (مسح) نہ کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب أبواب البهائم وغيرها! جانوروں وغیرہ کا پیشاب!

۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل من أهل البصرة عن الحسن البصري أنه قال لا بأس ببول كل ذات كرش. قال محمد: وكان أبو حنيفة يكرهه، وكان يقول: إذا وقع في وضوء أفسد الوضوء، وإن أصاب الثوب منه شئ كثير ثم صلى فيه أعاد الصلوة. قال محمد: ولا أرى به بأساً، لا يفسد ماء ولا وضوء ولا ثوبا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سے اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں (کرش، جگالی کرنے والے جانور کی اچھ کو کہتے ہیں یہاں مراد وہ جانور

رہیں جس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔“ (۱۲ ہزاروی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے وہ فرماتے ہیں جب یہ وضو کے پانی میں گرے تو اس کو ناپاک کر دے گا اور جب کپڑے کو اس کا زیادہ حصہ پہنچے پھر وہ اس کے ساتھ پڑھے تو نماز کو لوٹائے گا۔ حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اس سے نہ پانی خراب ہوگا نہ وضو میں فرق پڑتا ہے اور نہ کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔“ ۱۔

۳۵۔ محمد قال: حدثنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصيب ثوبه بؤل الصبي، قال: إذا لم يكن أكل وشرب أجزأك أن تصب الماء صبا. قال محمد: وأعجب ذلك أن تغسله غسلا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے بچے کا پیشاب لگ جائے وہ فرماتے ہیں جب کھاتا پیتا نہ ہو تو تیرے لئے اس پر پانی ڈالنا ہی کافی ہے۔“ (مطلب یہ ہے کہ زیادہ مبالغہ کے ساتھ دھونے کی ضرورت نہیں)۔ (۱۲ ہزاروی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں تیرے لئے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ تم اس کو اچھی طرح دھوؤ۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يبول قائما ومعه دراهم فيها كتاب يعني القرآن فكرهه وقال: تكون في هيمان أو مصرورة أحسن. قال محمد: وبه نأخذ، نكره أن يباشرها بيديه وفيها القرآن. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کھڑے ہو کر پیشاب کرتا ہے اور اس کے پاس درہم ہے جس میں قرآن مجید (کا کچھ حصہ) لکھا ہوا ہو تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس درہم کا تھیلی یا بٹوے وغیرہ میں ہونا زیادہ اچھا ہے۔“ ۲۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارا یہی مسلک ہے اور ہم اس بات مکروہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کو ہاتھ سے پکڑے جب کہ اس میں قرآن مجید لکھا ہوا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يبول قائما قال: انتهى النبي

۱۔ ہمارا عمل حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر ہے کہ جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ یہ قید اتفاقی ہے یہ مطلب نہیں کہ کچھ کر پیشاب کرے تو اس کے اس کے پاس ایسا درہم ہونے میں کوئی حرج نہیں جس میں قرآن لکھا ہوا ہو دونوں صورتوں میں ایک ہی حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

صلی اللہ علیہ وسلم إلى سباطة قوم معه أصحابه، ففحج ثم بال قائما بعض أصحابه: حتى رايان أن تفحجه شققاً من البول.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو کھڑا ہو کر پیشاب کرتا ہے روایت کرتے ہیں کہا انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ قوم کے ایک کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے آپ نے دونوں قدموں کے درمیان کچھ فاصلہ کیا پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا تو آپ کے بعض صحابہ فرماتے ہیں حتیٰ کہ ہم نے دیکھا پیشاب کے خوف سے آپ نے قدموں کے درمیان فاصلہ رکھا۔“

باب الاستنجاء! استنجاء کا بیان!

۳۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن المشرकिन على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لقوا المسلمين فقالوا: نري أن صاحبكم يعلمكم كيف تأتون الخلاء. استهزاء بهم. فقال المسلمون نعم. فسألوه، فقالوا: أمرنا أن لا نستقبل القبلة بفروجنا، ولا نستنجي بأيماننا، ولا نستنجي بعظم ولا برجيع، وأن نستنجي بثلاثة أحجار. قال محمد وبه نأخذ، والغسل بالماء في الاستنجاء أحب إلينا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مشرکین کی مسلمانوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا ہم تمہارے ساتھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ وہ تمہیں بیت الخلاء میں جانے کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں یہ بات ان لوگوں کو بطور مذاق کہی تو مسلمانوں نے (جواباً) کہا ہاں (ہمیں بتاتے ہیں) چنانچہ ان لوگوں نے مسلمانوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ رخ نہ ہوں اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ کریں اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے سے بھی منع فرمایا نیز تین پتھروں سے استنجاء کرنے کا حکم دیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور استنجاء میں پانی سے دھونا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب مسح الوجه بعد الوضوء بالمنديل وقص الشارب!

۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتوضأ فيمسح وجهه بالثوب، قال لا بأس. ثم قال: أرايت لو اغتسل في ليلة باردة، أيقوم حتى يجف؟ قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى بذلك بأسا، وهو قول أبي حنيفة.

وضو کے بعد رومال سے چہرہ پوچھنا اور مونچھوں کو پست کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کر کے اپنے چہرے کو کپڑے سے پونچھے (ٹنک کرے) تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

پھر فرمایا تاؤ اگر وہ ٹھنڈی رات میں غسل کرے تو ٹنک ہونے تک کھڑا ہے؟

حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس پر عمل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، في الرجل يقص أظفاره أو يأخذ من شعره، قال: يمر عليه الماء. قال محمد: وسمعت أبا حنيفة يقول: ربما قصص أظفاري وأخذت من شعري، ولم أصبه الماء حتى أصلي، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول الحسن البصري.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے ناخن کاٹے یا بالوں میں سے کچھ کاٹے تو ان پر پانی بہا دے۔ (دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے بعض اوقات میں ناخن کاٹتا ہوں یا بالوں کو کاٹتا ہوں اور ان پر پانی بہائے بغیر نماز پڑھتا ہوں (پانی بہا ضروری نہیں) حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب السواك!

مسواک کرنا!

۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو علي عن تمام عن جعفر بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: مالي أراكم تدخلون علي فقلحا استاكوا، ولولا أن أشق على أمتي لأمرتهم أن يستاكوا عند كل صلاة. قال محمد: والسواك عندنا من السنة، لا ينبغي أن يترك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے

آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم زرد دانوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو، مسواک کیا کرو اور اگر میں اپنی امت پر باعث مشقت نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مسواک کرنا سنت ہے اسے چھوڑنا مناسب نہیں۔

۴۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يستاك المحرم من الرجال والنساء قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا احرام باندھنے والے مرد و عورت مسواک کر سکتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرے ہیں اور

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب وضوء المرأة ومسح الخمار! عورت کا وضو اور دوپٹے کا مسح!

۴۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تمسح المرأة على رأسها على

الشعر، ولا يجوز لها أن تمسح على خمارها، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت اپنے سر پر اپنے بالوں پر مسح کرے اور اس کے لئے دوپٹے پر مسح کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا يجزئ المرأة أن

تمسح صدغيها حتى تمسح رأسها، كما يمسح الرجل. قال محمد: وأما نحن فنقول: إذا

مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلك مقدار ثلاث أصابع أجزأها، وأحب إلينا أن تمسح

كما يمسح الرجل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کے

۱۔ اسلام طہارت کا درس دیتا ہے بعض لوگ دانتوں وغیرہ کی صفائی نہیں کرتے اور جب کسی مجلس میں جاتے ہیں تو ان کے منہ سے بدبو آتی ہے جس سے دوسرے مسلمانوں کو ذلت پہنچتی ہے انہیں یہ حدیث سامنے رکھنی چاہئے۔ ۲۳ ہزاروی

لئے کنپٹیوں کا مسح کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ سر کا مسح کرے جس طرح مرد مسح کرتا ہے۔“

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم کہتے ہیں جب وہ بالوں کی جگہ مسح کرتے ہوئے اس سے تین انگلیوں کی مقدار مسح کر لے تو اسے کفایت کرتا ہے اور ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ عورت مرد کی طرح مسح کرے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الغسل من الجنابة!

غسل جنابت!

۴۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضي

الله عنها قالت: إذا التقى الختانان وجب الغسل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا! جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔“ (انزال ضروری نہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو إسحاق السبيعي عن الأسود بن يزيد عن

عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من أهله

من أول الليل، فينام ولا يصيب ماء، فإن استيقظ من آخر الليل عاد، واغتسل. قال محمد: وبه

نأخذ، لا بأس إذا أصاب الرجل أهله أن ينام قبل أن يغتسل أو يتوضأ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو اسحاق یحییٰ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے پہلے حصے میں ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے پھر آرام فرماتے اور غسل نہ فرماتے اور اگر رات کے آخر میں بیدار ہوتے تو دوبارہ قرب فرماتے اور غسل کرتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے تو غسل یا وضو کرنے سے پہلے سوئے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عون بن عبد الله عن الشعبي عن علي بن أبي

طالب رضي الله عنه أنه قال: يوجب الصداق ويهضم الطلاق ويوجب العدة، ولا يوجب صاعا

من ماء قال محمد: إذا التقى الختانان وجب الغسل، أنزل أو لم ينزل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں! ہم سے عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا (شرمگاہوں کے ملنے سے) مہر واجب ہو جاتا ہے طلاق کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔“ (حلال ہو جاتا ہے) ل

اور عدت واجب ہو جاتی ہے اور پانی کا ایک صاع (غسل کے لئے) ضروری نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! جب دو شرمگاہیں آپس میں ملیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب غسل الرجل والمرأة من إناء واحد من الجنابة!

۴۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان يغتسل هو وبعض أزواجه من إناء واحد، ينتازعان

الغسل جميعا. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بأسا بغسل المرأة مع الرجل، بدأت قبله أو بدأ

قبلها، وهو قول أبي حنيفة.

مرد اور عورت کا ایک برتن سے غسل جنابت کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی بعض ازواج مطہرات ایک ہی برتن میں غسل کرتی تھیں دونوں ساتھ ساتھ غسل کرتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! کہ ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم عورت اور مرد کے اکٹھے غسل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے عورت آغاز کرے یا مرد اس سے پہلے شروع کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب غسل المستحاضة والحائض!

۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في المستحاضة: إنها تترك

ل کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلال ضروری ہے یعنی عدت ختم ہونے کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کرے اور وہ شخص جماع بھی کرے پھر اپنی مرضی سے طلاق دے تو عدت پوری کرنے کے بعد عورت پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے چونکہ حلالہ میں جماع ضروری ہے اس لئے بتایا کہ اگر شرمگاہیں مل جائیں تو یہ جماع کے قائم مقام ہے لہذا حلال ہو جائے گا۔ ہزاروی

الظهر حتى إذا كان في آخر الوقت اغتسلت وصليت الظهر، ثم صلت العصر، ثم تمكت حتى إذا دخل وقت المغرب تركت الصلوة حتى إذا كان آخر وقتها اغتسلت، وصليت المغرب والعشاء، حتى تفرغ قال محمد ولسنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بالحدیث الآخر، أنها تعرضاً لكل وقت صلوة، وتصلی الى الوقت الآخر، وليس عليها عندنا إلا غسل واحد، حتى تمضي أيام أقرانها، وهو قول أبي حنيفة.

حيض اور استحاضہ والی عورت کا غسل!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مستحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ ظہر کی نماز کو چھوڑ دے حتیٰ کہ جب اس کا آخری وقت ہو تو غسل کر کے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے پھر رک جائے حتیٰ کہ جب مغرب کا وقت داخل ہو تو نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ جب اس کا آخری وقت ہو جائے تو غسل کر کے مغرب اور عشاء دونوں نمازیں پڑھے (اسی طرح کرتی رہی) حتیٰ کہ (استحاضہ سے) فارغ ہو جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس طریقہ کو اختیار نہیں کرتے ہیں! بلکہ ہم دوسری حدیث کو اختیار کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرے اور وقت کے آخر تک جو نماز چاہے پڑھے اور ہمارے نزدیک اس پر صرف ایک غسل ہے حتیٰ کہ اس کے خون کے دن ختم ہو جائیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۔ محمد قال: أخبرنا أيوب بن عتبة قاضي البعامة عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه أن أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المستحاضة، فقال: تغتسل غسلاً إذا مضت أيام أقرانها، ثم تعرضاً لكل صلوة وتصلي. قال محمد: وبهذا الحديث نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں یعامہ کے قاضی ایوب بن عتبہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رحمہ اللہ نے حضور ﷺ سے مستحاضہ عورت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب اس کے خون کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کرے پھر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

باب الحائض في صلواتها!

۵۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا حاضت المرأة في وقت صلوة فليس عليها أن تقضي تلك الصلوة، فإذا طهرت في وقت صلوة فلتصل. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

نماز کے وقت میں حیض آنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

”جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آئے اس پر اس وقت کی قضا لازم نہیں اور جب کسی نماز کے وقت پاک ہو جائے تو (اس وقت کی) نماز پڑھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أجنب المرأة ثم حاضت، فليس عليها غسل، فإن ما بها من الحيض أشد مما بها من الجنابة. قال محمد: وبه نأخذ لا غسل عليها حتى تطهر من حيضها، فتغتسل غسلاً واحداً لهما جميعاً، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں! کہ جب کوئی جنبی ہو جائے پھر اسے حیض آئے تو اس پر غسل لازم نہیں کیونکہ جو حیض اسے لاحق ہوا وہ جنابت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ اس پر غسل لازم نہیں جب تک حیض سے پاک نہ ہو جائے پس ان دونوں کے لئے ایک غسل ہی کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: إذا طهرت المرأة في وقت صلوة، فلم تغتسل حتى ينهب الوقت، بعد أن تكون مشغولة في غسلها، فليس عليها قضاء، قال محمد: وبه نأخذ إذا انقطع الدم في وقت لا تقلد على أن تغتسل فيه، حتى يمضي

۱۔ چونکہ نماز کے آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے لہذا آخری وقت میں حائضہ ہونے کی وجہ سے اس پر اس وقت کی نماز فرض نہ رہی اور جب پاک ہوتی تو اس کا وقت کے آخری حصے میں پاک تھی لہذا یہ نماز اس پر فرض ہے پڑھ کے تو ٹھیک ہے ورنہ قضا کرے۔ ۱۲ ہزار دی

جس عورت کو کسی رگ وغیرہ میں سے خون آتا ہو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ہو تو اسے استحاضہ کہتے ہیں اور وہ عورت مستحاضہ کہلاتی ہے۔ ۱۲ ہزار دی

الوقت، فليس عليها إعادة تلك الصلوة، وهو قول أبي حنيفة، والله سبحانه وتعالى أعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت نماز کے وقت میں (حیض سے) پاک ہو اور وقت نکلنے تک غسل نہ کر سکے جبکہ غسل میں مشغول ہو تو اس پر قضاء نہیں۔ (کیونکہ غسل مکمل ہونے کے بعد وقت نہیں بچا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں اسی موقف کو اختیار کرتے ہیں کہ جب وقت کے اندر خون ختم ہو جائے اور عورت اس وقت غسل کرنے پر قادر نہ ہو حتیٰ کہ وقت گزر جائے تو اس پر نماز کو لوٹنا ضروری نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

باب النفساء والحبلی تری الدم

۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: النفساء إذا لم يكن لها وقت فعدت وقت أيام نساها قال محمد: ولنا نأخذ بهذا ولكنها نفساء ما بينها وبين أربعين يوما، فإن ازدادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لكل وقت صلوة، وصلت. وهو قول أبي حنيفة.

نفاس والی عورت اور حاملہ کا خون دیکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! ”جب نفاس والی عورت کے لئے کوئی مدت مقرر نہ ہو تو وہ اپنے خاندان کی باقی عورتوں کے نفاس کے مطابق (نفاس شمار کر کے) بیٹھ جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے کیونکہ وہ چالیس دن تک نفاس والی شمار ہوگی اگر اس سے خون بڑھ جائے تو غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا رأت الحبلی الدم فليست بجائض، فلتصل ولتصم، وليأتها زوجها، وتصنع ما يصنع الطاهر. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس ہے جس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے لہذا چالیس دنوں میں جب تک خون آتا ہے وہ حالت نفاس میں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حاملہ عورت خون دیکھے تو وہ حائضہ نہیں ہوگی وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اس کا خاوند اس کا قرب بھی اختیار کر سکتا ہے اور وہ پاک عورتوں جیسا عمل کرے۔“ (کیونکہ حمل کی صورت میں حیض نہیں آتا)

پھر حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الحبلی تصلي أبدا ما لم تضع وإن رأت الدم، لأن الحبل لا يكون حيضا، وإن أوصت وهي تطلق ثم ماتت فوصيتها من الثلث، قال محمد، وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! ”حاملہ عورت اس وقت تک نماز پڑھے جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے اگرچہ خون دیکھے کہ یہ حمل (کے دوران خون) حیض نہیں اور اگر وہ وصیت کرے اور بچہ جننے کی حالت میں ہو پھر مر جائے تو تہائی مال سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔“

اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب المرأة تری في المنام ما يرى الرجل!

۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أن أم سليم بنت ملحان رضي الله عنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم: فساله عن المرأة تری في المنام ما يرى الرجل وقال النبي ﷺ: إذا رأت المرأة منكن ما يرى الرجل فلتغتسل، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورت کا خواب میں وہ بات دیکھنا جو مرد دیکھتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس عورت کے بارے میں پوچھا جو خواب میں مرد کی طرح دیکھتی ہے۔ (اختلام) ۱۔ یہ وقت مرض الموت کی طرح ہوتا ہے اور اس صورت میں وہ مرنے والی شمار ہوگی اور اس کا مال میراث بنے گا لہذا تمام مال کی وصیت نہیں کر سکتی اگر کی تب بھی صرف تہائی مال سے وصیت پوری کی جائے گی باقی مال وارثوں کا ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

مراد ہے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی عورت وہ بات دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اسے غسل کرنا چاہئے۔“ (غسل فرض ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارا موقف یہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الأذان!

اذان کا بیان!

۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بأن يؤذن المؤذن، وهو على غير وضوء قال محمد وبه نأخذ، لا نرى بذلك بأساً، ونكره أن يؤذن جنباً وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بے وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔“ (مطلب یہ کہ اذان ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مناسب ہے ۱۲ ہزاروی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں جانتے لیکن جنابت کی حالت میں اذان مکروہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال: في المؤذن يتكلم في أذانه قال: لا أمره ولا نهاه، قال محمد: وأمانحن فنرى أن لا يفعل، وإن فعل لم ينقص ذلك أذانه وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو مؤذن اذان میں گفتگو کرتا ہے تو میں نہ اس کو حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں۔“ (اذان میں گفتگو مکروہ ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ایسا نہیں کرنا چاہئے اور اگر ایسا کرے تو اس سے اذان نہیں ٹوٹے گی، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، قال سألت عن التوبيع قال: هو مما أحدثه الناس، وهو حسن مما أحدثوا، وذكر أن تتوبيعهم كان حين يفرغ المؤذن من أذانه. "الصلوة خير من النوم". قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ (حضرت حماد رحمہ اللہ) فرماتے ہیں! میں نے ان

(حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) سے توبیع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بدعت ہے جو لوگوں نے نکالی ہے لیکن یہ اچھی بدعت ہے جو انہوں نے جاری کی انہوں نے فرمایا ان کی توبیع (نماز کے لئے اعلان) یہ تھا کہ مؤذن جب اذان سے فارغ ہوتا تو الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز خیر ہے) کہتا ہے۔“ ۱

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اپناتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان آخر أذان بلال رضي الله عنه: "الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله" قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ تھے۔“ ”اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ“ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارا مسلک یہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الأذن والإقامة مثني مثني. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! اذان اور اقامت میں کلمات دو دو بار ہیں۔“ ۲

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا طلحة بن مصرف عن إبراهيم قال: إذا قال المؤذن: "حي على الفلاح" فإنه ينبغي للقوم أن يقوموا فيصفوا، فإذا قال المؤذن: "قد قامت الصلاة" كبر الإمام. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وإن كبر الإمام حتى يفرغ المؤذن من إقامته، ثم كبر، فلا بأس به أيضاً، كل ذلك حسن.

۱۔ معلوم ہوا کہ ہر بدعت کو بری بدعت کہنا جہالت ہے بدعت لغوی معنی کے اعتبار سے ہے اور اچھا کا ہونے کی وجہ سے وہ سنت کے زمرے میں شامل ہوگی۔ نماز سے کچھ دیر پہلے لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے اعلان توبیع ہے آج کل بعض مسجد میں نماز سے پانچ منٹ پہلے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، پڑھتے ہیں یہ نہایت اچھا طریقہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ جس طرح ہمارے ہاں اذان پڑھی جاتی ہے بعض حضرات ایک ایک بار پڑھتے ہیں مثلاً اللہ اکبر اللہ اکبر، الحمد ان لا الہ الا اللہ، الحمد محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں! جب مؤذن (مکر) ”حی علی الفلاح“ کہے تو قوم (سننے والوں) کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر صفیں باندھیں۔ اور جب مؤذن (مکر) قد قامت الصلوة کہے تو امام تکبیر کہے۔“

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اگر امام رک جائے حتیٰ کہ مؤذن اقامت سے فارغ ہو جائے پھر (امام) تکبیر کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں دونوں طریقے اچھے ہیں۔“

۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس على النساء أذان ولا إقامة، قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب مواقيت الصلوة!

۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن وقت الصلوة، فأمره أن يحضر الصلوات مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أمر بلالا أن يبكر بالصلوات، ثم أمره في اليوم الثاني فأخر الصلوات كلا ثم قال أين السائل عن وقت الصلوة؟ ما بين هذين وقت الصلوة؟ قال محمد: وبه نأخذ، والمغرب وغيرها عندنا في هذا سواء. إلا أنا نكره تأخيرها إذا غابت الشمس وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ نمازوں کے اوقات میں آپ کے ساتھ شریک ہو پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نمازوں کے لئے جلدی کریں پھر دوسرے دن حکم دیا تو انہوں نے تمام نمازوں کو موخر کیا (اذان دیر سے دی) پھر فرمایا وقت نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (پھر فرمایا) ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے۔“

۱۔ تکبیر بیٹھ کر سنیں اور ”حی علی الفلاح“ پر کھڑے ہوں جس طرح اہل سنت کے ہاں ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس مسئلے میں مغرب اور دوسری نمازیں برابر ہیں مگر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب میں تاخیر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: ابرءوا بالظهر من فيح جهنم قال محمد: تو خر الظهر في الصيف حتى تبردها وتصلي في الشتاء حين نزول الشمس: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ظہر کو جہنم کی بھاپ سے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔“ (جلدی نہ پڑھو)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! گرمیوں میں ظہر میں تاخیر کی جائے حتیٰ کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے جب سورج ڈھل جائے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: نظر ابن مسعود رضي الله عنه إلى الشمس حين غربت فقال: هذا حين دلكت.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورج کی طرف دیکھا جب وہ غروب ہوا تو فرمایا ”دلوک“ کا وقت ہے۔“

باب الغسل يوم الجمعة والعیدین!

۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الغسل يوم الجمعة قال: إن اغتسلت فهو حسن، وإن تركته فحسن.

جمعہ اور عیدین کے دن غسل کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ نمازوں کے اوقات میں آپ کے ساتھ شریک ہو پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ نمازوں کے لئے جلدی کریں پھر دوسرے دن حکم دیا تو انہوں نے تمام نمازوں کو موخر کیا (اذان دیر سے دی) پھر فرمایا وقت نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (پھر فرمایا) ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے۔“

۱۔ اہل سنت کے نزدیک مغرب کی نماز پہلے اور نفل بعد میں پڑھے جاتے ہیں تاکہ مغرب میں تاخیر نہ ہو۔ راقم نے حرم کعبہ شریف حفظہ اللہ میں دیکھا کہ اذان کے بعد لوگ نفل شروع کرتے ہیں اور ابھی وہ فارغ نہیں ہوتے تو جماعت کھڑی ہو جاتی ہے اس جلدی کا کیا فائدہ ہوا نماز کے بعد مطمئنان سے جس قدر چاہیں نوافل پڑھیں۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ قرآن مجید میں فرمایا ”الصلوة لا لوك الشمس“ سورج غروب ہونے پر نماز قائم کرو تو لوگ سے مراد غروب آفتاب ہے۔ ۱۲ ہزاروی

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غسل جمعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اگر (آدی) غسل کرے تو اچھا ہے اور اگر نہ کرے تو بھی ٹھیک ہے۔“

۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال رأيت إبراهيم يخرج إلى العيدين ولا يغتسل قال محمد: إذا اغتسلت في الجمعة والعدين فهو أفضل، وإن تركته فلا بأس.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا وہ عیدین (کی نماز) کیلئے جاتے لیکن غسل نہ کرتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! اگر (آدی) عیدین اور جمعہ کے لئے غسل کرے تو یہ افضل ہے اور نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔“

۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قد كنا نأتي في العيدين وما نغتسل وقال إن اغتسلت فحسن.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عیدین (کی نماز) کے لئے جاتے لیکن غسل نہیں کرتے تھے (بھی کسی طرح کرتے) اور فرماتے ہیں اگر تم غسل کرو تو اچھا ہے۔“

۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبان عن أبي نصر عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من اغتسل يوم الجمعة فقد أحسن ومن لم يغتسل فيها ونعمت قال محمد: وبهذا كله نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابان رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت نصرہ سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا! جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے (اس دن) غسل نہ کیا تو بھی ٹھیک ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱. دین میں آسانی اور وسعت ہے اگر پانی کی کمی نہ ہو بیماری وغیرہ بھی نہ ہو تو غسل کرنا اچھا ہے اور مست ہے اور اگر کسی وجہ سے نہ کر سکے تو بھی کوئی حرج نہیں ہمیں خواہ مخواہ لوگوں کو تنگی میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزاروی

باب افتتاح الصلوة ورفع الأيدي والسجود على العمامة!

۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ناساً من أهل البقرة أتوا عند عمر بن الخطاب رضي الله عنه لم يأبوه إلا ليسا لوه عن افتتاح الصلوة، قال: فقام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فافتتح الصلوة وهم خلفه ثم جهر فقال: سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك قال محمد: وبهذا نأخذ في افتتاح الصلوة ولكننا لا نرى أن يجهر بذلك الإمام ولا من خلفه، وإنما جهر بذلك عمر رضي الله عنه ليعلمهم ما سألوه عنه.

نماز کا آغاز، ہاتھوں کو اٹھانا اور عمامہ پر سجدہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بصرہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ صرف نماز شروع کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے نماز شروع کی اور وہ (لوگ) ان کے پیچھے تھے تو آپ نے بلند آواز سے پڑھا۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ نماز کو اسی طرح شروع کیا جائے لیکن ہمارے خیال میں امام اور مقتدی کسی کو (ثاء) بلند آواز سے نہیں پڑھنی چاہئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو سوال کا جواب دیتے ہوئے بطور تعلیم بلند آواز سے ثناء پڑھی تھی۔“

۷۳. وكذلك بلغنا عن إبراهيم أنه قال: لا ترفع يديك في شئ من صلاتك بعد المرة الأولى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! اسی طرح ہمیں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت پہنچی ہے وہ فرماتے ہیں! پہلی بار کے علاوہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھاؤ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من لم يكبر حين يفتتح الصلوة

فليس في صلوة. قال محمد: وبه نأخذ إلا أن يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصباً

۱. یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کیا جائے۔ ۱۲ ہزاروی

یا کسی کو جائز نہیں سمجھتے، حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" ۱۔

۸۰۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانوا يتشهدون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون في تشهدهم: "السلام على الله" فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فاقبل عليهم بوجهه، فقال لهم لا تقولوا "السلام على الله" إن الله هو السلام ولكن قولوا "السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين" قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں صحابہ کرام حضور ﷺ کے زمانے میں تشهد پڑھتے تھے تشهد میں یوں کہتے "السلام علی اللہ" (اللہ پر سلام) ایک دن نبی اکرم ﷺ سلام پھرنے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ان سے فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو اللہ عزوجل تو خود سلام ہے۔" بلکہ السلام علینا وعلى عباد الله الصالحين (ہم پر اور اللہ عزوجل کے نیک بندوں پر سلام ہو) کہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الجهر بسم الله الرحمن الرحيم!

۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفيان عن يزيد بن عبد الله عن أبيه قال: صلى خلف إمام فجهر بسم الله الرحمن الرحيم، فلما انصرف قال له: يا عبد الله أغن عن كلماتك هذه فإني قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وخلف أبي بكر، وخلف عمر وخلف عثمان رضي الله عنهم، ولم أسمعها منهم. بسم الله الرحمن الرحيم بلند آواز سے پڑھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں سے ابو سفيان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ یزید بن عبد اللہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن معقل "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اس نے بسم اللہ کو جہر سے پڑھا اس نے پھیرنے کے بعد انہوں نے (عبد اللہ بن معقل "رضی اللہ عنہ") اس سے فرمایا اے بندہ خدا! ان کلمات (کو بلند آواز سے پڑھنے) سے بے نیازی اختیار کرو کیوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے حضرت ابو بکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے

۱۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا چاہئے اذان کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے بھی وقفہ کیا جائے اور درود شریف کو اذان

پیچھے اور حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے پیچھے اور حضرت عثمان "رضی اللہ عنہ" کے پیچھے نماز پڑھی لیکن میں نے ان سے یہ کلمات نہیں سنے۔"

۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال ابن مسعود رضي الله عنه في الرجل يجهر بسم الله الرحمن الرحيم: أنها أعرابية وكان لا يجهر بها هو ولا أحد من أصحابه، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے اس شخص کے بارے میں جو بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے فرمایا یہ اعرابی (دیہاتی) ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ "رضوان اللہ علیہم اجمعین" بسم اللہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔" حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربع يخافت بهن الامام: سبحانه اللهم وبحمدك، والتعوذ من الشيطان، وبسم الله الرحمن الرحيم. وآمين قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے کلمات آہستہ پڑھیں جائیں۔ "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ آخِرُكَ (ثُمَّ)" "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" اور آمین!!! ۱۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب القراءة خلف الإمام وتلقينه!

۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ما قرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه، ولا فيما لا يجهر فيه، ولا في الركعتين الاخيرين أم القرآن، ولا غيرها خلف الإمام قال محمد: وبه نأخذ لا نري القراءة خلف الإمام في شئ من الصلوة يجهر فيه أو لا يجهر فيه.

۱۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آمین بلند آواز سے نہ کی جائے۔ ۱۲۔ خبر دی

امام کے پیچھے قرات کرنا اور اس کی تلقین!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی جہری اور غیر جہری کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت نہیں پڑھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک امام کے پیچھے قرات جائز نہیں نماز جہری ہو یا غیر جہری۔

۸۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا تزد في الركعتين الاخيرين على فاتحة الكتاب قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوسری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اضافہ نہ کرو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو الحسن موسى بن أبي عائشة، عن عبد الله بن شداد بن الهاد، عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه قال: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجل خلفه يقرأ فجعل رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ينهاه عن القراءة في الصلاة، فقال أتنهاني عن القراءة خلف نبي الله صلى الله عليه وسلم؟ فتنازعا، حتى ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من صلى خلف إمام فإن قراءته الإمام له قراءة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں سے حضرت ابو الحسن موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں! انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی آپ کے پیچھے ایک شخص قرات کر رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی نماز کے اندر ہی اسے قرات سے روکنے لگے تو اس نے کہا کیا تم مجھے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے قرات کرنے سے روکتے ہو؟ دونوں میں ہو گا حتیٰ کہ نہ بات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا!

”مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ“

(جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات ہی اس کی قرات ہے۔)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبيرة قال: أقرأ خلف الإمام في الظهر والعصر ولا تقرأ فيما سوى ذلك قال محمد: لا ينبغي أن يقرأ خلف الإمام في شئ من الصلوات.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں! ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قرات کرو اور دوسری نمازوں میں قرات نہ کرو۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! امام کے پیچھے کسی نماز میں بھی قرات کرنا مناسب نہیں۔

۸۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الإمام يغلط بالآية قال: يقرأ بالآية التي بعده، فإن لم يفعل قرأ سورة غيرها، فإن لم يفعل فليركع إذا كان قد قرأ ثلاث آيات أو نحوها، فإن لم يفعل فافتح عليه وهو مسي قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو امام کسی آیت کے پڑھنے میں غلطی کرے تو وہ بعد والی آیت کی قرات کرے اگر نہ کر سکے تو کوئی دوسری سورت پڑھے اگر ایسا بھی نہ کرے تو رکوع میں چلا جائے اگر تین آیات کی مقدار یا اس کی مثل قرات کر چکا ہو۔ اگر ایسا بھی نہ کرے تو شروع سے پڑھے لیکن وہ گنہگار ہو گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب إقامة الصفوف وفضل الصف الأول!

۸۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يقول: سووا صفوفكم،

یہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے جو حضور ﷺ کے اس قول کے خلاف ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات ہے اور اس میں کسی نماز کی تخصیص نہیں لہذا امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔ ۱۲ ہزار روئی

وسووا منا كبكم تراصوا، أو ليتخللنكم الشيطان كأولاد الحذف إن الله وملائكته يصلون على مقيمى الصفوف قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن يترك الصف وفيه الخلل حتى يسووا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

صفیں سیدھی رکھنا اور پہلی صف کی فضیلت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اپنی صفوں کو برابر رکھو اور اپنے کندھوں کو سیدھا (ملا کر) رکھو کہ کھڑے ہو ورنہ تمہارے درمیان شیطان اس طرح گھس آئے گا جس طرح ہا ہ بکری کا بچہ ہوتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کو سیدھا رکھنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (یعنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے اس کی رحمت کی دعا مانگتے ہیں)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بات مناسب نہیں کہ صف میں خالی جگہ چھوڑی جائے حتیٰ کہ برابر کھڑا ہو جائیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الصف الأول، أله فضل على الصف الثاني؟ قال: إنما كان يقال: لا تقم في الصف يعني الثاني حتى يتكامل الصف الأول. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي إذا تكامل الأول أن يزاحم عليه، فإنه يؤدي، والقيام في الصف الثاني خير من الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پہلی صف کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے دوسری صف پر فضیلت حاصل ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہا جاتا تھا کہ دوسری صف میں کھڑے نہ ہوں حتیٰ کہ پہلی صف مکمل ہو جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی کے لئے مناسب نہیں کہ صف مکمل ہونے کے بعد اس میں گھسنے کی کوشش کرے اس سے دوسروں کو اذیت پہنچتی ہے اور (اس صورت میں) صف کی بجائے دوسری صف میں کھڑا ہونا بہتر ہے۔

باب الرجل يؤم القوم ويؤم الرجلين!

۹۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يؤم القوم أقرهم لكتاب الله،

فإن كانوا في القراءة سواء فأقلهمهم هجرة، فإن كانوا في الهجرة سواء فأقلهمهم سنا. قال

لے مطلب یہ ہے کہ پہلی صف میں مناسب جگہ ہو تو اسے خالی نہ چھوڑا جائے لیکن اتنی جگہ خالی ہو جس میں کھڑا ہونے سے باقی نمازیوں کو تکلیف

ہو تو پچھلی صف میں کھڑا ہونا خواہ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچائے۔ ۱۲ ہزاروی

محمد: وبه نأخذ، وإنما قيل "أقرهم لكتاب الله" لأن الناس كانوا في ذلك الزمان أقرهم للقرآن أفقههم في الدين، فإذا كانوا في هذا الزمان على ذلك فليؤمهم أقرهم فإن كان غيره أفقه منه وأعلمهم بسنة الصلوة وهو يقرأ نحواً من قراءته فأفقههما وأعلمهما بسنة الصلوة أولاهما بالإمامة وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ایک یاد و آدمیوں کا امام!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قوم کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سے کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو (شرطیکہ مسائل جانتا ہو) اگر قرأت میں برابر ہو تو ہجرت میں مقدم ہے (وہ امام ہے) اگر ہجرت میں بھی برابر نہ ہو تو جو عمر بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بات کہی گئی کہ ان میں سے جو قرآن مجید کا زیادہ قاری ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ زیادہ اچھے قاری ہوتے تھے وہ دین کی سمجھ بھی زیادہ رکھتے تھے اگر اس زمانے میں یہی صورت ہو تو جو قرأت میں فوقیت رکھتا ہو وہ امامت کرائے اور اگر اس کا غیر اس سے زیادہ فقیہ ہو اور نماز کے بارے میں سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس جیسی قرأت بھی کر سکتا ہو تو جو شخص زیادہ فقیہ اور سنت کو زیادہ جاننے والا ہے وہ امامت کے زیادہ لائق ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۲۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم، قال: لا بأس بأن يؤمهم

الأعرابي، والعبد وولد الزنا، إذا قرأ القرآن، قال محمد: وبه نأخذ إذا كان فقيها عالماً بأمر

الصلوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دیہاتی، غلام، اور ولد زنا کے امام بننے میں کوئی حرج نہیں جب وہ قرآن پڑھ سکتے ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ نماز کے مسائل جاننے والا ہو۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، في الرجلين يؤم أحدهما صاحبه، قال

يقوم الامام في الجانب الأيسر. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى

يكون العاموم عن يمين الإمام.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان دو آدمیوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کی امامت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا امام بائیں جانب کھڑا ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ مقتدی امام کی دائیں جانب ہونا چاہئے۔

۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم قال: إذا زاد على الواحد في الصلوة فهي جماعة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ایک سے زائد افراد ہوں تو یہ جماعت ہے (یعنی ایک امام اور ایک مقتدی ہو جائے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم عن علقمة بن قيس والأسود بن يزيد، قالوا: كنا عند ابن مسعود رضي الله عنه إذا حضرت الصلوة، فقام يصلي، فقمنا خلفه، فأقام أحدنا عن يمينه والآخر عن يساره ثم قام بيننا، فلما فرغ قال: هكذا اصنعوا إذا كنتم ثلاثة وكان إذا ركع طبق وصلى بغير أذان ولا إقامة وقال يجزى إقامة الناس حولنا قال محمد: ولسنا نأخذ بقول ابن مسعود رضي الله عنه في الثلاثة ولكننا نقول: إذا كانوا ثلاثة، تقدمهم امامهم وصلى الباقيان خلفه ولسنا نأخذ أيضا بقوله في التطبيق، كان يطبق بين يديه إذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه، ولكننا نرى أن يضع الرجل راحتيه على ركبتيه، ويفرج بين أصابعه تحت الركبتين وأما بغير أذان ولا إقامة، فذلك يجزى، والأذان والإقامة أفضل، وإن أقام للصلوة ولم يؤذن فذلك أفضل من الترك للإقامة، لأن القوم صلوا جماعة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علقمة بن قيس اور اسود بن يزيد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا وہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی ان کے پیچھے کھڑے ہوئے انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں

جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر ہمارے درمیان خود کھڑے ہوئے جب فارغ ہوئے تو فرمایا جب تم تین افراد ہو تو اس طرح کیا کرو۔

اور جب آپ رکوع کرتے تو دونوں زانوؤں کی انگلیوں کو باہم ملا کر دونوں زانوؤں کے درمیان رکھتے اور اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھتے اور فرماتے ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی اقامت کافی ہے (یعنی دوسری مسجد کی اذان و اقامت ہمارے لئے کافی ہے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! تین آدمیوں کی صورت میں ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جب تین افراد ہوں تو ان کا امام آگے ہو اور باقی دو اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

اس طرح ہم ان کے تطبیق والے قول پر بھی عمل نہیں کرتے وہ انگلیوں کو اکٹھا کر کے رانوں کے درمیان رکھتے تھے لیکن ہمارے نزدیک مرد اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھے اور گھٹنوں کے نیچے انگلیوں کو کشادہ کرے جہاں تک اذان و اقامت کے بغیر نماز کا تعلق ہے تو یہ بھی کفایت کرتی ہے۔ لیکن اذان و اقامت افضل ہے اور نماز کے لئے اقامت کہے اور اذان نہ کہے تو یہ اقامت چھوڑنے کے مقابلے میں افضل ہے! کیونکہ لوگ باجماعت نماز پڑھ رہے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جعلهما خلفه، وصلى بين أيديهما، وكان يجعل كفيه على ركبتيه فقال إبراهيم صنع عمر رضي الله عنه أحب الي قال محمد وبه نأخذ، وهو أحب إلينا من صنع ابن مسعود رضي الله عنه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (حضرت حماد اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما) کو اپنے پیچھے کیا اور ان سے آگے ہو کر نماز پڑھائی۔

اور وہ اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مجھے زیادہ پسند ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ طریقہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریقے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب من صلی الفریضة!

فرض نماز کی ادائیگی!

۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بن أبي الهيثم، يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أن رجلين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم صليا الظهر في منازلهما، وهما يريان أن الصلوة قد صليت، فجاء والنبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة، فقعدا ولم يدخلا، فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم دعا هما فأقبلا وفرائصهما ترعد مخافة أن يكون حدث فيهما شئ، فقال لهما: مامنعكما أن تصليا؟ فقالا: يا رسول الله ظننا أن الصلوة قد صليت فصلينا في رحالنا، ثم جئنا فوجدناك في الصلوة فظننا أنه لا يصلح أن نصلي أيضا فقال: إذا كان كذلك فادخلوا في الصلوة، واجعلوا الأولى فريضة، وهذه نافلة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولا يعاد الفجر والعصر والمغرب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! مجھے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم اسے ایشم بن ایشم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اسے رسول اکرم ﷺ سے مروی روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے دو صحابہ کرام نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں ظہر کی نماز ادا کی ان کا خیال تھا کہ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھی جا چکی ہے وہ حاضر ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں شریک نہ ہوئے رسول اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو بلایا وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے کندھے اس خوف سے کانپ رہے تھے کہ ان کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آیا ہو آپ نے فرمایا تم دونوں کو نماز (باجماعت) پڑھنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ انہوں نے عرض کیا ہمارا خیال تھا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے پس ہم نے اپنی اپنی منازل میں پڑھ لی ہے ہم آئے تو آپ نماز میں مشغول تھے ہم نے خیال کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنا مناسب نہیں آپ نے فرمایا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز میں داخل ہو جایا کرو پہلی نماز کو فرض قرار دو اور یہ نفل نماز ہو جائے گی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ فجر، عصر اور مغرب میں دوبارہ نہ پڑھی جائے۔

۹۸. محمد قال أخبرنا مالك بن أنس عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنه قال: إذا صليت الفجر والمغرب ثم أدركتهما فلا تعدلها غير ماصليتهما قال محمد: أما الفجر والعصر فلا ينبغي أن يصلي بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا صلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس، ولا صلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس. وأما المغرب فهي وتر، فيكره أن يصلي التطوع وترا، فإذا دخل معهم رجل تطوعا فسلم الامام فليقم، فليصف اليها ركعة رابعة

ويتشهد ويسلم وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت مالک بن انس "رحمہ اللہ" نے حضرت نافع "رضی اللہ عنہ" سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی وہ حضرت ابن عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لو پھر ان (کی جماعت) کو پاؤ تو اس نماز کو دوبارہ نہ پڑھو پس جو پڑھ چکے ہو اسی پر اکتفاء کرو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں فجر اور عصر کے بعد اس لئے کہ ان دونوں کے بعد نفل پڑھنا مانا سب نہیں کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی (نفل) نماز نہیں اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز نہیں اور مغرب کی نماز کی طاق رکعتیں ہیں اور نفل نماز طاق رکعات میں پڑھنا مکروہ (حرمی) ہے۔

جب کوئی شخص اس نماز میں نفل کی نیت سے داخل ہو تو امام کے سلام پھیرنے پر کھڑا ہو جائے اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت ملائے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" قول ہے۔

نفل کی ادائیگی!

باب الصلوة تطوعا!

۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سفيان عن الحسن البصري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو محتب تطوعا. قال محمد: وبه نأخذ لا نرى بأسا بذلك، فإذا بلغ السجود حل حيوته وسجده، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت ابوسفيان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس طرح نفل نماز پڑھتے کہ دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے پیٹھ کے پیچھے سے چادر لا کر آگے باندھ دیتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے پس جب آدمی سجدے میں جائے تو چادر کھول کر سجدہ کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو جعفر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ما بين صلوة العشاء الآخرة إلى صلوة الفجر ثلاث عشرة ركعة، ثماني ركعات

۱. نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے اور بیٹھنے کی صورت کیا ہوئی چاہے تو اس میں اختلاف ہے مختار بات یہ ہے کہ تشہد میں بیٹھنے کی طرح بیٹھے۔ ۱۲ ہزاروی

تطوعاً، وثلاث ركعات الوتر، وركعتي الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے آٹھ رکعات نفل اور تین رکعات وتر ہوتے۔ اور دو رکعتیں فجر کی نماز ہوتی۔ (سنن بیرونی) ۱۔

۱۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حصين بن عبد الرحمن، قال: كان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يصلي التطوع على راحلته، أينما توجهت به، فإذا كانت الفريضة أو الوتر نزل فصلى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حصین بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری پر نفل نماز پڑھتے وہ جس طرف بھی متوجہ ہوتے اور جب فرض نماز یا وتر پڑھتے تو اتر کر پڑھتے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۲۔

۱۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم في الرجل يدخل في صلاة القوم وليس ينويها، قال: هي تطوع قال محمد: وبه نأخذ، وإنما يعني بذلك أن يكون قد صلى الصلوة في منزله، ثم أتى القوم، فدخل معهم في صلاتهم، فإن صلاته معهم، تطوع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جماعت میں شامل ہوا ہے اور اس نماز کی نیت نہیں کرتا (جس کی نیت باقی نمازیوں کی ہے) تو انہوں نے فرمایا یہ نفل ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ فرض نماز گھر میں پڑھ لے پھر آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو یہ نفل نماز ہوگی۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۔ یہ تہجد کی نماز ہے اس سے آٹھ تراویح مراد لیتا غلط ہے کیونکہ یہ پورے سال کا معمول تھا اور تراویح صرف ماہ رمضان المبارک میں ہوتی ہیں۔

۱۲ ہزار دی

۲۔ یسوں وغیرہ میں فرض اور وتر نماز پڑھنا درست نہیں اس کی اصل یہ روایت ہے۔ ۱۲ ہزار دی

باب الصلوة في الطاق!

محراب میں نماز پڑھنا!

۱۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يؤمهم، فيقوم عن يسار الطاق أو عن يمينه. قال محمد: وأما نحن فلا نري بأساً أن يقوم بحيال الطاق، ما لم يدخل فيه إذا كان مقامه خارجاً منه وموجوده فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کو نماز پڑھاتے تو محراب کی بائیں یا دائیں جانب کھڑے ہوئے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک محراب کے سامنے کھڑے ہونے میں حرج نہیں (بلکہ مناسب ہے) جب تک اس میں داخل نہ ہو جب وہ باہر کھڑا ہو اور محراب میں سجدہ کرے (تو ٹھیک ہے) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب تسليم الامام وجلسه! امام کا سلام پھیرنا اور بیٹھنا!

۱۰۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا سلم الامام فلا يتحول الرجل حتى ينفتل الامام، الا ان يكون الامام لا يفقه، قال محمد: وبه نأخذ، لأنه لا يدري لعل عليه سجدتي السهو، فإذا كان ممن لا يفقه امر الصلوة فلا بأس بالانفتال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام سلام پھیرے تو جب تک امام نہ پھرے وہ بھی نہ پھرے مگر یہ کہ امام اس بات کو نہ سمجھتا ہو۔ ۱۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ مقتدیوں کو معلوم نہیں شاید اس (امام) پر سہو کے دو سجدے ہوں اگر امام نماز کے معاملے کو نہ سمجھتا ہو تو پھر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۲۔

۱۰۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، عن أبي الضحى عن مسروق أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه كان إذا سلم في الصلوة، كأنه على الرضف الحجرة المحممة حتى ينفتل قال

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک واضح نہ ہو جائے کہ امام صاحب نماز سے فارغ ہو چکے ہیں یا اپنی جگہ بیٹھا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابو النخعی رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز سے سلام پھیرتے تو گویا آپ سخت گرم پتھر پر ہیں حتیٰ کہ آپ پھر جاتے۔ (یعنی ی جلدی پھر جاتے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يصلي في المكان الضيق، لا يستطيع أن يجلس على جانبه الأيسر أو تكون به علة قال: فليجلس على جانبه الأيمن فإن كان يستطيع فليجلس على جانبه الأيسر قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى عليه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہوئے خبر دی انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں۔ جو تنگ جگہ نماز پڑھتا ہو اور بائیں طرف بیٹھنے پر قادر نہ ہو یا اس کو کوئی تکلیف ہو تو وہ دائیں جانب بیٹھ جائے۔ لیکن (بائیں) طرف ممکن ہو تو بائیں طرف (پھر کر) بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ بائیں پاؤں پر نہ بیٹھ سکے تو دائیں پاؤں پر بیٹھ جائے)۔ حضرت امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إذا كان بالرجل علة جلس في الصلوة كيف شاء قال محمد: وبه نأخذ، إذا كانت العلة تمنعه من جلوس الصلاة الذي أمر به، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آدمی کوئی تکلیف میں ہو تو نماز میں جس طرح چاہے بیٹھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی بیماری اسے نماز میں بیٹھنے کے اس طریقے سے روکے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ (جس طرح ہو سکے بیٹھے)

۱۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال السلام يقطع ما بين الصلاتين

قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو نمازوں کے درمیان فصل (جدائی) سلام ہے۔ (یعنی سلام کے ذریعے دو نمازیں جدا ہو جاتی ہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب فضل الجماعة ور كعتي الفجر!

۱۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربع قبل الظهر وأربع بعد الجمعة: لا يفصل بينهما بتسليم قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله عليه.

جماعت کی فضیلت اور فجر کی دو رکعتیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں ظہر سے پہلے کی چار اور جمعہ کے بعد کی چار رکعتوں کے درمیان سلام کے ذریعے فصل کیا جائے۔ (یعنی پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا جائے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر قال: صلوة الرجل في الجماعة تفضل على صلوة الرجل وحده خمسا وعشرين صلوة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے کے مقابلے میں پچیس نمازوں کی فضیلت کا حامل ہے۔

۱۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحارث بن زياد، أو محارب بن دثار. الشك من محمد عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال: من صلى أربع ركعات بعد العشاء

۱. معلوم ہوا کہ ایک نماز میں سلام کے ذریعے جدائی نہیں لہذا وتر نماز کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا ایسا نہیں کہ دو رکعتوں کے بعد اور پھر تیسری رکعت کے بعد سلام پھیریں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

الآخرة قبل أن يخرج من المسجد فانهم يعدلون أربع ركعات من ليلة القدر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حارث بن زیاد رحمہ اللہ نے یا محارب بن دثار رحمہ اللہ نے بیان کیا (امام محمد کو شک ہے) وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا!

”جس نے بعد نماز عشاء مسجد سے نکلنے کے بعد چار رکعات پڑھیں تو وہ لیلۃ القدر میں پڑھی جانے والی چار رکعات کے برابر ہیں۔“

۱۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن علي بن حمران قال: ما لقي

ابن عمر رضي الله عنهما يحدث إلا و حمران من أقرب الناس منه مجلسا، قال: فقال له ذات

يوم يا حمران إني لا أراك مألزمتا إلا لنقبسك خيرا، قال: أجل يا أبا عبد الرحمن قال: انظر

ثلاثا، أما الثتان، فأنها كعنهما، وأما واحدة فأمر ك بها قال: ما هن يا أبا عبد الرحمن؟ قال:

لا سموتن وعليك دين، إلا ديننا تدع له وفاء، ولا تنظين من ولد لك أبدا، فإنه، يسمع بك

يوم القيامة كما سمعت به في الدنيا قصاصا، لا يظلم ربك أحدا، وانظر ركعتي الفجر، فلا

تدعهما فانهما من الرغائب.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ علی رحمہ اللہ سے اور وہ حمران رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے تو مجلس میں انکے سب سے زیادہ قریب حضرت

حمران رحمہ اللہ ہوتے وہ فرماتے ہیں ایک دن انہوں نے ان سے فرمایا اے حمران! میرا خیال ہے کہ تم نے ہماری مجلس

اس لئے اختیار کر رکھی ہے کہ ہم تمہیں بھلائی کا نور عطا کریں انہوں نے عرض کیا جی ہاں اے ابو عبد

الرحمن! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تین باتوں کا خیال رکھو دو باتیں ایسی ہیں جن سے میں منع نہیں کرتا

ہوں اور ایک بات کا حکم دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا اے عبدالرحمن رحمہ اللہ! وہ کونسی ہیں؟ فرمایا تمہیں اس حالت

میں موت نہ آئے کہ تم پر قرض ہو ہاں ایسا قرض ہو جس کی ادائیگی کیلئے کچھ چھوڑ کر جاؤ، اپنی اولاد کی نفی کبھی نہ کرنا

یہ بات (نفی کرنا) قیامت کے دن بھی اسی طرح مشہور ہوگی جس طرح دنیا میں تم اس کے ساتھ مشہور ہوئے یہ اس کا

بدلہ ہے یعنی یہ نہ کہنا کہ تیری اولاد نہیں اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا اور فجر کی دو رکعتوں کا خیال رکھو اور ان کو نہ

چھوڑو یہ مرغوب عمل ہے۔“

۱۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا معن بن عبد الرحمن عن القاسم بن عبد الرحمن

عن أبيه، عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، قال: وقروا الصلوة يعني السكون فيها. قال

محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله عليه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے معن بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ اپنے باپ

سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں نماز میں وقار کا خیال رکھو

یعنی سکون سے پڑھو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من صلى وبينه وبين الإمام حائط أو طريقا

۱۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن المؤذنين، يؤذنون فوق

المسجد ثم يصلون فوق المسجد، قال يجزئهم. قال محمد: وبه نأخذ ما لم يكونوا قد اقام

الإمام وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان مؤذنین کے بارے میں

پوچھا جو مسجد کی چھت پر اذان دیتے اور پھر چھت پر نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے۔

(جب کہ امام کی آواز سنتے ہوں یا اس کا کچھ حصہ سنا رہے ہوں)۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ وہ امام سے آگے نہ

ہوں۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكون بينه وبين الإمام حائط

قال: حسن، ما لم يكن بينه وبين الإمام طريق أو نساء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان مؤذنین کے بارے میں

پوچھا جو مسجد کی چھت پر اذان دیتے اور پھر چھت پر نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے۔

(جب کہ امام کی آواز سنتے ہوں یا اس کا کچھ حصہ سنا رہے ہوں)۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ وہ امام سے آگے نہ

ہوں۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

”اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس کے (درمیان) اور امام کے درمیان دیوار ہو۔ فرماتے ہیں اچھی بات ہے جب تک اس کے اور امام کے درمیان راستہ یا عورتیں نہ ہوں۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلوة!

۱۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إِبْرَاهِيمَ يَصْلِي فِي الْمَكَانِ (الَّذِي) فِيهِ الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيرُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ مُحَمَّدٌ: لَا تُرَى بَأْسًا بِمَسْحِهِ ذَلِكَ قَبْلَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ، لِأَنَّهُ تَرْكُهُ يُؤْذِي الْمَصْلِيَّ وَرَبَّمَا يَشْغَلُهُ عَنْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

فراغت نماز سے پہلے چہرے کو پونچھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ کو دیکھا وہ اس جگہ نماز پڑھتے جہاں بہت زیادہ ریت اور مٹی تھی تو سلام پھیرنے سے پہلے اسے اپنے چہرے سے صاف کرتے۔

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تہجد یا سلام سے پہلے پونچھے کیونکہ اس کو اسی طرح چھوڑنے سے نمازی کو تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات نماز میں خلل آتا ہے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الصلوة قاعدا والتعمد على شئ أو يصلي الى مسترة!

۱۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبيرة قال: صلوة الرجل قاعدا على مثل نصف صلوة الرجل قائما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بیٹھ کر نماز پڑھنا کسی چیز پر ٹیک لگانا یا سترہ کی طرف نماز پڑھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور حضرت اور وہ سعید بن جبیر ”رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں نصف ہے۔“

۱۔ یہ نماز کے بارے میں ہے۔ فرض نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ ۱۲۔ ہزاروی

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَجْزِي الرَّجُلَ أَنْ يَرْضَى بَيْنَ يَدَيْهِ مِسْطَلاً، وَلَا قَصْبَةً حَتَّى يَنْصِبَهُ نَصْبًا. قَالَ مُحَمَّدٌ: النَّصْبُ أَحَبُّ إِلَيْنَا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَجْزَأُ أَنْهَ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامنے کوئی لاشی چوڑائی میں رکھے یا کوئی بانس وغیرہ رکھے حتیٰ کہ اسے کھڑا کر دے۔

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک کھڑا کرنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر ایسا نہ کرے تب بھی نماز جائز ہوگی۔“

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَجَدَ فَاطَّالَ، اعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى فُخْذَيْهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَسْنَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ”رضی اللہ عنہ“ جب سجدہ کرتے تو اسے لمبا کرتے اور اپنی کہنیوں کو رانوں پر رکھ کر ٹیک لگاتے۔

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِأُحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ، يَتَوَضَّعُ لِلَّهِ تَعَالَى. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَيَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْأَيْمَنِ عَلَى رِصْفَةِ الْأَيْسَرِ، تَحْتَ السَّرَّةِ، فَيَكُونُ الرِّصْفُ فِي وَسْطِ الْكَفِّ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر کہا راہ لیتے آپ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار فرماتے۔

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں آپ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر ناف کے نیچے رکھتے پس کلائی ہتھیلی کے درمیان میں ہو۔

۱۲۱. محمد قال أخبرنا الربيع بن صبيح، عن أبي معشر عن إبراهيم أنه كان يضع يده اليمنى على يده اليسرى تحت السرة. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں ربیع بن صبیح رحمہ اللہ نے خبر دی وہ ابو معشر رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔“ ۱

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الوتر وما يقرأ فيها!

۱۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زبید الیامی عن ذر الهمدانی عن سعید بن عبد الرحمن بن أبزی عن أبيه رضى الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الوتر. في الركعة الأولى، "سبح اسم ربك الأعلى" وفي الثانية "قل للذين كفروا" يعني "قل يا أيها الكافرون" وهي هكذا في قراءة ابن مسعود رضى الله عنه، وفي الثالثة "قل هو الله أحد". قال محمد: إن قرأت بهذا فهو حسن، وما قرأت من القرآن في الوتر مع فاتحة الكتاب فهو أيضا حسن، إذا قرأت مع فاتحة الكتاب بثلاث آيات فصاعدا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے زبید الیامی نے ذر الہمدانی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے وہ سعید بن عبد الرحمن بن البراء رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں "سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" دوسری میں قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ۖ لَعْنَةُ اللَّهِ الْكُفْرُونَ پڑھتے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات میں اسی طرح ہے اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! اگر تم یہ (مذکورہ بالا) قرأت کرو تو اچھی بات ہے اور وتر میں فاتحہ کے ساتھ جو قرات بھی کرو ٹھیک ہے جب کہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ تین آیات یا اس سے زائد پڑھو۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه قال: ما أحب أنى تركت الوتر بثلاث وأن لي حمرا النعم. قال محمد: وبه نأخذ، الوتر

ثلاث لا يفصل بينهما بتسليم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر کو چھوڑ دوں اور میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ وتر تین رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ذریعے فصل (جدائی) نہیں ہے۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: إذا أصبح ولم يوتر فلا وتر. قال محمد: ولما نأخذ بهذا، يوتر على كل حال ألا في ساعة تكرر فيها الصلوة، حين تطع الشمس أو ينتصف النهار حتى تزول أو عند احمرار الشمس حتى تغيب، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب صبح ہو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں تو اب وتر نہ پڑھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے وتر ہر حالت میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ مگر وہ وقت میں نہیں پڑھ سکتے یعنی جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا دو پہر کا وقت ہو حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے یا جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے حتیٰ کہ غروب ہو جائے۔“ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من سمع الإقامة وهو في المسجد!

۱۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الرجل يصلي القريضة في المسجد، فيقيم المؤذن وهو في الركعة، قال: يتم إليها ركعة أخرى، ثم يدخل في صلوة القوم بتكبير، فإذا صلى الإمام ركعتين وجلس فتشهد، سلم الرجل عن يمينه، وعن شماله في نفسه، ثم يقوم فيكبر، ويصلي مع الإمام ما بقي من صلاته تطوعا، لا يدخل في صلوة القوم إلا في شفع من صلاته، وقال عامر الشعبي: يضيف إليها ركعة أخرى، ويتصرف ثم يدخل مع القوم. قال محمد: قول الشعبي أحب إلينا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مسجد میں اقامت سننا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور موزن اقامت کہہ دے اور ابھی وہ پہلی رکعت میں ہو! تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے پھر تکبیر کہہ کر لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت میں شامل ہو جائے۔

پس جب امام دو رکعتیں پڑھے تو وہ شخص دل میں ہی دائیں بائیں سلام پھیرے پھر کھڑا ہو کر تکبیر کہے اور جو نماز باقی ہے اسے امام کے ساتھ بطور نقل پڑھے وہ لوگوں کے ساتھ صرف دو رکعتوں میں شامل ہوا ہے۔ حضرت علامہ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ شخص ایک اور رکعت ملا کر سلام پھیرے پھر لوگوں کے ساتھ شامل ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمارے نزدیک حضرت شعبی رحمہ اللہ کا قول زیادہ پسندیدہ ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“ (اسی پر عمل ہے۔ ۱۲ ہزاروی)۔

باب من سبق بشئ من صلاته! جس سے کچھ نماز نکل جائے!

۱۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخل في المسجد والقوم ركوع فليركع من غير أن يشتد. قال محمد: ولنا نأخذ بهلدا، ولكن يمضي على هيئة، حتى يترك الصف، فيصلي ما أدرك و يقضي ما فاته.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص مسجد میں آ جائے اور لوگ رکوع میں ہوں تو وہ اپنے آپ کو سختی میں مبتلا کئے بغیر رکوع کرے (یعنی جہاں ہے وہاں ہی رکوع کرے اور آگے جانے کی کوشش نہ کرے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ اپنی عام رفتار سے چلے حتیٰ کہ صف تک پہنچ جائے پس جو کچھ پائے اسے پڑھے اور جو رہ جائے اسے قضا پڑھے۔“ (اسی پر عمل ہے۔ ۱۲ ہزاروی)۔

۱۲۷۔ محمد عن المبارك بن فضالة عن الحسن البصري عن أبي بكره رضي الله عنه أنه ركع دون الصف ثم مشى حتى وصل الصف، فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال زادك الله حرصا، ولا تعذر. قال محمد: وبه نأخذ، نرى ذلك مجزئا، ولا يعجبنا أن يفعل.

اگر پہلی رکعت کا مجہد نہ کیا ہو تو اسے توڑے اور اگر مجہد کر چکا ہو تو دوسری رکعت بھی ملائے۔ ۱۲ ہزاروی

وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ سے وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے صف سے باہر رکوع کیا پھر چل کر صف تک پہنچے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ عز وجل تمہاری حرص کو زیادہ کرے لیکن آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ یہ عمل جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يأتي المسجد يوم الجمعة والإمام قد جلس في آخر صلاته قال: يكبر تكبيرة فيدخل معهم في صلاتهم ثم يكبر تكبيرة فيجلس معهم فيشهد، فإذا سلم الإمام مقام فركع ركعتين. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة، ولنا نأخذ بهلدا، من أدرك من الجمعة ركعة أضاف إليها أخرى، وإن أدركهم جلوسا صلى أربعا وبذلك جازت الآثار من غير واحد.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں آئے اور امام نماز کے آخری قعدہ میں ہو فرماتے ہیں وہ تکبیر کہے اور جماعت میں شامل ہو پھر تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے اور تشهد پڑھے جب امام سلام پھیرے تو یہ کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے۔“ (اگر نماز فجر ہو مثلاً)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی یہی قول ہے اور ہم (امام محمد) اس کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ ہم کہتے ہیں) جو آدمی جمعہ کی ایک رکعت پائے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور اگر وہ ان کو قعدے میں پائے تو چار رکعات پڑھے اس سلسلے میں متعدد آثار۔“ (روایات آئی ہیں)۔

۱۲۹۔ محمد قال: أخبرنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه والحسن وسعيد بن المسيب وخلاس بن عمرو أنهم قالوا: من أدرك من الجمعة ركعة أضاف إليها أخرى ومن أدركهم جلوسا صلى أربعا، وكذلك بلغنا أيضا عن علقمة بن قيس والأسود بن يزيد، وهو قول سفيان الثوري وزفر بن الهذيل وبه نأخذ.

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بات نہیں بلکہ وہ اللہ کی ایک رکعت پڑھے وہ اسی عمل میں ہے کیونکہ وہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو گیا۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن عروبہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت انس بن مالک، حضرت حسن، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت غلاس بن عمرو رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں۔“

جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پائے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائے اور جو ان کو قعدے کی حالت میں پائے تو وہ چار رکعت پڑھے حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ اور سود بن یزید رحمہ اللہ کی طرف سے بھی ہمیں یہی بات پہنچی ہے سفیان بن ثوری رحمہ اللہ اور زہر بن ہذیل رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم (امام محمد) اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔“

۱۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن مسروقاً وجندباً دخلا في صلاة الإمام في المغرب، فأدركا معه ركعة، ومسبقها بركتين، فصليا معه ركعة، ثم قاما يقضيان، فأما مسروق، فجلس في الركعة الأولى التي قضى، وأما جندب فقام في الأولى، وجلس في الثانية. فلما انصرفا قبل كل واحد منهما على صاحبه، ثم إنهما تساوفا إلى عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، فقصا عليه القصة، فقال: كلا كما قد أحسن، وإن أصلي كما صلي مسروق أحب إلي. قال محمد: وبقول ابن مسعود رضي الله عنه ناخذ، يجلس في الركعتين جميعاً، اللتين فاتتاها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق اور حضرت جندب رضی اللہ عنہما مغرب کی نماز میں جماعت میں شامل ہوئے تو انہوں نے امام کے ساتھ ایک بار رکعت پڑھی پھر کھڑے ہو کر پہلی دو رکعت پڑھیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ ان دونوں میں سے پہلی رکعت میں قعدہ کیا لیکن حضرت جندب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے سلام پھیرنے کے بعد دونوں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا تم دونوں نے اچھا کیا لیکن مجھے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کی طرح نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ دونوں رکعتوں کے بعد قعدہ کرے جو اس سے فوت ہوئی ہیں۔“

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جب امام کے بعد پہلی رکعت پڑھی تو یہ دو رکعتیں ہو گئیں لہذا اب قعدہ کرنا ہوگا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا اسی طرح دوسری رکعت بھی قعدہ کرے کیوں کہ یہ آخری قعدہ ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل سبقه الإمام بشئ من صلاته، أبتشهد كلما جلس الإمام؟ قال نعم. قال: فيرد السلام إذا سلم الإمام؟ قال: إذا فرغ من صلاته رد السلام. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ جس شخص سے امام کچھ نماز پہلے پڑھ لے وہ امام کے ساتھ قعدہ کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پوچھا کیا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرے؟ فرمایا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام پھیرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب صلی فی بیتہ بغیر اذان! گھر میں اذان کے بغیر نماز پڑھنا!

۱۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنه أنه أم أصحابه في بيته بغیر اذان ولا إقامة، وقال: إقامة الامام تجزى. قال محمد: وبهذا ناخذ إذا صلى الرجل وحده، فإذا صلوا في جماعة فاجب إلينا أن يؤذن ويقم، فإن أقام وترك الاذان فلا بأس.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی اور فرمایا امام کی اقامت (محلے کے امام کی اقامت) کفایت کرتی ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب آدمی تنہا نماز پڑھے لیکن جب جماعت کے ساتھ پڑھیں تو ہمارے نزدیک اذان اور اقامت کہنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر اقامت کہے اور اذان چھوڑ دے تو بھی کوئی حرج نہیں۔“

باب ما يقطع الصلوة!

نماز کب ٹوٹ جاتی ہے!

۱۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا فسدت صلوة الإمام فسدت صلوة من خلفه. قال محمد: وبه نأخذ إذا صلى الرجل بأصحابه جنباً أو على غير وضوء، أو فسدت صلاته بوجه من الوجوه، فسدت صلوة من خلفه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ہو یا بے وضو ہو یا کسی بھی وجہ سے اس کی نماز ٹوٹ جائے تو اس کے پیچھے پڑھنے والوں کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔

۱۳۴. محمد قال: أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي عن عمرو بن دينار أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال في الرجل يصلي بالقوم جنباً قال: يعيد و يعيدون.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں ابراہیم بن یزید المکی نے خبر دی وہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس امام کے بارے میں جو ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھاتا ہے فرمایا کہ وہ بھی دوبارہ نماز پڑھے اور اس کی اقتداء کرنے والے بھی (اپنی نماز) لوٹائیں۔

۱۳۵. محمد عن عبد الله بن المبارك عن يعقوب بن القعقاع عن عطاء بن أبي رباح في رجل يصلي بأصحابه على غير وضوء قال: يعيد و يعيدون.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعقوب بن قعقاع رحمہ اللہ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو وہ اس کے پیچھے پڑھنے والے سب دوبارہ نماز پڑھیں۔

۱۳۶. محمد قال: أخبرنا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين قال: أحب إلي أن يعيدوا. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عبد اللہ بن عون رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوبارہ نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ (بلکہ ضروری ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا صلت المرأة إلى جانب الرجل وكانا في صلوة واحدة، فسدت صلاته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں ایک ہی نماز میں ہوں تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهي نائمة إلى جنبه، عليه ثوب جانبه عليها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى بذلك بأساً، وكذلك أيضاً لو صلت إلى جانبه في صلوة غير صلاته، انما تفسد عليه إذا صلت إلى جانبه وهما في صلوة واحدة، تاتم به أو يأتان بغيرهما، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المومنین فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے اور وہ آپ کے پہلو میں آرام فرما ہوتیں حضور ﷺ پر ایک کپڑا ہوتا جس کا ایک کپڑا ان پر ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے اور دونوں کی نماز الگ الگ ہو (تو بھی کوئی حرج نہیں) مرد کی نماز اس صورت میں فاسد ہوتی ہے جب عورت اس کے پہلو میں پڑھے اور دونوں کی نماز ایک ہی ہو عورت اس کی اقتداء کرے یا دونوں کسی اور کی اقتداء میں پڑھیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يصلي في جانب

۱۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو حکم دیا کہ عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں ذکر میں) ان کو پیچھے رکھا اور اب چونکہ مرد نے کوئی ایسا اور اسے پیچھے نہیں سمجھا لہذا اس کو سزا ملے گی۔ ۱۲ ہزاروی

المسجد الشرقي، والمرأة في الغربي، فكره ذلك إلا أن يكون بينه وبينها شيء قلدر مؤخرة الرجل قال محمد: وبه نأخذ، إذا كانا في صلوة واحدة يصليان مع إمام واحد.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک شخص مسجد کے مشرقی کونے میں نماز پڑھتا ہے اور عورت مغربی جانب میں پڑھتی ہے۔ تو انہوں نے ناپسند کیا البتہ یہ کہ اس (مرد) اور اس (عورت) کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصے جتنی (آؤ) ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب ایک امام کے پیچھے دونوں نماز پڑھیں۔“ (تو یہ طریقہ جائز ہوتا ہے)۔

۱۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد أنه سأل عائشة رضي الله عنها أم المؤمنين عما يقطع الصلوة، فقالت: أما إنكم يا أهل العراق تزعمون أن الحمار والكلب والمرأة والسنور يقطعون الصلوة، فقرنتمونا بهم؟ فادرا ما استطعت، فإنه لا يقطع صلاتك شيء. قال محمد: وبقول عائشة رضي الله عنها نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس چیز کے بارے میں پوچھا جس (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو انہوں نے فرمایا تم اہل عراق خیال کرتے ہو کہ گدھے، کتے، عورت اور بلی (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو تم نے ہمیں (یعنی عورتوں کو) ان چیزوں کے ساتھ ملایا جس قدر ممکن ہو (گزرنے والے کو) دور کرو لیکن کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه، قال: أجذب الجذب الحديث بعد صلوة العشاء، إلا في صلوة أو قراءة قرآن.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا بڑا عیب ہے البتہ نماز اور قرآن مجید کی قرات کرنا جائز ہے۔“ (اسی طرح دینی

۱۔ آج کل مساجد میں عورتیں بھی نماز پڑھتی ہیں تو مردوں اور عورتوں کے درمیان آڑ ہوتی ہے۔ ۱۴ ہزاروی

کتاب کا مطالعہ کرنا بھی درست ہے۔ ۱۴ ہزاروی

باب الرعاف في الصلوة والحدث!

۱۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الملك بن عمير عن معبد بن صبيح أن رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى خلف عثمان بن عفان رضي الله عنه، فحدث الرجل فانصرف، ولم يتكلم حتى توضأ، ثم أقبل وهو يقول: "ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون" فاحتسب بما مضى، وصلى ما بقي.

نماز کے دوران تکبیر کا پھوٹنا اور بے وضو ہو جانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الملك بن عمر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ معبد بن صبیح رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ایک شخص بے وضو ہو گیا وہ پھر گیا لیکن کسی سے گفتگو نہ کی حتیٰ کہ وضو کیا پھر وہ آیا اور یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

وَلَمْ يُصِرُوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر جان بوجھ کر ٹٹ نہیں جاتے (نار) کا جو حصہ گزر گیا اسے شمار کیا اور باقی پڑھ لی۔“

۱۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم أنه قال: يجزئه، والاستيناف أحب إلى. قال محمد: وبقول إبراهيم نأخذ، ذلك يجزئ، فإن تكلم واستقبل فهو أفضل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! مجھے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس طرح (بنا کرنا) بھی جائز ہے۔ لیکن نئے سرے سے نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں یہ اسے کفایت کرتا ہے اور اگر کلام کرے تو نئے سرے سے پڑھے یہ افضل ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعرف في الصلوة أو يحدث، قال: يخرج ولا يتكلم إلا أن يذكر الله ثم يتوضأ ثم يرجع إلى مكانه، فيقضي ما بقي عليه من صلاته، ويعتد بما صلى، فإن كان تكلم استقبل. قال محمد: وبه نأخذ، الكلام

والاستقبال أفضل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جسے نماز میں تکبیر آئے یا وہ بے وضو ہو جائے تو وہ فرماتے ہیں وہ باہر جائے اور کلام نہ کرے ہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے پھر وضو کر کے اپنی جگہ پر آ جائے اور باقی نماز کو مکمل کرے اور جو کچھ پڑھ چکا ہے اسے شمار کرے اور اگر گفتگو کی ہے تو نئے سرے سے شروع کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کلام اور دوبارہ شروع کرنا زیادہ بہتر ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما يعاد من الصلوة وما يكره!

۱۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، قال: سألت إبراهيم عن الصلوة قبل المغرب فنهاني عنها، وقال: إن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر رضي الله عنهما لم يصلوها. قال محمد وبه نأخذ، إذا غابت الشمس فلا صلوة على جنازة ولا غيرها قبل صلوة المغرب، وهو قول أبي حنيفة.

کوئی نماز لوٹائی جائے اور کوئی مکروہ ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے اس وقت نماز نہیں پڑھی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب سے پہلے نہ نماز جنازہ جائز ہے اور نہ ہی کوئی دوسری نماز۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الدم قدر الدرهم والبول وغيره فاعد صلاحك، وإن كان أقل من قدر الدرهم فامض على صلاحك وقال

۱۔ بہتر ہے کہ نئے سرے سے پڑھے خاص طور پر آج کل یہی طریقہ اختیار کیا جائے کیونکہ بقاء کے لئے جن امور کی پابندی ضروری ہے وہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں اور پھر مسائل سے عوام کی واقفیت بھی نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

محمد: يجزئه صلاحته حتى يكون ذلك أكثر من قدر الدرهم الكبير المنقال، فإذا كان كذلك لم تجزئه صلاحته وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خون اور پیشاب وغیرہ ایک درہم (بھیل) کے برابر ہو تو نماز دوبارہ پڑھو اور اگر درہم سے کم ہو تو نماز جاری رکھو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی نماز جائز ہے حتیٰ کہ بڑے درہم یعنی مثقال سے زیادہ ہو اگر یہ صورت ہو تو نماز جائز نہیں حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علي بن الأقرع أن النبي صلى الله عليه وسلم

مر برجل سادل ثوبه في الصلوة، فعطفه عليه. قال محمد: وبه نأخذ، يكره السدل في الصلوة

على القميص وعلى غيره، لأنه يشبه فعل أهل الكتاب. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سے علی بن اقرع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اس نے نماز میں کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا (سدل کیا ہوا تھا) سدل کا مطلب یہ ہے کہ سر پر یا گردن میں کپڑا ڈال کر دونوں کناروں کو لٹکانا تو آپ ﷺ نے اسے اس کے ساتھ ملا دیا۔“ (کنارے لپیٹ دیے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔ نماز میں قمیض وغیرہ پر سدل کر وہ ہے کیونکہ اہل کتاب کے عمل کے مشابہ ہے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۳۸۔ محمد قال: حدثنا عبد الملك بن عمير عن قذعة عن أبي سعيد الخدري رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا صلوة بعد صلوة الغداة، حتى تطلع الشمس، ولا

صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس، ولا يصام هذان اليومان: الفطر والاضحى، ولا

تشد الرحال إلا إلى ثلاث مساجد: المسجد الحرام ومسجدي، والمسجد الأقصى. ولا

تسافر المرأة إلا مع ذي محرم منها. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، ولا ينبغي للمرأة أن تسافر

إلا مع زوجها، أو مع ذي محرم منها، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم سے عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت قزعة رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرما

۱۔ درست سند یوں ہے محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الملك بن عمير رحمہ اللہ نے عبد الملک رحمہ اللہ سے روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے واسطے سے کی ہے۔ خلیل قادری غفرلہ

یا صبح کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے، ان دونوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کے دنوں) میں روزہ نہ رکھا جائے اور (زیادہ ثواب کی نیت سے) تین مساجد (یعنی مسجد حرام یا میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے اور کوئی عورت سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔“

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كره أن يفرق أصابعه في الصلوة، أو يلقى رداءه عن نكبه، أو يضع يده على خاصرته، أو يدفن كبار الحصى أو يقي على عقبه أو يعبث بلحيته. قال محمد: وبهذا نأخذ، لانه عبث في الصلوة يشغل عنها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز میں انگلیوں کے پٹانے نکالنا چادر کا نہ ہٹے پر ڈالنا، ہاتھوں کو پہلوؤں پر رکھنا، (بغیر عذر کے) بڑی ٹکڑیوں کو (مقام جہد میں) برابر کرنا، ایڑیوں پر بیٹھنا یا ڈاڑھی سے کھیلنا مکروہ جانتے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ عمل نماز سے بے مقصد ہے اور نماز سے توجہ کو ہٹا دیتا ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم يكره السدل في الصلوة، لا تشبهوا باليهود.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز میں سدل (کپڑے کی دو جانبوں کو لٹکانا) مکروہ جانتے تھے۔“

وہ فرماتے ہیں یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔“

۱۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

صلى بأصحابه المغرب، فلم يقرأ في شئ منها حتى انصرف، فقال له أصحابه: ما منعك أن تقرأ يا أمير المؤمنين؟ قال: أو ما فعلت؟ إني جهزت عمرا من المدينة إلى الشام، فلم أزل أرحلها منقلة منقلة، حتى وردت الشام، فأعاد وأعاد أصحابه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں کچھ قرات نہ کی حتیٰ کہ سلام پھیر دیا، نمازیوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! قرات میں کیا بات رکاوٹ تھی؟ فرمایا میں نے یہ نہیں کیا مگر میں نے مدینہ طیبہ سے شام کی طرف ایک قافلہ (یعنی لشکر) تیار کیا اور میں اسے مرحلہ وار بھیجتا حتیٰ کہ وہ شام میں پہنچ گیا (مطلب یہ کہ اسی خیال میں رہا) پس آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے نماز دو بارہ پڑھی۔“ (کیونکہ قرات رہ گئی اور وہ فرض تھی)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الملك بن عمير عن أبي غادية أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الناس على الصلوة بعد العصر، قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى أن يصلي بعد العصر تطوعا على حال، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد الملك بن عمير رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر لوگوں کو سزا دیا کرتے تھے۔“

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ ہم عصر کے بعد نفل نماز کو کسی صورت جائز نہیں سمجھتے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخلت في صلوة القوم وأنت لا تنوي صلاحهم لا تجزئك، وإن نوى الإمام صلوة، ونوى الذين خلفه غيرها، أجزأت للإمام ولم تجزئهم. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی مساجد میں ثواب برابر ہے یہ مطلب نہیں کہ کسی دوسری مسجد یا روضہ رسول ﷺ کی بزرگی کے مزار کی زیارت کے لئے جائز نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے اور یہ ان کی جہالت ہے۔ ۱۲ ہزاروی

”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم جماعت میں شامل ہو اور تم اس نماز کی نیت نہ کرو تو تمہاری وہ نماز جاوے نہ ہوگی اور اگر امام کسی نماز کی نیت کرے اور پیچھے والے کسی اور نماز کی نیت کریں تو امام کی نماز جائز اور ان کی نماز ناجائز ہوگی امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور لا۔
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما يسرني صلوة الرجل حين تحمر الشمس بفلسين. قال محمد: تكره الصلوة تلك الساعة، (إلا أن تفوته العصر من يومه ذلك، فيصلحها تلك الساعة) فاما غيرها من الصلوات المكتوبات والنطوع فلا ينبغي له أن يفعل، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب سورج سرخ ہو جائے تو اس وقت کسی آدمی کا نماز پڑھنا مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی پسند نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت نماز مکروہ ہے البتہ اسی دن عصر فوت ہو جائے تو اسے اس وقت پڑھ لے لیکن دوسری نمازیں فرض ہوں یا نفل وہ اس وقت درست نہیں۔“
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الدم في جسدك أو في ثوبك قدر الدرهم، فاعد صلاتك، وإن كان أقل من ذلك فامض على صلاتك. قال محمد: الدم في الثوب والجسد سواء، إذا كان أكثر من قدر الدرهم الكبير المفضل فاعد الصلوة، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہارے جسم یا کپڑے پر ایک درہم (تھیلی) کے برابر خون لگ جائے تو دوبارہ نماز پڑھو اور اگر اس سے کم ہو تو نماز جاری رکھو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کپڑے اور جسم میں خون کا حکم ایک جیسا ہے جب بڑے درہم مثقال کے برابر ہو تو نماز دوبارہ پڑھو۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے فرض کی نیت کرے اگر وہ نفل نماز کی نیت کرے بشرطیکہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز نہ ہو تو امام کے فرض مقتدی کے نفل درست ہوں گے۔

۲۔ کیونکہ اس وقت شیطان سورج کے سامنے ہوتا اور یہ منافق کی نماز ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۱۵۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه أخذ قملة في الصلوة فدفنها ثم قال: "الم نجعل الأرض كفاتا أحياء وأمواتا" قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى يقتل القملة ودفنها في الصلوة باسا، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو رزین سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نماز میں جوں پکڑی اور اسے دفن کر دیا پھر آیت پڑھی۔

الم نجعل الأرض كفاتا أحياء وأمواتا (بالم مرسل)
کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور مردوں کی۔ (ترجمہ کنز الایمان)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نماز میں جوں کو مارنے اور اسے دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يذبح الشاة، وهو على وضوء، فيصيب يده الدم، قال: يغسل ما أصابه ولا يعيد الوضوء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک با وضو شخص بکری ذبح کرتا ہے اور اس پر خون لگ جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جو کچھ لگا ہے اسے دھو ڈالے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الرجل يجد البلل في الصلوة!

۱۵۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابن عبد الله عن أبي هريرة رضي الله عنه في الرجل يجد البلل في طرف ذكره وهو في الصلوة، قال: يضع يديه على الأرض والحصى، فيمسح وجهه ويديه، ثم يصلي. قال حماد: فقلت لإبراهيم: فكيف تفعل انت؟ قال: إذا وجدت ذلك فإني أعيد الصلوة وهو أو تق في

۱۔ اگر نفل ہو تو ٹھیک ہے عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ۱۲ ہزاروی

نفسی. قال محمد: وأما نحن فنرى أن يمضي على صلاته، ولا يعيد، ولا ضرب يديه على الأرض، ولا يمسح بوجهه ولا يديه، حتى يستيقن أن ذلك خرج منه بعد الوضوء فإذا استيقن ذلك أعاد الوضوء وهو قول أبي حنيفة.

نماز میں (شرمگاہ میں) تری محسوس ہونا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابوذر رحمہ اللہ بن عمرو بن جبرائیل عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک شخص کے بارے میں جو نماز میں شرمگاہ کے کنارے پر تری محسوس کرے فرمایا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو زمین اور کنکریوں پر رکھے اور اس سے چہرے اور بازوؤں کا مسح کرے اور پھر نماز پڑھے۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں جب ایسا محسوس کرتا ہوں تو دوبارہ نماز پڑھتا ہوں اور میرے دل میں یہ بات زیادہ یقین کا باعث بنتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے خیال میں وہ شخص نماز کو جاری رکھے اور دوبارہ نہ پڑھے زمین پر ہاتھ مارے اور نہ ہی چہرے اور بازوؤں کا مسح کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ وضو کرنے کے بعد کوئی چیز نکلی ہے اگر اس بات کا یقین ہو جائے تو نئے سرے سے وضو کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس رضي الله عنه

قال: إذا وجدت شيئا من البلة فانضحه وما يليه من ثوبك بالماء، ثم قل: هو من الماء. قال

حماد: قال لي سعيد بن جبيرة: انضح بالماء ثم إذا وجدته فقل: هو من الماء. قال محمد:

وبهذا نأخذ إذا كان كثر ذلك من الإنسان، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم کوئی تری پاؤ تو اس پر اور اس کے ارد گرد کپڑے پر پانی کے چھینٹے مارو پھر کہو کہ یہ تری پانی ہے۔

۱. اگر انسان کو دوسرے ہوتا ہے کہ شاید وضو کے بعد کوئی پیشاب وغیرہ نکلا تو شریعت نے اس سے بچنے کی صورت بتائی کہ وضو کرنے کے بعد شہدائے آسن پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ وہ بھی سمجھے کہ یہ چھینٹوں والا پانی ہے اور اگر یقین ہو کہ کچھ نکلا ہے تو دوبارہ وضو کرے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا اس پر پانی چھڑکو پھر کچھ محسوس کرو تو کہو یہ پانی ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ صورت اکثر پیدا ہو تو ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب القهقهة في الصلوة، وما يكره فيها!

۱۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال لأبأس بأن يغطي الرجل رأسه في الصلوة ما لم يغط فاه ويكره أن يغطي فاه. قال محمد: وبه نأخذ، ونكره أيضا أن يغطي أنفه، وهو قول أبي حنيفة.

نماز میں قہقہہ لگانا اور نماز میں کیا مکروہ ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز میں سر ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اپنے منہ کو نہ ڈھانپنے منہ کو ڈھانچنا مکروہ ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور ہم تاک ڈھانپنے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يغطي الرأس وهو

يغطي فيه لم يغط الظاهر، قال: صلاته هذه فاسدة، يبدأ بالظهر ثم يغطي العنق. قال محمد:

وبه نأخذ إلا في غصلة واحدة، إن خاف فوت صلاة العصر إن بدأ بالظهر مضى على العصر،

ثم صلى الظهر إذا غابت الشمس، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں جو عصر کی نماز پڑھ رہا ہو اور یاد آ جائے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو فرمایا یہ نماز فاسد ہو جائے گی پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات متفق ہے اگر نماز ظہر پڑھنے کی صورت میں نماز عصر فوت ہو جانے کا خوف ہو تو نماز عصر پڑھے پھر غروب آفتاب کے بعد ظہر کی نماز پڑھے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱. جب کوئی نماز قضا ہو جائے تو پہلے اس نماز کی قضاء کرے پھر اس وقت کی نماز پڑھے ورنہ وہ نماز نہیں ہوتی البتہ وقت نکلنے کا خطرہ ہو یا یاد نہ رہے قضا نماز ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

۱۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصلي في يوم غيم ثم تطلع الشمس وقد بقي عليه بعض صلاته فإذا هو قد كان يصلي إلى غير القبلة، قال: يتحول إلى القبلة، ويحتسب بما صلى. ويصلي ما بقي. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں جو بادلوں والے دن نماز پڑھتا تھا پھر سورج ظاہر ہو جاتا ہے اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ قبلہ رخ نہیں ہے تو فرمایا وہ قبلہ کی طرف پھر جائے اور جو کچھ پڑھ چکا ہے اسے شمار کرے اور باقی نماز پڑھ لے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا منصور بن زاذان عن الحسن البصري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال بينما هو في الصلوة إذ أقبل رجل أعمى من قبل القبلة يريد الصلوة، والقوم في صلوة الفجر فوق في زبية، فاستضحك بعض القوم حتى فقهه، فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من كان فقهه منكم فليعد الوضوء والصلوة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ قبلہ کی جانب سے ایک نابینا شخص نماز پڑھنے کے ارادے سے آیا لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے وہ پانی کے کنویں میں گر گیا تو کچھ لوگ ہنسنے لگے حتیٰ کہ انہوں نے قہقہہ لگایا رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے جس نے قہقہہ لگایا ہے وہ دوبارہ وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔

۱۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقهقه في الصلوة قال:

يعيد الوضوء والصلوة، ويستغفر ربه، فإنه أشد الحدث. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں جو نماز میں زور زور سے ہنستا ہے فرماتے ہیں وضو اور نماز دونوں کو لوٹائے گا اور اپنے رب سے بخشش طلب کرے کیونکہ وہ سخت قسم کا بے وضو ہوا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب النوم قبل الصلوة وانتقاض الوضوء منه!

۱۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: توضع راس رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج إلى المسجد، فوجد المؤذن قد أذن، فوضع جنبه، فنام حتى عرف منه النوم. وكانت له نومة تعرف، كان ينفخ إذا نام. ثم قام فصلى بغير وضوء، قال إبراهيم: إن النبي صلى الله عليه وسلم ليس كغيره. قال محمد: وبقول إبراهيم نأخذ، بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن عيني تنامان، ولا ينام قلبي فالنبي صلى الله عليه وسلم في هذا ليس كغيره، فأما من سواه فمن وضع جنبه فنام فقد وجب عليه الوضوء، وهو قول أبي حنيفة.

نماز سے پہلے سو جانا اور اس سے وضو کا ٹوٹنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ مؤذن اذان کہہ رہا ہے تو آپ پہلو کے بل لیٹ کر آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ آپ سے نیند معلوم ہوئی اور آپ کی نیند کا پتہ چل جاتا تھا کیونکہ جب سو جاتے تو خراٹے لیتے تھے آپ کے خراٹے ایسے نہ تھے جس سے عموماً لوگوں کو کوفت ہوتی ہے بلکہ بہت آہستہ آہستہ ہوتے پھر اٹھتے تھے وضو کے بغیر نماز پڑھی۔ (کیونکہ آپ کا وضو برقرار تھا)

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا معاملہ دوسروں کی طرح نہیں تھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

”میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا،“

پس اس مسئلہ میں آپ دوسروں کی طرح نہیں جب کہ دوسرے لوگوں کا معاملہ یہ ہے کہ جو آدمی پہلو کے بل سو جائے اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا نمت قاعداً، أو قائماً، أو

راكعاً، أو ساجداً، أو راكباً، فليس عليك وضوء، قال محمد: وبه نأخذ فإذا وضع جنبه فنام

وجب عليه الوضوء، وهو قول أبي حنيفة.

لے اگرچہ ہنسنے سے وضو کا ٹوٹنا خلاف قیاس ہے لیکن رسول اکرم ﷺ کا قول مبارک قیاس سے مقدم ہے اس لئے اس پر عمل کیا جائے گا لیکن اس پر کسی دوسری بات کو قیاس نہیں کر سکتے مثلاً کوئی نماز میں کلام کرے تو نماز ٹوٹے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے کی حالت میں یا سواری کی حالت میں سو جاؤ تو تم پر وضو ضروری نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنا پہلو لگائے اور سو جائے اس پر وضو فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا إسماعيل بن عبد الملك عن مجاهد قال:

سأله عن النوم قبل العشاء الآخرة، فقال: لأن أصلها وحدي أحب إلي من أن أنام قبلها ثم

أصلها في جماعة. قال محمد: ونحن نكره النوم قبل صلاة العشاء، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں اسماعیل بن عبد الملك رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں وہ (اسماعیل رحمہ اللہ) فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت مجاہد رحمہ اللہ) سے عشاء سے پہلے سو جانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اسے اکیلا پڑھ لوں بجائے اس کے سو جاؤں پھر جماعت کے ساتھ پڑھوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نماز عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ جانتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: عرس رسول الله صلى الله

عليه وسلم ليلة، فقال: من يحرسنا الليلة؟ فقال رجل من الأنصار شاب: أنا يا رسول الله

أحرسكم فحرسكم حتى إذا كان مع الصبح غلبته عينه، فما استيقظوا إلا ببحر الشمس، فقام

رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ، وتوضأ أصحابه، وأمر المؤذن فأذن، فصلى ركعتين،

ثم أقيمت الصلاة، فصلى الفجر بأصحابه، وجهر فيها بالقراءة، كما كان يصلي بها في وقتها.

قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ رات کے پچھلے حصے میں (ایک جگہ) اترے اور فرمایا آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ (وقت کا خیال رکھے گا) انصار میں سے ایک نوجوان نے عرض یا رسول اللہ ﷺ میں آپ لوگوں کی حفاظت کروں گا وہ حفاظت کرتا رہا حتیٰ کہ جب صبح قریب ہوئی اس پر نیند غالب آگئی اور سب حضرات اس وقت جاگے جب دھوپ سر پر آگئی۔“

نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور وضو کیا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی وضو کیا اور مؤذن نے اذان دی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز فجر پڑھائی اور اس میں بلند آواز سے قرات کی جس طرح آپ وقت پر پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب صلوة المغمی علیہ! بے ہوش آدمی کی نماز!

۱۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه سأل عن الرجل المريض يغمی

عليه فيدع الصلوة، فقال: إذا كان اليوم الواحد فإني أحب أن يقضيه، وإن كان أكثر من ذلك

فإنه في عذر إن شاء الله تعالى. قال محمد: إذا أغمي عليه يوماً وليلة قضى، وإن كان أكثر من

ذلك فلا قضاء عليه، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں ان سے کسی نے اس مریض کے بارے میں پوچھا جس پر بیہوشی طاری ہوئی تو اس نے نماز چھوڑ دی انہوں نے فرمایا اگر ایک دن کی بیہوشی ہو تو مجھے ان نمازوں کی قضاء پسند ہے اور اگر اس سے زیادہ ہے تو وہ معذور ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر ایک رات کی بیہوشی ہو تو وہ نمازوں کی قضا کرے اور اگر اس

سے زیادہ ہو تو اس پر قضا نہیں۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن عمر رضي الله عنهما في

المغمي عليه يوماً وليلة قال: يقضي. قال محمد: وبه نأخذ حتى يغمی عليه أكثر من ذلك،

وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بیہوش ایک دن رات کی نماز قضا کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں حتیٰ کہ اسے اس سے زیادہ بیہوش ہو۔

باب السهو في الصلوة!

نماز میں بھول جانا!

۱۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشك في السجدة الأولى أو التشهد أو نحو ذلك من صلاحه ما لم تكن ركعة، فإنه يقضي ما شك فيه من ذلك، ويسجد لذلك أيضا سجدة السهو، فإنهما يصلحان بإذن الله ما كان قبلهما من نسيان، وكان يقال إنهما المرغمان للشيطان، وإنه قال: لأن أسجد لذلك سجدة السهو فيما لم يحق على أحب إلى من أن أدعهما. قال محمد: وبه نأخذ، فإن كان يتلى بذلك كثيرا مضى على أكبر رايه، ويسجد سجدة السهو، وهذا قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں جسے پہلے سجدے یا تشہد یا نماز کے کسی حصے میں شک ہو اور ابھی رکعت مکمل نہ ہوئی ہو تو اسے جس کا شک ہے اسے دوبارہ پڑھے اور اس کے لئے سہو کے دو سجدے بھی کرے کیونکہ یہ سجدے اذن الہی سے گذشتہ نسیان کی اصلاح کر دیتے ہیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہیں اور فرمایا حضرت ابراہیم بھی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے یہ دونوں سجدے اس صورت میں جب مجھ پر لازم نہ ہوں چھوڑنے کے مقابلے میں زیادہ پسند ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر نسیان اکثر ہوتا ہو تو جو رائے غالب ہو اس پر عمل کر کے آخر میں دو سجدے کرے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم فيمن نسي الفريضة، فلا يدري أربعا صلى أم ثلثا؟ قال: إن كان أول نسيانه أعاد الصلوة وإن كان يكثر النسيان يتحرى الصواب، وإن كان أكبر رايه أنه أتم الصلوة سجد سجدة السهو، وإن كان أكبر رايه أنه صلى ثلثا أضاف إليها واحدة ثم سجد سجدة السهو. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو فرض نماز میں بھول جائے پس اسے معلوم نہ ہو کہ چار (رکعات) پڑھی ہیں یا تین؟ وہ فرماتے ہیں اگر پہلی بار بھول واقع ہوئی ہے تو دوبارہ نماز پڑھے اور بھول اکثر ہوتی رہتی ہے تو درست بات پر غور کرے اگر غالب رائے اس طرف ہے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں تو ان کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الرجل إذا رآه يتابع بين السجود في غير سهو. قال محمد: لا ينبغي أن يسجد الرجل لركعة أكثر من سجدتين، إلا أن يسهو فلا يدري أسجد سجدة واحدة أم اثنتين، فيمضي على أكبر رايه، وهذا كله قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس شخص کو سزا دیتے جو کسی بھول کے بغیر سجدہ ہو کر تارے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایک رکعت میں دو سے زیادہ سجدے کرے مگر یہ کہ بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ایک سجدہ کیا ہے یا دو؟ پس غالب رائے پر عمل کرے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: إذا شك أحدكم في صلوته، فلا يدري ثلثا صلى أم أربعا فليتحرك، فلينظر أفضل ظنه، فإن كان أكبر ظنه، أنها ثلث قام فأضاف إليها الرابعة، ثم تشهد فسلم و سجد سجدة السهو وإن كان أفضل ظنه أنه صلى أربعا، تشهد ثم سلم، ثم سجد سجدة السهو. قال محمد وبه نأخذ، إلا أنا نستحب له إذا كان ذلك أول ما أصابه أن يعيد الصلوة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی ایک کو شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ تو غور و فکر کرے اور اپنے افضل گمان کو دیکھے اگر غالب گمان یہ ہے کہ تین پڑھی ہیں تو پھر چوتھی رکعت ملائے پھر تشہد پڑھ کر سہو کے دو سجدے کرے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ چار رکعات پڑھی ہیں تو تشہد پڑھ کر سلام پھیرے پھر سجدہ ہو کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے نزدیک مستحب یہ ہے کہ اگر پہلی بار اس طرح ہوا ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۷۵. محمد قال: أخبرنا مالك بن مغول عن عطاء بن أبي رباح أنه قال: يعيد مرة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں مالک بن مغول نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے

اللہ عزہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ لوٹائے (پھر نیاں ہوتے غالب پر عمل کرے)۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: اذا تخالجع امران فظن أن

أقربهما إلى الحق أو سعهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہیں دو باتوں میں شک پڑے تو

ان میں سے جو زیادہ وسعت کی حامل ہے اسے حق کے زیادہ قریب سمجھو۔“

۱۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة. عن حماد عن ابراهيم قال: إذا سها الإمام فسجد

سجدتي السهو فاسجد معه، وإن لم يسجد معهما فليس عليك أن تسجد. قال محمد: وبه

ناخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام کو بھول واقع ہو جائے اور

سہو کے دو سجدے کرے تو تم بھی اس کے ساتھ سجدہ کرو اور اگر وہ سجدہ نہ کرے تو تم پر سجدہ کرنا لازم نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۷۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في رجل سجد ثلث سجدة ناميا.

قال: عليه سجدة السهو. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بھول کر تین

سجدے کر لئے فرماتے ہیں اس پر سہو کے دو سجدے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔“

۱۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: اذا انصرف من صلاتك

فعرض لك شك في وضوء، أو صلوة، أو قراءة، فلا تلتفت. قال محمد: وبه نأخذ، وهو

قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نماز سے سلام پھیر لو اور تمہیں

وضو یا نماز یا قرات میں شک ہو جائے تو اس کی طرف توجہ نہ کرو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من يسلم على قوم في الخطبة أو في الصلوة!

۱۸۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: يرد السلام و يشمت العاطس،

ولإمام يخطب يوم الجمعة قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بقول سعيد بن المسيب

رحمه الله تعالى.

قوم کو خطبہ اور نماز میں سلام کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران سلام اور

چھینک کا جواب دیا جاسکتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی

بات کو اختیار کرتے ہیں۔“ (جو آئندہ حدیث میں ہے)

۱۸۱۔ محمد قال أخبرنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن سعيد بن أبي هند قال: قلت لسعيد بن

المسيب: إن فلانا عطس والإمام يخطب فشمته فلان، قال: مره فلا يعودن قال محمد: وبهذه

نأخذ، الخطبة بمنزلة الصلوة لا يشمت فيها العاطس، ولا يرد فيها السلام، وهو قول أبي

حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سفيان بن عيينة نے خبر دی وہ حضرت سعید بن

سعید بن ابی ہند رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن حبیب رضی اللہ

عنه سے عرض کیا کہ فلاں شخص کو امام کے خطبہ کے دوران چھینک آئی اور فلاں نے چھینک کا جواب (برحک اللہ) دیا

انہوں نے فرمایا اس سے کہو کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ خطبہ نماز کی طرح ہے اس

میں چھینکنے والے کو جواب نہ دیا جائے حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يدخل على صاحبه فيسلم عليه وهو يصلي، قال: أليس يقول إذا تشهد: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فقد رد عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يعجبنا أن يرد عليه السلام وهو يصلي، ولا يعجبنا أن يسلم الرجل عليه وهو يصلي، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نماز میں شامل ہوتے وقت نماز کو سلام کرتا ہے کہ کیا وہ تشهد میں اَلسَّلَام عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ نہیں پڑھتا تو اس نے جواب دیا۔ (یعنی تشهد میں سلام کا جواب ہو گیا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دے اور نہ یہ کہ اس کی نماز کے دوران کوئی اسے سلام کرے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجلس خلف الإمام قدر التشهد، ثم ينصرف قبل أن يسلم الإمام، قال لا يجزئه وقال عطاء بن أبي رباح: إذا جلس قدر التشهد أجزأه. قال أبو حنيفة: قولنا قول عطاء. قال محمد: وبقول عطاء نأخذ نحن أيضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تشهد کی مقدار امام کے پیچھے بیٹھے اور پھر امام سے پہلے سلام پھیر دے تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تشهد کی مقدار بیٹھ چکا ہو تو جائز ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا قول وہی ہے جو حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ہے اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم بھی اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔

۱۸۴. محمد قال: أخبرنا شعبة بن الحجاج عن أبي النضر قال. سمعت حملة بن عبد الرحمن يقول سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول: لا صلوة إلا بتشهد. قال محمد: وبهذا نأخذ فإذا تشهد فقد قضى الصلوة، فإن انصرف قبل أن يسلم أجزأته صلاحته، ولا ينبغي له أن يعتمد لذلك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابو النضر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حملہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں تشهد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تشهد پڑھ لی تو نماز مکمل ہوگی اب اگر وہ (امام کے) سلام سے پہلے پھر جائے تو نماز ہو جائے گی لیکن اسے جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

باب تخفيف الصلوة! مختصر مگر مکمل نماز!

۱۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أم قوما فأطال بهم الصلوة فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ما بال أقوام ينغفرون عن هذا الدين؟ من أم قوما فليخفف، فإن فيهم المريض، والكبير، وذا الحاجة. قال محمد: وبه نأخذ ولا بد أن يتم الركوع والسجود. وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے ایک قوم کی جماعت کروائی اور ان کو لمبی نماز پڑھائی نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو (لوگوں کو) اس دین سے متنفر کرتے ہیں جو شخص قوم کی امامت کرے وہ بالکل پھلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں مریض، بوڑھے اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ضروری ہے کہ رکوع اور سجدہ مکمل کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثني ميمون بن سياه. عن الحسن البصري قال: سأله سائل أقرأ خمس مائة آية في ركعة؟ قال: فتعجب وقال: سبحان الله: من يطيق هذا؟ قال الرجل: أنا أطيق هذا، قال: إن أحب الصلوة إلى الله طول القنوت. قال محمد: طول القيام في صلوة التطوع أحب إلينا من كثرة الركوع والسجود، وكل ذلك حسن، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا میں ایک رکعت میں پانچ سو آیات پڑھوں؟ راوی فرماتے ہیں انہوں نے تعجب کا اظہار کیا اور فرمایا "سبحان اللہ" کس کو اس کی طاقت ہے؟ اس شخص نے کہا مجھے طاقت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ نماز ہے جس میں طویل قیام ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں نقل نماز میں لمبا قیام رکوع و سجود کی کثرت کے مقابلے میں زیادہ پسند ہے اور دونوں باتیں اچھی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۷. محمد قال: حدثنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أم أصحابه في صلوة الصبح، فقرأ بهم في الركعة الأولى بقل يا أيها الكافرون، وفي الثانية لا يلاف قريش. قال محمد: وبه نأخذ، نراه مجزئاً، ولكننا نستحب للإمام إذا صلى الصبح وهو مقيم أن يطيل فيها القراءة، وأن يقرأ في كل ركعة بسورة تكون عشرين آية فصاعداً سوى فاتحة الكتاب، ويطيل الأولى على الثانية، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے احباب کو صبح کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (سورت) اور دوسری میں لَا يَلَافُ قَرِيشَ سورت پڑھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اسے جائز سمجھتے ہیں لیکن امام کے لئے مستحب ہے کہ جب صبح کی نماز پڑھے اور وہ مقيم ہو تو لمبی قرات کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسی سورت پڑھے جس میں بیس یا اس سے زائد آیات ہوں اور دوسری رکعت کے مقابلے میں پہلی رکعت لمبا کرے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الصلوة في السفر

سفر کی نماز!

۱۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: حدثنا موسى بن مسلم عن مجاهد، عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: إذا كنت مسافراً فوطئت نفسك على إقامة خمسة عشر يوماً فأتهم الصلوة، وإن كنت لا تدري فاقصر، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے موسیٰ بن مسلم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب مسافر ہو اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر دو تو نماز پوری (چار رکعات) پڑھو اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنے دن ٹھہر رہے تو قضاء نماز پڑھو۔ (چار کی بجائے دو رکعتیں پڑھو)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

۱۔ سورتیں ترتیب سے پڑھنی چاہئیں تاہم اگر ایسا ہو گیا تو نماز ہو جائے گی اور یہاں جو کچھ بیان ہوا یہ ترتیب سے پہلے کی بات ہے اور یکساں وقت مثالی ترتیب نہیں ہوتی تھی۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد إبراهيم، عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه صلى بالناس بمكة الظهر ركعتين، ثم انصرف فقال: يا أهل مكة، أنا قوم سفر. فمن كان من أهل البلد فليكمل فأكمل أهل البلد. قال محمد: وبه نأخذ إذا دخل المقيم في صلوة المسافر فقصى المسافر صلاته قام المقيم فاتم صلاته، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اہل مکہ! ہم مسافر ہیں تم میں سے جو یہاں کا باشندہ ہو وہ مکمل نماز پڑھے پس وہاں کے شہریوں نے نکل کر نماز پڑھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب مقيم آدمی مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھے تو مسافر کے اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد مقيم کھڑا ہو جائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخل المسافر في صلوة المقيم أكمل. قال محمد: وبه نأخذ إذا دخل المسافر مع المقيم وجب عليه صلوة المقيم أربعاً، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب مسافر مقيم کی نماز میں شامل ہو تو مکمل نماز پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب مسافر آدمی مقيم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس پر مقيم والی نماز یعنی چار رکعات پڑھنا لازم ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: لا يغفرنكم محشركم هذا من صلاحكم، يغيب الرجل منكم في ضيعته فيقصر، و يقول: أنا مسافر، قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان على مسيرة أقل من ثلاثة أيام ولياليها أتم الصلوة، فإذا كان على مسيرة ثلاثة أيام ولياليها فصاعداً، ولم يكن له بها أهل، ولم يوطن نفسه على إقامة خمس عشرة فليقصر الصلوة، فإذا وطن نفسه على إقامة خمس عشرة أتم الصلوة

مادام في ضيعته، فإذا خرج راجعا إلى أهله قصر الصلوة، و مسيرة ثلثة أيام ولها بها بالقصد بسير الإبل ومشى الأقدام، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں۔

تمہارا یہاں جمع ہونا تمہیں تمہاری نماز سے دھوکے میں نہ ڈالے تم میں سے کوئی ایک اپنی زمین میں چلا جاتا ہے تو قصر کرتا ہے اور کہتا ہے میں مسافر ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص تین دن رات کی مسافت (۹۲ کلومیٹر) پر جائے اور وہاں اس کے اہل و عیال نہ ہوں (اپنا گھر نہ ہو) اور نہ ہی اس نے وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو نماز قصر کرے اور اگر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو جب تک اس مقام پر ہے پوری نماز پڑھے جب گھر کی طرف واپس آئے تو (راستے میں) قصر کرے اور تین دن رات مسافت اذتوں کی رفتار اور پیدل چلنے کے اعتبار سے ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹۲. محمد قال: أخبرنا سعيد بن عبيد الطائي، عن علي بن ربيعة الوالبي قال: سألت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما إلى كم تقصر الصلوة؟ فقال: أعترف السويداء؟ قال: قلت: لا، ولكني قد سمعت بها، قال: هي ثلث ليال قواصد، فإذا خرجنا إليها قصرنا الصلوة قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن عابد الطائی رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت علی بن ربیعہ الوالبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کتنی مسافت پر قصر کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا سویداء (شہر) کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں البتہ میں نے اس کے بارے میں سنا ہے انہوں نے فرمایا درمیانی رفتار سے یہ تین دن کی مسافت ہے جب ہم اس کی طرف جانے کا ارادہ کرتے تو قصر کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: إذا دخل المقيم في صلوة المسافرين فليصل معه ركعتين، ثم ليقيم فليتم صلاته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ جب مقيم مسافر کی نماز میں شامل ہو تو اس کی اقتداء میں دو رکعتیں پڑھے پھر باقی نماز مکمل کر لے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب صلوة الخوف! نماز کا خوف!

۱۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في صلوة الخوف قال: إذا صلى الإمام بأصحابه فلتقم طائفة منهم مع الإمام. وطائفة بإزاء العدو، فيصلي الإمام بالطائفة الذين معه ركعة ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الإمام من غير أن يتكلموا حتى يقوموا مقام أصحابهم، وتأتي الطائفة الأخرى فيصلون مع الإمام الركعة الأخرى ثم ينصرفون من غير أن يتكلموا حتى يقوموا في مقام أصحابهم وتأتي الطائفة الأولى حتى يصلوا ركعة وحداناً ثم ينصرفون فيقومون مقام أصحابهم وتأتي الطائفة الأخرى حتى يقضوا الركعة التي بقيت عليهم وحداناً.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے نماز خوف کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب امام اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے تو ان میں سے ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے پس امام اس گروہ کو جو اس کے ساتھ ہے ایک رکعت پڑھائے پھر وہ گروہ چلا جائے جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور کسی قسم کی گفتگو نہ کریں حتیٰ کہ وہ اپنے ساتھیوں (دوسرے گروہ) کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور وہ دوسرا گروہ آجائے جو امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر یہ بھی گفتگو نہ بنجے ہوئے واپس چلے جائیں اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور پہلا گروہ آجائے اور اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑھیں پھر یہ بھی چلے جائیں۔ اور اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور دوسرا گروہ آجائے اور جو رکعت باقی ہے اسے اکیلے اکیلے پڑھ لیں۔

۱۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة، قال: حدثنا الحارث بن عبد الرحمن عن عبد الله بن

۱ جب اللہ کر بانی نماز پڑھے تو اس میں قرأت نہ کرے کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ ۱۲ ہزاروی
۲ نماز خوف کا یہ طریقہ اس صورت میں جب ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیں لیکن آسان کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ایک گروہ ایک امام کے ساتھ مکمل نماز پڑھے اور پھر دوسرا گروہ دوسرے امام کے پیچھے مکمل نماز پڑھے۔ ۱۲ ہزاروی

عباس رضی اللہ عنہما مثل ذلك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وأما الطائفة الأولى فيصون ركعتهم بغير قراءة، لأنهم أدرکوا أول الصلوة مع الإمام فقراءة الإمام لهم قراءة، وأما الطائفة الأخرى فانهم يقضون ركعتهم بقراءة: لأنها فاتتهم مع الإمام، وهذا كله قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حارث بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے اس کی بیان کیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا ہے توہ اپنی رکعت قرات کے بغیر پڑھیں کیونکہ وہ شروع سے امام کی نماز میں شامل ہوئے پس ان کی قرات امام کی قرات ہے اور دوسرا گروہ باقی رہنے والی رکعت قرات کے ساتھ پڑھے کیونکہ انہوں نے امام کے ساتھ رکعت نہیں پڑھی۔

یہ سب حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

۱۹۶. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يصلي في الخوف وحده قال: يصلي قائما مستقبل القبلة، فإن لم يستطع فراكبا مستقبل القبلة، فإن لم يستطع فليؤم أينما كان وجهه، لا يسجد على شئ. ليؤم إيماء، ويجعل مسجوده أحفض من ركوعه ولا يدع الوضوء والقراءة في الركعتين. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کیا جو نماز خوف تھا پڑھتا ہے فرماتے ہیں وہ قبلہ رخ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھے رخ جدھر بھی ہو وہ کسی چیز پر سجدہ نہ کرے بلکہ اشارے سے پڑھے اور سجدے (کے اشارے) کو رکوع (کے اشارے) سے پست رکھے وضو کو نہ چھوڑے اور دو رکعتوں میں قرات کو بھی ترک نہ کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب صلوة من خاف النفاق!

۱۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا جواد التميمي، عن أبي موسى الأشعري رضي

لے چونکہ ان لوگوں امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھنے کی نیت کی ہے لہذا یہ اس رکعت میں امام کے تابع نہیں ہیں بنا بریں یہ قرات

گے۔ ۱۲ از اردی

الله عنه: أن رجلا أتاه فقال: أني أخوف على نفسي النفاق، فقال له أبو موسى رضي الله عنه: أما صليت قط حيث لا يراك أحد إلا الله؟ قال بلى: قال: فإن المنافق لا يصلي حيث لا يراه أحد إلا الله عز وجل.

جس کو منافقت کا خوف ہو اس کی نماز!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے جواب النبی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا مجھے نفاق کا خوف ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تم نے کبھی ایسی جگہ نماز نہیں پڑھی جہاں تجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نے نہیں دیکھا؟ عرض کیا جی ہاں پڑھی ہے فرمایا منافق تو اس جگہ نماز نہیں پڑھتا جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو۔ (لہذا تجھے بے خوف نہیں ہونا چاہئے)۔

باب تشميت العاطس!

۱۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا عطس الرجل فقال: الحمد

لله فقل: يرحمنا الله وإياك، وليقل الذي عطس: يغفر الله لنا ولك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد لله کہے تو تم ”یرحمنا اللہ“ اور ”ویرحمک“ کہو (یعنی اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے یغفر اللہ لنا ولك۔ (اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے)

باب صلوة يوم الجمعة والخطبة!

۱۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة، قال: حدثنا غيلان وأيوب بن عائذ الطائي، عن محمد بن

كعب القرظي رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أربعة لا جمعة عليهم: المرأة

والمملوك، والمسافر، والمريض. قال أبو حنيفة: فإن فعلوا أجزأهم. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے غیلان رحمہ اللہ اور ایوب بن عائذ الطائی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا چار قسم کے لوگوں پر جمعہ نہیں، عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔

لے ایک روایت میں ”یرحمک اللہ“ ہے اور یہی درست ہے۔ (ظیل قادری غفرلہ)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر یہ لوگ نماز جمعہ پڑھ لیں تو جائز ہوگا (اور کفایت کرے گا) ظہر ساقط ہو جائے گی (حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

۲۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: إن رجلا سأل عن الخطبة يوم الجمعة. فقال: أما تقرأ سورة الجمعة؟ قال بلى: ولكني لا أدري كيف هي؟ قال: "وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وترك قائما" فالخطبة قائما يوم الجمعة قال محمد: وبه نأخذ. إلا أنها خطبتان بينهما جلسة خفيفة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے خطبہ جمعہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم سورہ جمعہ نہیں پڑھتے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں پڑھتا ہوں لیکن میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کیسے ہے؟ فرمایا (یوں ہے) "وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا" (پ البعد۱) اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مگر یہ کہ یہ دو خطبے ہیں جن کے درمیان معمولی سا بیٹھنا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب صلوة العیدین!

۲۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: سألت إبراهيم عن الرجل يخرج إلى المصلي فيجد الإمام قد انصرف أيسل؟ قال: ليس عليه أن يصلي، وإن شاء صلى. قلت: فإن لم يخرج إلى المصلي أيسل في بيته كما يصلي الإمام؟ قال: لا لا محمد: وبه نأخذ، إنما صلوة العيد مع الإمام، فإذا فاتتكم مع الإمام فلا صلاة، وهو قول أبي حنيفة

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو عید گاہ کی طرف جاتا ہے تو امام کو یوں پاتا ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو چکا ہوتا ہے تو کیا وہ نماز پڑھے؟ انہوں نے فرمایا اس پر نماز لازم نہیں اور اگر چاہے تو پڑھے (حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اگر وہ عید گاہ کی طرف نہ جائے تو کیا گھر میں امام کی طرح نماز پڑھے؟ فرمایا نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں عید کی نماز صرف امام کے ساتھ

ہوتی ہے جب تم امام کے ساتھ نہ پڑھ سکو تو اب (تھا) نماز نہیں پڑھ سکتے۔“
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه كان قاعدا في مسجد الكوفة، ومعه حذيفة بن اليمان رضي الله عنه و أبو موسى الأشعري رضي الله عنه فخرج عليهم الوليد بن عقبة بن أبي معيط وهو أمير الكوفة يومئذ، فقال: إن غدا عيدكم فكيف اضع؟ فقالا: أخبره يا أبا عبد الرحمن كيف يضع؟ فأمره عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن يصلي بغير اذان ولا إقامة، وأن يكبر في الأولى خمسا وفي الثانية أربعا، وأن يوالي بين القراءتين، وأن يخطب بعد الصلوة على راحلته، قال محمد: وبه نأخذ، ولا بأس أن يخطبها قائما وإن لم يكن على راحلته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ مسجد کوفہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت موسیٰ بن اشعری رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ولید بن عقبہ ابی معیط جو ان دنوں کوفہ کا امیر تھا وہاں آیا اور اس نے کہا کل تمہاری عید ہے تو میں کیا طریقہ اختیار کروں؟ تو ان دونوں حضرات نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ! اس کو طریقہ بتائیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا کہ وہ اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھائے پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار تکبیریں کہے اور دونوں (رکعات کی) قراتوں کو ملائے اور نماز کے بعد سواری پر خطبہ دے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے میں کوئی حرج نہیں اگر چہ سواری پر نہ ہو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانت الصلوة في العیدین قبل الخطبة. ثم يقف الإمام على راحلته بعد الصلوة، فيدعو ويصلي بغير اذان ولا إقامة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہوتی تھی پھر امام نماز کے بعد سواری پر خطبہ دیتا تھا۔ دعا مانگا اور نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھاتا۔“

۱۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریر عید کی تکبیرات (تین) اور رکوع کی تکبیر کل پانچ ہو گئیں اور دوسری میں تین تکبیرات زائدہ اور ایک رکوع کی تکبیر اس طرح کل چار ہوئیں۔ ۲۱ ہزاروی

باب خروج النساء في العيدين و رؤية الهلال!

۲۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الكريم بن أبي المخارق عن أم عطية رضي الله عنها قالت كان يرخص للنساء في الخروج في العيدين: الفطر والأضحي. قال محمد: لا يعجبنا خروجهن في ذلك إلا العجوز الكبيرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورتوں کا نماز کے لئے جانا اور چاند دیکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ عبد الکرم بن ابی المخارق رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عورتوں کو دونوں عیدوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے جانے کی اجازت دیتے تھے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں اس مقصد کے لئے بڑھی عورتوں کے علاوہ عورتوں کا جانا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ (یعنی مکروہ ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قوم شهدوا أنهم رأوا هلال شوال، فقال حماد: سألت إبراهيم عن ذلك، فقال: إن جاء وأصدر النهار فليطروا وليخرجوا، وإن جاء وأخر النهار فلا يخرجوا، ولا يفطروا حتى الغد. قال محمد: وبه نأخذ. إلا في خصلة واحدة، يفطرون ويخرجون من الغد إذا جاءوا من العشي. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اگر دن کے شروع میں گواہی دیں تو روزہ توڑ دیں اور نماز عید کے لئے جائیں اور اگر دن کے آخر میں گواہی دیں تو نہ نماز کے لئے جائیں نہ روزہ توڑیں حتیٰ کہ دوسرے دن نماز پڑھیں۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم بھی اس پر عمل کرتے ہیں لیکن ایک بات کو نہیں مانتے ہمارے نزدیک وہ روزہ توڑ دیں البتہ نماز دوسرے دن پڑھیں جب شہادت دن کے آخر میں ملے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۔ چونکہ ماہ رمضان ختم ہو گیا اور یہ عید کا دن ہے اور عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں لہذا روزہ توڑ دیں البتہ نماز عید کا وقت باقی نہیں بچتا دوسرے دن پڑھیں۔ ۱۲ ہجری

باب من يطعم قبل أن يخرج إلى المصلى!

۲۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يعجبه أن يطعم شيئاً قبل أن ياتي المصلى. يعني يوم الفطر.

عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں (حضرت ابراہیم کو) یہ بات پسند تھی کہ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھائیں یعنی عید الفطر کے دن۔

۲۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يطعم يوم الفطر قبل أن يخرج، ولا يطعم يوم الأضحي حتى يرجع. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھاتے اور عید الاضحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھاتے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب التكبير في أيام التشريق! أيام تشریق میں تکبیر کہنا!

۲۰۸. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يكبر من صلاة الفجر من يوم عرفة إلى صلاة العصر من آخر أيام التشريق. قال محمد: وبه نأخذ، ولم يكن أبو حنيفة يأخذ بهذا، ولكنه كان يأخذ بقول ابن مسعود رضي الله عنه، يكبر من صلاة الفجر يوم عرفة إلى صلاة العصر من يوم النحر، يكبر في العصر ثم يقطع.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نوذوالحجہ کی نماز فجر تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر کہتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں وہ نوذوالحجہ کی نماز

فجر سے قربانی کے دن عصر کی نماز تک تکبیر کہتے تھے۔ نماز عصر کے بعد تکبیر کہتے پھر چھوڑ دیتے۔“ ۱۔

باب السجود في ص!

سورة ص کا سجدہ!

۲۰۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يسجد في ص. وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه لم يكن يسجد فيها. قال محمد: ولكننا نرى السجود فيها، ونأخذ بالحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) سورۃ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی مقول ہے کہ آپ اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں سجدہ ہوگا اور ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔“ (حدیث نمبر ۲۱۰ ملاحظہ کریں)

۲۱۰۔ محمد قال: أخبرنا عمر بن ذر الهمداني عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في سجدة ص: سجدها داود توبة، ونحن نسجدها شكرا. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں عمر بن ذر الہمدانی رحمہ اللہ نے خبر دی وہ اپنے دادا سے وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سورۃ ص میں سجدہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر اور ہم شکر کے طور پر کرتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب القنوت في الصلاة!

نماز میں قنوت!

۲۱۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقنت السنة كلها في الوتر قبل الركوع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر

۱۔ ہمارا عمل حضرت امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے اس لئے ہم ترہ و ڈالو کی عصر تک تکبیر پڑھتے ہیں۔ ۱۳ ہزاروی

نماز میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۱۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أن القنوت في الوتر واجب في شهر رمضان وغيره قبل الركوع فإذا أردت أن تقنت فكبر، وإذا أردت أن تركع فكبر أيضا. قال محمد: وبه نأخذ، ويرفع يديه في التكبير الأولى قبل القنوت كما يرفع يديه في افتتاح الصلوة ثم يضعهما ويدعو، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وتر نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ماہ رمضان اور اس کے علاوہ (بیموں میں) واجب ہے جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرنا چاہو تو پھر بھی تکبیر کہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور قنوت سے پہلے والی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جس طرح نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے ہیں پھر ان کو باندھ کر دعاء مانگے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۱۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه لم يقنت هو ولا أحد من أصحابه حتى فارق الدنيا، يعني في صلوة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور کسی دوسرے صحابی نے بھی دنیا سے رخصت ہونے تک (حجری نماز میں) قنوت نہیں پڑھی۔“

۲۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الصلت بن بهرام عن أبي الشعثاء عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال: أحق ما بلغنا عن إمامكم أنه يقوم في الصلوة، ولا يقرأ القرآن، ولا يركع؟ قال محمد: يعني بذلك ابن عمر رضي الله عنهما القنوت في صلوة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے صلت بن بہرام رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ابوالشعثاء رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہارے امام کے بارے میں جو بات ہم تک پہنچی کہ وہ (حجری) نماز (کی دوسری رکعت) میں کھڑا رہتا ہے اور قرآن پاک کی قرات بھی نہیں کرتا رکوع بھی نہیں کرتا کیا یہ بات سچ ہے؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مراد نماز فجر میں قنوت پڑھنا ہے۔“

۲۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: النبي صلى الله عليه وسلم لم يرقنا في الفجر حتى فارق الدنيا، إلا شهرا واحداً فنت (فيه) يدعو على حي من المشركين، لم يرقنا قبل ولا بعده، وأن أبا بكر رضي الله عنه لم يرقنا بعده حتى فارق الدنيا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کہ وصال تک نماز فجر میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا البتہ ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں آپ نے مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف دعاء فرمائی اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو قنوت پڑھتے نہیں دیکھا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔“

۲۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه صحبه سنتين في السفر والحضر، فلم يره قانتا في الفجر حتى فارقته. قال إبراهيم وإن أهل الكوفة إنما أخذوا القنوت عن علي رضي الله عنه فنت يدعو على معاوية حين حاربه أما أهل الشام فإنما أخذوا القنوت عن معاوية رضي الله عنه فنت يدعو على علي رضي الله عنه حين حاربه. قال محمد: وبقول إبراهيم نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ۱۱ سال تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر و حضر میں رفاقت اختیار کی لیکن ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔“

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل کوفہ نے قنوت، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف دعاء کرتے تھے جب ان کے ساتھ لڑائی ہوئی اور اہل شام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے قنوت کو اختیار کیا وہ قنوت پڑھ کر اس میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلاف دعاء کرتے تھے جب ان سے لڑائی ہوئی۔“

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب المرأة تؤم النساء و كيف تجلس في الصلوة!

۲۱۷. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها كانت تؤم النساء في شهر رمضان فتقوم وسطاً. قال محمد: لا يعجبنا أن تؤم المرأة فإن فعلت قامت في وسط الصف مع النساء كما فعلت عائشة رضي الله عنها، وهو قول أبي حنيفة.

عورت کا عورتوں کی امامت کرنا اور بیٹھنے کی کیفیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رمضان شریف میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور آپ درمیان میں کھڑی ہوتیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں عورتوں کی امامت پسند نہیں اور اگر وہ امامت کروائے تو دوسری عورتوں کے ساتھ صف کے درمیان میں کھڑی ہو جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۱۸. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تجلس في الصلوة، قال تجلس كيف شاءت قال محمد: أحب إلينا أن تجمع رجليها في جانب، ولا تنصب انتصاب الرجل.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عورت کے نماز میں بیٹھنے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جیسے چاہے بیٹھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک ہی طرف جمع کرے اور مرد کی طرح (پاؤں کو) کھڑا نہ کرے۔“

باب صلوة الأمة!

لوٹڈی کی نماز!

۲۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة قال: يصلي بغير قناع ولا

خمار، وإن بلغت مائة، وإن ولدت من سيدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے لونڈی کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ دوپہ کے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ سو سال کی ہو جائے اور اگر چاہے آقا سے بچے۔"

۲۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمام أن يتقنعن يقول: لا تشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى على الأمة قناعاً في صلوة ولا غيرها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" لونڈیوں کو دوپہ اوڑھنے پر مزا دیتے تھے اور فرماتے کہ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم نماز میں اور اس کے علاوہ لونڈی پر دوپہ لینا ضروری نہیں سمجھتے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمام أن يتقنعن يقول: لا تشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى على الأمة قناعاً في صلوة ولا غيرها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے بارے میں بتاتے ہیں جو نماز میں ہو اور کسی بات سے آگاہ کرنا چاہتی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس طریقہ کو چھوڑنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ (کیونکہ اس سے خشوع و خضوع میں فرق پڑتا ہے)

باب الصلوة في الكسوف! سورج گرہن کی نماز!

۲۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمام أن يتقنعن يقول: لا تشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى على الأمة قناعاً في صلوة ولا غيرها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس: انكسفت الشمس لموت إبراهيم، فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فخطب الناس، فقال: إن الشمس والقمر آيات الله، لا يتكسفان لموت أحد (ولا لحياته) ثم صلى ركعتين. ثم كان الدعاء حتى انجلت. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى إلا ركعة واحدة في كل ركعة، وسجدتين على صلوة الناس في غير ذلك. ونرى أن يصلوا جماعة في كسوف الشمس، ولا يصلي جماعة إلا الإمام الذي يصلي بهم الجمعة، فأما أن يصلي الناس في مساجد جماعة فلا وأما الجهر بالقراءة فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم جهر بالقراءة

فيها، وبلغنا أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه جهر فيها بالقراءة بالكوفة، وأحب إلينا أن لا يجهر فيها بالقراءة. وأما كسوف القمر فإنما يصلي الناس وحداناً، ولا يصلون جماعة، لا الإمام ولا غيره. وكذلك الأفراع كلها. وإذا انكسفت الشمس في ساعة لا يصلي فيها: عند طلوع الشمس، ونصف النهار، أو بعد العصر، فلا صلوة في تلك الساعة، ولكن الدعاء حتى تنجلي، أو تحل الصلوة فيصلّي وقد بقي من الكسوف شيء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا اور اسی دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم "رضی اللہ عنہ" کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم "رضی اللہ عنہ" کے وصال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت (یا زندگی) کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا۔"

پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھانے کے بعد دعا فرمائی حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک ایک رکعت میں ایک ہی رکوع اور دو سجدے ہیں جس طرح دوسری نمازوں میں ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک باجماعت نماز پڑھیں جب سورج گرہن ہو اور وہی شخص نماز پڑھائے جو جمعہ کا امام ہے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے ان مساجد میں پڑھنا ٹھیک نہیں (البتہ بزاخلیب اجازت دے تو ٹھیک ہے) جہاں تک بلند آواز سے قرات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہمیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی بات نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں جہری قرات کی ہو۔"

البتہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن طالب "رضی اللہ عنہ" نے کوفہ میں اس نماز میں جہری قرات فرمائی ہے اور ہمارے نزدیک پسندیدہ ترین بات یہ ہے کہ قرات اونچی آواز سے نہ ہو۔"

جہاں تک سورج گرہن کا تعلق ہے تو لوگ الگ الگ نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام اور نہ دوسرے لوگ اسی طرح جب کسی بھی خوف کی حالت میں نماز پڑھیں تو اکیلے اکیلے پڑھیں اگر سورج گرہن طلوع یا دوپہر کے وقت یا عصر کے بعد ہو تو اس وقت نماز جائز نہیں صرف دعا کریں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یا نماز پڑھنا جائز ہو جائے اور ابھی گرہن باقی ہو تو اب پڑھ سکتے ہیں۔"

باب الجنائز و غسل الميت! جنازہ اور غسل میت!

۲۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمام أن يتقنعن يقول: لا تشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى على الأمة قناعاً في صلوة ولا غيرها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بماء، وواحدة بالسدر وهي الوسطى، ويجمر وتقرأ، ولا يكون آخر زاده إلى القبر ناراً يتبع

بہا، و یکون کفنه وترا. قال محمد: وبہ نأخذ إلا فی خصلة واحدة، إن شئت جعلت کفنه وترا، وأن شئت متفعا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت کو غسل طاق بار دیا جائے ایک دو بار پانی سے اور ایک بار پیری کے پتوں سے اور یہ درمیان والا ہو طاق بار (خوشبو کی) دھونی دی جائے اور قبر کی طرف اس کا آخر سامان آگ نہ ہو جو اس کے ساتھ لے جائیں اور کفن طاق کپڑوں پر مشتمل ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ کفن کے بارے میں یہ ہے کہ چاہیں تو طاق رکھیں اور چاہیں تو جفت۔

۲۲۳. بلغنا عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ أنه قال: اغسلوا ثوبی ہلین و کفونی فیہما. فہذا شفع، وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! ہمیں یہ بات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر مجھے ان کا کفن پہنا تا تو یہ جفت کپڑے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفہ قال: حدثنا عاصم بن سلیمان عن ابن سیرین عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: سألہ عن المسک یجعل فی حنوط المیت قال: أولیس من أطیب طیبکم؟ قال محمد: وبہ نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا وہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے ان سے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) کستوری کے بارے میں پوچھا جو میت کی خوشبو میں رکھی جائے تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہاری عمدہ ترین خوشبو نہیں؟ (یعنی رکھ سکتے ہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

۲۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراہیم قال: کان بکرہ أن یجعل فی حنوط المیت زعفران، أو ورس، قال: واجعل فیہ من الطیب ما أحببت. قال محمد: وبہ نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت کی خوشبو میں زعفران یا ورس

رکھنا مکروہ ہے اور فرمایا جو خوشبو تمہیں پسند ہو اس میں رکھ دو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

۲۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراہیم أن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا رأت میتا یسرح رأسہ، فقالت: علام تنصون میتکم؟ قال محمد: وبہ نأخذ، لا نری أن یسرح رأس المیت، ولا یؤخذ من شعرہ، ولا یقلم أظفارہ، وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک میت کو دیکھا جس کے بالوں میں کنگھی کی گئی تھی تو فرمایا میت کی پیشانی کو کیوں پکڑتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور میت کے بالوں میں کنگھی کرنے کو پسند نہیں کرتے نہ اس کے بال کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے ناخن تراشے جائیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراہیم: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی حلة یمانیة و قمیص. قال محمد: وبہ نأخذ، نری کفن الرجل لثلة أثواب، والثوبان یجزیان، وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (چادروں) اور قمیص کا کفن پہنایا گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک تین کپڑے ہونے چاہئے اور دو کپڑے بھی جائز ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب غسل المرأة و کفنها! عورت کو غسل دینا اور اس کا کفن!

۲۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد عن إبراہیم فی المرأة تموت مع الرجل، قال: یغسلها زوجها، وكذلك إذا مات الرجل مع النساء غسلته امرأته. قال أبو حنیفہ: لا یجوز أن یغسل الرجل امرأته. قال محمد: و بقول ابی حنیفہ نأخذ. إن الرجل لأعدة علیہ، و کیف یغسل امرأته وهو یحل له أن یتزوج أختها، و یتزوج یتیمها إن لم یکن دخل بامها.

۱۔ ورس ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور اس سے رنگ لگایا جاتا ہے۔ جو نہ تو خالص سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی بالکل زرد، بلکہ درمیان میں ہوتا ہے۔ ۲۲۹ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت مردوں کے درمیان فوت ہو جائے تو اس کا خاوند غسل دے اسی طرح جب عورتوں کے درمیان مرد فوت ہو جائے تو اس کی بیوی غسل دے۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے خاوند کا بیوی کو غسل دینا جائز ہے۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہی اختیار کرتے ہیں کیونکہ خاوند پر عدت نہیں ہوتی اور وہ اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے جب کہ اس کے لئے اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے۔“

اسی طرح اگر عورت سے جماع نہ کیا ہو تو اس کی بیٹی (جو پہلے خاوند سے ہے) سے بھی نکاح کر سکتا ہے (۱۱) خاوند کا اس سے تعلق ختم ہو گیا البتہ عورت جب تک عدت میں ہو اس کا تعلق باقی ہے)

۲۳۰۔ بلغنا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: نحن كنا أحق بها إذا كانت حية. فلما إذا ماتت فأنتم أحق بها. قال محمد، وبه نأخذ.
ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تک وہ عورت زندہ ہو ہم اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں اور جب مر جائے تو تمہیں اس کا زیادہ حق ہے۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

۲۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفن المرأة: إن شئت ثلثة أثواب، وإن شئت أربعة، وإن شئت شفعاء، وإن شئت وترا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عورت کے کفن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو تین کپڑوں کا کفن پہناؤ اور اگر چاہو تو چار کپڑے اختیار کرو بھت ہوں یا طاق۔“ (تمام صورتیں جائز ہیں)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الغسل من غسل الميت! میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا!

۲۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاغتسال من غسل الميت قال:

كان عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يقول: إن كان صاحبكم نجسا فاغتسلوا منه، والوضوء

يجزئ. قال محمد: وإن شاء أيضا لم يوضأ، فإن كان أصابه شئ من الماء الذي غسل به الميت غسله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غسل میت کے بعد غسل کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تمہارا ساتھی (میت) ناپاک ہے تم اس کے بعد غسل کرو اور وضو کرنا بھی جائز ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اس کے جسم پر میت کے غسل کا کچھ پانی لگا ہو وہ اسے دھو ڈالے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب رضي الله

عنه كان يأمر بالغسل من غسل الميت. قال محمد: ولا نراه أمر بذلك أنه رآه واجبا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میت کو غسل دینے کی وجہ سے (غسل دینے والے کو) غسل کا حکم دیتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے خیال میں آپ نے اسے واجب سمجھ کر اس کا حکم نہیں دیا۔“ (بلکہ محض مستحب ہے)

۲۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل تحضره الجنابة وهو على

غير وضوء قال: يتيم بالصعيد، ثم يصلي ولا تفعل ذلك المرأة إذا كانت حائضا. قال محمد:

وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو جنازہ حاضر ہوتے وقت بے وضو ہو فرماتے ہیں وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے لیکن عورت حیض والی ہو تو ایسا نہ کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب حمل الجنائز! جنازوں کو اٹھانا!

۲۳۵۔ محمد عن أبي حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن سالم بن أبي الجعد عن عبيد

بن نسطام عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: إن من السنة حمل الجنابة بجوانب

السريبر الأربعة، فمأذوت على ذلك فهو نافلة. قال محمد: وبه نأخذ، يبدأ الرجل فيضع يمين الميت المقدم على يمينه، ثم يضع يمين الميت المؤخر على يمينه، ثم يعود إلى المقدم الأيسر فيضعه على يساره، ثم يأتي المؤخر الأيسر فيضعه على يساره، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن معتمر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ سے، وہ عبید بن نسطاس رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔۔۔
سنت طریقہ یہ ہے کہ جنازہ چار پائی کے چاروں جانبوں سے اٹھایا جائے اگر اس سے زیادہ اٹھائے نقل ہے۔۔۔ (زیادہ اجر کا باعث ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (اٹھانے والا) آدمی آغاز یوں کرے کہ میت کی اگلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کاندھے پر رکھے پھر میت کی پچھلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کاندھے پر رکھے اور پھر اگلے بائیں جانب کی طرف جائے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے پھر پچھلی بائیں جانب آئے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے۔۔۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! کا بھی یہی قول ہے۔۔۔

باب الصلوة على الجنازة!

۲۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا قراءة على الجنازة، ولا ركوع ولا سجود، ولكن يسلم عن يمينه و شماله إذا فرغ من التكبير. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں قرات رکوع اور سجود نہیں ہے البتہ (چوتھی) تکبیر کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرتا ہے۔۔۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

۱۔ بعض مقامات پر امام مسجد اس طریقے پر جنازے کو کاندھا دیتے ہیں جو اوپر مذکور ہے اور یوں چالیس قدم پورے کرتے ہیں اور پھر سب کی دعا مانگتے ہیں تو یہ عمل اگرچہ واجب فرض نہیں لیکن اچھا کام ہے۔ اسے بدعت کہہ کر روک دینا بجا بات ہے جس طرح فرض واجب کھانا غلہ ہے فقہاء شخص چالیس قدم اٹھانے کی کوشش کرے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازے کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ ۲۱ ہزاروی

۲۔ لفظ اسورۃ فاتحہ نماز جنازہ میں نہ پڑھی جائے اور دعا کی نیت سے پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ۱۲ ہزاروی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! کا بھی یہی قول ہے۔۔۔

۲۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الصلوة على الميت شئ موقت، ولكن تبدأ فتحمد الله، وتصل على النبي صلى الله عليه وسلم وتدعوا الله لنفسك وللميت بما أحببت.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جنازے میں کوئی چیز (دعا وغیرہ) مقرر نہیں لیکن تم اس طرح ابتداء کرو کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو (ثناء پڑھو) پھر رسول اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجو پھر اپنے لئے اور میت کیلئے جو چاہو دعاء مانگو۔۔۔

۲۳۸۔ قال محمد: وأخبرنا سفیان الثوري عن أبي هاشم عن إبراهيم النخعي قال: الأولى الشاء على الله، والثانية صلوة على النبي صلى الله عليه وسلم، والثالثة دعاء للميت، والرابعة سلام تسلم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ! نے خبر دی وہ ابو ہاشم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء، دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا ہے۔۔۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! کا بھی یہی قول ہے۔۔۔

۲۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلوة على الجنازة قال: يصلي عليها أئمة المساجد. وقال إبراهيم: ترضون بهم في صلواتكم المكتوبات، ولا ترضون بهم الموتى: قال محمد: وبه نأخذ، ينبغي للولي أن يقدم امام المسجد، ولا يجبر على ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ! نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے نماز جنازہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ائمہ مساجد نماز جنازہ پڑھائیں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ! فرماتے ہیں (وہ امام) جن کی اقتداء میں تم فرض نمازیں پڑھنے پر راضی ہو اور جنازہ پڑھنے پر راضی نہیں ہو۔۔۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ! فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ولی کو چاہئے کہ امام مسجد کو آگے

کرے لیکن اس (ولی) پر اس معاملے میں جبر نہ کیا جائے۔“
حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن الناس كانوا يصلون على الجنائز خمساء و ستاء و أربعاء، حتى قبض النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ثم كبروا بعد ذلك في ولاية أبي بكر حتى قبض أبو بكر رضي الله تعالى عنه ثم ولي عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه، ففعلوا ذلك في ولايته، فلما رأى ذلك عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: إنكم معشر أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى ما تختلفون يختلف من بعدكم، والناس حديث عهد بالجاهلية، فأجمعوا على شئ يجمع به عليه من بعدكم، فأجمع رأى أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حين قبض فيأخذون به فيرفضون به ماسوى ذلك فنظروا، فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز جنازہ میں پانچ چھ اور چار تکبیریں پڑھتے تھے رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق ”رضی اللہ عنہ“ دور خلافت میں اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا پھر حضرت عمر بن خطاب ”رضی اللہ عنہ“ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپ کے دور خلافت میں بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت عمر بن خطاب ”رضی اللہ عنہ“ نے یہ عمل دیکھا تو فرمایا! تم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی جماعت ہو جب تمہارے درمیان اختلاف ہو گا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کریں گے کیونکہ لوگ دور جاہلیت کے قریب ہیں لہذا ایک بات پر اتفاق کرو جس پر تمہارے بعد والے متفق ہو جائیں۔

پس صحابہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ دیکھیں نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے سب سے آخری جنازے پر کتنی تکبیرات پڑھی تھیں اس عمل کو اختیار کریں اور باقی کو چھوڑ دیں انہوں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضور ”علیہ السلام“ نے سب سے آخری جنازے پر چار تکبیرات کہی تھیں۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۔ اگر امام کے مقابلے میں ولی زیادہ علم والا ہو تو ولی امام پر مقدم ہو گا اور یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ آیا مرنے والا شخص زندگی میں اس امام کی امامت پر رضی تھا ورنہ امام کو حق نہیں ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أبي يحيى عمير بن سعيد النخعي عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، أنه صلى على يزيد بن المكلف، فكبر أربع تكبيرات وهو آخر شئ كبره علي رضي الله عنه على الجنائز.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الهيثم ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا وہ ابویحییٰ عمیر بن سعید نخعی ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب ”رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یزید مکلف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں اور یہ تکبیر کا آخری عمل ہے جو حضرت علی المرتضیٰ ”رضی اللہ عنہ“ نے نماز جنازہ میں کیا۔“

۲۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن المرزبان عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه أنه كبر علي ابنه له أربعاء.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ ”رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔“

باب إدخال الميت القبر!

۲۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم من أين يدخل الميت في القبر؟ قال: مما يلي القبلة من حيث يصلي عليه، قال إبراهيم: وحدثني من رأى أهل المدينة يدخلون موتاهم في الزمن الأول من قبل القبلة، وأن السمل شئ صنع أهل المدينة بعد ذلك. قال محمد: يدخل من قبل القبلة ولا تسله سلامن قبل الرجلين وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے پوچھا کہ میت کو قبر میں کس طرف سے داخل کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا قبلہ کی طرف سے جدھر منہ کر کے اس کی نماز پڑھی جاتی ہے۔“

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں جس نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے اس نے مجھے ان لوگوں کا عمل بتایا کہ پہلے پہلے وہ لوگ میت کو قبلہ کی جانب سے (قبر میں) داخل کرتے تھے۔ اسے کھینچ کر قبر میں داخل کرنے کا طریقہ اہل مدینہ نے بعد میں اختیار کیا۔“

۱۔ اس طریقہ کو ”اسل“ کہا جاتا ہے جس کا معنی کسی چیز کو کھینچ کر نکالنا ہے۔ جس طرح تلواریں کو بیان سے نکالا جاتا ہے تو ان لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ چار پائی قبر کی پاؤں والی جانب رکھ کر دوسرے کھینچ کر داخل کرتے تھے یہ سنت کے خلاف ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں (میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے اور پاؤں کی طرف کھینچ کر داخل نہ کیا جائے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يدخل القبر إن شاء شفعاء، وإن شاء وتراء، كل ذلك حسن: قال محمد، وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

باب الصلوة على جنائز الرجال والنساء!

۲۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجنائز إذا اجتمعت قال: تصف صفا، بعضها إمام بعض، وتصفها جميعا يقوم الإمام وسطها، فإذا كانوا رجالا ونساء جعل الرجال هم يلون الإمام، والنساء أمام ذلك يلين القبلة، كما أن الرجال يلون الإمام إذا كانوا في الصلوة والنساء من وراءهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مردوں اور عورتوں کا اجتماعی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ان کو صفوں کی صورت میں رکھا جائے بعض بعض کے آگے ہوں اور ان سب کو صفوں کی شکل میں رکھا جائے اور امام درمیان میں کھڑا ہو جب مرد اور عورتیں (ملے جلے) ہوں تو مردوں کی صفیں (میت مراد ہیں) امام کے قریب ہوں اور ان کے بعد قبلہ کی طرف عورتوں کے جنازے ہوں جس طرح (نماز میں) مرد، امام سے متصل اور عورتیں پیچھے ہوتی ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن عامر الشعبي قال: صلى ابن عمر رضي الله عنه على أم كلثوم بنت علي رضي الله عنهما وزيد بن عمر ابنها فجعل أم كلثوم تلقاء القبلة، وجعل زيداً مما يلي الإمام، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ سلیمان شیبانی رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عامر شیبانی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا اور ان کے بیٹے زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبلہ کی طرف اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو امام کے سامنے رکھا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عيسى بن عبد الله بن موهب قال: رأيت أبا هريرة رضي الله عنه يصلي على جنائز الرجال والنساء، فجعل الرجال يلونه، والنساء يلين القبلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن موهب رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت مردوں کو اپنے قریب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھتے تھے۔“

۲۳۸۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن سعيد بن عمرو عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه صلى على امرأة ولدت من الزنا ماتت هي وابنها فصلى عليها ابن عمر رضي الله عنهما. قال محمد: وبه نأخذ، لا يترك أحد من أهل القبلة إلا يصلي عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن عمرو رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا جس نے حرام کا بچہ بنا اور پھر وہ خود اور اس کا بچہ دونوں مر گئے تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں) کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔“ (اگر چہ گناہگار ہو) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب المشي مع الجنازة!

۲۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: رأيت إبراهيم يتقدم الجنازة، و يتباعد عنها في غير أن يتوازي عنها. قال محمد لا تروى بتقدم الجنازة بأسا إذا كان قريبا منها، والمشي خلفها أفضل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں جو حضرت خاتون جنت کے بطن سے تھیں وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں یہ ان لوگوں کے درمیان باہمی محبت کی علامت ہے۔ ۲۱ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسود رضی اللہ عنہ اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ بطور احتیاء بیٹھے ہوتے اور ان میں کوئی بھی اپنی چادر نہ کھولتا۔ ۱۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے لئے اٹھنا مناسب نہیں، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ۲۔

۲۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم متى يجلس القوم؟ قال: إذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال، وقال: أرايت لو انتهوا إلى القبر ولم يضرب فيه بفأس أكنت قائما حتى يحفر القبر؟ قال محمد: إذا وضعت الجنازة على الأرض فلا بأس بالقيود، ويكره قبل ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ لوگ کب بیٹھیں؟ فرمایا جب جنازہ لوگوں کے کندھوں سے (نیچے) رکھ دیا جائے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ قبر تک پہنچ جائیں اور ابھی تک کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا قبر کھودے جانے تک کھڑے رہیں گے۔ ۱۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں اس سے پہلے مکروہ ہے۔ ۲۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن الحارث بن أبي ربيعة ماتت أمه النصرانية، فضع جنازتها في رمل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال محمد: لا نرى بالتابعها بأسا، إلا أنه يتنحى ناحية عن الجنازة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ رحمہ اللہ کی عیسائی ماں فوت ہوئی۔ ۱۔

۲۔ دراصل جنازے کے لئے کھڑا ہونے کا مطلب اس کے ساتھ جانا ہوتا ہے لہذا جہاں سے جنازہ گزر رہا ہو تو کھڑا ہونا ضروری نہیں البتہ ساتھ جا کر کھڑے ہوں (بہار شریعت حصہ ۲ صفحہ ۱۱)۔

۳۔ کیونکہ ہو سکتا ہے میت کی چارپائی رکھنے میں مدد کی ضرورت ہو۔ ۱۲ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا وہ جنازے کے آگے آگے جا رہے تھے اور اس سے کچھ دور تھے لیکن اس طرح نہیں کہ اس سے پوشیدہ ہوں۔ (یعنی کچھ فاصلہ تھا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس کے قریب ہو البتہ اس کے پیچھے چلنا افضل ہے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره أن يتقدم الراكب أمام الجنازة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سوار آدمی کا جنازے کے آگے جانا مکروہ ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن المشي أمام الجنازة. قال: أمش حيث شئت، إنما يكره أن ينطلق القوم فيجلسون عند القبر و يتروكون الجنازة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے جنازے سے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جہاں چاہو چلو۔ یہ بات مکروہ ہے کہ لوگ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جائیں اور جنازے کو چھوڑ دیں۔ (اس کے ساتھ نہ جائیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: كنت اجالس أصحاب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه علقمة، والأسود، وغيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل أحدهم حبوته. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى أن يقام للجنازة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

ہوگئی تو وہ چند صحابہ کرام کے ہمراہ اس کے جنازے کے ساتھ گئے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم جنازے کیساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر اس کے جنازہ سے دور رہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب تسنیم القبور و تحصیصھا!

۲۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: أخبرني من رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم وقبر أبي بكر رضي الله عنه، وقبر عمر رضي الله عنه، مسنمة ناشئة من الأرض، عليها فلق من مدر أبيض. قال محمد: وبه نأخذ: يسم القبر تسنيمًا، ولا يربع، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

قبروں کو کوہان نما بنانا اور چونا کرنا (پاک کرنا)!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے رسول اکرم ﷺ کی قبر انور، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر شریف اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک دیکھی کہ وہ کوہان نماز میں سے اٹھی ہوئی تھی اور اس پر سفید نگریزے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنایا جائے اور مربع شکل میں نہ بنایا جائے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۵۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: ارفعوا القبر حتى يعرف أنه قبر فلا يوطأ. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى أن يزاد على ما خرج منه، ونكره أن يحصص أو يطين، أو يجعل عنده مسجد أو علم، أو يكتب عليه، ويكره الأجور أن يبنى به، أو يدخل القبر، ولا نرى برش الماء عليه بأسًا، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ قبر کو بلند رکھو حتیٰ کہ پہچانی جائے کہ یہ قبر ہے اور اسے روندنا نہ جائے۔“

۱۔ قبر اندر سے کچی ہونی چاہئے باہر سے کچی بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح انجی بھی ہو سکتی ہے زیادہ اونچی ہو سکتی ہے۔ جنت معلیٰ ۱۱۔ حنت القبر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک قبروں کے نشانات منادے یہ کونسا دین سے؟ مسلمانوں کو ان لوگوں کی یہ غیر شرعی حرکات سامنے رکھنی چاہئیں۔ ۱۲۔ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں سے نکلا ہے (مٹی ہر وہ) اس سے زیادہ نہ کیا جائے لیکن ہم اسے چونا کرنا یا لپائی کرنا مکروہ جانتے ہیں اسی طرح اس کے پاس کوئی مسجد یا نشان بنانا یا اس پر لکھنا بھی مکروہ سمجھتے ہیں قبر کے اوپر یا اس کے اندر کی اینٹیں لگانا بھی مکروہ جانتے ہیں اور قبر پاپانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔“ ۱۔

۲۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم:

انه نهى عن ترويع القبور و تحصيصها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا وہ رسول اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے قبر کو مربع شکل میں بنانے اور چونا کرنے سے منع فرمایا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۵۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان عبد الله بن مسعود رضي

الله تعالى عنه يقول: لأن أطا على جمرة أحب الي من أن أطا على قبر معصدا. قال محمد: وبه

نأخذ، يكره الوطا على القبور معصدا، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرا پاؤں چنگاری پہ آئے یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر قدم رکھوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر پر جان بوجھ کر قدم رکھنا (باجتہا) مکروہ ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من أولى بالصلوة على الجنازة!

۲۵۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم، وعن عون بن عبد الله عن

الشعبي أنهما قالوا: الزوج أحق بالصلوة على الميت من الأب.

۱۔ تمام لوگوں کی قبریں برابر ہوتی ہیں لہذا وہاں کوئی ایسی علامت بنانا جس سے امتیاز پیدا ہو سکتا ہے البتہ بزرگان دین کی شخصیات ممتاز ہوتی ہیں وہاں مسجد اس لئے بنانا کہ یہاں نماز پڑھیں گے کوئی حرج نہیں نیز قبر پر نشان اس لئے لگانا کہ معلوم رہے فلاں کی قبر ہے۔ یا باہر سے پکا کرنا کہ یہاں کھونڈ رہا اس میں کوئی حرج نہیں تفصیل کیلئے ”جاہلوت“ تصنیف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی کا مطالعہ کیجئے۔ ۱۲۔ ہزاروی

نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق کس کو ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں نیز عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں باپ کے مقابلے میں خاوند بیوی کا جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

۲۶۱. قال أبو حنيفة، أخبرني رجل عن الحسن بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: الأب أحق بالصلاة على الميت من الزوج. قال محمد: وبه نأخذ وبه كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! مجھے ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے خبر دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ خاوند کے مقابلے میں باپ کو نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب استهلال الصبي والصلاة عليه!

۲۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السقط: إذا استهل صلبه، وورث، وإذا لم يستهل لم يصل عليه، ولم يورث قال محمد: وبه نأخذ، والاستهلال أن يقع حياء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بچے کا آواز نکالنا اور اس کی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نامکمل پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا اگر وہ آواز نکالے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کی وراثت بھی ہوگی اور اگر وہ آواز نہ نکالے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ ہی وراثت تقسیم ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں استهلال (آواز نکالنے) کا مطلب یہ

۱۔ جنازہ پڑھانے کے سلسلے میں باپ عالم ہو تو میت کے بیٹے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور بیٹا عالم ہو تو باپ سے مقدم ہے خاوند کا نمبر بعد میں آتا ہے۔ ۲۔ ہزاروی

ہے کہ زندہ پیدا ہو۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه قال: لا يحجب، ولا يرث، ولا يصلي عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولكنه يغسل ويكفن ويدفن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس بچے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مردہ پیدا ہوا اور اس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہیں وہ نہ وراثت میں رکاوٹ بنے گا اور نہ ہی وارث ہوگا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن اسے غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے اور دفن کر دیا جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب غسل الشهيد! شہید کا غسل!

۲۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يستشهد، فيموت مكانه الذي قتل فيه قال: ينزع عنه خفاه وقلنسوته، ويكفن في ثيابه التي كانت عليه. قال محمد: وبه نأخذ، وينزع عنه أيضا كل جلد وسلاح ويزيدون ما أحبوا من الأكفان، ولا يغسل، ولكن يصلي عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں جس کو شہید کیا جائے اور وہ ایسی جگہ انتقال کر جائے جہاں اس کو قتل کیا گیا انہوں نے فرمایا اس کے موزے اور ٹوپی اتاری جائے اور جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان میں کفن دیا جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اس سے ہر قسم کا چمڑا اور اطہ وغیرہ اتار لیا جائے اور جو کفن پسند کریں اس کا اضافہ کیا جائے۔ اسے غسل نہ دیا جائے لیکن اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۶۵. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقتل في المعركة قال: لا يغسل، والذي يضرب فيتحمّل إلى أهله قال: يغسل. قال محمد وبه نأخذ، وإذا حمل أيضا

علی ایدی الرجال حیا فمات غسل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں جو میدان جنگ میں شہید ہو جائے فرمایا کہ اسے غسل نہ دیا جائے اور جسے مارا گیا اور وہ اٹھا کر گھر والوں کے پاس لایا گیا (بعد میں فوت ہوا) اسے غسل دیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب لوگوں کے ہاتھوں میں اٹھایا جائے اور ابھی زندہ ہو پھر فوت ہو جائے تو اسے بھی غسل دیا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم بن الافطس رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہر نبی اپنی قوم سے الگ ہو کر کعبہ شریف کی طرف جاتا ہے اور اس کے رب کی عبادت کرتا ہے اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو انبیاء کی قبریں ہیں۔

۲۶۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب قال: قبر هود، و صالح، و شعيب (عليهم السلام) في المسجد الحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔

۲۶۸۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عبد الله بن الحارث عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فناء امتي بالطعن والطاعون، قيل يا رسول الله: الطعن قد عرفناه، فما الطاعون؟ قال: وخز أعدائكم من الجن، وفي كل شهدة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں

۱۔ مطلب یہ ہے کہ جب زخمی ہو جائے اس کے بعد دوائی یا غذا استعمال ہوئی پھر فوت ہو یا گھرا لایا گیا یا خیمہ وغیرہ میں اور ابھی زندہ تھا پھر فوت ہوا وہ فقہی شہید نہیں لہذا اسے غسل دیا جائے گا۔ ۲۱ ہزاروی

۲۔ قبر مسموم کی عبارت کی طرح ہے۔ جامع الصغیر میں قبر کی جمع قبور ذکر کیا گیا ہے کیونکہ انبیاء کی قبریں خانہ کعبہ کے ارد گرد تھیں انہوں نے وہاں وہیں انتقال ہوا اور وہاں ہی دفن بنائے گئے اور قبور ہی خود درست ہے۔ (ظیل قادی غفرلہ)

سے زیادہ بن علاقہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن حارث رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت نیزہ زنی اور طاعون سے فنا ہوگی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نیزہ کو تو ہم جانتے ہیں طاعون کیا ہے؟ فرمایا وہ تمہارے دشمنوں جنوں کی نیزہ زنی ہے (جو نظر نہیں آتی) اور دونوں صورتوں میں شہادت کا مقام ملتا ہے۔

باب زیارة القبور!

زیارت قبور!

۲۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن أبي بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: نهيناكم عن زيارة القبور، فزوروها، ولا تقفوا هجرا فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه وعن لحم الأضاحي أن تمسكوه فوق ثلثة أيام فامسكوه ما بدالكُم، و تزودوا إنا أنما نهيناكم ليتسع موسعكم على فقيركم وعن النبل في الدباء، والحنتم والمزفت، فانتبذوا في كل ظرف، فإن طرفا لا يحل شينا ولا يحرمه، ولا تشربوا المسكر. قال محمد وبهذا كله نأخذ، لا بأس بزيارة القبور للدعاء للميت ولذكر الآخرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ابن بريدة اسلمی رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ (حضرت بريدة سلمیٰ رحمہ اللہ) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس زیارت کرو لیکن خش کلامی نہ کرو حضرت محمد ﷺ کو والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کرتے تھے اب جب تک چاہو دھو کر جمع کر سکتے ہو ہم نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا کہ خوشحال آدمی فقیر کو دے اور ہم نے تمہیں دبا، حنتم اور مزفت (برتنوں میں) نبید (بھلوں کا رس) بنانے سے منع کیا تھا (اب) ہر برتن میں بنا سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتے اور نشہ آور مشروب نہ پو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم ان سب بات کو اختیار کرتے ہیں میت کیلئے دعا کرنے اور آخرت کی یاد کے لئے زیارت قبور میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۔ جاہلیت کے قرب کی وجہ سے زیارت قبور سے منع کیا گیا اب اجازت ہے۔ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کر سکتے ہیں لیکن غرابہ اور احباب میں تقسیم کرنا بہتر ہے دبا، حنتم اور مزفت وغیرہ برتنوں کے نام ہیں جن میں دور جاہلیت میں شراب بناتے تھے شراب حرام ہوئی تو ان برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا گیا تاکہ شراب کی محبت پیدا نہ ہو جب یہ خطرہ ٹل گیا تو ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔ ۱۲ ہزاروی

باب قراءة القرآن!

قرآن مجید کا پڑھنا!

۲۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحيى بن عمرو بن سلمة عن أبيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: من قرأ منكم بالثلاث الآيات اللاتي في آخر سورة البقرة في ليلة فقد أكثر وأطاب.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یحییٰ بن عمرو بن سلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص سورہ بقرہ کی آخری تین آیات رات کے وقت پڑھے اس نے بہت بھلائی حاصل کی اور اس کا معاملہ خوب پاکیزہ ہوا۔

۲۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: لا تهذوا القرآن كهذا الشعر، ولا تنثروه كنثر الدقل. قال محمد: وبه نأخذ، ينبغي للقاري أن يفهم ما يقرأ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اشعار کی طرح قرآن مجید کو جلدی جلدی نہ پڑھو اور ردی کجور کی طرح نہ پھیکنو۔ (کوئی حرف چھوڑنا) حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قاری کو چاہیے کہ اس طرح پڑھے کہ جو جو کچھ پڑھ رہا ہے اسے سمجھے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: أما إن بكل حرف يتلو تال عشر حسنات، أما إنني لا أقول لكم: آلم حرف ولكن ألف ولام وميم ثلثون حسنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ابو الاحوص رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تلاوت کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف، لام، میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

۲۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يحتول الرجل من قراءة إلى قراءة. قال أبو حنيفة: يعني حرف عبد الله وحرف زيد وغيره.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم

رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آدمی قرأت سے قرأت کی طرف نہ پھرے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایسا نہ کرے کہ ایک رکعت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھے اور دوسری صورت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھے۔

۲۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقرئ رجلاً أعجمياً: إن شجرة الزقوم طعام الأليم، فلما أن أعياه قال له عبد الله: أما تحسن أن تقول: طعام الفاجر؟ وقال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه إن الخطأ في كتاب الله ليس أن تقرأ بمعضة في بعض، تقول: الغفور الرحيم، والغفور الحكيم، والعزيز الحكيم، والعزيز الرحيم، وكذلك الله تبارك وتعالى، ولكن الخطأ أن تقرأ آية العذاب آية الرحمة، وآية الرحمة آية العذاب، وأن تزيد في كتاب الله ما ليس فيه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عجیب شخص (غیر عربی) کو یوں پڑھا رہے تھے۔ "إِنَّ شَجَرَتَ الزُّقُومِ طَعَامُ الْأَلِيمِ" بے شک تھوڑا کچھ گناہ گاروں کی خوراک ہے (سورہ دخان آیت ۴۳) جب وہ نہ پڑھ سکا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو "طعام الفاجر" (کے الفاظ) اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں خطایہ نہیں کہ تو اس کے بعض کو بعض کی جگہ پڑھے مثلاً الْغُفُورُ الرَّحِيمُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ خطایہ ہے کہ تو آیت عذاب کو آیت رحمت کے طور پڑھے اور آیت رحمت کو آیت عذاب کے طور پر پڑھے اور اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کرے جو اس میں نہیں ہے۔

۲۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه كان يقول: حسنوا أصواتكم بالقرآن. قال محمد: وبه نأخذ، والقراءة عندنا كما روي طاؤوس قال: إن من أحسن الناس قراءة الذي إذا سمعته يقرأ حسبه أنه يخشى الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے

اگر قرآن مجید پڑھتے ہوئے ایسا لفظ پڑھا جس سے معنی بدل جاتا ہے تو نماز نہیں ہوگی اور اگر معنی نہ بدلے تو نماز جائز ہو جائے گی بہار شریعت میں ہے کہ کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور ہر صورت معنی فاسد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر معنی تبدیل نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کی کوئی مثل نہ ہو۔ ۱۲ از اردو (بہار شریعت حصہ ۱۳ ص ۷۹)

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے اچھی آواز میں قرآن پڑھو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک قرأت اس طرح ہے جس طرح حضرت طاہس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں سب سے اچھی قرأت اس شخص کی ہے کہ جب تم اس کو پڑھتا ہو اسنو تو تم اسے یوں خیال کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔“

۲۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: كان يقال: إن الله تبارك وتعالى لم يأذن لشيئ إلا لله للصوت الحسن بالقرآن.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر اچھے انداز سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے اس قدر کسی بات کی اجازت نہیں دی۔“

باب القراءة في الحمام والجنب

۲۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم وعن سعيد بن جبيرة، إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كان يقرأ أحدهم جزاءه من القرآن وهو على غير وضوء. قال محمد: وبه نأخذ لا نرى به بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حمام میں اور حالت جنابت میں قرأت کرنا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام قرآن پاک کا ایک جزء وضو کے بغیر بھی پڑھ لیتے تھے۔“ (یعنی زبانی پڑھتے تھے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۷۸۔ محمد قال: أخبرنا شعبه بن الحجاج عن عمرو بن مرة الجملي عن عبد الله بن سلمة قال: دخلت أنا ورجل من بني أسد احسب، على علي بن أبي طالب رضي الله عنه، فأراد أن يمسحنا في حاجة له، فقال لنا: إنكما علجان فعالجا عن دينكما، قال: ثم دخل الخلاء وخرج، فأخذ من الماء شيئا فمسح وجهه وكفيه، ثم رجع يقرأ القرآن، فكانا أنكرنا ذلك، فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ القرآن ولا يحجزه عن ذلك وربما قال: لا يحجبه عن ذلك شيء ليس الجنابة. قال محمد: وبه نأخذ. لا نرى بأسا بقراءة القرآن على كل حال

إلا أن يكون جنباً، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ نے عمرو بن مرہ الجملی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور ایک شخص جو میرے خیال میں بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں اپنے ایک کام کے لئے بھیجنا چاہا تو ہم سے فرمایا تم دونوں مضبوط ہو پس اپنے دین کی حفاظت کرو فرماتے ہیں پھر بیت الخلاء میں داخل ہوئے اور باہر تشریف لائے کچھ پانی لیا اور اسے اپنے چہرے اور ہتھیلی پر ملا پھر قرآن پاک پڑھنے لگے گو ہم نے اس بات کو عجیب سمجھا (یعنی بے وضو پڑھنا) تو آپ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ قرآن پاک پڑھتے اور آپ کی کوئی بات نہ روکتی ان الفاظ میں بھی انہوں نے فرمایا جنابت کے علاوہ کوئی بات ان کو اس سے نہ روکتی۔“ (یعنی وضو کا نہ ہونا تلاوت میں رکاوٹ نہ ہوتا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم ہر حال میں قرآن پاک پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر یہ کہ وہ جنبی ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن القراءة في الحمام، قال: ليس لذلك بني. قال محمد: وإن شئت فاقروا.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اس مقدمہ کے لئے نہیں بنایا گیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر تم چاہو تو قرأت کر سکتے ہو۔“

۲۸۰۔ قد بلغنا عن الضحاك بن مزاحم أنه قرأ في الحمام.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں ضحاک بن مزاحم نے فرمایا کہ انہوں نے حمام میں قرأت کی۔

۲۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربعة لا يقرؤون القرآن إلا الأية ونحوها: الجنب، والحائض، والذي يجامع أهله، وفي الحمام.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے لوگ قرآن مجید ایک ایک آیت کر کے پڑھ سکتے ہیں جنبی، حیض والی عورت، جو اپنی بیوی سے جماع کرے (بے وضو ہو جائے) اور حمام میں۔“

۲۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذكر الله على كل حال، في

الحمام وغيره إذا عطست. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں حمام وغیرہ میں جب چھینک آجائے (والحمد للہ) کہتا ہوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أحمد الله على أي حال كنت، في خلأ أو غيره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں جس حالت میں ہوں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں (الحمد للہ کہتا ہوں) بیت الخلاء میں ہوں یا دوسری جگہ پر۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الصوم في السفر والافطار!

۲۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن مسلم عن ربه من بني موءاة قال: خرجت أريد مكة، فلقيت رفعتين: في إحداهما حذيفة رضي الله عنه، وفي الأخرى أبو موسى رضي الله عنه، قال: فكنيت في أحد باب حذيفة، قال: فصام حذيفة وأصحابه وأبو موسى وأصحابه فكان حذيفة رضي الله عنه يعجل الإفطار ويؤخر السحور، وكان أبو موسى رضي الله عنه يؤخر الإفطار ويعجل السحور. قال محمد: وبقول حذيفة رضي الله عنه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

روزوں کا بیان / سفر میں روزہ اور افطاری!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن مسلم رحمہ اللہ نے بنو سواۃ قبیلہ کے بارے میں بیان کیا اس نے کہا مکہ مکرمہ کے ارادے سے کفار میری ملاقات دو جماعتوں سے ہوئی ایک جماعت میں حضرت حذیفہ رحمہ اللہ تھے اور دوسری میں حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں حضرت حذیفہ رحمہ اللہ کے ساتھیوں میں شامل ہوا اب حضرت حذیفہ رحمہ اللہ

اللہ عزہ اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ عزہ اور آپ کے ساتھیوں سب نے روزہ رکھا حضرت حذیفہ رحمہ اللہ عزہ افطار میں جلدی کرتے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ عزہ افطار میں تاخیر کیا کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم حضرت حذیفہ رحمہ اللہ عزہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۲۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أفطر عمر بن الخطاب وأصحابه في يوم غيم، ظنوا أن الشمس قد غابت، قل: فطلعت الشمس، فقال عمر رضي الله عنه: ما تعرضنا لجنف، نتم هذا اليوم ثم نقضي يوما مكانه. قال محمد: وبه نأخذ، أيما رجل أفطر في سفر في شهر رمضان، أو حائض أفطرت ثم طهرت في بعض النهار، أو قدم المسافر في بعض النهار إلى مصره، أتم ما بقي من يومه، فلم يأكل ولم يشرب، وقضي يوما مكانه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ اور آپ کے اصحاب نے بادلوں والے دن روزہ افطار کیا ان کا خیال تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے فرماتے ہیں پھر سورج ظاہر ہو گیا حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ نے فرمایا ہم نے یہ کام کسی گناہ کے لئے نہیں کیا (جان بوجھ کر افطار نہیں کیا) ہم اس دن کا روزہ پورا کریں گے اور پھر اسے افطار کریں گے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص ماہ رمضان میں حالت سفر میں روزہ افطار کر لے یا حیض والی عورت روزہ نہ رکھے پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے یا مسافر دن کے کسی حصے میں اپنے شہر میں آئے تو باقی دن مکمل کرے اس میں کھائے نہ پیے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب قبلة الصائم و مباشرته!

۲۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

اس دن کے صائم میں دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے اجتناب کریں قضا تو بہر حال ان پر ہوگی۔ ۱۲ ہزار دی

روزہ دار کا بوسہ لینا اور عورت کے ساتھ لیٹنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

۲۸۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة

رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے زیادہ بن علاقہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ عمرو بن ميمون رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے۔

۲۸۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن عامر الشعبي، عن مسروق عن

عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من وجهها وهو

صائم. قال محمد. لا نرى بذلك بأسا إذا ملك الرجل نفسه عن غير ذلك، أي الإنزال،

وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے حضرت عامر بن شعبي رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عرواق رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کا بوسہ لیتے اور وہ روزہ دار ہوتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ آدمی اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو یعنی انزال سے بچ سکتا ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۸۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان

يباشر وهو صائم. قال محمد: لا نرى بذلك بأسا ما لم يخف على نفسه غير المباشرة، وهو

قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مباشرت فرماتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک اسے مباشرت سے

کسی بات (انزال) کا ڈر نہ ہو۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما ينقض الصوم! روزہ توڑنے والی باتیں!

۲۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يعضض أو

يستنشق وهو صائم، فيسبقه الماء فيدخل حلقه، قال: يتم صومه، ثم يقضي يوما مكانه. قال

محمد: وبه نأخذ، إن كان ذاكرة الصوم، فإذا كان ناسيا للصوم فلا قضاء عليه، وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کھلی کرتا یا ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو پانی سبقت کر کے حلق میں چلا جاتا ہے فرمایا وہ اپنے روزے کو پورا کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر اسے روزہ یاد ہو اور اگر وہ بھول کر ایسا کرے تو اس پر قضا نہیں۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في القي: لا قضاء عليه، إلا أن

يكون تعمده فيتم صومه، ثم يقضيه بعد. قال محمد، وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه

الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے قے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں قصائیں البتہ جان بوجھ کر قے کرے تو روزہ پورا کرے پھر بعد میں قضا کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصيب أهله وهو صائم

في شهر رمضان، قال: يتم صومه، ويقضي ما أفطر، ويتقرب إلى الله تعالى بما استطاع من

خير، ونوع له به الامام عزره. قال محمد: وبه نأخذ، ونرى مع ذلك أن عليه الكفارة: عتق

رقبة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا، لكل مسكين

نصف صاع من حنطة، أو صاع من تمر أو شعير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے وہ اس روزے کو پورا کرے پھر اس کی قضا کرے اور جس قدر ممکن ہو بھلائی وغیرہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور اگر حکمران کو معلوم ہو جائے تو وہ اسے سزا دے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک اس کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہے ایک غلام آزاد کرے اگر نہ پائے تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو نصف صاع گندم (دو کلو گندم) یا ایک صاع بھجور یا جو (چار کلو) ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب فضل الصوم! روزے کی فضیلت!

۲۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر قال: صوم يوم عاشوراء يعدل بصوم سنة، وصوم يوم عرفة بصوم سنتين، سنة قبلها و سنة بعدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے (یعنی ثواب میں) عرفہ (نزدواجہ) کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک سال اس سے پہلے اور ایک سال اس کے بعد۔

۲۹۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علي بن الأقرع: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يظل صائما، وبيت طاويا قائما، ثم ينصرف إلى شربة من لبن قد وضعت له في شربها، فتكون فطره و مسحوره إلى مثلها من القابلة قال: فانصرف إلى شربته، فوجد بعض أصحابه قد بلغ مجهوده فشربها، فطلب له في بيوت أزواجه طعام أو شراب، فلم يوجد، فطلبوا عند أصحابه فلم يجدوا عندهم شيئا، فقال: ومن يطعمني أطعمه الله. مرتين. فلم يجدوا شيئا يطعمونه إياه، قال: فأقبلوا على العنز، فوجدوها كاحفل ما كانت فحلبوا منها مثل شربة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن اقرع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو خالی پیٹ قیام فرماتے پھر واپس تشریف لاتے تو دودھ نوش فرماتے جو آپ کے لئے رکھا جاتا اور وہ اتنا ہوتا جسے صرف ایک ہی مرتبہ پیا جاتا

(یعنی کم ہوتا) تو آپ کی افطاری اور سحری ایک جیسی ہوتی تھی کہ دوسری رات آ جاتی۔

ایک رات آپ اس دودھ کی طرف تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ کسی صحابی نے سخت بھوک میں اسے پی لیا ہے آپ کیلئے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کی گئی لیکن نہ ملی صحابہ کرام کے ہاں تلاش کی گئی تو نہ ملی آپ نے دوسرے فرمایا جو مجھے کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے کھلائے گا تو انہوں نے کچھ نہ پایا جو آپ کو کھلائے تو وہ ایک بکری کے پاس گئے پس اس میں پہلے سے زیادہ دودھ پایا چنانچہ اس سے رسول اکرم ﷺ کی خوراک کے مطابق دودھ دوہا گیا۔

باب زكوة الذهب والفضة ومال اليتيم!

۲۹۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من عشرين مثقالا من الذهب زكوة، فإذا كان الذهب عشرين مثقالا ففيها نصف مثقال. فما زاد فبحساب ذلك وليس فيما دون مائتي درهم صدقة، فإذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم، فما زاد فبحساب ذلك قال محمد: وبهذا كله نأخذ، و كان أبو حنيفة يأخذ بذلك كله إلا في خصلة واحدة، فما زاد. على مائتي درهم فليس في الزيادة شئ حتى تبلغ أربعين درهما، فيكون فيها درهم، فما زاد على العشرين مثقالا من الذهب فليس فيه شئ حتى يبلغ أربع مثاقيل، فيكون فيه بحساب ذلك.

زكوة كايان/ سونے اور چاندی نیز مال یتیم کی زكوة!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیس مثقال (ساڑھے سات تولے) سے کم سونے میں زکوٰۃ نہیں جب سونا بیس مثقال کی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں نصف مثقال ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اس کے حساب سے ہے اور دوسو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چاندی دوسو درہم کو پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ میں اس حساب سے ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور وہ ان تمام باتوں کو اختیار کرتے تھے البتہ ایک بات میں اختلاف فرمایا کہ آپ کے نزدیک دوسو سے زائد درہم میں زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ چالیس درہم ہو جائیں تو خرید ایک درہم ہوگا اور بیس مثقال سے زائد میں کچھ نہیں حتیٰ کہ چار مثقال کو پہنچ جائے پس اس میں حساب

نہی اکرم ﷺ کا مجروح اور برکت تھی کہ دودھ زیادہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود ضرورت کے مطابق دوہا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ دولت مائل ہو تو اسے بھی کفایت شکاری سے خرچ کرنا چاہئے۔ ۱۲ ہزار دی

۲۹۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في مال اليتيم زكاة ولا يجب عليه الزكاة حتى يجب عليه الصلوة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی اس (یتیم) پر زکوٰۃ واجب ہے حتیٰ کہ اس پر نماز واجب ہو جائے۔ (بالغ ہو جائے)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو بكر عن عثمان بن عفان رضي الله عنه أنه كان يقول إذا حضر شهر رمضان: أيها الناس إن هذا شهر زكاتكم قد حضر، فمن كان عليه دين فليقضه، ثم ليترك ما بقي. قال محمد: وبه نأخذ، عليه الزكاة بعد قضاء دينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو بکر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو وہ فرماتے اے لوگو! تمہارا یہ زکوٰۃ کا مہینہ آچکا ہے پس جب قرض ہو وہ اس کی ادائیگی کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۲۹۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا كان لك دين على الناس فقبضته فزكه لما مضى. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ہیشم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب لوگوں پر تمہارا قرض ہو پس تم اسے وصول کرو تو گزشتہ (سالوں) کی زکوٰۃ بھی ادا کرو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوٰۃ (واجب) ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوٰۃ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ألف درهم قال زكاتها على الذي يستعملها وينفع بها. قال محمد: ولستأ نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بقول علي: زكاتها على صاحبها، إذا قبضها زكاهها لما مضى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو ایک ہزار درہم قرض دیتا ہے وہ فرماتے ہیں اس کی زکوٰۃ اس پر ہے جو اس رقم کو کام میں لگاتا ہے اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور بلکہ ہم حضرت علی الرضی رضی اللہ عنہ کے قول کو (جو حدیث نمبر ۲۹۹ میں ہے) اختیار کرتے ہیں اس کی زکوٰۃ اس کے مالک پر ہے جب وہ اس پر قبضہ کرے تو گزشتہ عرصے کی زکوٰۃ بھی دے۔ (یہ اس شخص کے ساتھ دیتا رہا اگر قرض کی واپسی ممکن ہے)

باب زكاة الحلي! زيورات کی زکوٰۃ!

۳۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن امرأة قالت له: إن لي حلياً، فهل علي فيه زكاة؟ فقال لها: نعم فقالت: إن لي إبنی أخ يتأمن في حجري، أفتجزئ عني أن أجعل ذلك فيهما؟ قال: نعم. قال محمد: وبه نأخذ، لا بأس بأن يعطى من الزكاة كل ذي رحم إلا ولداً، وولداً، وولد، وجداً وجدة، وإن كانوا في عياله، والزوجة لا تعطى من الزكاة، ولا نرى في شيء من الحلي زكاة إلا في الذهب والفضة، وأما في الجوهر واللؤلؤ فلا زكاة فيه إلا أن يكون للتجارة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے ان سے کہا میرے پاس زیورات ہیں کیا مجھ پر ان کی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے اس (عورت) سے فرمایا! ”ہاں“ اس نے کہا میری پرورش میں میرے دو بچے ہیں تو اگر میں ان پر خرچ کروں میرے طرف سے ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا! ”ہاں“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی بھی ذی رحم کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن اولاد ذوالد اولاد کی اولاد ذوالادادی (ناتانی) کو نہیں دے سکتے۔ اگرچہ اس کی پرورش میں ہوں اور بیوی کو

زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں خاوند کو بھی زکوٰۃ نہ دی جائے لیکن (امام محمد رحمہ اللہ) خاوند کو زکوٰۃ دینے میں حرج نہیں سمجھتے۔ اور ہمارے نزدیک صرف سونے چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ ہے جو اہرات اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں البتہ تجارت کے لئے ہوں۔

۳۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ليس في الجوهر واللؤلؤ زكاة إذا لم يكن للتجارة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو اہرات اور موتیوں میں زکوٰۃ نہیں جب تجارت کے لئے نہ ہوں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب زکوٰۃ الفطر والمملوكين! صدقة فطر اور غلام لونڈیاں!

۳۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في صدقة الرجل عن كل مملوك أو حر، أو صغير أو كبير: نصف صاع من بر، أو صاع من تمر. قال محمد: وبه نأخذ، فإن أدى صاعاً من شعير أجزأه أيضاً. وقال أبو حنيفة نصف صاع من زبيب يجزئه، وأما في قولنا فلا يجزئه إلا صاع من زبيب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ ہر آدمی اپنے غلام آزاد، چھوٹے اور بڑے (تمام زیرکالات) کی طرف سے (نیس) نصف صاع گندم دوکھویا ایک صاع کھجور دے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر ایک صاع چھوڑا کرے تب بھی جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں نصف صاع کشمش بھی کفایت کرتی ہے لیکن ہمارے نزدیک (امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک) کشمش ایک صاع ہو تو جائز ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا استدلال ایک حدیث سے ہے حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی زوجہ نے ان پر صدقہ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تیرے لئے دواجز ہیں ایک صدقہ کی کا دوسرا صدقہ کا اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد نقلی صدقہ ہے عورت کو زکوٰۃ نہ دینے کی علت ہی خاوند کو زکوٰۃ نہ دینے کی علت ہے یعنی دونوں سے منافع مشترک ہیں۔ ۱۲ ہجری

۳۰۴۔ محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الأسود المكي عن المجاهد قال: ما سوى البر فصاعاً صاعاً. قال محمد: وبهذا نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں سفيان ثوري "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ عثمان بن اسود المکی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا گندم کے علاوہ ہر چیز ایک ایک صاع ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

۳۰۵۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في المملوكين والذين يزدون الضريبة زكاة، ولكن إذا كانوا للتجارة كانت الزكاة في القيمة. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ غلام جو خراج (نکس) ادا کرتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں لیکن جب تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوٰۃ ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۳۰۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان المملوك كون للتجارة فالصدقة من القيمة، في كل مائتي درهم خمسة دراهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غلام تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوٰۃ (واجب) ہوگی ہر دو سو درہم پر پانچ درہم ہوں گے۔ (کیونکہ وہ مال تجارت ہوں گے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب زکوٰۃ الدواب العوام! کام کاج کے جانوروں میں زکوٰۃ!

۳۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الخيل السائمة التي يطلب نسلها: إن شئت في كل فرس دينار، وإن شئت عشرة دراهم، وإن شئت فالقيمة، ثم كان في كل مائتي درهم خمسة دراهم، في كل فرس ذكر أو أنثى. قال محمد: وبهذا كله يأخذ أبو

حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخيل صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان گھوڑوں کے بارے میں جوچہ گزارہ کرتے ہیں اور ان سے نسل مطلوب ہوتی ہے فرمایا اگر تم چاہو تو ایک گھوڑے کے بدلے میں ایک دیکھا اور چاہو تو دس درہم دو اور اگر چاہو تو قیمت لگا کر دس درہم کی زکوٰۃ پانچ درہم دو گھوڑا نہ ہو یا مادہ۔“ (برابر ہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں (تو اس کی دلیل

یہ احادیث ہیں)

۳۰۸. بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: عفوت لأمتي عن صدقة الخيل والرقبي.

ترجمہ! ہمیں نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میری امت سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی گئی۔“ (اگر تجارت کے لئے نہ ہوں)

۳۰۹. محمد قال: أخبرنا خيثم بن عراك بن مالك قال: سمعت أبي يقول: سمعت أبا

هريرة رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس على المرأة

المسلم في فرسه ولا في عبده صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت خثیم بن عراک بن مالک رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں۔

۳۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الحمير السائمة زكاة.

قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چرنے والے گدھوں میں زکوٰۃ نہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ليس فيما عمل عليه من

الخيران صدقة، ولا على ما يكون من الإبل الطحانات والعمالات صدقة. قال محمد: وبه

نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جن بیلوں پر کام کیا جائے ان میں زکوٰۃ نہیں اور وہ اونٹ جو آٹا پیسنے اور کام کاج کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب زكاة الزرع والعشر! كَيْفِيَّةُ كِي زَكَاةٍ اَوْرَعَش!

۳۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في كل شئ أخرجت الأرض

مما سقت السماء أو سقى سيحاً العشر، وما سقى بغرب أو دالية ففيه نصف العشر. قال

محمد: وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخضر صدقة، والخضر: البقول،

والرطاب، وما لم يكن له ثمرة باقية، نحو: البطيخ، والفتاء، والخيار، وما كان من الحنطة،

والشعير، والتمر، والزبيب، وأشبه ذلك فليس فيه صدقة حتى يبلغ خمسة أو ساق والوسق

ستون صاعاً، والصاع القفير الحجاجي وربع الهاشمي، وهو ثمانية أروال.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں زمین میں سے جو چیز نکلے اسے بارش سے سیراب کیا جائے یا نہر میں سے اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے ڈولوں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اور ہمارا یہ قول کہ سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں اور سبزی سے مراد ساگ اور وہ سبزی جو باقی نہیں رہتی اور جس کا پھل باقی نہیں رہتا جیسے خربوزہ کھیرا، ککڑی، اور گندم، جو، کھجوریں، کشمش وغیرہ میں صدقہ نہیں جب تک پانچ دن کو نہ پہنچے وقت ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع ایک قفیر جابی اور ہاشمی قفیر کا چوتھا حصہ ہے اور یہ آٹھ رطل (یعنی چار میرہ چار کلو سے کچھ کم) تو اس سلسلے میں حدیث ہے۔

۳۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قوله تعالى: "وأوتوا حقه يوم

الصلح" مشين في كرمه زكاة نہیں البتہ منافع پر زکوٰۃ ہوگی دکان کی قیمت پر نہیں نفع پر ہوگی۔ ۱۲ ہزار روپی

۱۔ اس سے مراد گھوڑے ہیں جو جہاد میں مجاہد استعمال کرتے ہیں اور غلام سے مراد وہ غلام ہیں جو تجارت کیلئے نہ ہوں۔ ۲۱ ہزار روپی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے قول و اتوا حقہ یوم حصاہہ کے بارے میں فرماتے ہیں یہ منسوخ ہے۔

۳۱۳ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن أبي صخرة المحاربي عن زياد بن حدير قال: بعثه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مصدقا إلى عين التمر، فأمره أن يأخذ من المصلين من أموالهم ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابو مہارب رحمہ اللہ سے اور زیاد بن حدير رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک زکوٰۃ وصول کرنے والا "عین التمر" مقام کی طرف بھیجا تو اسے حکم دیا کہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور ذمیوں کے مال سے بیسواں حصہ وصول کرنا جب وہ وہاں تجارت کے لئے آتے جاتے ہوں اور اہل حرب کے مال سے دسواں حصہ لیں۔ (جن سے مسلمانوں کی جنگ ہو وہ اہل حرب ہیں)

۳۱۵ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا الهيثم عن أنس بن سيرين عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يبعث أنس بن مالك رضي الله عنه مصدقا لأهل البصرة، قال: فأرادني أن أعمل له، فقلت: لا، حتى تكتب لي عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه الذي كتب لك، فكتب لي أن أخذ من أموال المسلمين ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، فأما ما أخذ من المسلمين فهو زکوٰۃ، فيوضع في موضع الزکوٰۃ، للفقراء، والمساكين، ومن سمي الله في كتابه، وما أخذ من أهل الذمة ومن أهل الحرب يوضع موضع الخراج في بيت المال للمقاتلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الهيثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ انس بن سيرين رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اہل بصرہ کی طرف بھیجتے تھے حضرت انس بن سيرين رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ نے ارادہ کیا کہ میں ان کے لئے کام کروں میں نے کہا نہیں (ایسا نہیں ہو سکتا) حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے وہ اجازت نامہ لکھ دیں جس طرح انہوں نے آپ کو لکھ کر دیا ہے۔

تو انہوں نے میرے لئے اجازت نامہ لکھ دیا کہ میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ وصول کروں ذمی جب وہاں تجارت کے لئے آئیں جائیں تو ان کے مالوں سے بیسواں حصہ اور حربیوں کے مالوں سے دسواں حصہ وصول کروں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان باتوں کو اختیار کرتے ہیں جو کچھ مسلمانوں سے لیا جائے گا وہ زکوٰۃ ہوگی پس اس کو مصارف زکوٰۃ پر خرچ کیا جائے (یعنی) فقراء اور مساکین اور ان لوگوں کو دیا جائے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اور جو کچھ ذمیوں اور حربیوں سے لیا جائے وہ خراج کی جگہ رکھا جائے یعنی مجاہدین کے لئے بیت المال میں جمع کیا جائے۔

باب كيف تعطي الزکوٰۃ زکوٰۃ کیسے دی جائے!

۳۱۶ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا عمرو بن جبير عن إبراهيم النخعي: أن رجلا أراد أن يعطي الزکوٰۃ أربع مائة درهم، فذهب إلى إبراهيم يدله، فكان يعطي أهل البيت عشرة دراهم، فقال إبراهيم: لو كنت أنا كان أن أغني بها أهل بيت من المسلمين أحب إلى قال محمد: وبه نأخذ، أعطى من الزکوٰۃ ما بينه وبين المائتين، ولا يبلغ بها مائتين، إلا أن يكون مغرما فيعطي قدر دينه، وفضل مائتي درهم إلا قليلا، وهذا قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن جبير رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک شخص نے چار سو درہم زکوٰۃ دینے کا ارادہ کیا تو وہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے پاس گیا کہ وہ اس کی راہنمائی کریں وہ ایک ایک گروالوں کو دس دس درہم دیتا تھا تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مسلمانوں کو اتنا دیتا مجھے زیادہ پسند تھا کہ وہ مائتین سے بے نیاز ہو جاتے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں زکوٰۃ (ایک فصد کو) دو سو درہم سے کم دی جائے دو سو تک نہ پہنچے مگر وہ قرض دار نہ ہو تو اسے قرض کے مقدار کے مطابق دی جائے (کیونکہ اس کی فوری ضرورت ہے اور قرض کی ادائیگی کے بعد وہ صاحب نصاب نہیں رہتا ۱۲ ہزار روپی)

باب زکوٰۃ الإبل! اونٹوں کی زکوٰۃ!

۳۱۷ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في خمس من الإبل شاة إلى تسع، فإذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى أربع عشرة، فإذا زادت واحدة ففيها ثلاث شياه إلى تسع عشرة، فإذا زادت واحدة ففيها أربع شياه إلى أربع

عشرين، فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض إلى خمس وثلثين، فاذا زادت واحدة ففيها شياه ابنة لبون إلى خمس وأربعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين، فاذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها بنتا لبون إلى تسعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقتان إلى عشرين ومائة، ثم تستقبل الفريضة، فاذا كثرت الإبل ففي كل خمسين حقة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پانچ اونٹوں میں نو تک ایک بکری ہے جب زیادہ ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں یہ چودہ تک ہیں جب اس سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب ان پر ایک کا اضافہ ہو جائے تو ان میں چار بکریاں ہیں یہ مقدار چوبیس تک ہے۔ جب ان سے ایک بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے یہ پچیس تک ہیں جب ایک بڑھ جائے تو ان میں پچالیس تک ایک بنت لبون ہے جب ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقة ہے یہ ساٹھ تک ہے جب ساٹھ سے ایک اونٹ بڑھ جائے تو اس میں دو حقتے ہیں یہ ایک سو بیس تک ہے نئے سرے سے سلسلہ شروع کیا جائے جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو پھر پچاس میں ایک حقة ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في مائة وخمسة وعشرين من الإبل حقتان وشاة، وفي الثلاثين والمائة حقتان وشاتان، وفي خمس وثلثين مائة حقتان وثلث شياه، وفي أربعين ومائة حقتان وأربع شياه، وفي خمس وأربعين ومائة حقتان وابنة مخاض، وفي خمسين ومائة ثلث حقائق، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، ثم تستقبل الفريضة أيضا، فإذا بلغت خمسين أخرى كانت فيها حقة ثم تستقبل الفريضة، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک سو پچیس اونٹوں میں دو حقتے اور ایک بکری ہے ایک سو بیس میں دو حقتے اور دو بکریاں ہیں ایک

اونٹ کا بچہ ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اسے بنت مخاض یا ابن مخاض کہتے ہیں دو سال کا ہو جائے بنت لبون اور تین سال کا ہو جائے حقة کہلاتا ہے۔

بیس میں دو حقتے اور تین بکریاں ہیں۔ ایک سو چالیس میں دو حقتے اور چار بکریاں ہیں ایک سو پچالیس میں دو حقتے اور ایک بنت مخاض ہے ایک سو پچاس میں تین حقتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں پھر نئے سرے سے فریضہ شروع کیا جائے جب مزید پچاس ہوں تو ان میں ایک حقة ہوگا پھر نئے سرے سے حساب لگایا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بکریوں کی زکوٰۃ!

باب زکوٰۃ الغنم!

۳۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: ليس في أقل من الأربعين من الغنم زكوٰة، فاذا كانت أربعين ففيها شاة إلى مائة وعشرين فاذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى مائتين فاذا زادت واحدة على مائتين ففيها ثلث شياه إلى ثلث مائة، فاذا كثرت الغنم ففي كل مائة شاة. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس بکریاں ہوں تو ان میں ایک بکری ہوگی یہ ایک سو بیس (بکریوں) تک ہے جب ان پر ایک بڑھ جائے تو ان میں دو بکریاں ہوں گی یہ دو سو تک ہے جب دو سو سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکری میں ایک بکری دینا ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه بعث سعدا أو سعيد بن مالك مصدقا، فأثنى عمر رضي الله عنه يستأذنه في جهاد، فقال: أو لست في جهاد؟ قال: ومن أين؟ والناس يزعمون أنني أظلمهم، قال: ومم ذلك؟ قال: يقولون: تحسب علينا السخلة في العدد، قال: أحسبها وإن جاء بها الراعي على كفه، أو لست تدع لهم الماخض والربي، والأثيلة و تيس الغنم؟ قال محمد: وبهذا نأخذ والماخض التي في بطنها ولدها والربي التي تربي ولدها، والأثيلة التي تسمن للأكمل، وإنما ينبغي للمصدق أن يأخذ من أوسط الغنم، يدع المرتفع والردال، ويأخذ من

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد یا حضرت سعید بن مالک رضی اللہ عنہما کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جہاد کی اجازت مانگنے لگے تو انہوں نے فرمایا کیا تم جہاد میں نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کیا وہ کیسے؟ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں ان پر ظلم کروں گا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ ایسا کیوں سوچتے ہیں عرض کیا وہ کہتے ہیں چھوٹی بکری بھی شمار کی جائے فرمایا شمار کرو اگرچہ وہاں اسے اپنے کاندھے پر لے کر آئے کیا تم ان کے لئے حاملہ اور دودھ پلانے والی بکری نہیں چھوڑتے اور کھانے کے لئے موٹی تازہ کی گئی بکری اور بکرا نہیں چھوڑتے؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

الما خض وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہوا اڑی وہ جو بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ الا ملیلہ جسے کھانے کے لئے پالا جاتا ہے اور زکوٰۃ وصول کرنے والے کو چاہئے کہ درمیانی قسم کی بکریاں لے زیادہ قیمتی اور ادنیٰ (دونوں قسم کی بکریوں) کو چھوڑ دے اور درمیانی قسم کی ہوں تو ان سے متوسط یا بہتر لے۔

باب زکوٰۃ البقر!

گایوں (گائیں) کی زکوٰۃ!

۳۲۱ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من ثلثين من البقر شيء، فإذا كانت ثلثين من البقر ففيها بيع أو تبعة إلى أربعين، فإذا كانت أربعين ففيها مسنة، ثم مازاد فبحسب ذلك. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الزيادة على الأربعين شيء حتى تبلغ البقر ستين، فإذا بلغت ستين كان فيها تبعة أو تبعتان والتبوع الجذع الحولي، والمسنة الثنية فصاعدا.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں! تیس سے کم گایوں میں زکوٰۃ نہیں جب تیس گائے ہوں تو ان میں ایک تیج یا تیجہ ہوگی یہ چالیس تک ہے جب چالیس ہو تو ان میں ایک مسہ ہوگی یوں اس سے زائد میں اسی حساب سے ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی بات کو اختیار کرتے تھے۔ اور ہمارے قول کی چالیس سے زائد میں کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ساٹھ کو تیج جائیں تو جب ساٹھ تک تیج

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی بھی حوالے سے دینی اور ملی خدمات انجام دیتے ہیں وہ درحقیقت جہاد میں ہی مصروف ہیں ۱۲ ہزاروی

جائیں تو ان میں دو تیجہ نر یا مادہ ہوں گے تیج وہ جو ایک سال کا ہو جائے اور مسنہ جو دو سال یا زیادہ کا ہو۔

باب الرجل يجعل ماله للمساكين!

۳۲۲ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر إلى ما يسعه ويسع عياله، فليمسكه و ليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وإنما عليه أن يتصدق من ماله باموال الزکوٰۃ الذهب، والفضة، والمتاع للتجارة، والإبل، والبقر، والغنم السائمة: فأما المتاع، والرقيق، والدور، وغير ذلك مما ليس للتجارة فليس عليه أن يتصدق به: إلا أن يكون عناء في يمينه.

جو شخص اپنا مال مساکین کے لئے کر دے!

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنا مال مساکین کے لئے صدقہ کر دے تو دیکھے خود اس کی اور اس کے اہل و عیال کی ضرورت کس قدر ہے پھر اتنی مقدار روک لے اور باقی صدقہ کر دے جب آسانی پیدا ہو جائے تو جس قدر روکا ہے اتنی مقدار میں صدقہ کر دے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اپنے اس مال میں سے دے جو مال زکوٰۃ ہے یعنی سونا چاندی تجارتی سامان اونٹ گائے اور بکریاں جو چرتی ہیں۔

گھر کے ساز و سامان غلاموں اور مکانات اور دوسری اشیاء جو تجارت کے لئے نہیں اس میں سے صدقہ لازم نہیں البتہ یہ کہ قسم میں اسی سے دینے کا ارادہ کرے۔

كتاب المناسك / باب الإحرام والتلبية!

۳۲۳ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر قال: لما أبعث به بغيره قال: ليبيك اللهم ليبيك، ليبيك لا شريك لك ليبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك، ليبيك إله الحق ليبيك، غفار الذنوب ليبيك. قال محمد: إن شاء الرجل أحرم حين يبعث به بغيره، وإن شاء في دبر صلاته، والتلبية المعروفة إلى قوله: "والملك لا شريك لك" فما زدت فحسن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مناسک حج / احرام اور تلبیہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اس کا اونٹ اسے لے کر اٹھے (سوار ہو) تو کہے۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ غَفَا وَالذُّنُوبَ لَبَّيْكَ.

ترجمہ! میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں حمد اور نعت تیرے لئے ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں سچے معبود میں حاضر ہوں گناہوں کو بخشنے والے میں حاضر ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر چاہے تو اس وقت احرام باندھے (نیت کرے) جب سواری لے کر اسے اٹھے اور اگر چاہے تو نماز کے بعد نیت کرے اور معروف تلبیہ والی لک تک ہے اس سے زائد اچھی بات ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۲۳ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا: عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال له رجل: يا أبا عبد الرحمن، رأيتك تصنع أربع خصال، قال: ما هن؟ قال: رأيتك حين أردت أن تحرم ركبت راحلتك ثم استقبلت القبلة، ثم أحرمت حين البعث بك بعيرك، ورأيتك إذا طفت بالبيت لم تجاوز الركن اليماني حتى تستلمه، ورأيتك تلون لحيتك بالصفرة ورأيتك تتوضأ في النعال السبية، قال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذلك كله فصنعت. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبيد الله بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ! میں آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں انہوں نے پوچھا وہ کون سے ہیں؟

اس نے کہا میں دیکھتا ہوں جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنی سواری پر سوار ہوتے ہیں پھر قبلہ رخ ہو کر اس وقت احرام کی نیت کرتے ہیں جب سواری آپ کو لے کر اٹھتی ہے اور میں آپ کو دیکھتا ہوں جب آپ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں تو رکن یمانی سے اس وقت تک نہیں گزرتے جب تک اس کو ہاتھ

نہ لگالیں (یا پسند نہ کریں) اور میں دیکھتا ہوں آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے ہیں اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ آپ ایسے چڑے کے جوتوں میں وضو کرتے ہیں جن سے بالوں کو دور کیا گیا ہو۔ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ تمام کام کرتے ہوئے دیکھا ہے پس میں بھی یہ کام کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب القرآن و فضل الإحرام! حج قرآن اور احرام کی فضیلت!

۳۲۵ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن أبي نصر السلمي عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا اهللت بالحج والعمرة فطف لهما طوافين، واسع لهما سبعين بالصفاء والمروة. قال منصور: فلقيت مجاهدا وهو يفتي بطواف واحد أفني الابهما، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن المعتمر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے وہ ابو نصر سلمیٰ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ جب تم حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھو تو دونوں کے لئے دو طواف کرو اور دونوں کے لئے صفاء و مروہ کی دو تہ سعی کرو۔

حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ہوئی اور وہ قرآن لے والے کو ایک طواف کا فتویٰ دیتے تھے میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے یہ حدیث سنی ہو تو میں دو طواف کا فتویٰ ہی دیتا۔ اور آج کے بعد دو طواف کا فتویٰ ہی دوں گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۲۶ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن طاووس قال: لو حججت ألف حجة لم أذع القرآن حتى لقد كذا ندعوه الحج الأكبر، والحج الأصغر، ونرى أن حج من لم يقرن لم يكمل. قال محمد: وبه نأخذ، القرآن عندنا أفضل من غيره، وكل جميل حسن، وهو قول أبي

حج جب حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت کی ہو تو اسے حج قرآن کہتے ہیں اور ایسا شخص قارن کہلاتا ہے قارن عمرہ کرنے کے بعد احرام سے باہر نہیں نکل سکتا جب تک حج نہ کرے۔

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت طاووس "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر میں ایک ہزار حج بھی کروں تو بھی قرآن کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ ہم اسے حج اکبر کہتے تھے اور محض حج کوچ اصغر کہتے تھے اور ہمارا خیال ہے کہ جو قرآن نہیں کرتا اس کا حج مکمل نہیں ہوتا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک قرآن دوسری قسم کے حج سے افضل ہے اور تمام صورتیں اچھی ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

أنه إنما نهى عن الإفراد، فأما القرآن فلا، يعني بقوله: "نهى عن الإفراد" إفراد العمرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج افراد سے منع فرمایا قرآن سے نہیں مطلب یہ ہے کہ صرف عمرہ سے منع فرمایا قرآن کی ترغیب کے لئے ایسا کیا۔"

۳۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن

أبي طالب رضي الله عنه قال: تمام الحج والعمرة أن تحرم بهما من جوف دويرة تك. قال

محمد: وبه نأخذ، ما عجلت من الإحرام فهو أفضل إن ملكك نفسك، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرہ بن مرہ "رحمہ اللہ" نے عبد اللہ بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج و عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے گھروں کے اندر سے احرام باندھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر تم اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتے ہو تو احرام میں جس قدر جلدی کرو اتنا ہی اچھا ہے۔"

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ من ربيعة عن معاوية بن إسحاق القرشي

قال: إن الحاج مغفور له ولمن استغفر له إلى انصلاح المحرم.

لہ اختلاف کے نزدیک قرآن افضل ہے کیونکہ حج کی اس صورت میں مشقت زیادہ ہے اور ذمہ فائدہ ہے عمرہ بھی ہو جاتا ہے اور حج بھی۔

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شیخ "رحمہ اللہ" نے ربیعہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ معاویہ بن اسحاق بن اسحاق قرنی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج کرنے والے اور جس کے لئے وہ بخشش مانگے بخشش ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ احرام کھول دے۔"

۳۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال: حاج

بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله، دعاهم فأجابوه، و يعطيهم ما سألوه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایوب بن عائذ الطائی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج اور عمرہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں اس نے ان کو بلایا تو وہ حاضر ہو گئے وہ ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کا وہ سوال کرتے ہیں۔"

۳۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن مالك الهمداني عن أبيه قال:

خرجنا في رهط يريد مكة، حتى إذا كنا بالريذة رفع لنا خباء فإذا فيه أبوذر الغفاري رضي الله

عنه، فأتيناه فسلمنا عليه، فرفع جانب الخباء فرد السلام، فقال: من أين أقبل القوم فقلنا من

الفتح العميق، قال: فإين تؤمون؟ قالوا: البيت العتيق، قال: الله الذي لا إله إلا هو ما أشخصكم

غير الحج؟ فكرر ذلك علينا مرارا فحلفنا له فقال: انطلقوا نسككم ثم استقبلوا العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن مالک الہمدانی "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم ایک جماعت میں مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام ربذہ میں تھے تو ہمارے لئے ایک خیمہ ظاہر کیا گیا (کہلایا گیا) اس میں حضرت ابوذر غفاری "رضی اللہ عنہ" تھے ہم نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے خیمے کا ایک کنارہ اٹھا کر سلام کا جواب دیا اور فرمایا یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا دور سے آئیں ہیں فرمایا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم صرف حج کی نیت سے آئے ہو؟ انہوں نے سوال بار بار کیا تو ہم نے ان کے سامنے قسم کھائی انہوں نے فرمایا احکا حج کی ادائیگی کرو پھر اپنے کام پر چلے جاؤ۔"

باب الطواف والقرآءة في الكعبة!

۳۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

رمل من الحجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کعبہ شریف کا طواف اور اس میں قرأت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔^۱

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عطاء بن أبي رباح قال: رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم من حجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ الرمل في الأشواط الثلاثة الأول من الحجر الأسود حين يتدئ الطواف حتى ينتهي إليه ثلاثة أطواف كاملة، ويمشي الأربعة الأواخر مشيا على هيئته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے جہاں طواف شروع ہوتا ہے رمل شروع کر دیں حتیٰ کہ وہاں تک تین چکر مکمل ہو جائیں اور آخری چکروں میں عام حالت پر چلے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد أنه سعى بين الصفا والمروة مع عكرمة، فجعل حماد يصعد الصفا ولا يصعد عكرمة، و يصعد حماد المروة ولا يصعد عكرمة. قال: فقلت: يا أبا عبد الله: ألا تصعد الصفا والمروة؟ فقال: هكذا طواف رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال حماد: فقلت سعيد بن جبيرة فذكرت ذلك له، فقال: إنما طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وهو شاك، يستلم الأركان بمحجن، فطاف بالصفا والمروة على راحلته، فمن أجل ذلك لم يصعد. قال محمد: وبقول سعيد بن جبيرة نأخذ، ينبغي للرجل أن يصعد على الصفا والمروة، فيستقبل الكعبة حيث يراها، ثم يدعو، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ کنز دھن کو حرکت دینے سے چٹا رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزار رمل

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو حضرت حماد رحمہ اللہ صفا پر چڑھتے تھے جب کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نہیں چڑھے تھے اسی طرح حضرت حماد رحمہ اللہ مروہ پر تشریف لے جائے اور حضرت عکرمہ نہیں جاتے تھے۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ (حضرت عکرمہ کی کنیت) کیا آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے جاتے؟ تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم ﷺ کا طواف اسی طرح تھا۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے یہ بات عرض کی انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے سواری پر طواف کیا اور آپ علیہ السلام سے استلام کرتے (حجر اسود پر عصا مبارک لگا کر اسے بوسہ دیتے) تو آپ نے صفا اور مروہ پر سعی بھی سواری کی حالت میں فرمائی اسی وجہ سے آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے گئے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں پس وہ (سعی کرنے والا) قبلہ رخ ہو جہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ سکے پھر دعا مانگے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبيرة أنه قرأ في الكعبة في الركعة الأولى بالقرآن، وفي الركعة الثانية بقل هو الله أحد، قال محمد: ولسنا نرى بهذا بأسا إذا فهم ما يقول، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ شریف میں پہلی رکعت میں قرآن مجید مکمل پڑھا اور دوسری رکعت میں قل هو الله احد سورت پڑھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ سمجھ کر پڑھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب متى يقطع التلبية؟ والشرط في الحج!

۳۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يقطع المحرم التلبية بالعمرة إذا استلم الحجر، و يقطع التلبية بالحج في أول حصة يرمي بها جمره العقبة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

تلبیہ کب ختم کیا جائے؟ اور حج میں کوئی شرط رکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا حرم جب حجر اسود کا استلام کرے تو تلبیہ ختم کر دے اور حج کرنے والا حجرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کر دے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشترط في الحج قال: ليس شرطه بشئ. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کے حج میں کوئی شرط رکھنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

باب العمرة في اشهر الحج و غيرها!

۳۳۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل إذا أهل بالعمرة في غير أشهر الحج ثم أقام حتى يحج، أو رجع إلى أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا أهل بالعمرة في أشهر الحج ثم رجع إلى أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا اعتمر في أشهر الحج ثم أقام حتى يحج فهو متمتع. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حج کے مہینوں اور اس کے علاوہ عمرہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کے علاوہ مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر وہاں مقیم ہو جائے حتیٰ کہ حج کرے یا گھر کی طرف واپس آ جائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر گھر کی طرف واپس آ جائے پھر حج کرے وہ بھی متمتع ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہاں ٹھہر جائے حتیٰ کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل من أهل مكة اعتمر في أشهر الحج ثم حج من عامه ذلك قال: ليس عليه هدي بمتمتع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وذلك لقول الله تعالى، "ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام".

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مکہ کا رہنے والا ہو اور حج کے دنوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کرے تو اس پر تمتع کی قربانی نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اس کی وجہ ارشاد خداوندی ہے!

لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (سورہ بقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ! یہ حکم یعنی تمتع ان لوگوں کے لئے جو مسجد حرام کے قریب رہنے والے نہ ہوں۔

۳۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقدم متمتعاً في شهر رمضان فلا يطوف حتى يدخل شوال قال: هو متمتع: لأنه طاف في أشهر الحج قال محمد: وبه نأخذ، عمرته في الشهر الذي يطوف فيه، وليس في الشهر الذي يحرم فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں تمتع کے طور پر آتا ہے اور طواف نہیں کرتا حتیٰ کہ شوال کا مہینہ داخل ہو جاتا ہے تو فرمایا وہ متمتع ہے کیونکہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں احرام باندھا۔
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يفوته صوم ثلثة أيام في الحج قال: عليه الهدي، لا بدمنه ولو أن يبيع ثوبه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس سے حج کے طواف میں تین دنوں کے روزے چھوٹ جائیں تو وہ فرماتے ہیں اس پر قربانی (لازم) ہے اگرچہ اسے اپنے کپڑے فروخت کرنا پڑیں۔“ ۱۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن عجزوز من العتيك عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها قالت: لا بأس بالعمرة في أي السنة شئت ما خلا خمسة أيام. يوم عرفة، ويوم النحر، وأيام التشريق. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا أنا نقول: عشية عرفة، فأما غداة عرفة فلا بأس بالعمرة فيها.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ عتیك (قبلہ) کی ایک خاتون (معاذہ اللہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام المؤمنین نے فرمایا سال کے جس حصے میں عمرہ کرو کوئی حرج نہیں سوائے پانچ دنوں کے، اور وہ یوم عرفة (نو ذوالحجہ) یوم نحر (قربانی کا دن) و ذوالحجہ (اور ایام تشریق ہیں۔“ (گیارہ بارہ اور حیرہ ذوالحجہ)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم نو ذوالحجہ کی صبح کی بات کرتے ہیں اس کی رات (گذشتہ) رات میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

باب الصلوة بعرفة وجمع!

۳۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا صليت يوم عرفة في رحلك فصل كل واحد من الصلوتين لوقتها، ولا ترتحل من منزلك حتى تفرغ من الصلوة. قال محمد: وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، فأما في قولنا فإنه يصليها في رحله كما يصليها مع الإمام، يجمعهما جميعا بأذان وإقامتين: لأن العصر إنما قدمت للوقوف، وكذلك بلغنا عن عائشة أم المؤمنين وعن عبد الله بن عمر، وعن عطاء بن أبي رباح، وعن مجاهد.

۱۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے بطور بدل رکھتے ہوتے ہیں جب بدل فوت ہو جائے تو اصل کی طرف رجوع ہوگا یعنی قربانی کرنا ہوگی۔ ۱۲ ہزار روپیہ

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمہ وغیرہ) میں نماز پڑھو تو ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھو اور جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاؤ اپنی منزل سے کوچ نہ کرو۔“ ۱۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“ ہمارا یہ قول ہے کہ وہ اپنی منزل میں اسی طرح نماز پڑھے جس طرح امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں کو ایک اذان اور دوبارہ اقامت کے ساتھ جمع کرے کیونکہ عصر کی نماز وقوف (عرفات) کے لئے مقدم کی گئی۔“

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عطا اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم سے ہم تک یہ بات پہنچی۔“

۳۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلوة بجمع قال: إذا صليتهما بجمع صليتهما بإقامة واحدة، وإن تطوعت بينهما فاجعل لكل واحدة إقامة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولا يعجبنا أن يتطوع بينهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں پڑھو تو ایک اقامت سے پڑھو اور دونوں کے درمیان نوافل (درستیں) پڑھو تو دونوں کے لئے الگ الگ اقامت کہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ان کے درمیان فحل ہمیں پسند نہیں۔“

۳۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يخرج يوم عرفة من منزله، وقال أبو حنيفة: التعريف الذي يصنعه الناس يوم عرفة محدث، إنما التعريف بعرفات. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمہ) سے نہیں نکلتے تھے ۲۔

۱۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں اس صورت میں جمع ہوتی ہیں جب مسجد میں امام کے پیچھے ہوں ورنہ اپنے اپنے وقت پر ادا کی جائیں گی۔ ۱۲ ہزار روپیہ

۲۔ یعنی لوگ نو ذوالحجہ گھروں سے باہر نکل کر کسی جگہ جمع ہوتے ہیں اور اسے عرفات منا کہتے ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس طرح نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ بدعت ہے۔ ۱۲ ہزار روپیہ

اور امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں۔ لوگ جو نو ذوالحجہ کو عرفات مناتے ہیں یہ بدعت ہے عرفات کا وقوف تو عرفات میں ہوتا ہے۔" (دوسری جگہ نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من واقع اہلہ وهو محرم! حالت احرام میں ہم بستری کرنا!

۳۴۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه فقال: إني قبلت امرأتي وأنا محرم، فحذفت بشهوتي، فقال: إنك شبق. أهرق دما وتم حجبك. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يفسد الحج حتى يلغى الختانان وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وكذلك بلغنا عن عطاء بن أبي رباح.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عبدالعزیز بن رفیع "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے حالت احرام میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا اور یوں اپنی شہوت کو توڑا انہوں نے فرمایا یہ تو شدید شہوت ہے خون بہاؤ (قربانی کرو) اور اپنے حج کو پورا کرو۔"

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ہمیں حضرت عطاء بن ابی رباح "رضی اللہ عنہ" سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔"

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جب تک دو شرمگاہیں باہم مل نہ جائیں حج فاسد نہیں ہوتا۔"

۳۴۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال إذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه بدنة، ويقضي ما بقي من حجه، و تم حجه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر بڑا جانور (گائے یا اونٹ) لازم ہے اور حج کے باقی ارکان کو پورا کر کے حج کو مکمل کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبيرة عن ابن عمر رضي الله

عنهما قال إذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه دم، ويقضي ما بقي من حجه، و عليه الحج من قابل قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا القول، والقول ما قال فيه ابن عباس رضي الله عنهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر دم (قربانی) لازم ہے اور حج کے باقی افعال کو پورا کرے اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس سلسلے میں حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" کا قول معتبر ہے۔" (یعنی حدیث نمبر ۳۳۷ میں جو کچھ بیان ہوا)

۳۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من قبل وهو محرم فعليه دم.

قال محمد: وبه نأخذ إذا قبل بشهوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص حالت احرام میں بوسہ لے اس پر دم لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب شہوت کے ساتھ بوسہ لے۔"

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من نحر فقد حل! جس نے قربانی کی وہ احرام سے نکل گیا!

۳۵۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد في المتمتع: إذا نحر الهدي يوم النحر فقد

حل. قال محمد: وبه نأخذ إذا حلق إلا أنه لم يحل له النساء خاصة حتى يزور البيت فيطوف

طواف الزيارة وأما غير النساء والطيب فقد حل ذلك له إذا حلق رأسه قبل أن يطوف البيت،

وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے متمتع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب قربانی کے دن قربانی کرے تو وہ احرام سے نکل گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب سر منڈا لے (تو احرام سے نکل گیا) لیکن اس کے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہ ہوگا) حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کا طواف زیارت کر لے عورتوں (یعنی جماع) اور خوشبو کے علاوہ سب کچھ جائز ہو جاتا ہے جب طواف سے پہلے سر منڈا لے۔" (کیونکہ

سر منڈا نہ اتنا احرام سے نکلنے کے اسباب میں ہے) حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من احتجم وهو محرم والحلق!

۳۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو السوار عن أبي حنيفة: أن رسول الله صلى الله عليه وآله احتجم وهو صائم محرم. قال محمد: وبه نأخذ، ولكن لا ينبغي للمحرم أن يحلق شعرا إذا احتجم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حالت احرام میں کچھ نہ لگوانا اور سرمند وانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا! ہم سے ابو السوار رحمہ اللہ نے ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں کچھ نہ لگوا یا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن محرم کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ کچھ نہ لگواتے وقت سرمند وانا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من أخذ الرأس من النساء فهو أفصل، والحلق للرجال أفضل يعني في الإحرام. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وما أحب للمرأة أن تأخذ أقل من الأنملة من جوانب رأسها.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے، وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورتوں کا بالوں میں کچھ کاٹنا اور مردوں کے لئے سرمند وانا افضل یعنی احرام کی صورت میں۔

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور عورت کے لئے پسندیدہ نہیں کہ سر کے کناروں سے (الھیوں کے) پوروں سے کم بال کاٹے۔

باب من احتاج من علة فهو محرم!

۳۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في الشقاق إذا حرمت قال: ادعنه بالسمن والودك. وقال سعيد بن جبيرة بكل شئ تاكله. قال محمد: وبقول سعيد نأخذ ما لم يكن فيه طيب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص حالت احرام میں کسی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شقاق (بیماری جس سے جسم پھٹ جاتا ہے) کے بارے میں فرمایا کہ حالت احرام میں گھی اور چربی وغیرہ سے ترک کر سکتا ہے (تل لگا سکتا ہے) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہر ایسی چیز (استعمال کر سکتے ہو) جسے تم کھاتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں لیکن ایسی چیز جس میں خوشبو نہ ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: قلت لإبراهيم: يفصل المحرم؟

قال: ما يصنع الله بدارنه شيئا. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ محرم غسل کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی میل کو کیا کرے گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في ظفر المحرم ينكسر قال:

يكسره. قال سعيد بن جبيرة: يقطعه. قال محمد: وكل ذلك حسن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو فرمایا اسے توڑ دے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے کاٹ دے دونوں طریقے بہتر ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يستاك المحرم من الرجال

والنساء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں محرم مرد اور عورت مسواک کر سکتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الصيد في الإحرام!

حالات احرام میں شکار

۳۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أهملت بهما جميعا العمرة والحج فأصبت صيدا فإن عليك جزاء ين، فإن أهملت بعمرة كان عليك جزاء، فإن أهملت بالحج كان عليك جزاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھو اور شکار کرو تو تم پر دو جزائیں ہوں گی اور اگر صرف عمرہ کا احرام باندھو تو ایک جزا ہوگی اور صرف حج کا احرام باندھو تو بھی تم پر ایک جزا ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن المنكدر عن أبي قتادة رضي الله عنه قال: خرجت في رهط من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في القوم إلا محرم غيري فبعرت بعانة فثرت إلى فرسي فركبتها وعجلت عن سوطي فقلت لهم ناولوني فابوا فنزلت عنها فأخذت سوطي. ثم ركبها فطلبت العانة، فأصبت منها حمرا، فأكلت وأكلوا معي.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن منکدر رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں صحابہ کرام کی ایک جماعت میں نکلا اور ان میں میرے علاوہ سب محرم تھے میں نے جنگلی گدھوں کا ایک ریڑا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر کود کر سوار ہو گیا اور اپنی لاشی کی طرف جلدی کی اور لوگوں سے کہا مجھے میری لاشی دو انہوں نے انکار کیا تو میں نے اتر کر لاشی پکڑ لی پھر میں سوار ہو کر اس ریڑی کی طلب میں چلا اور ایک گودر کا شکار کر لیا اور اس سے میں نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔

۳۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو سلمة عن رجل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: مررت في البحرين فسالوني عن لحم الصيد يصيده الحلال هل يصلح للمحرم أن يأكله؟ فأفيتهم بأكله وفي نفسي منه شئ، ثم قدمت على عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فذكرت له ما قلت لهم، فقال: لو قلت غير هذا، ما أفتيت بين اثنين ما بقيت.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں

سے ابوسلمہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بحرین میں گز رہا تھا تو لوگوں نے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے کسی غیر محرم نے شکار کیا کہ کیا محرم اس سے کھا سکتا ہے؟ میں نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیا لیکن میرے دل میں کچھ دوسرہ تھا پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جو فتویٰ دیا تھا اس کے بارے میں ان کو بتایا انہوں نے فرمایا اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو جب تک زندہ رہتے فتویٰ نہ دے سکتے۔

۳۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن جدة الزبير بن

العوام رضي الله عنه قال: كنا نحمل لحم الصيد صفياء، ونزود و ناكله ونحن محرمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے هشام بن عروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم شکار کا خشک گوشت اٹھاتے اور اسے محفوظ کر کے کھاتے تھے اور ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ حالات احرام میں ہوتے تھے۔

۳۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال: تذاكرنا لحم الصيد يأكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم، فارتفعت أصواتنا، فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: فيم تنازعون؟ فقلنا: في لحم الصيد يأكله المحرم، فأمرنا بأكله، قال محمد: وبهذا نأخذ، إذا ذبح الحلال الصيد فلا بأس بأن يأكله المحرم، وأن كان ذبحه من أجله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وأراهم في هذا الحديث قد تنازعوا في الفقه، فارتفعت أصواتهم، فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم لذلك، فلم يعبه عليهم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم شکار کے گوشت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے جسے محرم کھاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ آرام فرما رہے تھے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ بیدار ہو گئے پوچھا تم کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا شکار کے گوشت کے بارے میں جسے محرم کھاتا تو آپ نے ہمیں کھانے کی اجازت دی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب غیر محرم شکار کرے تو محرم کے

کھانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ اس (حرم) کے لئے ذبح کرے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں فقہی حوالے سے بحث کی تو ان کی آویں بلند ہو گئیں اس پر رسول اکرم ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ نے کوئی عیب نہ لگایا۔“ (متروک مذاہب)

۳۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عنه حماد عن إبراهيم قال: إذا اشترك القوم المحرمون

في صيد فعلى كل واحد منهم جزاؤه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

تعالى، ألا ترى أن القوم يقتلون الرجل جميعا خطأ فعلى كل واحد كفارة عتق رقبة مؤمنة، فإن

لم يجد فصيام شهرين متتابعين؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کئی احرام والے ایک شکار میں

شریک ہوں تو ہر ایک پر اس کی جزا ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کچھ لوگ غلطی سے کسی کو قتل کر دیں تو ہر ایک پر ایک مومن غلام (لوٹری) بطور کفارہ لازم ہو جاتا ہے اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔“

۳۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن الصلت بن حنين عن

عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال: أهدى له ظبيان وبيض نعامة في الحرم، فأبى أن يقبله

وقال: هلا ذبحتهما قبل أن تجسني بهما؟ قال محمد: وبه نأخذ، إذا أدخل شئ من الصيد

الحرم حيالاً بحل ذبحه، ولا بيعه، وخلي سبيله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے ہیشم بن ہیشم رحمہ اللہ نے صلت بن حنین رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہیں حرم میں دو ہرن اور شتر مرغ کا انڈہ بطور ہدیہ پیش کیا

گیا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا تم نے ان کو لانے سے پہلے ذبح کیوں نہیں کیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی چیز حرم میں زندہ لائی

جائے تو اس کو ذبح کرنا اور بیچنا جائز نہیں اسے چھوڑ دیا جائے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من عطب هديه في الطريق!

۳۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن

خاله عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: سألتها عن الهدي إذا عطب في الطريق

كيف يصنع به؟ قالت: أكله أحب إلي من تركه للسباع. وقال أبو حنيفة: فإن كان واجبا فاصنع

به ما أحببت وعليك مكانه، وإن كان تطوعا فتصدق به على الفقراء فإن كان ذلك في مكان

لا يوجد فيه الفقراء فأنحره، وأغمس نعله في دمه، ثم اضرب به صفحته، ثم خل بينه وبين

الناس ياكلون، فإن أكلت منه شيئا فعليك مكان ما أكلت وإن شئت صنعت به ما أحببت و

عليك مكانه. قال محمد: وبهذا نأخذ.

قربانی کا جانور راستے میں عاجز ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے منصور بن معتمر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے وہ اپنے ماموں سے اور وہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ام المؤمنین سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں پوچھا

جو راستے میں عاجز ہو جاتے ہیں (اور ہلاکت کے قریب ہو جائیں) تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا اسے

درندوں کے لئے چھوڑنے کی بجائے کھانا زیادہ پسندیدہ ہے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ واجب (قربانی) ہے تو تم جیسے چاہو کرو اور اس کی جگہ

دوسرا جانور تم پر لازم ہوگا اور اگر نفلی ہو تو فقراء پر صدقہ کرو اگر وہ ایسی جگہ ہو جہاں فقراء نہ پائے جاتے ہوں تو

اسے ذبح کر دو اور اس کی نعل (ہار وغیرہ) کو خون میں غوطہ دو پھر اس کے ایک پہلو پر مارو اور اس کے بعد اسے لوگوں

کے لئے چھوڑ دو وہ اسے کھائیں اگر تم اس سے کچھ بھی کھاؤ گے تو جس قدر کھایا ہے اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر چاہو

تو اپنی مرضی کا عمل کرو اور اس کی جگہ دوسرا جانور تم پر لازم ہو جائے گا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب!

۳۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن خارجه بن عبد الله قال: سألت سعيد بن المسيب عن

الهميان يلبسه المحرم؟ فقال: لا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه

الله.

محرم کے لئے لباس اور خوشبو سے کیا درست ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ خارجہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنیانی کے بارے میں پوچھا جسے محرم پہنتا ہے انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال: بينما عبد الله بن عمر رضي الله عنهما في المسعى وعليه ثوبان لون الهروي إذا عرض له رجل فقال: أتلبس هذين المصنوعين وأنت محرم؟ قال: إنما صبغنا بملح. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى به بأسا لأنه ليس بطيب ولا زعفران، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے کثیر بن جمہان رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سہمی کے مقام پر تھے اور ان پر ایسے دو کپڑے تھے جن کا رنگ ہر دی تھا (زرد رنگ کے تھے جو ہرات کے مقام کی طرف منسوب ہیں اور وہ خراسان کا ایک شہر ہے) ایک شخص سامنے آیا اور اس نے کہا آپ یہ رنگ دار کپڑے پہنتے ہیں حالانکہ آپ محرم ہیں؟ فرمایا ہم نے سرخ مٹی سے رنگ لگایا ہے۔ (اس میں خوشبو نہیں)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کیونکہ یہ خوشبو بھی نہیں اور زعفران بھی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال: سألت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن طيب الرجل وهو محرم، قال لأن أصبح انتضح قطرانا أحب إلى من أن أصبح انتضح طيبا. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي للمحرم أن يتطيب بشئ من الطيب بعد الإحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن منتشر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے محرم کے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تارکول کی بو آئے یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے خوشبو کی مہک آئے۔

۱۔ جس میں رقم رکھی جاتی ہے آج کل ٹیٹ کی صورت میں ہوتی ہے اس کو باغیچے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزار دی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں محرم کے لئے مناسب نہیں (جائز نہیں) کہ وہ احرام کے بعد کسی قسم کی خوشبو لگائے۔

باب ما يقتل المحرم من الدواب!

۳۶۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: يقتل المحرم الفارة، والحية، والكلب العقور، والحدأة، والعقرب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وما عدا عليك من السباع فقتله فلا شيء عليك.

محرم کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں! محرم آدمی جو ہے سانپ، باؤ لے کتے، چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور جو بھی درندہ تم پر حملہ آور ہو اور تم اسے قتل کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں۔

۳۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس عن سعيد بن جبير قال صحبت ابن عمر رضي الله عنهما فبصر بحدأة على دبرة بعيرة، فأخذ القوس فرماها وهو محرم. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وما عدا عليك من السباع فقتله فلا شيء عليك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الأفطس رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہم سفر ہوا انہوں نے اونٹ کے پچھلے حصے پر چیل بیٹھی ہوئی دیکھی تو کمان لی اور اس پر تیر مار دیا حالانکہ آپ محرم تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور جو درندہ تم پر حملہ آور ہو پس تم اسے قتل کرو تو تم پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

باب تزويج المحرم! محرم کا نکاح کرنا!

۳۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها بعسفان وهو محرم. قال محمد: وبه نأخذ: لا نرى بذلك بأسا، ولكنه لا يقبل، ولا يلمس، ولا يباشر حتى يحل، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت الہیثم بن ابی الہیثم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مقام عصقان میں نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ تو وہ بوسہ لے اور نہ (شوہ کے ساتھ) ہاتھ لگائے اور نہ اس کے ساتھ بستر ہو جب تک احرام نہ کھولے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب بیع بیوت مکہ وأجرها!

۳۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن عمر ورضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أكل من أجور بيوت مكة شيئا فبانما يا كل نارا. وكان أبو حنيفة يكره أجور بيوتها في الموسم، وفي الرجل يعتمر ثم يرجع، فأما المقيم والمجاور فلا يرى يأخذ ذلك منهم بأسا. قال محمد: وبه نأخذ.

مکہ مکرمہ کے مکانات فروخت کرنا اور کرائے پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی حضرت عبد اللہ بن ابی زیاد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن ابی شیح رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔

جس نے مکہ مکرمہ کے مکانات میں کچھ بھی بیچا وہ آگ کھاتا ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ موسم حج میں مکہ مکرمہ کے مکانات کا کرایہ لینا مکروہ جانتے تھے اسی طرح جو عمرہ کر کے واپس چلا جائے البتہ جو لوگ وہاں مقیم ہیں تو ان سے کرایہ لینے میں آپ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

۳۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن عبد الله بن عمر ورضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله حرم مكة، فحرام بيع رباعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن تباع الأرض، فأما البناء فلا بأس به.

۱۔ حضرت امام ابو یوسف، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی شیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم (اہل احرام مقام) بنایا لہذا اس کے مکانات کو بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بیچنا مناسب نہیں لیکن عمارت بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

باب الإیمان!

ایمان کا بیان!

۳۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الله بن أبي حبيب قال: سمعت أبا الدرداء رضي الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: بينا أنا رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا أبا الدرداء: من شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وجبت له الجنة، قال قلت له: وإن زني وإن سرق؟ فسكت عني، ثم سار ساعة، ثم قال: من شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وجبت له الجنة، قلت وإن زني وإن سرق؟ قال: وإن زني وإن سرق، وإن رغم أنف أبي الدرداء. قال: فكانني أنظر إلى إصبع أبي الدرداء السبابة يومى بها إلى أرنبتة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے صحابی رسول حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں اس دوران کے میں سواری پر رسول اکرم ﷺ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ تو آپ خاموش رہے پھر فرمایا جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے اور اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو راوی فرماتے ہیں!

گویا میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی کو دیکھ رہا ہوں آپ اس ناک کے کنارے کی طرف اشارہ کر رہے۔

۳۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الكريم بن أبي المخارق عن طائوس قال:

جاء رجل إلى ابن عمر رضي الله عنهما فقال: يا أبا عبد الرحمن: أرايت هؤلاء الذين يسرفون أخلاقنا ويفتحون أبوابنا، أكفارهم؟ قال: لا، قال أرايت هؤلاء الذين يتأولون من القرآن، و

يشهدون علينا بالكفر، و يستحلون دماءنا، أكفارهم؟ قال: لا فكيف إذا قال: لا حتى يجعلوا مع الله شريكا مثني مثني. قال طاؤس: كاني أنظر إلى إصبع ابن عمر رضي الله عنهما وهو يحركها.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الکریم بن ابی الخارق رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا یہ ہمارے تالے چوری کر لیتے ہیں اور ہمارے دروازے کھول دیتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں کیا تم نہیں دیکھتے وہ لوگ قرآن مجید کی تاویل کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور ہمارے خون کو حلال جانتے ہیں کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں تو کیسے ہو گا جب انہوں نے ”لا“ (نہیں) کہا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور دو شریک ٹھہرائیں۔“

حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ اسے حرکت دے رہے ہیں۔

۳۷۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه قال: كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اذهبوا بنا نعوذ جارا هذا اليهودي، قال: فأتيناه، فقال: كيف أنت؟ وكيف؟ فسأله ثم قال: يا فلان: إشهد أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، فنظر الرجل إلى أبيه و كان عند رأسه، فلم يرد عليه شيئا، فسكت، فقال: يا فلان: إشهد أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، فنظر الرجل إلى أبيه فلم يكلمه فسكت ثم قال يا فلان إشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فقال له أبوه: إشهد له فقال: أشهد أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحمد لله الذي أعتق بي نسمة من النار. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بعبادة اليهودي والنصراني والمجوسي بأسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابن بريدة السلمي رحمہ اللہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمیں لے جاؤ کہ

۱۔ کیونکہ گناہ کبیر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا یا اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

ہم اپنے پڑوسی اس یہودی کی پیار پرسی کریں فرماتے ہیں پس ہم اس کے پاس گئے تو آپ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ مزید کیفیت پوچھی پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر ہانے تھا اس نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہا۔“

نبی اکرم ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ خاموش رہا۔“

آپ نے پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ اب اس کے باپ نے کہا گواہی دو تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی حمد ہے جس نے ایک ذی روح کو میری وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم کسی یہودی عیسائی اور مجوسی کی پیار پرسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔“

۳۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن طارق بن شهاب الأحمسي قال: جاء يهودي إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال أرايت قوله: "سارعوا إلى مغفرة من ربكم و الجنة عرضها السموات والأرض" فأين النار؟ قال عمر رضي الله عنه لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم: اجيبوه، فلم يكن عندهم فيها شيء، فقال عمر رضي الله عنه: أرايت النهار إذا جاء أليس يملأ السموات والأرض؟ قال: بلى، قال: فأين الليل؟ قال حيث شاء الله قال عمر والنار حيث شاء الله، فقال اليهودي: والذي نفسك بيده يا أمير المؤمنين إنها لفي كتاب الله المنزل كما قلت.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت قیس بن مسلم جدلی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ طارق بن شهاب الأحمسي سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا قرآن مجید کی اس آیت کے حوالے سے بتائیں کہ جہنم کہاں ہے۔“

ارشاد خداوندی ہے!

سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ. (بقرہ سورہ آل عمران آیت ۱۳۳)

۱۔ خصوصاً جب مقصد یہ ہو کہ وہ دین اسلام کی طرف آئے اور اسلام قبول کر سکیں تو اس صورت میں یہ نہایت مستحسن اقدام ہے۔ ۱۲۔ اگر یہودی

اپنے رب کی طرف سے بخشش کی جلدی کرو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی تمام آسمان اور زمین ہے۔“
حضرت عمر فاروق ”رضی اللہ عنہ“ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے جواب دو تو ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا
حضرت عمر فاروق ”رضی اللہ عنہ“ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب دن آ جاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کو بھر نہیں
لیتا؟ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے فرمایا رات کہاں ہے؟ اس نے کہا جہاں اللہ تعالیٰ چاہے حضرت عمر فاروق ”رضی
اللہ عنہ“ نے فرمایا جہنم بھی وہاں ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے۔“

یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں آپ کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی
کتاب میں اسی طرح ہے۔ (شاید تورات مراد ہو)

۳۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: بينا أنا عند عطاء بن أبي رباح فساله علقمة بن مرثد
الحضرمي قال: إن بمصرنا قوما صالحين، يقولون: شهدنا إنا مؤمنون شهدنا إنا من أهل الجنة،
قال: فقولوا: إنكم مؤمنون: ولا تقولوا: إنا من أهل الجنة، فوالله ما في السماء ملك مقرب
ولا من نبي مرسل ولا عبد صالح إلا الله عليه السبيل والحجة، أما ملك أطاع الله طاعة
حسنة، فالله من عليه بترك الطاعة فهو مقصر على شكرها، وأما نبي مرسل أو عبد صالح
اذنب، فالله عليه السبيل والحجة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں اس
دوران کے میں حضرت عطاء بن ابی رباح ”رحمہ اللہ“ کے پاس تھا تو حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی ”رحمہ اللہ“ نے
ان سے سوال کرتے ہوئے کہا ہمارے شہر میں نیک لوگوں کی ایک جماعت ہے وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں
کہ ہم مومن ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم جنتی ہیں۔“

فرمایا یوں کہو ہم مومن ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم جنتی ہیں اللہ کی قسم! آسمان میں جو بھی مقرب فرشتہ یا نبی
مرسل یا نیک بندہ ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے سوال اور حجت ہوگی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت کی
ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اس اطاعت کے بدلے احسان کیا تو اس کے شکر ادا کرنے میں کمی ہے اور نبی مرسل یا
نیک بندوں سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پوچھ گچھ اور ان کے خلاف حجت و دلیل ہے۔“

۳۷۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن عبد الله بن رواحة
رضي الله عنه: أنه سمى شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأوصى بها جارية له
كانت في الغنم، وكان يتعاهدها وينظر إليها كلما أتى الغنم، حتى سمعت واصلت، فجاء
يوما ففقدتها من الغنم، فسالها عنها، فقالت: ضاعت ولطم وجهها فلما سري ذالك عند أبي

النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالقصة فقال لم املك نفسي ان لعطمتها قال: فأعظم ذلك
النبي صلى الله عليه وسلم وقال: لعلها مؤمنة، قال: يا رسول الله: إنها سوداء، قال: إيت بها،
فلما جاء بها قال لها النبي صلى الله عليه وسلم: أمؤمنة أنت؟ قالت: نعم، قال: فأين الله؟
قالت: في السماء قال: من أنا؟ قالت: أنت رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
هي مؤمنة، قال: فقال عبد الله بن رواحة رضي الله عنه: فهي حرة يا رسول الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم
سے عطاء بن ابی رباح ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا وہ عبد اللہ بن رواحہ ”رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
ایک بکری رسول اکرم ﷺ کے لئے موٹی تازی کی اور اپنی اس لونڈی کو وصیت کی جو بکریوں کے سلسلے میں مقرر تھی
وہ اس کا خیال رکھتے اور جب بھی بکریوں کے پاس جاتے اس کو دیکھتے۔“

حتیٰ کہ وہ موٹی ہوگئی اور ٹھیک ٹھاک ہوگئی ایک دن وہ تشریف لائے تو اسے گم پایا اس لونڈی سے اس
کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ضائع ہوگئی انہوں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور
اسے تھپڑ مار دیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا شاید وہ مومنہ ہو۔“

حضرت عبد اللہ بن رواحہ ”رحمہ اللہ“ نے عرض کیا حضور! وہ سیاہ فام ہے۔“ (اس کے ایمان کا علم نہیں ہے)
آپ ﷺ نے فرمایا! اسے لاؤ جب وہ اس لونڈی کو لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے
پوچھا کیا تو مومنہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا آسمان میں۔“
آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ
مومنہ ہے۔“

راوی فرماتے ہیں! حضرت عبد اللہ بن رواحہ ”رضی اللہ عنہ“ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آزاد ہے۔“
(انہوں نے آزاد کر دیا)

باب الشفاعة! شفاعت کا بیان!

۳۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: سألت عن قول الله: ”ربما يود
الذين كفروا لو كانوا مسلمين“ قال: يعذب الله قوما ممن كان يعبد ولا يعبد غيره، وقوما
ممن كان يعبد غيره، ثم يجمعهم في النار فيعير الذين كانوا يعبدون غير الله الذين كانوا
يعبدونه، فيقولون: عذبنا لأننا عبدنا غيره، فما أغنت عبادتكم إياه وقد عذبتم معنا، فيأذن
الرب تبارك وتعالى للملائكة والنبیین، فيشفعون، فلا يبقى في النار أحد ممن كان يعبد

إلا أخرجه، حتى يتناول للشفاعة إبليس لعبادته الأولى، قال: فيقول: "ربما يود الدين كفروا لو كانوا مسلمين."

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا!

رَبَّمَا يُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
(پہا الحجۃ)
بہت آرزوئیں کریں گے کافر کا شمسلمان ہوتے۔۔۔

تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرنے اور اس کے غیر کی پوجا نہ کرنے والوں میں سے ہوں گے اور اس قوم کو بھی (عذاب دے گا) جو اس کے غیر کی پوجا کرتے تھے پھر ان کو جہنم میں جمع کرے گا تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے غیر کی پوجا کرتے ہیں وہ ان کو عابد لائیں گے جو اس کی عبادت کرتے تھے اور کہیں گے ہمیں تو اس لئے عذاب ہوا کہ ہم نے غیر اللہ کی پوجا کی اور تمہیں اس کی عبادت نے کوئی فائدہ نہ دیا اور ہمارے ساتھ تمہیں بھی عذاب دیا گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انبیاء کرام کو اجازت دے گا تو وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر اسے نکال لے گا حتیٰ کہ شیطان بھی اپنی سابقہ عبادت کی وجہ سے شفاعت کی طرف متوجہ ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

رَبَّمَا يُودُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
(پہا الحجۃ)

۳۸۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ربعي بن حراش العنسي عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: يدخل الجنة قوم منتبين قد امتحنتهم النار.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ربعی بن حراش العنسی رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ لوگ (بھی بلاخر) جنت میں جائیں گے جن کے جسموں سے بدبو آئے گی اور آگ نے ان کے چمڑے اور گوشت کو جلا دیا ہوگا۔

۳۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعرارة عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنهما قال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم حتى لا يبقوا في النار إلا من ذكر الله. "ما سلككم في سقر؟ قالوا: لم نك من المصلين، ولم نك نطعم المسكين، وكنا نخوض مع الخائضين، و

كنا نكذب بيوم الدين حتى آتانا اليقين، فما تنفعهم شفاعة الشافعين."

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت سلمہ بن کھیل سے وہ ابو الزعرارة رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت میں کیا۔

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ ۚ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِينَ ۚ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمِ الْمَسْكِينِ ۚ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نَكْذِبُ بَيَّومِ الدِّينِ حَتَّى آتَانَا الْيَقِينَ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۚ
(پہا المدثر ۳۸۵-۳۸۶)

تمہیں جہنم میں کوئی بات لے گی؟ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ باطل میں مشغول ہوتے تھے اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ ہمارے پاس موت آگئی پس شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نے ان کو کوئی نفع نہ دیا۔

۳۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. قال: وسانئه عن هذه الآية: "ومن الليل فتعجده به نافلة لك عسلى أن يعثبك ربك مقاما محمودا" قال: المقام المحمود الشفاعة. قال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم فيؤتى بهم نهرا يقال له، الحيوان، فيغسلون فيه غسل الشعابير، ثم يدخلون الجنة فيسمون الجهنميين، ثم يطلبون إلى الله فيذهب ذلك الاسم عنهم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عطیہ بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنانا چاہئے۔

فرماتے ہیں آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۚ

(پہا الاسراء ۷۹)

اور رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھیں یہ آپ کے لئے (فرائض سے) زائد نماز ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

تو آپ نے فرمایا مقام محمود سے شفاعت مراد ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا۔“

پھر حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا اور ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جسے ”حیوان“ کہا جاتا ہے (یعنی آب حیات) اور ان کو چھوٹی ککڑیوں (خربوزہ) کی طرح غسل دیا جائے گا پھر جنت میں داخل کیا جائے گا ان کے جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا (جہنمی کہا جائے گا) پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں تو پھر وہ ان سے ان نام کو لے جائے گا۔“

۳۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن شداد بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه بمثل ذلك.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ شداد بن عبد الرحمن ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری ”رضی اللہ عنہ“ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن صهيب (الذي يقال له: الفقيه) عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه قال: سأله عن الشفاعة، فقال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم. قال: قلت له: فإين قول الله: ”يريدون أن يخرجوا من النار وما هم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم“؟ فقال: هذه في الذين كفروا، اقرأ ما قبلها.

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت یزید بن صہیب ”رحمہ اللہ“ سے (جن کو فقیر کہا جاتا تھا) روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر ”رضی اللہ عنہ“ سے شفاعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب دے گا ان کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا حضرت صہیب ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہاں گیا۔“

يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ

(پ الباقیہ ۳۷)

وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔“

۱۔ جس طرح خربوزہ کو لوگ دھو کر صاف کرتے ہیں ان کو بھی غسل دے کر صاف کیا جائے گا۔ ۱۲ ہزار دی

فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کافر ہیں اس سے پہلے کی آیت پڑھو۔“

باب التصديق بالقدر! تقدير کی تصدیق!

۳۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: سأله سراق بن مالك بن جعشم المدلجي رضي الله عنه فقال: يا رسول الله، أخبرنا عن عمرتنا هذه، ألعاننا هذا أم للأبد؟ قال: للأبد، أخبرنا عن ديننا هذا كأنما خلقنا له، في أي شئ العمل؟ في شئ قد جرت به الأقدام، وثبت به المقادير؟ أم في شئ نستأنف فيه العمل؟ قال: في شئ قد جرت به الأقدام، وثبت به المقادير، قال: فقيم العمل يا رسول الله؟ فقال: إعملوا، فكل عامل ميسر، من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، ثم تلا هذه الآية: فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى، وأما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو الزبیر ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری ”رضی اللہ عنہ“ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضرت سراق بن مالک بن جعشم المدلجی ”رضی اللہ عنہ“ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے اس عمرہ کے بارے میں ہمیں بتائیں کیا یہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے ہے پوچھا ہمارے دین کے بارے میں بتائیے گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے تو عمل کی کیا ضرورت ہے گویا یہ ایسے کام کے بارے میں ہے جس کے ساتھ قلمیں جاری ہو چکی ہیں اور اس کے ساتھ تقدیر ثابت ہو چکی ہیں۔“

یا اس چیز میں ہے جس میں ہم عمل کا آغاز کریں گے فرمایا اس میں جس میں قلمیں چل چکی ہیں اور تقدیریں ثابت ہو چکی ہیں پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا تم عمل کرو ہر عمل والے کے لئے عمل آسان کر دیا گیا جو آدمی اہل جنت ہے اسے اعمال جنت کے لئے آسانی دی گئی اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے اہل جہنم کے کام آسان ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔“

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۖ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ۖ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۖ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۖ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى. (پ الباقیہ ۱۰ تا ۱۵)

۱۔ یعنی جو لوگ کافریں ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے ان کے بارے میں فرمایا وَتَغْفِرُ مَا ذُوقُوا ذَلِكَ لَنْ يُشَآءَ اور اس (شرک و کفر) کے علاوہ جو کچھ ہے وہ جس کے لئے چاہے بخش دے۔

تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری اور سب سے اچھی (ملت) کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے کج کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی (ملت) کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کریں گے۔“

۳۸۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع عن مصعب بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما من نفس إلا قد كتب الله مدخلها ومخرجها وما هي لأقية، فقال رجل من الأنصار، ففيم العمل يا رسول الله؟ قال: كل من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة، ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، فقال الأنصاري الآن حق العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے وہ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ سے وہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ اور جو کچھ اسے ملنے والا ہے (سب کچھ) لکھ دیا ہے انصار میں سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا جو جنتی ہوگا اس کے لئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے گئے اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے جہنمیوں کے اعمال آسان کر دیئے گئے انصار نے کہا اب عمل ثابت ہو گیا۔“

۳۸۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد الحضرمي عن يحيى بن عمر قال: بينما نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ رأيت ابن عمر رضي الله عنهما قاعدا في جانب، فقلت لصاحبي هل لك أن تأتي ابن عمر فتسأله عن القدر؟ فقال: نعم فقلت: دعني حتى أكون أنا الذي أسأله فبأنسي أرفق به منك، فأتيناه فقعنا إليه، فقلت له: يا أبا عبد الرحمن: إنا قوم نقلب في هذه الأرضين، فربما قدمنا البلد به قوم يقولون: لا قدر، قال: أبلغوهم أني منهم برئ، وأنني لو أجد أعوانا لجاهدتهم، قال: ثم أنشأ يحدثنا قال: بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه، إذا أقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح، عليه ثوب بيض فقال: السلام عليك يا رسول الله: السلام عليكم، فرد النبي صلى الله عليه وسلم وردنا، ثم قال: أدنو يا رسول الله: فقال: أدنه، فلنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يا رسول الله: فقال: أدنه، فلنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يا رسول الله: فقال: أدنه فلنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له ثم قال: أدنو يا رسول الله فقال: أدنه

حتى جلس، فالتصق ركبتيه بركبتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال: أخبرني عن الإيمان ما هو؟ قال: الإيمان بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره من الله، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن شرائع الإسلام ما هي؟ قال: إقام الصلوة وإيتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم شهر رمضان، والاغتسال من الجنابة، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن الإحسان ما هو؟ قال: تعمل لله كأنك تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراك، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، كأنه يعلم. قال: فأخبرني عن قيام الساعة متى هو؟ قال: ما المسؤول عنها بأعلم من السائل، قال صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، فأنصرف ونحن نراه، إذ قال النبي صلى الله عليه وسلم: عسى بالرجل، فسرنا في أثره، فما ندري أين توجه؟ ولا رأينا منه شيئا، فذكرنا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: هذا جبريل، أناكم يعلمكم معالم دينكم، ما أتاني في صورة قط إلا وأنا أعرفه فيها قبل هذه الصورة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد الحضرمی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ یحییٰ بن عمر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں تھے تو میں نے اچانک دیکھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کے ایک کنارے میں تشریف فرما ہیں میں نے اپنے ساتھی سے کہا کیا تم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر ان سے تقدیر کے بارے میں پوچھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے کہا رہنے دو میں خود جا کر ان سے پوچھتا ہوں تمہاری نسبت میرا ان سے زیادہ تعارف ہے پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔“

میں نے عرض کیا اے ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ! ہم ایسی قوم ہیں کہ اس زمین پر سفر کرتے رہتے ہیں تو بعض اوقات ہم ایسے شہر میں جاتے ہیں جہاں ایک قوم تقدیر کا انکار کرنے والی ہوتی ہے۔“

انہوں نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں اور اگر مجھے مددگار (ساتھی) مل گئے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔“

راوی فرماتے ہیں! پھر انہوں نے ہم سے بیان کرنا شروع کیا فرمایا ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آیا اس کی زلفیں بہت حسین تھیں اور خوشبو بھی اچھی تھی اس نے سفید لباس پہن رکھا تھا اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ! السلام علیکم“ نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی جواب دیا پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں قریب ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تو وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہوا پھر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ!

میں قریب ہو جاؤں؟ حتیٰ کہ وہ بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنوں کو رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیا پھر کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر کے خیر و شر کی دل سے تصدیق کرو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔
ہمیں اس قول ”آپ نے سچ فرمایا“ پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے اس نے کہا مجھے ارکان اسلام کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا۔“

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور راوی فرماتے ہیں! ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔
(پھر) اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے عمل کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔“

پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے کہ کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا ہمیں اس کے قول آپ نے سچ فرمایا پر تعجب ہوا وہ چلا گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کو بلاؤ ہم اس کے پیچھے گئے لیکن ہمیں پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر گیا ہے اور نہ ہم نے اس کی کوئی علامت پائی ہم نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ جبریل (علیہ السلام) تھے جو تمہارے پاس آئے تھے وہ تمہیں تمہارے دین کے احکام سکھانے آئے تھے اس صورت سے وہ پہلے جس صورت میں بھی آئے میں نے ان کو پہچان لیا۔“

۳۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الأعلى التيمي عن أبيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: بينما هو يخطب الناس بالجابية إذ قال في خطبة: إن الله يضل من يشاء، ويهدي من يشاء، فقال قس من تلك القسوس: ما يقول أمير المؤمنين؟ قالوا: يقول: إن الله يضل من يشاء، ويهدي من يشاء فقال: برگشت، الله أعدل من أن يضل أحدا، فبلغت عمر بن الخطاب رضي الله عنه مقالته فقال: كذبت، بل الله أضلك، والله لو لا عهدك لضربت عنقك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مقام جابیہ (مشق کی ایک جگہ) میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ نے خطبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہے ہدایت

۱۔ بعض لوگ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کا علم نہیں تھا حالانکہ یہ استدلال درست نہیں کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے علم نہیں بلکہ یہ بتایا کہ تم سے زیادہ نہیں جانتا اور جب آپ نے نشانیاں بتادیں تو وقت کے بارے میں بھی بتا سکتے تھے لیکن حکمت خداوندی کے تحت اس کو بھی رکھا گیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

دیتا ہے۔“

تو وہاں علماء میں سے ایک عالم نے پوچھا امیر المومنین کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اس نے کہا وہ پھر گیا اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ کرنے سے زیادہ عدل کرنے والا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک اس کی بات پہنچی تو آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گمراہ کر دیا اگر تم سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔“

۳۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن أبي واثلة أو ابن واثلة (شك محمد) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال: تكون النطفة في الرحم أربعين يوما، ثم تكون علقة أربعين يوما، ثم تكون مضغة أربعين يوما، ثم ينشأ خلقه، فيقول: رب، اذكر وانشئ؟ شقي أو سعيد؟ وما رزقه؟ قال محمد: وبه نأخذ، الشقي من شقى في بطن أمه، والسعيد من وعظ بغيره.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے ابو واثلہ یا ابن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مادہ منویہ رحم میں چالیس دن ٹھہرتا ہے پھر جما ہوا خون بن جاتا ہے پھر گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق فرماتا ہے پھر وہ (نر) کہتا ہے اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث، بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اور اس کا رزق کیا ہے؟
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت لکھا گیا ہے اور نیک بخت وہ ہے جس کو اس کے غیر سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔“

باب ما يحل للرجل الحر من التزويج!

۳۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في قال الله: "والمحصنات من النساء إلا ما ملكت أيمانكم" قال: كان يقول: "فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى و ثلاث و رباع" قال: أحل لكم أربع، و حرمت عليكم أمهاتكم إلى آخر الآية، قال: حرمت عليكم المحصنات إلا ما ملكت أيمانكم بعد الأربع.

آزاد مرد کتنی بیویاں رکھ سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سے قیس بن مسلم

الحجلی "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے اللہ عزوجل کے اس قول
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (پ ۵ النساء ۲۳)
اور بے خاوند عورتیں مگر جن لونڈیوں کے تم مالک بن جاؤ۔
اور ارشاد خداوندی ہے!

فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ (پ ۵ النساء ۳)
پس نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین اور چار چار۔
اور فرمایا خُورِ مَثْنَى عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ (پ ۵ النساء ۲۳) آیت کے آخر تک (عمرات کا ذکر کریں) تو فرماتے ہیں تم اس پر چار
ر عورتوں کے بعد وہ عورتیں حرام کر دی گئیں جو کسی کے نکاح میں البتہ لونڈیاں رکھ سکتے ہو۔

۳۹۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا نكح الرجل الأمة على
الحرّة فنكاح الأمة فاسد، وإذا نكح الحرّة على الأمة أمسكهما جميعاً، ويقسم للحرّة ليلتين،
وللأمة ليلة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص آزاد عورت کے بعد
لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہو جائے گا اور جب لونڈی سے نکاح کے بعد آزاد عورت سے نکاح
کرے تو دونوں کو رکھ لے اور آزاد عورت کے لئے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات مقرر کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۹۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: للحر أن يتزوج أربع
مملوكات وثلثاً واثنتين وواحدة قال محمد: وبه نأخذ له أن يتزوج من الإماء ما يتزوج من
الحرّات، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ
سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد مرد چار لونڈیوں تین دو اور ایک لونڈی
سے نکاح کر سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ حقیقی تعداد میں آزاد عورتوں سے
نکاح کر سکتا ہے اسی تعداد میں لونڈیوں سے بھی نکاح کر سکتا ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ نکاح صرف چار عورتوں سے ہو سکتا ہے اس سے زیادہ تعداد میں نہیں رکھ سکتے البتہ لونڈیاں رکھنے پر کوئی پابندی نہیں ۱۲ اجزائی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما يحل للعبد من التزويج!

۳۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس للعبد أن يتزوج إلا
حرتين أو مملوكتين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کے لئے کتنی بیویاں رکھنا جائز ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام صرف دو آزاد عورتوں یا
دو لونڈیوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۹۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يحل للعبد أن يتسرى، ولا
يحل له فرج إلا بنكاح يزوجه مولاه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله
تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کے لئے کسی کو لونڈی کے طور پر
رکھنا جائز نہیں اور اس کے لئے کسی (عورت) سے جماع بھی جائز نہیں البتہ یہ کہ اس کا مالک اس کا نکاح کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۹۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا اسماعيل بن أمية المكي عن سعيد ابن أبي
سعيد المقبري عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا يحل فرج من المملكات إلا من ابتاع، أو
وهب، أو تصدق، أو اعتق جاز، يعني بذلك المملوك. قال محمد: وبه نأخذ، يعني أن
المملوك لا يحل له فرج إلا بنكاح، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم
سے اسماعیل بن امیہ المکی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن ابی سعید مقبری رحمہ اللہ سے اور حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لونڈیوں کی شرمگاہیں اسی کے لئے جائز ہیں جو ان کو خرید لے

یا لونڈی کو ہیہ کیا جائے یا صدقہ کیا جائے یا غلام کو آزاد کیا جائے تو لونڈی سے جماع کر سکتا ہے۔“^۱
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ مملوک (غلام) کے لئے نکاح کے علاوہ جماع کرنا جائز نہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۹۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يصلح للعبد أن يتسرى، ثم تلى هذه الآية: "إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم" فليست له بزوجة ولا ملك يمين، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کسی کو لونڈی نہیں بنا سکتا پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ الا علیٰ أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم (سورۃ المؤمن آیت ۶)

مگر جو ان کی بیویاں ہیں یا ان کی ملک میں ہوں تو اس کے لئے نہ یہ بیوی ہے اور نہ ہونڈی۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۹۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد: إذا تزوج مولا فإلطلاق بيد العبد، وإذا تزوج العبد بغير إذن مولا فإلطلاق بيد مولا، و يأخذ من المرأة ما أخذت من عبده قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس غلام کے بارے میں کہ جب اس کا مالک اس کا نکاح کرے تو طلاق (اسی غلام کے اختیار میں ہے اور جب غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو طلاق کا اختیار اس کے مالک کو ہوگا اور وہ عورت سے لے لے جو کچھ اس نے اس کے غلام سے لیا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۹۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تزوج العبد بغير إذن مولا فنكاحه فاسد، وإن أذن له بعد ما تزوج فنكاحه ثابت. قال محمد: وبه نأخذ وإنما يعني بقوله إن أذن له بعد ما تزوج يقول: إن أجاز ما صنع فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ جب تک وہ غلام ہے لونڈی سے جماع نہیں کر سکتا کیونکہ لونڈی سے جماع ملک کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی اجازت صرف مالک کو ہے غلام (مملوک) تو خود کسی کی ملکیت میں ہے وہ لونڈی کا مالک کیسے ہو سکتا ہے ہاں آزاد کر دیا جائے تو پھر ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے اور اگر وہ اسے نکاح کرنے کے بعد اجازت دے تو یہ ثابت ہو جائے گا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور نکاح کرنے کے بعد اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ کہے جو کچھ غلام نے کہا وہ درست ہے تو جائز ہو جائے گا۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الرجل يزوج أم ولدہ!

۳۹۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ولد أم الولد من غير سيلها إذا ولدته وهي أم ولد بمنزلتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کسی شخص کا اپنی ام ولد کو کسی کے نکاح میں دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔“

ام ولد کی اس کے آقا کے علاوہ کسی سے اولاد جب وہ اسے جنے اور وہ ام ولد ہو تو وہ (حکم میں) اسی کی طرح ہے۔“ (جو حکم ام ولد کا ہے وہی اسی کی اولاد کا ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يزوج أم ولد عبدا فتلد أولاداً لم يموت قال: هي حرة، وأولادها أحرار، وهي بالخيار، إن شاءت كانت مع العبد، وإن شاءت لم تكن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولها الخيار أيضا وإن كانت تحت حر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی ام ولد کا نکاح کسی غلام سے کرے پھر اس عورت کے ہاں اولاد پیدا ہو پھر وہ شخص (مالک) مر جائے تو وہ عورت آزاد ہوگی اس کی

اولاد بھی آزاد ہوگی اور عورت کو اختیار حاصل ہوگا چاہے تو اس کے غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اگر وہ کسی آزاد کے نکاح میں ہو تب بھی اسے اختیار ہوگا۔“

باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة

۴۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يتزوج وهو صحيح أو يتزوج وبه بلاء: لم تخير امرأته ولا أهلها، إنها امرأته ابتداء، لا يجبر على طلاقها. قال: وإن تزوجها وهي هكذا فهي بملك المنزل. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فإن كانت المرأة بها العيب فالقول ما قال أبو حنيفة، وإن كان الرجل به العيب فكان عيبا يحتمل فالقول عندنا ما قاله أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وإن كان عيبا لا يحتمل فهو بمنزلة المحبوب والعين، تخير امرأته، فإن شئت أقامت معه، وإن شاءت فارقت.

عورت یا مرد نکاح کے وقت عیب دار ہوں!

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا حالت صحت میں نکاح کرتا ہے یا نکاح کرتے وقت اس میں کوئی خرابی ہے تو اس کی بیوی یا اس کے گھر والوں کو کوئی اختیار نہیں ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے اس کی بیوی اور اس شخص کو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا وہ فرماتے ہیں اگر نکاح کے وقت عورت کی یہ حالت ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

اور ہمارا یہ کہنا کہ عورت میں عیب ہو تو اس میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول معتبر ہے فرماتے ہیں اگر مرد میں عیب ہو اور وہ قابل برداشت ہو تو اس سلسلے میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر عمل ہوگا اور اگر وہ عیب قابل برداشت نہ ہو تو وہ محبوب اور عین کی طرح ہے عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو علیحدگی اختیار کر لے۔“

۴۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة وبها عيب أو داء: إنها امرأته، طلق أو أمسك: ولا تكون في هذا بمنزلة الإماء أن يردها من عيب، وقال: رأيت لو كان بالرجل عيب أكان لها أن تردّه؟ قال محمد: وبه نأخذ، لأن الطلاق بيد الزوج،

إن شاء طلق، وإن شاء أمسك، ألا ترى أنه لو وجدها رتقاء لم يكن له خيار، لأن الطلاق بيد، ولو وجدته محبوبا كان لها الخيار، لأن الطلاق ليس بيدھا و كذلك إذا وجدته مجنونا موسوسا يخاف عليها قتله، أو وجدته مجنونا منقطعا لا تقدر على الذنوب منه وأشباه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا أشد من العينين والمحبوب وقد جاء في العين أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: إنها تزجل سنة ثم تخير، وجاء أيضا في الموسوس أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، أنه أجلها ثم خيرها، وكذلك العيوب التي لا تحتمل هي أشد من المحبوب والعين.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس میں کوئی عیب یا بیماری ہو تو وہ اس کی بیوی رہے گی چاہے طلاق دے چاہے روک لے یہ لوٹ پوٹ کی طرح نہیں ہوگی کہ عیب کی وجہ سے واپس کر دے۔“

اور فرماتے ہیں بتاؤ اگر مرد میں عیب ہو تو عورت کو اسے رد کرنے کا حق ہے؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہوتا ہے چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے کیا تم نہیں دیکھتے اگر وہ اسے یوں پائے کہ اس سے جماع ممکن نہ ہو تو مرد (رد کرنے کا) کو اختیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کو طلاق کا حق حاصل ہے اور اگر عورت اس کو محبوب پائے تو (اس کو اختیار ہے کیونکہ اسے طلاق (دینے) کا اختیار نہیں ہے اس طرح جب عورت اپنے خاوند کو پاگل یا موسوس کا شکار پائے اور قتل کرنے کا خوف ہو یا وہ کوڑھ کا رہو یعنی عورت کے پاس جانے کے قابل نہ ہو یا اس قسم کا کوئی اور ناقابل برداشت عیب ہو تو یہ عین اور محبوب سے بھی زیادہ سخت ہو اور عین کے بارے میں آیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے ایک سال کی مہلت دی جائے علاج وغیرہ کرائے پھر عورت کو اختیار ہو گا۔“

موسوس کے شکار آدمی کے بارے میں بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اسے مہلت دی عورت کو اختیار دیا گیا اسی طرح وہ عیب جو ناقابل برداشت ہیں تو وہ شخص محبوب اور عین سے زیادہ سخت ہے۔“

۴۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فيجدنها مجنونة أو برصاء قال هي امرأته، إن شاء طلق إن شاء أمسك. قال محمد: وبه نأخذ لأن الطلاق بيد.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پس اس کا کوڑھ کی مریضہ پائے یا برص (جسم پر سفید) دانے تو فرمایا وہ اس کی بیوی ہے چاہے اسے طلاق دے اور چاہے روک لے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار تو اسی (مرد) کو ہے۔“

باب مانہی عنہ من التزویج واستیمار البکر!

۳۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ قال: حدثنا عبد الملک بن عمیر عن رجل من أهل الشام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: أتاه رجل فقال: یا رسول اللہ أتزوج فلانة؟ فنہاه عنها، ثم أتاه ثلث مرات، فنہاه، ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سوداء ولود أحب إلی من حسناء عاقر، إني مکائر بکم الأمم، حتی أن السقط یظل محببنا یقال له: ادخل الجنة، فیقول لا، حتی یدخل أبواي.

جس نکاح سے منع کیا گیا اور کنواری لڑکی سے اجازت لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ شام کے ایک شخص سے اور وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں فلاں عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں آپ نے اسے روک دیا پھر تین مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے منع فرما دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ رنگ کی بچے جننے والی مجھے خوبصورت بانجھ کے مقابلے میں پسند ہے بیشک میں باقی امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا حتیٰ کہ تمام بچہ رک جائے گا اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ کہے گا نہیں حتیٰ کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔“

۳۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن ابراہیم قال: لا تنکح البکر حتی تستامر، ورضائها سکوتها، وقال: وهي أعلم بنفسها، لعل بها عیبا لا یستطیع لها الرجال معه، قال محمد: وبہ نأخذ، لا نری أن تتزوج البکر البالغة إلا بإذنہا، زوجها والد أو غیرہ، ورضائها سکوتها، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کنواری عورت سے اس کی اجازت لینے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور اس کی رضا اس کا خاموش رہنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں وہ نفس کے بارے میں زیادہ جانتی ہے شاید اس میں کوئی عیب ہو جس کی وجہ سے مرد اس کا قرب اختیار نہ کر سکے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے خیال میں کنواری بالغہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اس کا باپ نکاح کر لے یا کوئی دوسرا اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من تزوج ولم یفرض لها صداقها حتی مات!

۳۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما: أن رجلا أتاه، فسأله عن رجل تزوج امرأة ولم یفرض لها صداقا، ولم یدخل بها حتی مات، قال: ما بلغني فی هذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شئی قال: فقل فیہا برایک، قال: أری لها الصداق كاملا، ولها المیراث، وعلیها العدة. فقال رجل من جلسائه قضیت والذي یحلف به بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق الاشجعیة، قال: ففرح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرحة ما فرح قبلها مثلهما، لموافقة رایہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. قال محمد: وبہ نأخذ، لا یجب المیراث والعدة حتی یكون قبل ذلك صداق، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ. قال محمد والرجل الذي قال لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ما قال معقل بن یسار الاشجعی رضی اللہ عنہ، وکان من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا اور پھر خاوند فوت ہو گیا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہیں کیا اور جماع سے پہلے فوت ہو گیا انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کی طرف سے مجھے کوئی بات نہیں پہنچتی اس نے کہا اپنی رائے سے فرمادیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس کے لئے کا مہر نہیں ہے البتہ اس کے لئے وراثت بھی ہے اور اس پر عدت بھی لازم ہے۔“

وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس کے نام سے قسم کھائی جاتی ہے آپ نے وہی فیصلہ فرمایا جو رسول اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق الاشجعیہ "رضی اللہ عنہا" کے بارے میں فرمایا تھا۔
راوی فرماتے ہیں (اس پر) حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہ ہوئے تھے کیونکہ ان کی رائے رسول اکرم ﷺ کے قول کے موافق ہو گئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وراثت اور عدت اس وقت واجب نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے مہر واجب نہ ہو اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے یہ گفتگو کرنے والے حضرت معقل بن یسار "رضی اللہ عنہ" ہیں اور وہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام "رضوان اللہ علیہم" میں سے ہیں۔"

باب من تزوج امرأة في عدتها ثم طلقها!

۳۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة في عدتها ثم يطلقها قال: لا يقع عليها طلاقه، وإن قذفها لم يجلد ولم يلاع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کسی عورت سے عدت کے دوران نکاح کرنا پھر اسے طلاق دے دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کر کے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے آپ فرماتے ہیں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر وہ اس پر الزام لگائے تو اسے کوڑے نہیں لگائیں جائیں گے اور نہ امان ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في امرأة تزوجت في عدتها فولدت:

إن ادعاه الأول فهو ولده، وإن نفاه الأول فادعاه الآخر فهو ولده، وإن شكافيه فهو ولدهما،

يرثهما ويرثانه قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكن نرى إذا طلقها فتزوجها غيره في عدتها

فدخل بها، فإن جاءت بولد ما بينها وبين مستنين منذ دخل بها الآخر وهو ابن الأول، وإن كان

لہ اس لئے کہ دوسرے آدمی کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح حرام ہے لہذا جب نکاح نہیں ہوا تو عدت بھی نہیں اور چونکہ نکاح شہہ گیا ہے لہذا قطعی طور پر ثابت نہیں کیا جاسکا اس لئے کوڑے نہیں لگائیں گے اور لعان تب ہوتا ہے جب وہ اس کی بیوی ہوتی ۱۲ ہزار روپی

لاكثر من مستنين فهو ابن الآخر، وكان أبو حنيفة يقول نحو ما من ذلك في الطلاق البائن أيضا.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو عدت کے دوران نکاح کرے۔ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے اگر اس کا پہلا خاوند اس بچے کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اس کے دوسرے خاوند دعویٰ کرے تو دوسرے کا ہوگا اور اگر دونوں شک کریں تو دونوں کا بچہ قرار پائے گا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت کے دوران دوسرے آدمی نے اس سے نکاح کر کے جماع بھی کیا تو اگر وہ بچہ اس وقت سے لے کر دوسالوں کے اندر اندر پیدا ہوا تو پہلے خاوند کا ہوگا اور دوسال سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہوا تو دوسرے خاوند کا ہوگا اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" طلاق بائن کے بارے میں بھی اسی قسم کی بات فرماتے ہیں۔

۳۰۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي طالب رضي الله عنه

أنه قال في المرأة تتزوج في عدتها قال: يفرق بينها وبين زوجها الآخر، ولها الصداق منه بما

استحل من فرجها، وتستكمل ما بقي من عدتها من الأول، وتعتد من الآخر عدة مستقلة، ثم

يتزوجها الآخر إن شاء. قال محمد: وبهذا كله نأخذ: إلا أنا نقول: تستكمل عدتها من الأول،

وتحتسب بما مضى من ذلك من عدة الآخر إلى استكمالها عدة الأول، وتعتد ما بقي من

عدة الآخر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں

انہوں نے اس عورت کے بارے میں جو عدت کے دوران نکاح کرے فرمایا اس کے اور اس کے خاوند کے

درمیان تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا اور

پہلے خاوند کی بقیہ عدت پوری کر کے دوسرے کی مستقل عدت گزارے پھر دوسرے سے نکاح کرے اگر چاہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہم کہتے ہیں کہ پہلے

خاوند کی عدت مکمل کرے اور جس قدر وقت گزرا ہے اس کو پہلی عدت کی تکمیل میں شمار کر کے باقی کو دوسری عدت

میں شمار کرے۔"

۳۱۰۔ محمد قال: أخبرنا سعيد بن أبي عروبة عن أبي معشر عن إبراهيم النخعي قال: إذا

دخلت عدة في عدة كانت عدة واحدة. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبهذا نأخذ: وهو تفسير قولنا في الحديث الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن ابی عروبہ رحمہ اللہ نے خبر دی کہ انہوں نے ابو محشر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب ایک عدت دوسری میں داخل ہو جائے تو وہ ایک ہی عدت ہوتی ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ پہلی حدیث میں ہمارے قول کی وضاحت ہے۔

باب ما إذا دخلت المراتن كل واحدة منهما على زوج صاحبها!

۳۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أدخلت المراتن كل واحدة منهما على أخ زوجها فوطئت كل واحدة منهما فإنه ترد كل واحد منهما إلى زوجها، ولها الصداق بما استحل من فرجها، ولا يقربها زوجها حتى تنقضي عدتها. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جب دو بہنیں بدل کر ایک دوسرے کے خاوند کے پاس چلی جائیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی کہ وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو عورتیں اپنے اپنے خاوند کے بھائی (دوسری کے خاوند) کے پاس چلی جائیں اور ان میں سے ہر ایک جماع بھی کر لے تو دونوں کو ان کے خاوند کی طرف لوٹایا جائے اور اس جماع کی وجہ سے مہر بھی لازم ہوگا اور جب تک عدت ختم نہ ہو خاوند اس کے قریب نہ جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من تزوج مختلة أو مطلقة!

۳۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن المولى منها والمختلة إن زوجها لا يقدر على أن يرجعها إلا بنكاح جديد، وإن مات لم يوارثا، لأن الطلاق بائن، ولكنه يطلق ما دامت في العدة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

خلع کرنے والی یا مطلقہ سے نکاح کرنا!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی کہ وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت سے ایلاء کیا جائے یا خلع ہو جائے تو اس کا خاوند جب تک جدید نکاح نہ کرے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ مرجائے تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں۔ (یعنی ان میں سے کوئی ایک مرجائے) کیونکہ یہ طلاق بائن ہے البتہ جب تک (عورت) عدت میں ہو اسے (مزید) طلاق دی جا سکتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تزوج الرجل المختلة، والمولى منها، والتي اعتقت في عدتها، ثم طلق قبل أن يدخل بها فلها الصداق. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى وكذلك قوله في كل امرأة كانت من رجل في عدة من نكاح جائز أو فاسد أو غير ذلك مثل عدة أم الولد، فيتزوجها في عدتها منه ثم يطلقها قبل أن يدخل بها تطليقة: فعليه الصداق كاملاً، والتطليقة يملك فيها الرجعة عليها، والعدة مستقبله من يوم طلقها. قال محمد: ولستأ نأخذ بهذا، ولكنه إذا طلقها قبل أن يدخل بها فلها عليه نصف الصداق، ولا رجعة له عليها، وتستكمل ما بقي من عدتها، وهو قول الحسن البصري، وعطاء بن أبي رباح، وأهل الحجاز، ورواه بعضهم عن الشعبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی کہ وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس نے خلع کیا یا اس سے ایلاء کیا گیا یا اسے عدت کے دوران آزاد کیا گیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے تو اس کے لئے مہر ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر وہ عورت جو کسی شخص سے نکاح صحیح یا فاسد کے بعد اس کی عدت میں ہو یا اس کے علاوہ کوئی صورت ہو مثلاً ام ولد کی عدت ہو اور عدت کے دوران اس سے نکاح کر کے جماع سے پہلے ایک طلاق دے دے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا اور اس طلاق میں رجوع کا مالک ہوگا اور طلاق والے دن سے مستقل عدت شروع ہوگی۔

۱. جب کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو اس قسم کو ایلاء کہا جاتا ہے ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ قسم کھانے کے بعد چار مہینے کے اندر راند رجوع کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے ورنہ عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ ۱۲ ہزار روپی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے لیکن جب وہ جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف مہر لازم ہوگا وہ رجوع بھی نہیں کر سکے گا اور عورت باقی عدت کو مکمل کرے۔“

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ اور اہل حجاز کا یہی قول ہے ان میں بعض نے اسے حضرت امام شعی رحمہ اللہ سے روایت کیا۔“

باب من تزوج اليهودية أو النصرانية أنها لا تحصن!

۴۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بنكاح اليهودية والنصرانية على الحررة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد عورت پر یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۱۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه أنه تزوج يهودية بالمدائن، فكتب إليه عمر بن الخطاب: أن خل سبيلها، فكتب إليه: أحرام هي يا أمير المؤمنين؟ فكتب إليه: أعظم عليك أن لا تضع كتابي حتى تخلي سبيلها، فإني أخاف أن يقتدي بك المسلمون، فيختاروا نساء أهل الذمة لجمالهن، وكفى بذلك فتنة لنساء المسلمين، قال محمد: وبه نأخذ، لا نراه حراماً، ولكننا نرى أن يختار عليهن نساء المسلمين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اسے چھوڑ دو انہوں نے آپ کی طرف لکھا کہ کیا یہ حرام ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا میں تمہیں تم دیتا ہوں کہ میرا خط رکھنے سے پہلے اس کو طلاق دے دو مجھے ڈر ہے کہ مسلمان تمہاری اقتدا کرتے ہوئے ذلی لوگوں کی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اختیار کریں گے اور مسلمان عورتوں کے فتنہ کے لئے اتنی بات

ی کافی ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس عمل کو حرام نہیں سمجھتے لیکن ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان (ذی عورتوں) پر مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۱۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا يحصن المسلم باليهودية ولا بالنصرانية، ولا يحصن إلا بالحررة المسلمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان (مرد) یہودی اور عیسائی عورت (سے نکاح کی وجہ) سے محصن نہیں ہوتا اور وہ صرف مسلمان آزاد عورت کی وجہ سے محصن ہوتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من تزوج في الشرك ثم أسلم!

۴۱۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يتزوج في الشرك و يدخل بامرأته، ثم أسلم بعد ذلك ثم يزني: أنه لا يوجم حتى يحصن بامرأة مسلمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حالت شرک میں نکاح کرنے کے بعد اسلام لانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حالت شرک میں نکاح کر کے جماع بھی کرے پھر اس کے بعد اسلام قبول کرے پھر زنا کا مرتکب ہو تو اسے رجم نہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ مسلمان عورت سے (نکاح کر کے) محصن ہو۔“

۱۔ جب مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر اہل کتاب سے نکاح کیا جائے تو مسلمان عورتوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور ان کی طرف سے بغاوت کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔ ۱۲ ہزار روپی

۲۔ جب نکاح صحیح کے بعد عورت سے ایک بار بھی جماع کرے تو یہ شخص محصن کہلاتا ہے اور اب اگر وہ زنا کا مرتکب ہو تو اس سے رجم کیا جانا کہلاتا ہے۔ ۱۳ ہزار روپی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كانا يهوديين أو نصرانيين فأسلم الزوج فهما على نكاحهما، أسلمت المرأة أو لم تسلم، فإذا أسلمت المرأة عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلم أمسكها بالنكاح الأول، وإن أبي أن يسلم فرق بينهما. فإن كانا مجوسيين فأسلم أحدهما عرض على الآخر الإسلام، فإن أسلم كان على نكاحهما الأول، فإن أبي أن يسلم فرق بينهما. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو یہودی (مرد و عورت) ہو یا دو عیسائی (مرد و عورت) ہوں اور خاوند اسلام قبول کرے تو دونوں نکاح پر برقرار رہیں گے عورت اسلام قبول کرے یا نہ کرے اور اگر عورت اسلام قبول کرے تو پہلے نکاح کے ساتھ برقرار رہیں گے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں مجوسی (سارہ پرست) ہوں اور ان میں سے ایک اسلام قبول کرے تو دونوں پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه مثل عن اليهودي واليهودي يسلما، أو النصراني والنصرانية، قال: هما على نكاحهما، لا يزيدهما الإسلام إلا خيرا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ یہودی مرد و عورت یا عیسائی مرد و عورت اسلام قبول کریں (تو کیا حکم ہے) فرمایا وہ پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اسلام تو بھلائی ہی بڑھاتا ہے۔“ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أسلم الرجل قبل أن يدخل بامرأته وهي مجوسية عرض عليها الإسلام، فإن أسلمت فهي امرأته، وإن أبت أن تسلم فرق

بينهما، ولم يكن لها مهر، لأن الفرقة جاءت من قبلها، وإذا أسلمت قبل زوجها ولم يدخل بها عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلمت فهي امرأته، وإن أبي فرق بينهما، وكانت تطليقة بانئا، وكان لها نصف الصداق. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة إذا جاءت الفرقة من قبل الزوج كان ذلك طلاقاً وكان لها نصف الصداق، لأنه هو الذي أبي الإسلام، وإذا كانت المرأة هي التي أبت الإسلام فالفرقة من قبلها، فلا شئ لها من الصداق، وليست فرقتها بطلاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی مجوسیہ عورت سے جماع کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس عورت کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اس کی بیوی رہے گی اور اگر اسلام لانے سے انکار کر دے تو دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر نہیں ہوگا کیونکہ یہ جدائی عورت کی جانب سے آئی ہے اور جب وہ (عورت) خاوند سے پہلے اسلام قبول کر لے اور اس نے اس سے جماع بھی نہ کیا ہو تو خاوند کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو یہ اس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کرے تو دونوں میں جدائی کر دی جائے یہ طلاق بائن ہوگی اور عورت کے لئے آدھا مہر ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ جب جدائی خاوند کی جانب سے ہو تو یہ طلاق ہوگی اور عورت کے لئے نصف مہر ہوگا کیونکہ اسی (خاوند) نے اسلام (لانے) سے انکار کیا ہے اور جب عورت اسلام (لانے) سے انکار کرے تو تفریق اس کی جانب سے ہوگی اور اسے مہر میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور یہ تفریق طلاق نہیں ہوگی۔“

۳۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جاءت الفرقة من قبل الرجل فهي طلاق، وإذا جاءت من قبل المرأة فليست بطلاق، فإن كان دخل بها فلها المهر كاملاً، وإن لم يكن دخل بها فلا صداق لها إن كانت الفرقة من قبلها. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا في خصلة واحدة، فإن أبا حنيفة قال إذا ارتد الزوج عن الإسلام بانث المرأة منه، ولم يكن ذلك طلاقاً، وأما في قولنا فهو طلاق وهو قول إبراهيم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تفریق مرد کی جانب سے ہو تو

یہ طلاق ہے اور جب عورت کی طرف سے ہو تو یہ طلاق نہیں ہے اور اگر جماع کرے تو پورا مہر ہوگا اور اگر جماع نہ کرے تو عورت کے لئے مہر نہیں ہوگا اگر جدائی کا باعث وہ (عورت) ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ (ان میں سے) ایک بات کا انکار کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خاوند اسلام سے پھر جائے (مرتبہ ہو جائے) تو عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور طلاق نہیں ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ طلاق ہے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔“

باب الرجل يتزوج الأمة ثم يشتريها أو تعتق!

۴۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج الأمة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال: يطأها، وإن اعتقها فله أن يتزوجها، وإن طلقها الثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لوٹڈی سے نکاح کرنے کے بعد اسے خریدنا یا آزاد کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی لوٹڈی سے نکاح کرتا ہے پھر اسے ایک طلاق دے کر خرید لیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں وہ اس سے (بطور لوٹڈی) جماع کر سکتا ہے اور اگر آزاد کرے تو اس کے لئے اس سے نکاح کرنا جائز ہے اور اگر دو طلاقیں دینے کے بعد خریدے تو جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لئے حلال نہیں ہوگا۔“ (علامہ ضروری ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إذا طلق الحر الأمة تحتها فإنها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان إن كانت تحيض، فإن لم تكن تحيض فشهري ونصف، ولا تحل له حتى تنكح زوجا غيره. وإن طلق العبد امرأته وهي حرة بابت منه بثلاث منه، وعدتها ثلاث حيض إن كانت تحيض، فإن لم فإن لم تكن تحيض فعدتها ثلاثة أشهر. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، الطلاق بالنساء، والعدة بالنساء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آزاد آدمی اپنی بیوی کو جو کسی کی لوٹڈی ہے طلاق دے تو وہ دو طلاقیں سے جدا ہو جاتی ہے اور اس کی عدت دو حیض ہیں اگر اسے حیض آتا ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینہ عدت ہے اور جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند کے لئے) حلال نہیں ہوگی اور اگر غلام اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ (عورت) آزاد ہو تو وہ تین طلاقیں سے بائن (جدا) ہوتی ہے اور اس کی عدت تین حیض ہیں اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۲۴. محمد قال أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي قال: سمعت عطاء بن أبي رباح يقول: قال علي ابن أبي طالب رضي الله عنه: الطلاق بالنساء والعدة، فبهذا نأخذ، نقول: إذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلاث تطليقات وعدتها ثلاث حيض إن كان زوجها حرا أو عبدا: وإن كانت أمة فطلاقها الثتان وعدتهما حيضتان إن كان زوجها حرا أو عبدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابراہیم بن یزید المکی رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔“

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق (طلاق مطلقہ) تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام ہو اور اگر عورت لوٹڈی ہو تو اس کی طلاق دو طلاقیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ خاوند آزاد ہو یا غلام ہو۔“

۴۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج الأمة فتعتق قال: تخير فإن اختارت زوجها فهي امرأته، وإن اختارت نفسها فليس له عليها سبيل، وإن مات وقد اختارته فعدتها أربعة أشهر وعشرا، ولها الميراث، وإن مات وقد اختارت نفسها فعدتها ثلاث حيض، ولا ميراث لها قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو کسی لوٹڈی سے نکاح کرتا ہے پھر لوٹڈی کو آزاد کر دیا جاتا ہے اس کو اختیار ہوگا اگر اپنے خاوند کو اختیار کر لے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو اس شخص کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔“

اور اگر اس صورت میں جب اس نے خاوند کو اختیار کیا تھا خاوند مر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس

دن ہوگی اور اس (عورت) کو وراثت ملے گی اور اگر خاوند مر جائے جب کہ عورت نے اپنے آپ کو اختیار کیا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہوں گے اور اسے وراثت نہیں ملے گی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا اعتقت المملوكة ولها زوج خيرت، فإن اختارت زوجها فهمما على نكاحهما، فإن كان دخل بها فلها الصداق لمولاها، وإن اختارت نفسها ولم يدخل بها ففرق بينهما، ولم يكن لها صداق ولا لمولاها، لأن الفراق جاء من قبلها، ولم تكن فرقتها طلاقاً ولها أن تزوج من يومها إن شاءت. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب لونڈی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو اسے (لونڈی کو) اختیار ہوگا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ان کا نکاح برقرار رہے گا اب اگر وہ اس سے جماع کر چکا ہے تو اس کے لئے مہر ہوگا جو اس کے آقا کو ملے گا اور اگر وہ اپنے آپ کو اختیار کرتی ہے اور اس نے اس سے جماع بھی نہیں کیا تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اسے مہر نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کے مالک کو ملے گا۔ کیونکہ یہ تفریق عورت کی جانب سے آئی ہے اور یہ طلاق نہیں ہے اور اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اگر چاہے تو اسی دن نکاح کر لے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة يموئعتها زوجها فتعتق في عدتها: إنها تعد عدة الأمة، ولا ترث، فإن طلقها تطليقتين ثم اعتقت اعتدت عدة الأمة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس لونڈی کا خاوند مر جائے پس وہ عدت کے دوران آزاد کر دی جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے اور وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر وہ اسے دو طلاقیں دے پھر اسے آزاد کیا جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۲۸۔ محمد واسد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن المستورد بن الأحنف عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما: أن رجلاً أتاه فقال: إني تزوجت وليدة لعمي فولدت لي جارية، وإن عمي يريد بيعها، فقال: كذب، ليس له ذلك قال محمد: وبه نأخذ، ليس له أن يبيع، من ملك ذا رحم محرم فهو حر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ اور حضرت اسد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت سلمہ رحمہ اللہ سے وہ مستورد بن احنف رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے میرے لئے ایک بچی پیدا ہوئی اور میرا چچا اسے (اس بچی) کو فروخت کرنے کا ارادہ کرتا تو انہوں نے فرمایا وہ بھوت کہتا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ اسے بچ نہیں سکتا جو شخص کسی زنی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہے۔“

۳۲۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الأمة زوجها طلاقاً يملك الرجعة فاعتقت فعدتها عدة الحرة، وإن كان الزوج لا يملك الرجعة فعتقت فعدتها عدة الأمة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی کو اس کا خاوند ایسی طلاق دے جس میں رجوع کا مالک ہو۔ پھر وہ آزاد کر دی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے اور اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور اسے آزاد کیا جائے تو اس کی عدت لونڈی والی عدت ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من تزوج ثم فجر أحدهما!

۳۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن طالب رضي الله عنه قال: إذا تزوج الرجل المرأة ولم يدخل بها ثم زنى جلد وأمسك امرأته، وإن زنت هي ولم يدخل بها حتى يقام عليه الحد ففرق بينهما. قال محمد: وأما في قول أبي حنيفة وما عليها

لہ اسے بیچنے کا اختیار اس لئے نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی پوتی ہونے کی وجہ سے زنی رحم محرم ہے اور وہ خود بخود آزاد ہوگئی۔ ۱۲ ہزار روپی

العامة فهي امرأته على كل حال، إن شاء طلق وإن شاء أمسك، وهو قولنا.

نکاح کے بعد میاں بیوی میں سے کوئی گناہ (زنا) کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور (ابھی) اس سے جماع نہ کرے پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور وہ اپنی بیوی کو (اپنے پاس) روک سکتا ہے اور اگر وہ عورت زنا کرے اور مرد پر حد نافذ ہوئے تک جماع بھی نہ ہوا ہو تو دونوں میں تفریق کر دی جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور عام فقہاء کے نزدیک وہ ہر حال میں اس کی بیوی ہی رہے گا چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے اور یہی ہمارا قول ہے۔

۴۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: جاء رجل إلى علقمة بن قيس فقال: رجل فجر بامرأة، أله أن يتزوجها؟ قال: نعم، ثم تلا هذه الآية: "وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات ويعلم ما تفعلون" قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَهُوَ الَّذِي يُقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ.

(پ ۲۵ شوریٰ ۲۵)

وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من تزوج المتعة!

نکاح متعہ!

۴۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما في

متعة النساء قال: إنما رخصت لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم في غزاة لهم شكوا إليه فيهما العزوبة، ثم نسختها آية النكاح والميراث والصداق.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عورتوں کے ساتھ متعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک غزوہ کے موقع پر جب صحابہ کرام نے عورتوں سے دوری کی شکایت کی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اجازت دی پھر نکاح میراث اور مہر کی آیت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۴۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام غزوة خيبر عن لحوم الحمر الأهلية، وعن متعة النساء، وما كنا مسافحين.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے سال گھریلو گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور ہم مادہ منویہ کو ضائع کرنے والے نہیں تھے۔

۴۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن شهاب الزهري عن محمد بن عبيد الله عن سيرة الجهني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن متعة النساء يوم فتح مكة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت محمد بن شہاب زہری رحمہ اللہ سے وہ حضرت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے وہ حضرت سیرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ سرنے سے منع فرمایا۔

۴۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يونس عن ربيع بن سبرة الجهني عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله في متعة النساء، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یونس رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ربیع بن سیرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے

۱۔ فتح خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر کے دن منع کر دیا گیا اس کے بعد فتح مکہ کے دن یعنی اوطاس کے دن اجازت دی گئی پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا متعہ یہ ہے کہ چند دنوں کے لئے کچھ قہر دے کر نکاح کر لیا جائے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

عورتوں کے حلقہ کے بارے میں پہلی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما یحرم علی الرجل من النکاح!

۴۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا الحكم بن عتیبة عن عراک بن مالک أن الفلح بن أبي قیس استاذن علی عائشة رضي الله عنها فاحتجبت منه فقال: أحتجبین منی وأنا عمک؟ قالت: من أين؟ قالت: أرضعت بلبن أخي. فلما دخل علیها النبی صلی الله علیه وسلم ذكرت ذلك له، فقال: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

مرد کے لئے کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن عتیبة رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عراک بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت الفلح بن ابی قیس رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے پردہ کیا انہوں نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں اور میں آپ کا چچا ہوں ام المومنین نے پوچھا کس طرح فرمایا آپ نے میرے بھائی کی بیوی کا دودھ پیا ہے۔“

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن

مسروق قال: بیعوا جاریتی هذه، أما أني لم أصب منها إلا ما یحرمها علی ابنتی من لمس أو

نظر. قال محمد: وبه ناخذ، إلا أنا لا نرى النظر شیئا إلا أن ينظر إلى الفرج بشهوة، فإن نظر

۱۔ بعض رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن رضاعت کے اعتبار سے حرام نہیں ہوتے مثلاً کسی شخص کے اپنے گے بھائی کی سگی بہن سے نکاح حرام ہے جب کہ بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے مثلاً زید کے بھائی عمرو کی سگی بہن ہے زید کا نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ اس کی سگی بہن ہے لیکن عمرو کی رضاعی بہن زید کی بہن نہیں جب عمرو نے لڑی کی ماں کا دودھ پیا ہو لہذا اس سے زید کا نکاح جائز ہوگا مزید تفصیل کتب فقہ میں دیکھیں۔ ۱۲ ہزاروی

إليه بشهوة حرمت علی أبيه وابنه، و حرمت علیه أمها وابنتها، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن المنفشر رحمہ اللہ نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

میری اس لونڈی کو بیچ دو میں نے اس سے وہ پایا جس کی وجہ سے یہ میرے بیٹے پر حرام ہے یعنی ہاتھ لگانا اور دیکھنا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے نزدیک محض دیکھنے سے حرام نہیں ہوتی جب تک شہوت کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اگر اس کو شہوت ساتھ دیکھے گا تو اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی۔“

اور اس شخص پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں گی۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۳۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قبل الرجل أم امراته، أو

لمسها من شهوة حرمت علیه امراته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے یا اس کو ہاتھ لگائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب تزویج السكران!

نشہ والے کا نکاح کرنا!

۴۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السكران يتزوج قال:

يجوز علیه كل شئ صنعته، قال محمد: وبه ناخذ، إلا في خصلة واحدة، إذا ذهب عقله من

السكر فارتد عن الإسلام، ثم صحا فذكر أن ذلك كان منه بغير عقل، قبل منه، ولم تبين منه

إمراته. وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نشہ والے آدمی کے بارے میں جو شادی کر

لیتا ہے فرمایا اس کا ہر عمل جائز ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو اختیار نہیں کرتے وہ یہ کہ اگر نشے کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو جائے پھر وہ اسلام سے پھر جائے (مرتہ ہو جائے) پھر ٹھیک ہونے پر کہے یہ بات اس سے سمجھے بغیرہ صادر ہوئی تھی تو اس کی بات قبول کی جائے گی اور اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من تزوج امرأة فلم يجدها عذراً!

۳۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عائشة رضي الله عنها: أنها تزوجت مولاة لها رجلا فلم يجدها عذراً، فخرج الرجل لذلك حزينا شديداً الحزن، حتى عرف ذلك في وجهه، فرفع ذلك إلى عائشة رضي الله عنها فقالت: وما يحزنه؟ إن العلوة ليدفعها الحيض، والإصبع، والوضوء، والوثبة.

کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے کنواری نہ پائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہیشم بن ابی ہیشم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی کسی شخص کے نکاح میں آئیں تو اس نے اسے کنواری نہ پایا (پردہ بکارت زائل تھا یہ مطلب نہیں کہ شادی شدہ تھیں) وہ شخص اس پر نہایت غمگین ہوا اور باہر آیا حتیٰ کہ یہ غم اس کے چہرے پر ظاہر ہو رہا تھا یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی گئی انہوں نے فرمایا وہ کیوں غمگین ہوتا ہے بکارت حیض، انگلی، عضو اور اچھل کود سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔“

۳۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: إذا قال الرجل لامرأة قد

تزوجها: لم أجدها عذراً فلا حد عليه، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی۔“

۱۔ عورت کی شرمگاہ میں ایک باریک پردہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ پاکیزہ (کنواری) کہلاتی ہے اور وہ پردہ ان امور سے بھی زائل ہو سکتا ہے جو اس حدیث میں ذکر کیا گیا۔

۲۔ اگر کوئی آدمی کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے چونکہ اس نے یہ کہا کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پردہ بکارت زائل ہو گیا زنا کا الزام نہیں لگایا لہذا حد قذف نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزار روپی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب تزويج الأكفاء و حق الزوج على زوجته!

۳۴۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال:

لأمتن من فروج ذوات الأحساب إلا من الأكفاء. قال محمد: وبهذا نأخذ، إذا تزوجت المرأة غير كفوء لرفعها وليها إلى الإمام فرق بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کفو میں نکاح کرنا اور خاوند کا بیوی پر حق!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں حسب و نسب والی عورتوں کو ان کے کفو (ہم پلہ) کے علاوہ نکاح کرنے سے ضرور منع کروں گا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی عورت غیر کفو میں نکاح کرے پھر اس کا ولی امام (عدالت) کے پاس مقدمہ لے جائے تو وہ ان میں تفریق کر دے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۴۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحكم بن زياد، يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أن امرأة خطبت إلى أبيها، فقالت: ما أنا بمتزوجة حتى ألقى النبي صلى الله عليه وسلم فأسأله ما حق الزوج على زوجته؟ فأنته فقالت يا رسول الله ما حق الزوج على زوجته؟ قال: إن خرجت من بيتها بغير إذن منه لم يزل الله يلعنهما والملائكة، والروح الأمين، وخزنة الرحمة، وخزنة العذاب حتى ترجع، قالت: يا رسول الله وما حق الزوج على زوجته؟ قال: إن سأله عن نفسها وهي على ظهر قتب لم يكن لها أن تمنعه، قالت: يا رسول الله: ما حق الزوج على زوجته؟ قال: إن غضب فلترضه، فقال رجل من القوم: وإن كان ظالماً؟ قال نعم وإن كان ظالماً قالت: ما أنا بمتزوجة بعد ما أسمع.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن زیاد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (آپ نے

۱۔ عورت کا نکاح ہم پلہ میں کیا جائے تو یہ کفو میں نکاح کہلاتا ہے اگر کوئی عورت غیر کفو میں خود نکاح کر لے اور اس کے خاندان والے اپنی توہین سمجھیں تو نکاح کو ختم کر سکتے ہیں۔

فرمایا) ایک عورت کے باپ کو منگنی کا پیغام ملا تو اس نے کہا میں اس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے ملاقات کر کے آپ سے پوچھ نہ لوں کہ خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے۔"

چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے جبریل امین رحمۃ کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر واپسی تک مسلسل لعنت بھیجتے ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اس کا قرب چاہے اور وہ (اٹھ کی پیٹھ پر) کجاوے میں ہو تو اسے روکنے کا حق نہیں (اس نے پھر) پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پہ کیا حق ہے؟ فرمایا اگر وہ ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرے۔"

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا اگر چہ ظالم ہو؟ فرمایا ہاں اگر چہ ظالم ہو اس عورت نے کہا یہ بات سننے کے بعد اب بھی نکاح نہیں کروں گی۔" ۱

۴۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائد الطائي عن مجاهد قال: أتت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذته بيده وهي حبلى، فلم تسأله شيئا إلا أعطاهما إياه رحمة لها، فلما أدبرت قال: حاملات والذات مرضعات ورحيمات بأولادهن، لو لا ما ياتين على أزواجهن دخلت مصلياتهن الجنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں ایوب بن عائذ الطائی رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ تھا ایک بچے کا اس نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور وہ حاملہ بھی تھی اس نے حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے کچھ بھی نہ مانگا بلکہ آپ نے خود ہی اس پر دم کھاتے ہوئے اسے عطا فرمایا جب وہ چلی گئی تو آپ نے فرمایا۔"

حاملہ عورتیں دودھ پلانے والی مائیں اپنی اولاد پر رحم کرنے والی نہیں اگر یہ اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کرتیں تو ان میں نمازی (مسلمان) عورتیں جنت میں جاتیں۔

باب من تزوج امرأة نعي إليها زوجها!

۴۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي

۱۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت خاوند کے حقوق بن کر گھبرا گئی کہ شاید یہ حقوق ادا نہ کر سکوں یہاں یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے جس طرح عورت کو ذمہ خاوند کے حقوق ہیں اس طرح خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق بھی ہیں قرآن مجید میں ہے ولهن مثل الذي عليهن بالمعروف والمعروف عورتوں کے لئے اس کی مثل ہے جو ان کو ذمہ ہے معروف طریقے سے) ۱۴ ہزاروی۔

الله عنه في الرجل ينعي إلى امرأته فتزوج ثم يقدم الأول قال: يخير الأول، فإن شاء امرأته، وإن شاء الصداق قال أبو حنيفة: هي امرأة الأول على كل حال. وقال محمد: وبلغنا نحو ذلك عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه فيه، وبه نأخذ.

جس عورت کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اس سے نکاح کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اور وہ (دوسری جگہ) نکاح کر لے پھر پہلا خاوند آ جائے پس اگر وہ چاہے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر چاہے تو مہر (واپس) لے لے۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عورت ہر حالت میں پہلے خاوند کی بیوی ہے۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی اس قسم کی بات پہنچی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔"

۴۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تفقد زوجها قال: بلغني الذي ذكره الناس أربع سنين، والتريص أحب إلي. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے آپ فرماتے ہیں مجھے جو بات پہنچی ہے اور جس کا لوگ ذکر کرتے ہیں اور وہ چار سال کا عرصہ ہے اور انتظار مجھے زیادہ پسند ہے۔"

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ (چار سال کا قول حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے)

۴۴۷. وكذلك بلغنا عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال في المفقود زوجها: إنها امرأة ابتليت، فلتصبر حتى يأتيتها وفاته أو طلاقه.

ترجمہ! طرح ہمیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے فرمایا یہ ایسی عورت ہے جو آزمائش میں ڈالی گئی پس اسے صبر کرنا چاہیے حتیٰ کہ اس (خاوند) کی موت کی خبر آ جائے یا طلاق (کی اطلاع) آئے۔"

باب العزل وما نهى عنه من إتيان النساء!

۳۴۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر قال: لا تعزل عن الحرة إلا بإذنها وأما الأمة فاعزل عنها ولا تستأمرها قال محمد: وبه نأخذ فإن كانت الأمة زوجة لك فلا تعزل عنها إلا بإذن مولاه، ولا تستأمر الأمة في شيء من ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عزل کا بیان نیز عورتوں سے کیا بات منع کی گئی!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد عورت سے اس کی اجازت سے عزل کیا جائے اور لونڈی سے عزل کر سکتے ہو اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر کوئی لونڈی تمہاری بیوی ہو تو اس کے مالک کی اجازت سے عزل کرو اور اس سلسلے میں لونڈی سے اجازت کی ضرورت نہیں۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أنه سئل عن العزل، فقال: لو أخذ الله عز وجل ميثاق نسمة في صلب رجل فصبا على صفة أخرج الله منها النسمة التي أخذ ميثاقها، فإن شئت فاعزل، وإن شئت فدع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے کسی روح سے کسی کی پیٹھ میں وعدہ لیا ہے تو اگر وہ اسے (مادہ منویہ) کسی پتھر پر ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس سے وہ روح نکالے گا جس سے وعدہ لیا ہے اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو چھوڑو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو هيثم المكي عن يوسف بن ماهك، عن

حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم: أن امرأة أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: إن لها زوجا يأتها وهي مدبرة، فقال: لا بأس به إذا كان في صمام واحد. قال محمد: وبه نأخذ، وإنما يعني بقوله: "في صمام واحد" يقول: إذا كان ذلك في الفرج، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو ہیشم المکی رحمہ اللہ نے یوسف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کے پیچھے سے اس کی طرف سے اس کے پاس آتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب کہ ایک سوراخ میں ہو۔ (یعنی شرمگاہ میں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ایک سوراخ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب شرمگاہ میں ہو حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن كثير الأصم الرماح عن أبي ذراع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سأله عن هذه الآية: "نساءكم حوث لكم فأتوا حوثكم أني شئتم قال: كيف شئت، إن شئت عزلا، وإن شئت غير عزل. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ کثیر الاصم الرماح سے وہ حضرت ابو ذراع سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ (البراء) فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔
نِسَاءَكُمْ حَوْثٌ لَكُمْ فَاتُوا حَوْثَكُمْ أَنِي شِئْتُمْ. (بالبقرہ ۲۲۳)

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو جاؤ۔ تو آپ نے فرمایا (انی) کا (کئی) کَیْفَ شِئْتُمْ ہے یعنی چاہو تو عزل کرو اور چاہو تو عزل کے بغیر جاؤ۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حميد الأعرج عن رجل عن أبي ذر رضي الله

عزت کی شرمگاہ۔ ۳۵۱۔ حضرت ابو ذراع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کے پیچھے سے اس کی طرف سے اس کے پاس آتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب کہ ایک سوراخ میں ہو۔ (یعنی شرمگاہ میں)

۳۵۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حميد الأعرج عن رجل عن أبي ذر رضي الله

عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إتيان النساء في أعجازهن.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حمید الاعرج رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل سے منع فرمایا۔ (مردوں سے بدرجہ اولیٰ منع ہے)

۳۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر بعض أزواجه وهي حائض و عليها إزار. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى به بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے اور وہ حالت حیض میں ہوتیں اور انہوں نے چادر باندھ رکھی ہوتی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إني لألعب على بطن المرأة حتى أفضي شهوتي وهي حائض.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اپنی عورت کے پیٹ پر کھیلتے ہوئے اپنی شہوت کو پورا کر لیتا ہوں جب وہ حیض کی حالت میں ہوتی ہے۔

باب ما يكره من وطئ الأختين الأمتين وغير ذلك!

۳۵۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: قال إذا كان عند الرجل أختان مملوكتان فوطئ إحداهما، فليس له أن يطأ الأخرى حتى يملك فرج النثي ووطئ غيره بنكاح أو غيره، وإن كانتا أختين إحداهما امرأته فوطئ الأمة فليعتزل امرأته حتى تعتد الأمة من مائه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصنة واحدة، لا ينبغي له أن يطأ امرأته إذا ووطئ أختها حتى يملك فرج أختها عليه غيره بنكاح أو ملك بعد ما تستبرأ بحيضة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ چونکہ عورت سے حالت حیض میں صرف جماع منع ہے اس کے ساتھ لیٹنا اور بوسہ وغیرہ لیتا منع نہیں لہذا اس کی اجازت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے اوپر کٹر ول کر کے ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے اگر ایسی صورت ہو تو اس کے ساتھ لیٹنا بھی جائز نہ ہوگا۔ ۲۔ ازراہی

ایسی دولونڈیوں سے وطی کرنا ناجائز ہے جو بہنیں ہوں!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں پس وہ ان میں سے ایک سے جماع کرے تو وہ دوسری سے وطی نہیں کر سکتا یہاں تک کہ جس سے وطی کی ہے اسے نکاح وغیرہ کے ذریعے کسی دوسرے آدمی کی ملکیت میں دے دے اور اگر دو بہنوں میں سے ایک اس کی بیوی ہو اب وہ ان میں سے جو لونڈی ہے اس سے وطی کر لے تو بیوی سے جدا رہے حتیٰ کہ لونڈی اس جماع کی وجہ سے عدت گزارے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے وہ یہ کہ جب بیوی کی بہن سے جماع کرے تو اس وقت بیوی سے جماع نہیں کر سکتا جب تک اس لونڈی کے ایک حیض گزرنے کے بعد اس کو کسی دوسرے کے نکاح یا ملکیت میں نہ دے دے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال في الأمتين الأختين تكونان عند الرجل يطأ إحداهما: أنه لا يطأ الأخرى حتى يملك فرج النثي ووطئ غيره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہیشم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایسی دولونڈیوں کے بارے میں فرمایا جو ایک دوسرے کی بہنیں ہوں ایک آدمی کے پاس ہوں اور اس نے ان میں سے ایک سے جماع بھی کیا وہ دوسری سے اس وقت تک وطی نہ کرے جب کہ اس لونڈی کو جس سے وطی کی ہے کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں نہ دے دے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره أن يطأ الرجل أمتة و أبنيتها، وأمتة وأختها، أو عمتها، أو خالتها، و كان يكره من الأماء ما يكره من الحرائر، قال محمد: وبه نأخذ، كل شئ يكره من النكاح فإنه يكره من ملك اليمين، إلا في خصلة واحدة، يجمع من الإماء ما أحب، ولا يتزوج فوق أربع حرائر وأربع من الإماء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی اور اس کی بیٹی سے یا لونڈی اور اس کی بہن سے یا اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ سے جماع کرے اور وہ لونڈیوں سے اس بات کو ناپسند کرتے تھے (ناجاڑ بچتے تھے) جو بات آزاد عورتوں کے بارے میں ناجاڑ بچتے تھے۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو بات نکاح کے سلسلے میں مکروہ ہے وہ ملک بھین کے حوالے سے بھی مکروہ ہے البتہ ایک بات مکروہ نہیں وہ یہ کہ لونڈیاں جس قدر چاہے جمع کر سکتا ہے جب کہ نکاح میں چار آزاد عورتوں اور چار لونڈیوں سے زیادہ جمع نہیں کر سکتا۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الأمة تباع أو توهب ولها زوج!

۳۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما في المملوكة تباع ولها زوج قال: بيعها طلاقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اشترت عائشة رضي الله عنها بريدة فاعتقها، فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أن تقيم عند زوجها أو تختار نفسها، فلو كان بيعها طلاقاً ما خيرها.

شادی شدہ لونڈی کو بیچنا یا ہبہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس لونڈی کے بارے میں روایات کرتے ہیں جس کو بھیجا جائے اور وہ شادی شدہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ہریرہ کو خرید کر آزاد کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اختیار دیا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہیں یا اپنے آپ کو اختیار کریں (علمی اختیار کریں) اگر اس کو طلاق ہوتی تو آپ اس کو اختیار نہ دیتے۔

۳۵۹. محمد قال: وبلغنا عن عمر، و علي، و عبد الرحمن بن عوف، و سعد بن أبي وقاص، و حذيفة أنهم لم يجعلوا بيعها طلاقاً، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ مطلب یہ ہے کہ نکاح کی صورت میں بیک وقت صرف چار عورتیں کسی شخص کے نکاح میں ہو سکتی ہیں چاہے وہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اس سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں کسی کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ۱۲ ہزار روپیہ

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عمر فاروق حضرت علی المرتضیٰ حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اس (لونڈی) کی فروخت کو طلاق قرار نہیں دیا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم قال: أهدى لعلی بن أبي طالب رضي الله عنه جارية لها زوج عامل له، فكتب إلى صاحبها، بعثت إلى جارية مشغولة. قال محمد: وبه نأخذ، لا يكون بيعها ولا هديتها طلاقاً، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہيثم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک لونڈی تحفہ میں پیش کی گئی اور اس کا خاوند آپ کے پاس کام کرتا تھا آپ نے اس کے مالک کی طرف لکھا کہ تم نے میری طرف ایسی لونڈی بھیجی ہے جو (دوسرے کے نکاح میں) مشغول ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا بیچنا اور اس کا ہبہ کے طور پر دینا طلاق نہیں ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو العطف عن الزهري: أن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما اشترى جارية من امراته زينب الثقفية، واشترطت عليه أنه إن استغنى عنها فهي أحق بها بشمنها، فلقى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فذكر ذلك له، فقال: ما يعجبني أن تقر بها ولها شرط، فرجع عبد الله رضي الله عنه فردها. قال محمد: وبه نأخذ، كل شرط كان في بيع ليس من البيع وفيه منفعة للبايع أو المشتري أو الجارية فهو يفسد البيع، مثل هذا ونحوه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو العطف نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہ سے لونڈی خریدی آپ کی بیوی نے آپ پر شرط رکھی کہ اگر آپ اس کی ضرورت نہ ہوئی تو اس کی قیمت کا زیادہ حق ان (بیوی) کو ہوگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے یہ بات بتائی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اس شرط کی موجودگی میں آپ اس لونڈی کے قریب جائیں پس حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ واپس آئے تو اس کو لوٹا دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ وہ شرط ہے جو سودے میں رکھی جائے اور سودے سے اس کا کوئی تعلق نہ ہو اور اسی میں بیچنے یا خریدنے والے یا لوٹدی کا نفع ہو اس سے بیع قاسد ہو جاتی ہے جیسے یہ شرط (مذکورہ بالا شرط) اور اس طرح کی دیگر شرائط میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الطلاق والعدة!

طلاق اور عدت!

۳۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم قال: إذا أراد الرجل أن يطلق امرأته للسنة تركها حتى تحيض و تطهر من حيضها، ثم يطلقها تطليقة من غير جماع: ثم يتركها حتى تنقضي عدتها، وإن شاء طلقها ثلثا عند كل طهر تطليقة حتى يطلقه ثلثا. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے حیض آنے تک چھوڑ دے جب حیض سے پاک ہو تو (اس طہر میں) جماع کئے بغیر اسے ایک طلاق دے پھر اسے (اسی حالت میں) چھوڑے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور اگر تین طلاقیں دینا چاہے تو ہر طہر میں ایک طلاق دے حتیٰ کہ تین طلاقیں دے دے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۳۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: أنه طلق امرأته وهي حائض، فعيب ذلك عليه فراجعها، ثم طلقها في طهرها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى أن يطلقها في طهرها من الحيضة التي طلقها فيها، ولكنها يطلقها إذا طهرت من حيضة أخرى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی جب ان کا یہ عمل ناپسند کیا گیا تو انہوں نے رجوع کر لیا پھر طہارت کی حالت میں طلاق دی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس بات کو صحیح نہیں سمجھتے کہ جس حیض میں طلاق دی تھی اس کے بعد والے طہر میں طلاق دے بلکہ جب وہ دوسرے حیض سے پاک ہو تو اب

طلاق دے۔“

۳۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم قال: إذا أراد الرجل أن يطلق امرأته وهي حامل فليطلقها عند كل غرة هلال. قال محمد: وبه كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فطلاق الحامل للسنة تطليقة واحدة، يطلقها في غرة الهلال أو متى شاء ثم يدعها حتى تضع حملها. وكذلك بلغنا عن الحسن البصري، وجابر بن عبد الله، وكذلك بلغنا ذلك عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دینا چاہے تو ہر چاند کے شروع میں ایک طلاق دے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک حاملہ عورت کی سنت طلاق ایک ہی ہے چاند کے شروع میں طلاق دے یا جب چاہے پھر اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ بچہ پیدا ہو جائے۔“

ہمیں یہ بات حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح پہنچی ہے نیز حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح ہم تک پہنچی ہے۔“

باب من طلق امرأته وهي حامل! حاملہ عورت کو طلاق دینا!

۳۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم في المطلقة، والمختلعة، والمولاة منها: إن كانت حبلى أو غير ذلك أن لها النفقة والسكنى حتى تضع، إلا أن يشترط زوج المختلعة بعد الخلع أن لا نفقة لها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے طلاق والی عورت خلع والی عورت اور جس عورت سے ایلاء کیا گیا کے بارے میں فرماتے ہیں اگر وہ حاملہ ہو یا نہ (دونوں صورتوں میں) اس کے لئے نفقہ ہوگا حتیٰ کہ (حاملہ کا) بچہ پیدا ہو جائے (اور غیر حاملہ عورت کے تین حیض مکمل ہو جائیں) البتہ یہ کہ خلع کرنے والی عورت کا خاندان خلع کے بعد یہ شرط رکھے کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگا۔“ (تو اسے نفقہ نہیں ملے گا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب طلاق الجارية التي لم تحض و عدتها!

۴۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته وهي جارية لم تحض فلتعتد بالشهور، فإن حاضت قبل أن تنقضي الشهور لم تعتد بالشهور، واعتدت بالحض. قال محمد: وبه نأخذ.

اس لڑکی کی طلاق اور عدت جسے حیض نہ آتا ہو!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ ایسی لڑکی ہو جسے حیض نہیں آتا تو وہ تین مہینے عدت گزارے اور اگر (تین) مہینے مکمل ہونے سے پہلے حیض آجائے تو اب مہینوں کے حساب سے نہیں بلکہ حیض والی عدت گزارے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

باب من طلق ثم تزوجت امرأته ثم رجعت اليه!

۴۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر قال: كنت جالسا عند عبد الله بن عتبة ابن مسعود، إذ جاءه رجل أعرابي ليسأله عن رجل طلق امرأته تطليقة أو تطليقتين، ثم انقضت عدتها، فتزوجت زوجا غيره فدخل بها، ثم مات عنها أو طلقها، ثم انقضت عدتها، وأراد الأول أن يتزوجها على كم هي عنده قال فقال لي: أجبه، ثم قال: ما يقول ابن عباس فيها؟ قال: فقلت له: يهدم الواحدة والثنتين والثلاث، قال: سمعت من ابن عمر فيها شيئا؟ قال: فقلت: لا، قال إذا لقيته فأسأله. قال: فلقيت ابن عمر رضي الله عنهما، فأسأله عنها، فقال فيها مثل قول ابن عباس رضي الله عنهما. قال محمد وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فهو على ما بقي من طلاقها إذا بقي منه شيء، وهو قول عمر، وعلي بن أبي طالب، ومعاذ بن جبل، وأبي بن كعب، وعمران بن حصين، وأبي هريرة رضي الله عنهم.

مطلقہ عورت دوسری جگہ شادی کرے پھر پہلا خاوند رجوع کرے تو کیا حکم ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن جبیر

بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دیہاتی شخص آیا تا کہ وہ اس آدمی کے بارے میں حکم پوچھے جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر اس کی عدت ختم ہوئی تو اس نے کسی دوسرے آدمی سے نکاح کیا اور اس نے اس سے جماع بھی کیا پھر وہ مر گیا یا اس نے طلاق دے دی پھر اس کی عدت ختم ہو گئی اور پہلے خاوند نے اس سے نکاح کا ارادہ کیا تو وہ اس کے پاس کتنی طلاقیں کے ساتھ رہے گی تو انہوں نے فرمایا اسے جواب دو پھر فرمایا حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" اس بارے میں کیا کہتے ہیں راوی کہتے ہیں میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ یہ نکاح ایک دو اور تین سب طلاقیں کو ختم کر دیتا ہے انہوں نے پوچھا کیا حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا جب ان سے ملاقات ہو تو ان سے بھی پوچھ لینا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے ملاقات کی تو ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس سلسلے میں اسی طرح فرمایا جس طرح حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" نے فرمایا تھا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" اس بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے قول کے مطابق جتنی طلاقیں باقی ہیں وہ ان ہی کا مالک ہے جب کوئی طلاق باقی ہو حضرت عمر فاروق حضرت علی ابن ابی طالب حضرت معاذ بن جبل حضرت ابی بن کعب حضرت عمر ابن حصین اور حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہم" کا بھی یہ قول ہے۔

۴۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثم راجعها فقد انهدم ما مضى من عدتها، وإن طلقها استأنف العدة، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع کرے تو جو عدت گزر گئی وہ کالعدم ہو گئی اور اب اگر طلاق دے تو نئے سرے سے عدت گزارے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب من طلق ثم راجع من أين تعتد!

۴۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ولم يراجع فطلقها تطليقة أخرى، فعدتها من أول التطليقتين، وإن طلق ثم راجع ثم طلق، فعدتها عدة مؤتفة. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم سے ابو حنیفہ

باب من طلق ثلثا قبل أن يدخل بها!

۴۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل أن يدخل بها جميعا بانت بهن جميعا، وكانت حراما عليه حتى تنكح زوجا غيره، فإذا فرق بانت بالاولى، وقعت الثانية على غير امرأته. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جماع سے پہلے تین طلاقیں دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع سے پہلے تین طلاقیں اکٹھی دے تو وہ ان تمام طلاقیں کے ساتھ بائن (جدا) ہو جاتی ہے اور وہ اس شخص پر حرام رہتی ہے جب تک کسی اور شخص سے نکاح نہ کر لے اور جب یہ طلاقیں الگ الگ دی ہوں تو پہلی طلاق سے بائن ہو جائے گی اور دوسری طلاق کے وقت وہ اس کی بیوی نہیں رہے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من طلق في مرضه قبل أن يدخل بها أو بعد ما دخل بها!

۴۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في مريض طلق امرأته فمات قبل أن ينقض عتتها، أنها تروثه وتعد عدة المتوفى عنها زوجها. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان طلاقا يملك الرجعة، فإن كان الطلاق بائنا فعليها من العدة أبعد الاجلين: من ثلث حيض من يوم طلق، ومن أربعة أشهر وعشرا من يوم مات، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بیماری کی حالت میں طلاق دینا جماع کیا ہو یا نہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو بیمار شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ (مرد) عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ اس کی وارث ہوگی اور وہ بیوہ عورت والی عدت گزارے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب ایسی طلاق ہو جس میں وہ

رجوع کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو عورت پر وہ عدت واجب ہوگی جس کی مدت زیادہ ہو یعنی طلاق والے دن کے بعد تین حیض یا مرنے والے دن سے چار مہینے دس دن۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: إذا طلق الرجل امرأته واحدة، أو اثنتين، أو ثلثا، وهو مريض ولم يدخل بها فلها نصف الصداق ولا ميراث لها، ولا عدة عليها. قال محمد وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک یا دو یا تین طلاقیں دے اور وہ شخص بیمار ہو (مرض الموت مراد ہے) اور اس نے بیوی سے جماع بھی نہ کیا ہو تو اس کے لئے نصف ہر ہے اور اسے وراثت نہیں ملے گی اور نہ ہی اس پر عدت ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل طلق امرأته واحدة أو اثنتين، أنهما يتوارثان ما كانت في عدة، وتستقبل عدة المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشرا، فإن طلقها ثلثا في الصحة ثم مات فعدتها عدة المطلقة ثلث حيض. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے تو جب تک عورت عدت میں ہو (اور اس دوران خاوند یا بیوی میں سے ایک مر جائے) تو وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور خاوند مر گیا ہو تو عورت نئے سرے سے چار مہینے دس دن والی عدت گزارے۔

اور اگر اس نے حالت صحت میں تین طلاقیں دی ہوں پھر مر جائے تو اس کی عدت مطلقہ عورت والی عدت ہوگی یعنی تین حیض ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثلثا في مرض فإن مات من مرضه ذلك قبل أن ينقض عتتها ورثت، واعتدت عدة المتوفى عنها

زوجها، وإن انقضت عدتها قبل أن يموت لم ترثه، ولم يكن عليها عدة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة، وإذا ورثت اعتدت أبعد الأجلين كما وصفت لك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص بیماری کی حالت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے پس اگر وہ عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے اسی بیماری کے باعث مر جائے عورت وارث ہوگی اور یہ وہ والی عدت گزارے گی اور اگر خاوند کے مرنے سے پہلے عدت ختم ہو جائے تو وارث نہیں ہوگی اور نہ ہی اس پر (حید) عدت ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات اختلاف یعنی جب وہ وارث ہو جائے گی دونوں میں سے زیادہ مدت والی عدت گزارے گی جس طرح (حدیث) میں بیان ہوا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا اختلعت المرأة من زوجها وهو مريض مات من مرضه فلا ميراث لها. قال محمد: وبه نأخذ، لأنها هي التي طلبت ذلك من زوجها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند سے کرے اور وہ (خاوند) مرض الموت میں ہو (یعنی اسی مرض میں فوت ہو جائے) تو اس عورت کے لئے وراثت نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ اسی (عورت) نے ہی اس سے اس (طلاق) کا مطالبہ کیا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب عدة المطلقة التي قد يئست من الحيض!

۴۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته وقد يئست من الحيض اعتدت بالشهور، فإن هي حاضت بعد ذلك احتسبت بما مضى من حيضها الأول. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ جب کوئی شخص مرض الموت کی حالت میں طلاق دیتا ہے تو گویا عورت کو وراثت سے محروم کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس وقت اسے خدمت عورت کی ضرورت ہوگی اس لئے شریعت میں اس کو یہ سزا دی گئی کہ اگر وہ مر جائے اور ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو تو عورت وارث ہو جائے تو وارث نہ ہوگی کیونکہ اب ان کے درمیان تعلق بالکل ختم ہو گیا۔ ۱۲ ہزار دی

حيض سے مایوس مطلقہ عورت کی عدت!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور اب اسے حیض نہ آتا ہو تو وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے اور اگر اس کے بعد اسے حیض آنا شروع ہو جائے تو جو کچھ گزر گیا اسے پہلے حیض سے شروع کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۷۷. فمحمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إذا طلق الرجل امرأته فاعتدت شهرًا أو شهرين، ثم حاضت حيضة أو اثنتين ثم يئست استقبلت الشهور، وإن حاضت بعد ذلك اعتدت بما مضى من الحيض. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ مہینوں کے اعتبار سے گزار رہی ہو ایک یا دو مہینے گزرنے کے بعد پھر اسے ایک یا دو حیض آجائیں پھر حیض نہ آئے تو نئے سرے سے مہینوں کے حساب سے عدت شروع کرے اور اس کے بعد پھر حیض آجائے تو جو پہلے گزر گیا اس کو عدت میں شمار کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب عدة المطلقة التي قد ارتفع حيضها!

۴۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة: أنه طلق امرأته تطليقة فحاضت حيضة، ثم ارتفعت حيضتها ثمانية عشر شهرًا، ثم ماتت، فذكر ذلك لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقال هذه امرأة حبس الله عليك ميراثها، فكله. قال محمد: وبه

۱۔ جب حیض نہ آنے کی صورت میں مہینوں کے حساب سے عدت گزار دی جائے اور پھر حیض آجائے تو معلوم ہوا کہ یہ عورت آزاد نہیں یعنی اس کا نکاح بالکل بطلان ہوا اور چونکہ اصل عدت حیض کے اعتبار سے ہے لہذا مہینوں کے حساب سے جو عدت گزار دی ہے وہ فوت کی جائے گی اور پھر جب حیض نہ آئے تو پہلے حیض بند ہو جائے تو اب بدل کی طرف یعنی حیض کی طرف لوٹنا ہوگا اور جو حیض عدت سے پہلے گزارے ہیں ان کو شمار کیا جا

ناخذ، تعتد بالحیض أبدا حتی تینس من الحيض، و تعتد بالشهور و يرثها زوجها ما كانت في عدة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

اس مطلقہ عورت کی عدت جس کا حیض رک جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اسے حیض آیا اور اس کے بعد اٹھارہ ماہ تک حیض نہ آیا اس کے بعد وہ مر گئی۔ انہوں نے یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وراثت تم پر روک دی ہے تم اسے کھا سکتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ حیض سے عدت گزارے حتیٰ کہ جب حیض سے مایوس ہو جائے تو مہینوں کے حساب سے گزارے اور خاوند اس کا وارث ہوگا جب تک وہ عدت میں ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب عدة المطلقة الحامل!

۴۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: نسخت سورة النساء القصص كل عدة في القرآن: "وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن" قال محمد: وبه نأخذ، إذا طلق أو مات زوجها فولدت بعد ذلك بيوم أو أقل و أكثر انقضت عدتها، وحلت للرجال من سابعها وإن كانت في نفاسها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا! قرآن مجید میں جس عدت کا ذکر ہے چھوٹی سورت نساء (یعنی سورۃ طلاق) نے اسے منسوخ کر دیا۔ ارشاد خداوندی ہے!

وأولات الاحمال الف يضعن حملهن اور حمل والی عورتوں کی عدت ختم ہو جائے گی اور اسی وقت وہ مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی اگرچہ نفاس (کے خون) میں ہو۔

۱۔ چونکہ اس عورت کا حیض عارضی طور پر ختم ہوا اور اٹھارہ ماہ بعد دوبارہ آیا نہ آیا کہ نہیں اور یوں اسی کی عدت لمبی ہو جائے گی جب تک تکین حیض آئیں آ کہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ مہینوں کے حساب سے عدت نہیں گزارے گی اور عدت میں ہونے کی وجہ سے اس کے مرنے پر خاوند وارث بنے گا۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته ثم أسقطت فقد انقضت عدتها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يكون السقط عندنا سقطا حتى يستبين شئ من خلقه: شعر، أو ظفر، أو غير ذلك، فإذا وضعت شيئا لم يستبين خلقه لم تنقض بذلك العدة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس کا ناتمام بچہ پیدا ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ناتمام بچہ ہمارے نزدیک اسی صورت میں بچہ کہلائے گا جب اس کی خلقت سے کوئی چیز ظاہر ہو مثلاً بال یا ناخن وغیرہ جب اس کے رحم سے ایسی چیز گرے جس کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو (یعنی ابھی تک بائیں) تو اس سے عدت ختم نہیں ہوگی۔ (کیونکہ یہ بچہ اکل نہیں ہے) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب عدة المستحاضة! مستحاضہ عورت کی عدت!

۴۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يطلق امرأته وهي مستحاضة قال: تعتد بإيام أقرءها، قال: وكذلك إذا استحيضت بعد ما يطلقها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ مستحاضہ ہو۔ تو وہ فرماتے ہیں وہ اپنے حیضوں کے دنوں کے حساب سے عدت گزارے اسی طرح جب طلاق کے بعد حیض آئے۔ (بہ بھی یہی صورت اختیار کرے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تعتد المستحاضة إذا طلق

۱۔ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے جب خون دس دن سے بڑھ گیا تو یہ استحاضہ ہے اس طرح اگر عورت کی عادت مثلاً چار سات دن ہے تو ان دنوں سے زائد استحاضہ کا خون ہے اب وہ ان دنوں کو حیض شمار کرے جو اس کی عادت کے مطابق ہیں پھر پندرہ دن طہارت کے شمار کرے اس کے بعد دوسرا حیض شمار کرے تیسرا بھی اسی طرح ہوگا اور اب اس کی عدت مکمل ہو جائے گی اگرچہ خون آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

بایام اقرانہا۔ فإذا فرغت حلت للرجال۔ قال محمد: وبہ نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مستحاضہ عورت کو جب طلاق دی جائے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کے حساب سے عدت گزارے جب فارغ ہو جائے تو مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من طلق ثم راجع في العدة!

۳۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما أتته امرأة، فقالت: طلقني زوجي، فحضت حيضتين ودخلت في الثالثة حتى انقطع دمى، ودخلت مغسلي ووضعت ثربي، أثنائي فقال: قد راجعتك قبل أن أبيض على الماء فقال عمر رضي الله عنه لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما: قل فيها، فقال: يا أمير المؤمنين: أراه أملك برجعتهما: لأنها حائض بعد، لم تحل لها الصلوة، قال عمر رضي الله عنه: وأنا أرى ذلك، فردما علي زوجها، وقال: كيف مملوء علما. وقال محمد: وبهذا نأخذ، الرجل أحق برجعة امرأته حتى تغتسل من حيضتها الثالثة فإن أحرث الغسل حتى يمضي وقت صلوة قد كانت تقدر فيه علي الغسل قبل أن تمضي فقد انقطعت الرجعة، وحلت للرجال ووجبت عليها الصلوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

طلاق کے بعد عدت میں رجوع کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی پھر مجھے دو حیض آئے اور تیسرا حیض شروع ہوا تو میرا خون بند ہو گیا میں نے غسل خانے میں داخل ہو کر کپڑے اتارے تو میرا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے تجھ سے رجوع کیا اور ابھی میں نے اپنے اوپر پانی نہیں ڈالا تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس بارے میں بتائیے

انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میرے خیال میں اسے رجوع کا حق تھا کیونکہ ابھی وہ عورت حائضہ تھی اور اس کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوا تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے پس آپ نے اسے اس کے خاوند کی طرف لوٹا دیا اور فرمایا! قد چھوٹا ہے لیکن علم سے بھرپور ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا) حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مرد اس وقت تک اپنی عورت سے رجوع کا حق رکھتا ہی جب تک وہ تیسرے حیض سے غسل نہ کرے اور اگر وہ غسل مؤخر کرے حتیٰ کہ ایک نماز کا وقت گزر جائے حتیٰ کہ وہ وقت گزرنے سے پہلے غسل پر قادر ہو جائے تو رجوع کا حق ختم ہو جائے گا اور وہ مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔ (یعنی دوسری جگہ نکاح کر سکے گی اور اس پر نماز بھی فرض ہو جائے گی) حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من طلق و راجع ولم تعلم حتى تزوجت!

۳۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن أبا كنف طلق امرأته تطليقة ثم غاب، فأشهد على رجعتها ولم يبلغها ذلك حتى تزوجت فجاء وقد هيئت لتزف إلى زوجها، فأتى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فذكر ذلك له، فكتب إلى عامله: أن أذكرها، فإن وجدتها ولم يدخل بها فهو أحق بها، وإن وجدتها وقد دخل بها فهي امرأته، قال، فوجدها ليلة البناء فوقع عليها، وغدا إلى عامل عمر رضي الله عنه فأخبره، فعلم أنه جاء بامر بين.

رجوع کا علم نہ ہونے کی صورت میں عورت نکاح کر لے تو کیا حکم ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوکنف (عبدالقیس کا ایک شخص) نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر غائب ہو گیا پس اس نے کسی کو رجوع پر گواہ بنایا لیکن عورت تک یہ بات نہ پہنچی اور اس نے (دوسری جگہ) نکاح کر لیا اور اپنے خاوند کے پاس شب زفاف (پہلی رات) گزارنے کے لئے تیار ہوئی وہ شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور واقعہ بتایا تو آپ نے اپنے عامل کو لکھا کہ وہاں جاؤ اگر اس (دوسرے خاوند) نے اس سے جماع نہیں کیا تو یہ (پہلا خاوند) اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور اگر اس نے جماع کر لیا ہے تو یہ اس (دوسرے خاوند) کی بیوی ہے۔

راوی نے کہا ابوکنف رحمہ اللہ نے اسے یوں پایا کہ ابھی پہلی رات تھی اور وہ قریب نہیں آیا تھا چنانچہ اس

لے جب ایک یا دو طلاقیں ہو جائیں اور لفظ طلاق استعمال ہو تو عدت کے اندر اندر خاوند کو رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے اور عدت تین حیض ہیں لہذا تین حیض مکمل ہونے سے پہلے رجوع ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

نے اس سے جماع کر لیا صبح حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے عامل کے پاس آیا اور رات کا ماجرہ سنایا تو ان کو معلوم ہوا کہ اس کا معاملہ واضح ہے۔" (مطلب یہ ہے کہ پہلے خاندان کا رجوع صحیح ہے اور اسی کی بیوی ہے)

۴۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يقول: إذا طلق الرجل امرأته، ثم أشهد على رجعتها قبل أن تنقضي عدتها، ولم يعلمها ذلك حتى انقضت عدتها و تزوجت: فإنه يفرق بينها وبين زوجها الآخر، ولها الصداق بما استحل من فرجها، وهي امرأة الأول ترد إليه، ولا يقربها حتى تنقضي عدتها من الآخر. قال محمد: و يقول علي رضي الله عنه ناخذ، وهو أعجب إلينا من القول الأول، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت علی ابن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے پھر اس سے رجوع پر گواہ بنائے اور ابھی عدت ختم نہ ہوئی ہو اور عورت کو بھی علم نہ ہو حتیٰ کہ عدت پوری ہو گئی اور اس نے دوسری جگہ نکاح کر لیا تو اس کے اور دوسرے خاوند کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس نے جو اس کا قرب حاصل کیا تو اس وجہ سے اس پر مہر لازم ہوگا اور یہ عورت پہلے خاوند کی بیوی ہوگی اس کی طرف لوٹائی جائے اور جب تک دوسرے خاوند سے عدت ختم نہ ہو پہلا خاوند اس کے قریب نہ جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ قول پہلے قول کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من طلق ثلثا أو طلق واحدة وهو يريد ثلثا

۴۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي حسين عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: أتاه رجل فقال: إني طلقت امرأتي ثلثا، قال: يذهب أحدكم فيتلطخ بالنتن ثم يأتيها، اذهب فقد عصيت ربك، وقد حرمت عليك امرأتك، لا تحل لك حتى تنكح زوجا غيره. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى و قول العامة، لا اختلاف فيه.

جو شخص تین طلاقیں دے یا ایک طلاق دے اور تین کی نیت کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین "رحمہ اللہ" سے خبر دی وہ عمرو بن دینار "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عطار "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں انہوں نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے آپ کو بدبودار چیز سے لوث کرتا ہے پھر ہمارے پاس آتا ہے جاؤ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تم پر تمہاری بیوی حرام ہو چکی ہے جب تک وہ تمہارے علاوہ کسی اور سے نکاح نہ کرے تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور تمام علماء کا بھی یہی مسلک ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔" (یعنی ایک وقت تین طلاقیں دے تو ان کے واقع ہونے میں کوئی اختلاف نہیں)

۴۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يطلق واحدة وهو ينوي ثلثا أو يطلق ثلثا وهو ينوي واحدة، قال: إن تكلم بواحدة فهي واحدة، وليست نية بشيء، وإن تكلم بثلاث كانت ثلثا، وليست نية بشئ قال محمد: بهذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ایک طلاق دے کر تین کی نیت کرتا ہے یا تین طلاقیں دیتے ہوئے ایک کی نیت کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اگر کلام میں ایک طلاق کا ذکر کیا ہے تو ایک ہی واقع ہوگی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں اور اگر تین کا کلمہ استعمال کیا تو تین طلاقیں ہوں گی اور اس کی نیت کوئی چیز نہیں۔" (یعنی تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتی جس طرح غیر مقلد وہابی کہتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجعة في الطلاق! طلاق میں رجوع!

۴۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الرجل امرأته طلاقا يملك الرجعة فيه فلها أن تشوف: رجاء أن يرجعها، وإن كان لا يملك رجعتها، والمتوفى عنها زوجها فليس لا أن تشوف، ولا تلبس المعصفر، وتطقي الكحل والطيب إلا من أذى. قال

محمد: وبہ ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ایسی طلاق دے جس میں رجوع کا مالک ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ رجوع کی ابتداء پر زیب و زینت کو اختیار کرے اور اگر وہ رجوع کا مالک نہ ہو (مثلاً تین طلاقیں ہوں یا طلاق بائن ہو) یا اس کا خاوند مر جائے تو زینت اختیار نہیں کر سکتی اور نہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور سرمہ لگانے نیز خوشبو لگانے سے بھی پرہیز کرے البتہ کوئی تکلیف ہو تو اجازت ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا لم لمس الرجل امرأته من شهوة في عدتها فتلک مراجعة، وإذا قبلها في عدتها فتلک مراجعة. قال محمد: وبہ ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کی عدت کے دوران اسے شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے تو یہ رجوع ہے اور جب عدت کے دوران اس کا بوسہ لے تو یہ بھی رجوع ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الرجل يطلق الأمة طلاقاً يملك الرجعة!

۴۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الأمة زوجها طلاقاً يملك الرجعة فاعتقت فعدتها عدة الحرة، وإن كان الزوج لا يملك الرجعة فعدتها عدة الأمة. قال محمد: وبہ ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لوئى كوايى طلاق دينا مىں جس مىں رجوع كا مالك هو!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی لوئى كوايى طلاق دے جس

میں رجوع کر سکتا ہو پس وہ آزاد کر دی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے۔ اور اگر خاوند کو رجوع کا اختیار نہ ہو تو اس کی عدت لوئى والی عدت۔“ (دجس ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

خلع كا بيان!

باب الخلع!

۴۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: قال كل طلاق أخذ عليه جعل فهو بائن لا يملك الرجعة. قال محمد: وبہ ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب طلاق پر کوئی چیز (مال وغیرہ) لی جائے تو وہ طلاق بائن ہے اس میں رجوع نہیں کر سکتا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

عنين كا بيان!

باب العنين!

۴۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العنين إذا فرق بينه وبين امرأته: أنها تطليقة بائن.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عنین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کر دی جائے تو یہ طلاق بائن ہے۔“

۴۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة: قال حدثنا إسماعيل بن مسلم المكي عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه: أن امرأة أتته فأخبرته أن زوجها لا يصل إليها، فأجله حولاً، فلما انقضى الحول ولم يصل إليها خيرها، فاختارت نفسها، ففرق بينهما عمر رضي الله عنه

۱۔ کیونکہ آپ وہ آزاد ہو گئی اور اس کی عدت حیض میں لوئى کی عدت دجس میں ۱۲ ہزار دی

۲۔ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حسن سلوک نہ کرے اور طلاق بھی نہ دے تو اس صورت میں عورت والے کچھ رقم دے کر طلاق حاصل کرتے ہیں

اسے صحیح کہتے ہیں اور یہ طلاق بائن ہوتی ہے اس میں رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

۳۔ جو شخص حقوق زوجیت ادا نہ کر سکا ہو اسے عنین کہتے ہیں اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی جاتی ہے پھر بھی ٹھیک نہ ہو تو اگر عورت چاہے تو دونوں میں تفریق کر دی جاتی ہے۔ اور یہ بھی طلاق بائن ہے۔ ۱۲ ہزار دی

وجعلها تطليقة بئنا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے اسماعیل بن مسلم الکسبی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور اس نے بتایا کہ اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا تو انہوں نے اسے ایک سال کی مہلت دی جب ایک سال گزرنے پر بھی وہ بیوی سے جماع کے قائل نہ ہوا تو آپ نے عورت کو اختیار دیا چنانچہ اس نے اپنے آپ کو اختیار کر لیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دونوں میں تفریق کر دی اور اسے طلاق بائن قرار دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الرجل يطلق ثم يجحد!

۳۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في امرأة سمعت أن زوجها طلقها ثلثا، قال: لخاصمه، فإن هو حلف ما فعل افتدت بمالها، فإن أبي أن يقبل بمالها هربت، فإن قدر عليها لم تاته إلا مغضوبة مقهورة، وتستلفر، ولا تشوف، ولا تطيب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے سنا کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں وہ فرماتے ہیں وہ اس سے اختلاف کرے اگر وہ قسم اٹھائے کہ اس نے طلاق نہیں دی تو یہ مال دے کر اپنی جان چھڑائے اور اگر وہ اس عورت سے مال قبول کرنے سے انکار کر دے تو اس سے بھاگ جائے پھر اگر وہ اس پر قادر ہو جائے تو اس کے پاس غصے میں اور مجبوری کی حالت میں آئے اور زیب و زینت اختیار نہ کرے اور نہ خوشبو لگائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ وہ تین طلاقیں دے کر انکار کرتا ہے حالانکہ عورت کو علم ہے کہ اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو اس صورت میں عورت یہ طریقہ اختیار کرے جو بیان ہوا کہ گناہ سے بچ جائے ۱۲ ہزار روپی

باب من طلق لا عبا! نهي مذاق میں طلاق دینا!

۳۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: لعب النكاح وجده سوا، كما أن لعب الطلاق وجده سوا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى: أربع جلدن جد، وهزلهن جد: الطلاق، والنكاح، والرجعة، والعقاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہنسی مذاق میں اور سنجیدگی میں دونوں طرح نکاح کا ایک ہی حکم ہے جس طرح ہنسی مذاق میں طلاق دینے اور سنجیدگی سے طلاق دینے کا حکم ایک جیسا ہے۔ (یعنی ہنسی مذاق میں دی گئی طلاق اور نکاح منقطع ہو جاتا ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے چار کام ایسے ہیں کہ ان میں سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے اور مذاق بھی سنجیدگی ہے۔ طلاق نکاح رجوع اور آزاد کرنا۔

باب الطلاق البتة!

۳۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الخلية، والبرية، والبائن، والبتة: إن نوى طلاقا فهو ما نوى وإن نوى ثلثا فثلث، وإن نوى واحدة فواحدة بائن: وهو خاطب، وإن لم ينو طلاقا فليس بشيء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان الفاظ کے بارے میں نقل کرتے ہیں خلیۃ بربیۃ بائن بتۃ کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو نیت کے مطابق واقع ہوگی اگر تین طلاقیں کی نیت کرے تو تین ہوں گی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور وہ اس کو نکاح کا پیغام دے سکتا ہے اور اگر طلاق کی نیت نہ کی تو کچھ بھی واقع نہ ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عروة بن المغيرة ابتلى بها وهو

۱۔ طلاق کے لئے لفظ طلاق صریح ہے اس میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی جب کہ کچھ کنیہ الفاظ میں اگر وہ استعمال کئے جائیں تو طلاق کی نیت ہو گی یا نہیں نیت ہو تو طلاق بائن ہوگی۔ طلاق بتہ کا بھی یہی معنی ہے ۱۲ ہزار روپی

أمير الكوفة، فإرسل إلى شريح وقال: قل في رجل قال لامرأته: أنت طالق البتة، فقال: قال فيها عمر رضي الله عنه: واحدة وهو أملك بها، وقال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: هي ثلث. قال: قل فيها أنت. قال: قد قالوا فيها، قال: أعزم عليك إلا قلت فيها، قال شريح: أرى قوله: "أنت طالق" طلاقاً قد خرج، وأرى قوله: "البتة" بدعة، فف عند بدعة، فإن نوى ثلثاً فثلث، وإن نوى واحدة فواحدة بائن، وهو خاطب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہا اس قسم کی طلاق میں مبتلا ہوئے اور وہ امیر کوفہ تھے انہوں نے حضرت قاضی شریح رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا اس آدمی کے بارے میں بتائیے جس نے اپنی بیوی سے کہا انت طالق البتہ تجھے قطعی طلاق ہے۔ (یعنی بائن) انہوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک طلاق ہے اور وہ اس عورت کا زیادہ مالک ہے (حق دار ہے) اور فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تین طلاقیں ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود اس بارے میں کچھ کہو انہوں نے کہا ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا حضرت عروہ نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں حضرت شریح نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس کا انت طالق کہنا ایک طلاق ہے اور اس کا قول البتہ بدعت ہے اس کی بدعت کو دیکھو کیا ارادہ کرتا ہے اگر تین کی نیت کرے تو تین اور ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور دوبارہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من كتب بطلاق امرأته!

عورت کو لکھ کر طلاق دینا!

۴۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كتب إليها زوجها بطلاقها وهو ينوي الطلاق فهي طالق حين كتبه. قال محمد: أن كان كتب إليها: إذا جاءك كتابي هذا فأنت طالق لم تطلق حتى يأتيها الكتاب، وإن كان كتب: أما بعد فأنت طالق، فهي طالق حين كتب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بیوی کی طرف طلاق لکھے اور طلاق دینے کی نیت کرتا ہو تو اسے اس وقت سے طلاق ہو جائے گی جب اس نے طلاق لکھی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ اس کی طرف یوں لکھے کہ جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو تجھے طلاق ہے پس اس صورت میں اس وقت طلاق ہوگی جب وہ خط اس عورت کے پاس پہنچے گا اور اگر اس طرح لکھے اما بعد..... تجھے طلاق ہے تو جس وقت لکھا ہے اسی وقت طلاق ہو جائے گی۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكتب إلى امرأته: إذا جاءك كتابي هذا فأنت طالق، قال: فإن أتاها الكتاب فهي طالق يوم يأتيها، وإن ضاع الكتاب أو محي فليس بشئ. وأن كتب: أما بعد فأنت طالق، فإن الطلاق يوم كتبه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی طرف لکھے جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تجھے طلاق ہے تو اگر وہ خط اس عورت کے پاس آئے تو جس دن وہ خط آئے گا اسے طلاق ہو جائے گی اور خط ضائع ہو جائے یا تحریمٹ جائے تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔ (طلاق نہیں ہوگی) اور اگر لکھے اما بعد..... تجھے طلاق ہے تو جس دن خط لکھا اسی دن طلاق ہو جائے گی حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب طلاق المبرسم والنشوان والنائم

۵۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس طلاق المبرسم بشئ حتى يفيق. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان لا يعقل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

برسام کے مریض، نشہ والے اور سوئے ہوئے آدمی کی طلاق!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ برسام کے مریض کی طلاق نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ ٹھیک بھی ہو جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ اس کی عقل کام نہ کرتی ہو اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: طلاق النشوان جائز.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نئے والے کی طلاق جائز ہے۔“

۵۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن الشعبي عن شريح قال: طلاق

السكران جائز. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نئے والے کی طلاق صحیح ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال إبراهيم: ليس طلاق النائم

بشئ. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سوئے ہوئے آدمی کی طلاق کوئی چیز نہیں۔“ (ناذ نہیں ہوتی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۰۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السكران: عتقه و طلاقه

وبيعه جائز. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نئے والے آدمی کے بارے میں فرمایا کہ اس کا آزاد کرنا طلاق دینا خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من أجبره السلطان على طلاق أو عتاق

۵۰۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجبره السلطان على

ل۔ چونکہ نشہ رتی آفات میں سے نہیں بلکہ خود اس کا جرم ہے اس لئے اسے سزا ہے کہ اس کی طلاق وغیرہ نافذ ہو جائے۔ ۱۲ ہزار دی

الطلاق أو العتاق، فيطلق أو يعتق وهو كاره، قال: هو جائز عليه، ولو شاء الله لابتلاه بما هو أشد من ذلك وقال: يقع كيف ما كان، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جس کو حکمران طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے پر مجبور کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کو حکمران طلاق دینے یا آزاد کرنے پر مجبور کرے پس وہ طلاق دے دے یا آزاد کر دے اور وہ ناپسند کرتے تو بھی طلاق ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ وہ ہے تو اس سے بھی زیادہ سخت کام میں مبتلا کر دے (مثلاً کفر یہ کلمات کہنے پر مجبور کر دیا جائے) وہ فرماتے ہیں طلاق ہو جائے گی جیسے بھی ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما يكره من الطلاق

کونسی طلاق مکروہ ہے!

۵۰۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قول الله تعالى: ولا تمسكوهن

ضراوا قال: يطلق الرجل تطليقة، ثم يدعها حتى إذا حاضت ثلث حيض قبل أن تفرغ من

الثالثة ثم يقول لها: قد راجعتك، ثم يفعل مثل ذلك بها حتى يحبسها لتسع حيض قبل أن

تلحل للرجال، فهذا الضرار. قال محمد: لسانا نرى له أن يصنع هذا وأن يطول عليها العدة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں فرماتے ہیں۔“

ارشاد خداوندی ہے!

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَوا (پ ۱۲ البقرہ ۲۲) اور ان عورتوں کو تکلیف پہنچانے کے لئے نہ روکو۔“

فرماتے ہیں ایک شخص ایک طلاق دے دیتا پھر اسے چھوڑ دیتا حتیٰ کہ جب تین حیض آئے اور نبرا حیض ابھی مکمل نہ ہوتا کہ وہ اس سے کہتا میں نے تجھ سے رجوع کر لیا پھر اسی طرح کرتا حتیٰ کہ اس کو دوسروں

کے لئے حلال ہونے سے پہلے تو حیض روک لیتا تو یہ تکلیف پہنچانا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو جائز نہیں سمجھتے کہ ایسا عمل کر کے اس کی عدت کو لمبا

کیونکہ اس کے ہوش و حواس قائم ہیں اور اس نے آزادی سے کل طلاق استعمال کیا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

کر دے۔“

۵۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ليس شيء مما أحل الله أبغض إلى الله من الطلاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو کام جائز قرار دیئے ہیں ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔“

باب من قال: إن تزوجت فلانة فهي طالق!

۵۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن قيس عن إبراهيم وعامر عن الأسود بن يزيد: أنه قال لامرأة ذكرت له: إن تزوجتها فهي طالق، فلم ير الأسود ذلك شيئا، وسئل أهل الحجاز فلم يروا ذلك شيئا، فتزوجها ودخل بها، فذكر ذلك لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فأمره أن يخبرها أنها أملك بنفسها. قال محمد: وبقول عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما نأخذ، ونرى لها صداقا نصف صداق الذي تزوجها عليه، وصادق مثلها بدخوله بها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

جو کہے جب میں فلاں سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور عامر رحمہ اللہ سے اور حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک عورت کے بارے میں جس کا ذکر کیا گیا تھا کہا کہ اگر اس سے نکاح کر دوں تو اسے طلاق ہے تو حضرت اسود رحمہ اللہ نے اسے کچھ بھی خیال نہ کیا اور اہل حجاز سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس سلسلے میں کوئی روایت نہ پیش کی انہوں نے اس عورت سے نکاح کر لیا اور جماع بھی کیا۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے یہ بات عرض کی گئی تو انہوں نے ان کو بتایا کہ وہ اس عورت کو بتائیں کہ وہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہے۔“ (طلاق ہوگئی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک اس عورت کے لئے مقررہ مہر کا نصف ہے اور جماع کی وجہ سے مہر مثل کا نصف ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب النصراني واليهودي والمجوسي يطلقون نسائهم!

۵۰۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في اليهودي والنصراني والمجوسي يطلقون نسائهم ثم يسلمون، قال: هم على طلاقهم، لم يزد لهم الإسلام إلا شدة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عیسائیوں، یہودیوں اور ستارہ پرستوں کا اپنی بیوی کو طلاق دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان یہودیوں عیسائیوں اور ستارہ پرستوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیویوں کو طلاق دیتے ہیں پھر اسلام قبول کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ان کی طلاق برقرار رہے گی اور اسلام اس کو مزید پکا کرتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب عدة المطلقة والمتوفى عنها زوجها!

۵۱۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه نقل أم كلثوم بنت علي (امراة عمر بن الخطاب رضي الله عنه) وهي في العدة من وفات زوجها عمر رضي الله عنه: لأنها كانت في دار الأمانة.

طلاق والى عورت اور بیوہ کی عدت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رحمہ اللہ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے عدت وفات گزار رہی تھیں انہیں منتقل کیا وہ امیر المومنین کے مکان میں (یعنی سرکاری مکان میں) تھیں۔“

۵۱۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تعد المتوفى عنها زوجها من يوم مات عنها زوجها، والمطلقة من يوم طلقها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیوہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے جس دن اس کا خاوند فوت ہوا اور مطلقہ عورت اس دن سے شروع کرے جس دن اس کو طلاق دی گئی۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن المتوفى عنها زوجها لا تخرج من منزلها إلا في حق لا بد منه، ولكن لا تبیت دون منزلها، فإن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما ردهن من النجف خرجن حجاجا في العدة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوہ عورت اپنے مکان سے سوائے ضروری کام کے نہ نکلے اور رات اپنے گھر کے علاوہ کہیں نہ گزارے۔“
کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان (بیوہ عورتوں) کو نجف سے واپس کر دیا اور وہ عدت کے دوران حج کے لئے نکلی تھیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن المطلقة لا تخرج من بيتها في حق ولا باطل حتى تنقضي عدتها، وأن المتوفى عنها زوجها تخرج في حق الذي لا بد منه، ولكن لا يبیت دون منزلها. قال محمد: وبه نأخذ، لأن المطلقة نفقتها واجبة على زوجها، فليست تحتاج إلى الخروج، وأما المتوفى عنها زوجها فلا نفقة لها، فلا بد لها من الخروج تطلب من فضل الله، ولا تبیت غير بيتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ مطلقہ عورت جائز اور ناجائز کسی صورت میں گھر سے باہر نہ نکلے حتیٰ کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور بیوہ عورت لازمی حق کے لئے جاسکتی ہے لیکن رات دوسرے گھر میں ہرگز نہ گزارے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ مطلقہ کا خرچہ اس کے خاوند

پر واجب ہے پس وہ باہر نکلنے کی محتاج نہیں لیکن بیوہ کے لئے نفقہ نہیں لہذا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق حلال) تلاش کرنے کے لئے باہر جاسکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں ہی گزارے۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الاستثناء في الطلاق! طلاق میں استثناء!

۵۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في رجل قال لامرأته: أنت طالق لئلا إن شاء الله، قال: ليس بشئ، ولا يقع عليها الطلاق. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاقیں ہیں انشاء اللہ (اگر اللہ چاہے) وہ فرماتے ہیں! یہ کوئی بات نہیں اور اس عورت کو طلاق نہیں ہوگی۔“ (کیونکہ ایسی شرط سے متعلق کیا جس کے پائے جانے کا علم نہیں)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الرجل يقول لامرأته اعتدي! بیوی سے کہنا کہ عدت گزارا!

۵۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قال: اعتدي، فهي تطليقة. يملك الرجعة إذا نوى طلاقا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص نے کہا تو عدت گزار تو یا ایک طلاق ہے جس میں وہ رجوع کا مالک ہے جب طلاق کی نیت کرے۔“ (نیت ضروری ہے کیونکہ کنایہ لفظ ہے)
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم يرفعه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال لسودة رضي الله عنها: اعتدي، فجعلها تطليقة يملكها، فجلست على طريقه يوما فقالت: يا رسول الله! راجعني فو الله ما أقول هذا حرصا مني على الرجال، ولكنني أريد أن أحشر يوم القيامة مع أزواجك، واجعل يومي منك لبعض أزواجك، قال: فراجعها.

قال محمد: وبه نأخذ، إذا طابت نفس المرأة أن تقيم مع زوجها على أن لا يقسم لها فذلك جائز، ولها أن ترجع عن ذلك إذا بدالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابی الہیثم بن ابی الہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ رسول اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عدت گزار تو اسے ایک طلاق رجعی قرار دیا ایک دن وہ آپ کے راستے میں بیٹھ گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے رجوع فرمائیں اللہ عزوجل کی قسم میری یہ بات مردوں پر میری حرص کی وجہ سے نہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے ساتھ اٹھوں اور آپ میری باری اپنی کسی دوسری ازواج مطہرہ کو دے دیں چنانچہ آپ نے رجوع فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی عورت خوشی سے اپنی باری چھوڑ کر خاوند کے ساتھ رہنا چاہے تو یہ بات جائز ہے اور عورت جب چاہے اپنی باری (کاحن) واپس لے سکتی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب عدة أم الولد!

ام ولد کی عدت!

۵۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في أم الولد يموت عنها سيدها قال: إن كانت تحيض فثلث حيض، وإن كانت لا تحيض فثلثة أشهر، وكذلك إذا اعتقتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ام ولد کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا آقا سے چھوڑ کر مر جائے فرماتے ہیں اگر اسے حیض آتا ہو تو تین حیض اور اگر حیض نہ آتا ہو تین مہینے (عدت گزارے) اسی طرح جب اسے آزاد کیا جائے۔ (تب بھی یہی حکم ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في السقط من الأمة للسيد

أنه قال: ما كان لا يستبين له إصبع أو عين أو فم أنها لا تعتق، ولا تكون به أم ولد. قال محمد: وبه نأخذ، إذا استبان شيء من خلقه كانت به أم ولد، وإذا لم يستبين شيء من خلقه لم تكن به أم

ولد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں

سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوٹری کا اس کے مالک سے حمل گر جائے تو اگر اس بچے کی انگلی یا آنکھ وغیرہ واضح نہ ہوں محض (تقریباً) تو وہ آزاد نہیں ہوگی اور نہ ہی ام ولد ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب اس بچے کے اعضاء سے کچھ ظاہر ہو تو وہ عورت ام ولد ہو جائے گی اور جب کچھ ظاہر نہ ہو تو وہ ام ولد نہیں بنے گی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب نفقة التي لم يدخل بها!

۵۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فلا يني بها قال: إن كان الحبس من قبل الرجل فعليه النفقة، وإن كان من قبل المرأة فلا نفقة لها. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كانت صغيرة لا تجامع مثلها فلا نفقة لها، وإن كانت كبيرة والزوج صغير لا يجامع مثله فلها النفقة عليه في ماله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جس عورت کا قرب اختیار نہیں کیا اس کا نفقہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے نکاح کرتا ہے لیکن اس کا قرب اختیار نہیں کرتا فرماتے ہیں اگر مرد کی طرف سے اسے روکا گیا ہو تو خرچہ اس پر لازم ہو گا اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب چھوٹی بچی ہو کہ اس جیسی بچیوں سے جماع نہیں ہو سکتا تو اس کے لئے خرچہ نہیں ہوگا اور اگر وہ بڑی ہو اور خاوند چھوٹا ہو کہ اس جیسا جماع نہیں کر سکتا تو عورت کو خاوند کے مال سے خرچہ ملے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب المختلعة!

خلع کرنے والی عورت!

۵۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عمر بن الخطاب رضي الله

عنه قال: إذا طابت نفس المرأة أن تقيم مع زوجها على أن لا يقسم لها فذلك جائز، ولها أن ترجع عن ذلك إذا بدالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عنه قال: لو اختلعت بعقاص شعرها جاز ذلك. قال محمد: وبه نأخذ، ما اختلعت به من شئ ولو اختلعت بمالها كله جاز ذلك في القضاء قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ الحیثم بن ابی الہیثم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگر وہ اپنے بالوں کے جوڑے کے بدلے بھی خلع کرے تو جائز ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ جتنے مال کے ذریعے خلع کرے کر سکتی ہے اگر وہ تمام مال کے ساتھ خلع کرے تو قاضی کے فیصلے میں جائز ہے۔ (قانونی طور پر جائز ہے دیانت داری کے خلاف ہے کہ عورت سے سارا مال واپس لے لیا جائے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الظلم من قبل المرأة فقد حلت لك الفدية، وإن كان يحيى من قبل الرجل فلا تحل له الفدية. قال محمد: وبه نأخذ، لا تحب له أن يزداد علي ما أعطاها شيئا وإن فعل فهو جائز في القضاء.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ظلم عورت کی طرف سے ہو تو فدیہ لینا جائز ہے اور جب مرد کی طرف سے (زیادتی) ہو تو اس کے لئے فدیہ جائز نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کے لئے اس سے زیادہ لینا پسندیدہ نہیں جس قدر اس نے (بطور مہر) دیا ہے اور اگر زیادہ لے لے تو قانونی طور پر جائز ہے۔ (دیانت داری کے خلاف ہے)

۵۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمارة أو عمار أو أبي عمار (الشك من قبل محمد) عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: لا تخلعها إلا بما أعطيتها: فإنه لا خير في الفضل.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عمارہ یا عمار یا ابو عمار رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو نام میں شک ہے) وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت سے اسی مال پر خلع کرو جو تم نے اسے دیا ہے کیونکہ زائد میں کوئی بھلائی نہیں۔

باب من قال لامرأته: أنت علي حرام!

۵۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: أنت علي حرام إن نوى الطلاق فهي واحدة وهو املك برجعتها قال محمد وأما في قول أبي حنيفة فإن نوى الطلاق فهو ما نوى، وإن نوى واحدة فهي واحدة بائة، وإن نوى طلاقاً ولم ينو عدداً فهي واحدة بائن، وإن نوى اثنتين فهي واحدة بائن، وإن نوى واحدة بئان، وإن لم ينو طلاقاً فهي يمين، وإن نوى ثلاثاً فهي ثلاث، لا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره، وإن لم ينو طلاقاً فهي يمين، وهو مول، إن تركها أربعة أشهر لا يقر بها بئان بالإيلاء، وإن لم تكن له نية فهو إيلاء أيضاً، وإن نوى الكذب فليس بشئ، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى

بیوی سے کہنا تو مجھ پر حرام ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے تو مجھ پر حرام ہے وہ فرماتے ہیں اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہو جائے گی اور رجوع کا حق ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک بائنہ طلاق ہوگی تو جو نیت کی وہی کچھ ہوگا اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر دو کی نیت کرے تو بھی ایک ہوگی اور ایک طلاق رجعی کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور جب تک وہ عورت کسی دوسری جگہ نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند) کے لئے حلال نہیں ہوگی اور اگر طلاق کی نیت نہ کی تو قسم ہوگی اور وہ ایلا کرنے والا ہوگا۔ اگر چار مہینے اس کے قریب نہ جائے تو وہ ایلاء کی وجہ بائن ہو جائے گی (جدا ہو جائے گی) اور اگر کوئی نیت بھی نہ ہو تو بھی ایلاء ہوگا اور اگر جھوٹ کی نیت کرے تو کچھ بھی واقع نہ ہوگا۔

یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ ۲

لعان کا بیان!

باب اللعان!

۵۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اللعان تطليقة بائن.

۱۔ چونکہ لفظ حرام کے کئی معانی ہیں اس لیے جو نیت ہوگی اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا ایلاء کا معنی یہ ہے کہ مرد قسم کھائے کہ وہ عورت کے قریب نہیں جائے گا۔ تفصیل آگے آرہی ہے ۱۲ ہزاروی

۲۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے شخص جھوٹ کہا یا وہ کہتا ہے میں نے عزت والا معنی مراد لیا ہے کیونکہ لفظ حرام عزت و احترام کے معنی میں بھی آتا ہے تو اس صورت میں ۱۱ یا ایلاء کچھ نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان طلاق بائن ہے۔“

۵۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المتلاعنين: يفرق بينهما: لأنها تطليقة بائن. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان طلاق بائن ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته ثم لم يلا عنها كانا على نكاحهما، فإذا لا عنها بانت بتطليقة بائن، وليس له أن ينكحها أبدا إلا أن يكذب نفسه، فإن أكذب نفسه تزوجها، قال محمد: وبه نأخذ، إذا أكذب نفسه، فضرَب الحد و بطلت شهادته وبطل لعانه كان له أن يتزوجها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر (زنا کا) الزام لگائے پھر اس سے لعان نہ کرے دونوں کا نکاح برقرار رہے گا پس جب لعان کرے گا تو ایک طلاق بائن ہو جائے گی اور وہ اس سے کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا مگر یہ کہ اپنی بات کو جھوٹ قرار دے جب اپنی تکذیب کرے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب اپنے آپ کو جھٹلائے تو اس کو حد لگائی جائے اور اس کی گواہی اور لعان باطل ہو جائے تو اب اس سے نکاح کر سکتا ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قذف امرأته ثم طلقها ثلثا قال: ليس بينهما لعان، ولا حد عليه، لأنه قذفها وهي تحته، فوقع اللعان فلم يلا عنها حتى

۱۔ جب کوئی خاندانی بیوی کو کہے ”اے زانیہ“ یعنی زنا کی تہمت لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو عورت کے مطالبہ پر لعان ہوتا ہے مرد چار بار قسم کھاتا ہے پھر کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ عز و جل کا لعن ہے اور عورت بھی چار بار قسم کھاتی ہے کہ مرد نے جھوٹ کہا ہے یا نہیں بارگاہی ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ عز و جل کا غضب ہو اس کے بعد ان میں تفریق کر دی جاتی ہے۔ (دیکھئے سورہ نور آیت ۹۲-۹۴) ہزاروی

طلقها، فبطل اللعان، وليس عليه حد.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی کو قذف کرتا (الزام لگاتا) ہے پھر اسے تین طلاقیں دے دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر حد ہوگی کیونکہ الزام اس وقت لگایا جب وہ اس کی بیوی تھی پس لعان ہوا لیکن لعان کیا نہیں حتیٰ کہ طلاق دے دی پس (طلاق کی وجہ سے) لعان باطل ہو گیا اور اس پر حد نہیں۔“ (کیونکہ اس نے اپنے آپ کو جھٹلایا نہیں)

۵۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في رجل قذف امرأته فسكت عنه، ثم طلقها ثلثا، ثم استعدت فليس بينهما لعان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور عورت خاموش رہے پھر وہ اسے تین طلاقیں دے دے پھر (طلاق کے بعد) پہلے خاوند سے نکاح کے لئے تیار ہو جائے تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۲۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته فلتعن أحدهما توارثا ما لم يلتعن الآخر. قال محمد: وبه نأخذ، يتوارثان ما لم يلتعنا جميعا، ويفرق القاضي بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو قذف کرے اور ان میں سے ایک لعان نہ کرے تو جب تک دوسرا لعان نہ کرے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک دونوں لعان نہ کریں وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور قاضی ان دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“ (یعنی ایک مرجعے تو دوسرا وارث ہوگا)

باب الخيار وأمرک بیدک!

عورت کو اختیار دینا!

۵۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قال الرجل لامرأته:

أمرک بیدک فليس لها أن تختار الا واحدة، فإذا قال: ما بیدی من طلاق فهو بیدک، فهو بیدها، تحكم في مجلسها قبل أن يتفرقا، فإن قالت: تطليقة، فهي تطليقة، وإن قالت: تطليقتان فهي ما قالت من شئ قال محمد: وأما في قولنا فإذا قال لها: أمرک بیدک، فإن اختارت نفسها فهو ما نوى الزوج فإن نوى واحدة فهي واحدة بائن، وإن نوى ثلثا فهي ثلث، وإن نوى الثلثين فهي واحدة بائن، لا يكون أبدا الا واحدة بائنا، أو ثلثا إن نوى ذلك. وإن لم ينو طلاقا وكان ذلك في الغضب لم يصدق في القضاء، وصدق فيما بينه وبين الله تعالى، وإن كان في غير غضب فهو مصدق في ذلك كله مع يمينه، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے ”أمرک بیدک“ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو وہ صرف ایک طلاق اختیار کر سکتی ہے۔ اور اگر کہے ”ما بیدی من طلاق“ تو طلاق کا جو اختیار میرے پاس ہے وہ تیرے اختیار میں ہے تو وہ اختیار اس عورت کو حاصل ہو جائے گا دونوں کے جدا ہونے سے پہلے مجلس میں وہ فیصلہ کر سکتی ہے۔

اگر وہ کہے ایک طلاق (میں نے اختیار کی) تو ایک طلاق ہوگی اور دو طلاقوں کا قول کرے تو جو کچھ کہا وہی ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارا یہ قول جب عورت سے کہے تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو جو کچھ خاوند نے نیت کی وہی نافذ ہوگی اگر ایک کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائن ہوگی اور اگر تین کی نیت کی ہو تو تین ہوں گی اور اگر دو کی نیت کی ہو تو ایک بائن ہوگی ہمیشہ ایک یا تین ہوں گی اگر (تین کی) نیت کرے اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے اور وہ غصے کی حالت میں ہو تو قاضی کے ہاں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے درمیان تصدیق کی جائے گی۔“

اور اگر غصے کی حالت نہ ہو تو قسم کے ساتھ دونوں صورتوں میں تصدیق کی جائے گی یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔“

۵۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: اختاري،

أو أمرک بیدک، قال: هما سواء. قال محمد: ونحن نقول: إن ذلك سواء، وإن ذلك لها

مطلب یہ کہ عدالت میں مقدمہ ہو تو قاضی اسے طلاق قرار دے گا البتہ عند اللہ طلاق نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزار روپی

ما دامت في مجلسها ما لم تأخذ في عمل غير ذلك، فإن أخذت في عمل غير ذلك أو قامت من مجلسها بطل خيارها، وإن اختارت نفسها افترق القولان، أما قوله: اختاري، إذا أراد طلاقا فهي تطليقة بائن على كل حال إن أراد ثلثا أو غيرها وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے ”اختاری“ تجھے اختیار ہے یا کہتا ہے ”أمرک بیدک“ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے فرماتے ہیں دونوں باتیں برابر ہیں۔“ (دونوں کا ایک ہی مطلب اور حکم ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ بات ایک جیسی ہے اور یہ اختیار اس وقت تک ہوگا جب تک مجلس میں رہے اور کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو اگر کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جائے یا مجلس میں سے اٹھ جائے تو اس (عورت) کا اختیار باطل ہو جائے گا اور جب اپنے نفس کو اختیار کر لے تو دونوں قولوں میں فرق ہو جائے گا۔“

اختاری کہنے کی صورت میں جب طلاق کا ارادہ ہو تو ہر صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی تین کا ارادہ کرے یا اور ارادہ ہو یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔“

۵۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا خير الرجل امرأته فقامت

من مجلسها فلا خيار لها.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو اختیار دے پس وہ اپنی مجلس سے اٹھ جائے تو اب اسے اختیار نہیں ہوگا۔“

۵۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن دينار عن جابر قال: إذا خير الرجل

امرأته فقامت من مجلسها فلا خيار لها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

تعالى. قال محمد: الذي روي عنه جابر بن زيد أبو الشعثاء.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن دينار رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ مجلس سے اٹھ جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسے حضرت جابر بن زید نے ابو الشعثاء رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

۵۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه و عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما كانا يقولان في المرأة إذا خيرها زوجها فاختارته فهي امرأته وإن اختارت نفسها فهي تطليقة، و زوجها املك بها.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں اس عورت کے بارے میں جسے خاوند اختیار کرے فرماتے ہیں کہ اگر وہ خاوند کو اختیار کرے تو وہ اس کی بیوی ہے (طلاق نہیں ہوگی) اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند دوسروں کے مقابلے میں اس کا زیادہ حق دار ہوگا۔ (دوبارہ نکاح کرنے میں دوسروں کے مقابلے میں)

۵۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أن زيد بن ثابت رضي الله عنه كان يقول: إذا اختارت زوجها فلا شئ وهي امرأته، وإذا اختارت نفسها فهي ثلث، وهي عليه حرام حتى تنكح زوجا غيره و كان علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول: إذا اختارت زوجها فهي واحدة، والزوج املك بها، وإذا اختارت نفسها فهي واحدة، وهي املك بنفسها.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی چیز واقع نہیں ہوگی اور وہ اس کی بیوی رہے گی اور جب اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاقیں ہوں گی اور وہ اس پر حرام ہوگی حتیٰ کہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور خاوند کو رجوع کا زیادہ حق ہوگا اور جب اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق ہوگی اور وہ (عورت) اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی۔

۵۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها

قالت، خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارناه، فلم يعد ذلك علينا طلاقا. قال محمد: اخذنا بقول عائشة رضي الله عنها النبي صلى الله عليه وسلم، و بقول عمر رضي الله عنه، وابن مسعود رضي الله عنه: انها إذا اختارت زوجها فلا شئ، و اخذنا

بقول علي رضي الله عنه: إذا اختارت نفسها فهي واحدة، وهي املك بنفسها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو اختیار کیا تو آپ نے اسے ہم پر طلاق شمار نہ کی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کو اختیار کیا جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا اور حضرت عمر فاروق اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کیا کہ جب وہ عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اور ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا کہ جب وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق واقع ہوگی اور وہ اپنے نفس کی زیادہ مالک ہوگی، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الإيلاء

۵۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا ألى الرجل من امرأته فوقع عليها في الأربعة الأشهر فعليه الكفارة. قال محمد: وبه نأخذ، وقد بطل الإيلاء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر چار مہینے کے اندر اندر اس سے جماع کرے تو اس پر کفارہ ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ایلاء باطل ہو جائے گا اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ألى عبد الله بن أنس النخعي من امرأته، ثم غاب عنها خمسة أشهر، ثم قدم فوقع عليها، فخرج على أصحابه و رأسه يقطر

۱۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ازواج مطہرات نے زیادہ خرچہ کا مطالبہ کیا تو انہیں اختیار دیا گیا کہ چاہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہیں، ورنہ چاہیں تو الگ ہو جائیں تو انہوں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا۔ ۱۲ ہزاروی
۲۔ خاوند عورت کے پاس نہ جائے کی قسم کھائے تو چار مہینے کی مدت مقرر ہے اگر ان چار مہینوں میں اس کے قریب جائے (جماع کرے) تو قسم ٹوٹ گی کفارہ ادا کرے اگر چار مہینے مکمل ہو جائیں تو طلاق بائن ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

من الجنابة، فقالوا له: أصبت من فلاة؟ قال: نعم، قالوا، أولم تكن آليت منها؟ قال: بلى، قالوا: انا نتخوف عليك أن تكون قد بانت منك، فانطلقوا به إلى علقمة فلم يجدوا عنده فيها شيئاً، فانطلق بهم علقمة إلى عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما فذكر له امره، فامرهم أن ياتوها فيخبرها بما قد بانت منه ويخطبها، فاتاها فاخبرها ثم خطبها على مناقيل فضة. قال محمد: وبه نأخذ، ونرى عليه صداقاً بوقوعه عليها قبل النكاح الثاني، وهو قول أبي حنيفة، وإبراهيم النخعي، وحماد بن أبي سليمان.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن انس نخعی "رحمہ اللہ" نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اس سے پانچ مہینے غائب رہے پھر واپس آئے تو جماع کیا اپنے احباب کے پاس آئے تو غسل جنابت کی وجہ سے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے انہوں نے کہا تم نے فلاں (خاتون) کا قرب حاصل کیا؟ انہوں نے کہا ہاں تو ان حضرات نے کہا کیا تم نے اس سے ایلاء نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں کیا تھا تو وہ کہنے لگے ہمیں آپ پر اس بات کا ڈر ہے کہ اس خاتون کو طلاق بائن ہو چکی ہے۔ پس وہ سب حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے ہاں اس مسئلے کا حل نہ پایا تو حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" ان کو لے کر حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس گئے۔ اور ان کا معاملہ عرض کیا انہوں نے فرمایا خاتون کے پاس جا کر ان کو خبر دو کہ ان کو طلاق بائن ہو چکی ہے اور نکاح کا پیغام دو چنانچہ وہ آئے اور اسے خبر دی پھر ان کو پیغام نکاح دیا اور چند شقال چاندی (پلوں پر مقرر کی)۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم ایسے شخص پر مہر لازم جانتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے نکاح سے پہلے جماع کرتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما قال: إذا آلى الرجل من امراته فمضت أربعة أشهر بانت بتطليقة، وكان خاطباً يخطبها في العدة، ولا يخطبها في عدتها غيره. قال محمد: وبه نأخذ، عزيمة الطلاق انقضاء الأربعة الأشهر، والفقى الجماع في الأربعة الأشهر، لا يوقف بعدها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابو عبیدہ بن مسعود "رضی اللہ عنہم" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور چار ماہ گزر جائیں تو ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور وہ

اسے عدت کے دوران نکاح کا پیغام نہیں دے سکتا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں چار ماہ گزرنے پر طلاق پکی ہو جاتی ہے اور فی کا معنی چار مہینے کے اندر اندر جماع کرنا ہے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن رجلاً ولدت امرأته فقالت لزوجها: لا تقربني حتى أفطم ابني هذا، فاني أخشى أن أحمل عليه، فحلف أن لا يقربها حتى تطفمه. قال: فسألت إبراهيم عن ذلك، فقال، أخاف أن يكون إيلاء، وأرجو أن لا يكون إيلاء. قال محمد: فسألت أبا حنيفة عن ذلك، فقال: هو إيلاء، قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی نے بچہ جنتا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا میرے قریب نہ آنا حتیٰ کہ میں اپنے اس بچے کو دودھ چھڑا دوں کیونکہ مجھے ڈر ہے اس دوران حمل ہو جائے تو اس نے قسم کھائی کہ بچے کو دودھ چھوڑنے تک اس کے قریب نہیں جائے گا۔

حضرت حماد "رحمہ اللہ" کہتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے سوال کیا تو انہوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ ایلاء ہوگا اور ایلاء نہ ہونے کی امید بھی ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا! یہ ایلاء ہے حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

۵۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو العطف عن الزهري: أن النبي صلى الله عليه وسلم آلى من نسائه شهراً، فلما مضى تسعة وعشرون يوماً أرسل إلى عائشة رضى الله عنها: أن تعالي فأرسلت إليه أنك آليت مني، ولم ازل أعد الأيام والليالي، وأنه بقي من الشهر يوم فأرسل إليها أن تعالي، فإن الشهر ثلثون، وتسع وعشرون. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان بالأهله، وإذا كان بغير الأهله فالشهر ثلثون، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو العطف "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت زہری "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک مہینہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی جب انیس دن ہوئے تو حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" کی طرف پیغام بھیج کر بلایا تو انہوں نے جواب دیا آپ نے مجھ سے ایلاء کیا ہے اور میں مسلسل رات دن گن رہی ہوں اور مہینہ پورا ہونے میں ایک دن باقی ہے تو آپ نے پیغام بھیجا ہے کہ میرے پاس آؤ مہینہ نہیں دن کا بھی ہوتا ہے اور انیس دن کا بھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ چاند کے اعتبار سے حساب لگایا جائے اور چاند کا حساب نہ کیا جائے تو تیس دن کا ہوتا ہے۔
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: إن فربتك فانت طالق، فتركها أربعة أشهر. قال: بانت بالإيلاء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے اگر میں تیرے قریب جاؤں تو تجھے طلاق پھر اسے چار ماہ تک چھوڑے رکھتا ہے تو وہ فرماتے ہیں وہ عورت ایلاء کے طریقے پر بائن (ہذا) ہو جائے گی۔

باب من آلى ثم طلق! إيلاء کے بعد طلاق دینا!

۵۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فالطلاق يهدم الإيلاء، قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا.

ترجمہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر اسے طلاق دے تو طلاق سے ایلاء ختم ہو جائے گا۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔

۵۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن الشعبي قال: إذا آلى الرجل من امرأته ثم طلقها فهما كفروسي رهان، ان جاوزت الأربعة الأشهر وهي في شئ من عدتها وقعت تطليقة الإيلاء مع التطليقة التي طلق، وان انقضت العدة قبل أن تجنى وقت الأربعة الأشهر سقط الإيلاء. قال محمد: فقلت لأبي حنيفة: بأي القولين تأخذ؟ قال: بقول عامر الشعبي قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ دونوں رہن (کفر) ہو گئے دو گھوڑوں کی طرح ہیں یعنی اگر چار مہینے گزر جائیں اور ابھی اس کی کچھ عدت باقی ہو تو اسے ایلاء والی طلاق ہو جائے گی (بائن طلاق ہوگی) اور اس کے ساتھ وہ طلاق بھی ہوگی جو

ان نے دی ہے اور اگر چار ماہ مکمل ہونے سے پہلے عدت ختم ہو جائے تو ایلاء ساقط ہو جائے گا۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ ان دو میں سے کونسا قول اختیار کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا حضرت شعبی رحمہ اللہ کا قول (اختیار کرتا ہوں) تو حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

باب الظهار! ظہار کا بیان!

۵۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا ظاهر الرجل من أربع

نساء فعليه أربع كفارات قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.
ترجمہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی چار بیویوں سے ظہار کرے! تو اس پر چار کفارے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقول لامرأته: أنت علي كظهر أمي، أنت علي كظهر أمي يريد التغليظ: أن عليه كفارتين، قال: وكذلك اليمينان، فإذا أراد الأولى فهي واحدة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.
ترجمہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے ”تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے“ دوبار کہتا ہے اور شدت کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے فرماتے ہیں یہی حکم دو قسموں کا ہے اگر صرف پہلی قسم کا ارادہ کرے تو وہ ایک ہی ہوں گی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من امرأته ثم يطلقها ثم ينكحها بعد ما تنقضي العدة قال: الظهار كما هو، لا يقربها حتى يكفر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ بیوی یا کسی ایسی جزوہ کو جو کل کے قائم مقام ہو محرم عورت کی جسم کے اس حصے سے تشبیہ دینا جیسے دیکھنا جائز نہیں ظہار کہلاتا ہے جس طرح یہ کہنا کہ میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے ۱۲ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اسے طلاق دے دیتا ہے پھر عدت ختم ہونے کے بعد اس سے نکاح کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں ظہار ربرقرار رہے گا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اس کے قریب نہیں جاسکتا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا ظاهر الرجل من امرأته لم يقربها حتى يعتق رقبة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا، فإن لم يجد فلا يقربها حتى يكفر بعض هذه الكفارات. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يدخل في ذلك إيلاء وإن طال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو جب تک ایک غلام (یا لوطی) آزاد نہ کرے اس کے قریب نہ جائے اور اگر نہ پائے (جیسے آج کل لوطیاں اور غلام نہیں ہے) تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اگر یہ بھی نہ پائے تو اس وقت تک عورت کے قریب نہ جائے جب تک ان میں سے کسی ایک کے ذریعے کفارہ ادا نہ کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ بات ایلاء میں شامل نہ ہوگی اگرچہ مدت لمبی ہو جائے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من امرأته لم يقربها قبل أن يكفر قال: قد أساء ولا يعد. قال محمد: وبه نأخذ لا يعودن حتى يكفر ولا تجب عليه إلا كفارة واحدة. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے قریب جاتا ہے تو اس نے گناہ کیا لیکن دوبارہ جماع نہ کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ کفارہ ادا کرنے تک دوبارہ جماع

جماع نہ کرے اور اس پر ایک کفارہ ہی واجب ہوگا۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يقع الظهار إذا ظاهر الرجل من امرأته إلا بذات محرم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ظہار واقع نہیں ہوگا جب تک اپنی کسی ذی رحم محرم خاتون سے تشبیہ نہ دے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يظاهر من امرأته ثم

يجامعها بالليل وهو يصوم قال: يستقبل الصوم قال محمد: وبه نأخذ، لأن الله تعالى يقول:

”لصيام شهرين متتابعين من قبل أن يتماسا“ فإذا مسها وهو يصوم فسد صومه واستقبل شهرين

متتابعين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے پھر رات کے وقت اس سے جماع کرے اور وہ کفارہ کے روزے رکھ رہا ہو تو نئے سرے سے روزے شروع کرے۔“ (کیونکہ مسلسل روزے رکھنا ضروری ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا!

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا۔ (پہا المجادلہ ۴)

لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

تو جب روزے کی صورت میں اس سے جماع کر لیا تو روزہ ٹوٹ گیا (یعنی روزوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا) پس دوبارہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔“

۵۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قال لامرأته: إن قربتك

فأنت علي كظهر أمي قال إن تركها أربعة أشهر بانت بالايلاء. وإن وقع عليها في الأربعة

الأشهر وقعت عليه كفارة الظهار. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کسی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اگر اس نے اس سے چار ماہ تک

سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے کہتا ہے اگر میں تیرے قریب جاؤں تو تجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اگر اسے چار ماہ تک چھوڑے رکھے تو ایلاء کے ذریعے بائن ہو جائے گی اور اگر چار مہینوں کے اندر اندر جماع کر لے تو اس پر ظہار کا کفارہ ہوگا۔"

حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ظہار الأمة

لوٹڈی سے ظہار!

۵۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن الظهار يقع على الأمة إذا ظاهر منها زوجها. قال محمد: يقع عليها الظهار إذا ظاهر منها زوجها، ولا يقع عليها الظهار إذا ظاهر منها مولاها، لأن الله تعالى يقول: "والذين يظاهرون منكم من نسائهم" فليست الأمة بزوجة يقع عليها الظهار. وهو قول أبي حنيفة، وسعيد بن المسيب، ومجاهد، وعامر الشعبي رحمهم الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوٹڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو یہ ظہار واقع ہو جاتا ہے۔"

حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر خاوند ظہار کرے تو واقع ہو جاتا ہے لیکن اس کا مالک ظہار کرے تو واقع نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَالَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ

(پہ مجاہدہ)

اور تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں؟

اور لوٹڈی اپنے آقا کی بیوی نہیں کہ اس پر ظہار واقع ہو۔"

حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" کا حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت مجاہدؒ حضرت عامر شعیؒ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الديات وما يجب على أهل الورق والمواشي!

۵۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبي عن عبيدة السلماني عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: على أهل الورق من الدية عشرة آلاف درهم، وعلى أهل الذهب ألف دينار، وعلى أهل البقر مائتا بقرة، وعلى أهل الإبل مائة من الإبل، وعلى أهل الغنم ألفا شاة، وعلى أهل الحبل مائتا حلة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وكان أبو حنيفة

ياخذ من ذلك بالإبل، والدراهم، والدنانير.

دیتوں کا بیان! چاندی اور جانوروں کے مالکوں پر کیا واجب ہوتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت الہیثم سے وہ حضرت عامر شعیؒ "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت عبیدہ سلمانیؒ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطابؒ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جن لوگوں کے پاس چاندی ہے ان پر دس ہزار درہم اور جن کے پاس سونا ہے ان کے ذمہ ایک ہزار دینار ہیں گائے والوں پر دو سو گائے اور اونٹ رکھنے والوں پر ایک سو اونٹ ہیں نیز جو بکریوں کے مالک ہیں ان پر دو ہزار بکریاں ہیں اور قیمتی جوڑوں کے مالک حضرات کے ذمہ دو سو جوڑے ہیں۔"

حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" کے نزدیک دیت صرف اونٹوں درہموں اور دیناروں کی صورت میں لی جائے گی باقی چیزوں میں نہیں ہوگی۔"

باب دية ما كان في الإنسان منه واحدا!

۵۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في اللسان إذا قطع منه شيء فامتنع من الكلام، أو قطع من أصله ففيه الدية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

وہ انسانی عضو جو ایک ہواس کی دیت!

ترجمہ! حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ "رحمہ اللہ" سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی کی زبان کاٹی جائے اور وہ گفتگو نہ کر سکے یا زبان جڑ سے کاٹی جائے تو اس میں مکمل دیت ہے۔" (انسانی جسم میں زبان صرف ایک ہوتی ہے)

حضرت امام محمدؑ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہؒ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شيء من الإنسان إذا لم يكن فيه الا شيء واحد، فأصيب خطأ ففيه الدية كاملة: الانف، والذكر، واللسان والصلب، وذهاب العقل، وأشباهه. وما كان في الإنسان اثنين ففي كل واحد منهما نصف الدية: الشدين: الشدين، والرجلين والعينين وأشباه ذلك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

۱۔ جب کوئی شخص کسی کو غلطی سے قتل کرے تو قاتل کے قبیلے پر خون بہا لازم ہوتا ہے جو مقتول کے ورثاء کو دیا جاتا ہے یہی خون بہا دیت کہلاتا ہے۔ ۲۔ ہزاروں

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں انسان کا وہ عضو جو صرف ایک ہوا اور اسے غلطی سے نقصان پہنچایا جائے تو اس میں کامل دیت ہے مثلاً ناک، شرمگاہ (آلت تناسل) زبان، پیٹھ، عقل کا چلا جانا وغیرہ۔

اور جو چیزیں انسان میں دو دو ہوں تو ہر ایک میں نصف دیت ہے جیسے پستان، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۵۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أصيب من ذلك من شيء عمداً ففيه القصاص وما لم يستطع فيه القصاص ففيه الدية، فإن كان خطأ فخمسة أسنان من الأبل، وإن كان شبه العمدة فأربعة أسنان من الأبل، وشبه العمدة من الجراحات كل شيء تعمده ضربه بسلاح أو غيره ولم يستطع فيه القصاص ففيه الدية مغلطة. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وبه نأخذ نحن أيضاً إلا في خصلة واحدة، ما كان من شبه العمدة فثلاثة أسنان من الأبل: من الحقائق سن، ومن الجذاع سن، ومن ثالث ما بين الشية إلى بازل عامها كلها خلفه، وكان أبو حنيفة يقول: أربعة أسنان من الأبل: سن من بنات المخاض ومن بنات اللبن، ومن سن من الحقائق، ومن سن من الجذاع، وهو قول عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما. وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أيضاً ما قلنا في شبه العمدة، فقال في خطبته يوم فتح مكة: ألا إن قتيلاً خطأ العمدة قتيلاً السوط والعصاة فيه مائة من الأبل: ثلثون حقة، وثلثون جذعة، وأربعون ما بين ثنية إلى بازل عامها كلها خلفه.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ان میں سے کسی چیز کو قصداً نقصان پہنچائے تو اس میں قصاص ہے اور قصاص ممکن نہ ہو تو اس میں دیت ہوگی۔

اور اگر غلطی سے ہو تو عمر کے اعتبار سے پانچ قسم کے اونٹ اگر شبہ عمدہ ہو تو عمر کے اعتبار سے چار قسم کے اونٹ ہوں گے۔ اور زخموں میں شبہ عمدہ یہ ہے کہ آگہ قتل سے اراداً زخمی کرے اور اس میں قصاص نہ ہو سکا ہو تو اس میں دیت مغلطہ ہوگی۔ (دیت مغلطہ کی تفصیل حدیث نمبر ۵۶۸ کے تحت حاشیہ میں دیکھیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان تمام باتوں کو اختیار فرماتے تھے اور ہم بھی ان تمام باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

لیکن ایک بات میں اختلاف ہے جو شبہ عمدہ سے ہو تو عمر کی اعتبار سے تین قسم کے اونٹ لازم ہوں گے جتنے جزدے اور وہ جو شبہ سے بازل عام تک ہو اور یہ سب حاملہ اونٹیاں ہوں۔

اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں چار اونٹ ہوں گے ایک بنت مخاض، ایک بنت لبون، ایک حقدہ اور ایک جزدہ جب کہ قتل خطا میں ہم سب کا ایک ہی قول ہے پانچ اونٹ ہوں ایک ابن مخاض سے ایک بنت لبون سے ایک حقدہ سے اور ایک جزدہ سے ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جو کچھ ہم نے شبہ عمدہ سے کے سلسلے میں کہا ہے آپ نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

سنو! خطاء عمدہ میں مقتول وہ ہے جو کوڑے یا لاشی سے قتل کیا جائے اس میں ایک سواض ہیں تیس حقہ تیس جزدہ اور چالیس جوئیم سے بازل عام تک ہو اور سب اونٹیاں حاملہ ہوں۔

۵۵۸۔ محمد قال: بلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه يرفع: منها أربعون في بطونها أولادها. وبلغنا نحو ذلك عن عمر بن الخطاب، والمغيرة بن شعبة، وأبي موسى الأشعري، وزيد بن ثابت رضي الله عنهم، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی مرفوع حدیث بھی ہم تک پہنچی ہے کہ چالیس اونٹیاں ایسی ہوں جو حاملہ ہوں حضرت عمر فاروق، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی اسی قسم کی بات ہم تک پہنچی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

۵۵۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في الرجل يخلق لحية الرجل فلا تنبت قال: عليه الدية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت الہیثم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی دوسرے آدمی کی داڑھی موٹھ دیتا ہے اور اب اس کے بال نہیں اگے فرماتے ہیں اس پر کامل دیت ہے۔

۱۔ حقدہ اونٹ ہے جو تین سال مکمل ہو کر چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہے اب اس پر سواری کا حق حاصل ہو جاتا ہے جزدہ جو چار سال کا مکمل ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو اور بازل اونٹ ہے جو آٹھ سال مکمل ہونے کے بعد نویں سال میں داخل ہو اس کے بعد وہ بازل عام کہلاتا ہے تو تیس برس تک رہتا ہے اور چالیس عید ہوں گے عید جو پانچ سال کا ہو کر چھ سال میں داخل ہو جائے۔ ۱۲ ہزار روپی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب دية الأسنان والأشفار والأصابع!

۵۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أصابع اليدين والرجلين سواء، في كل إصبع عشر الدية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دانتوں ہونٹوں اور انگلیوں کی دیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں ہر انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: الأسنان سواء في كل من نصف عشر الدية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دانت سب برابر ہیں یہ دانت میں دیت کا بیسواں حصہ ہے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: في السمعاق والباضعة وأشباه ذلك إذا كان خطأ أو عمدا لا يستطاع فيه القصاص ففيه حكومة عدل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس زخم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جو سر کے اندر باریک چڑے تک پہنچ جائے اور وہ جو گوشت کو کاٹ دے اور اس قسم کے دوسرے زخم جب غلطی سے یا جان بوجھ کر لگائے جائیں اور ان میں قصاص ممکن نہ ہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: في الجائفة ثلث الدية، وفي الأمة ثلث الدية، فإذا ذهب العقل فالدية كاملة، وفي المنقلة عشر ونصف عشر الدية، وفي الموضحة نصف عشر الدية، وفي سائر ذلك من الجراحات حكم عدل. ولا تكون الموضحة الا في الوجه والرأس، ولا تكون الجائفة الا في الجوف. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. والأمة من الشجاج كل شجة بلغت اللحم، والمنقلة ما نقل منها العظام، والموضحة ما أو ضحت عن العظم، والهاشمة ما أهشمت العظم، وحكومتها عشر الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، والسمحاق دون الموضحة بينها وبين الموضحة جلدة رفيقة، وفيها حكم عدل، بلغنا أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه حكم فيها أربعا من الابل. والبافعة دون السمحاق وهي البى بتفع اللح وفيها حكم عدل والدامية دون والباضعة، وهي التي تشق الجلد، وفيها حكم عدل، والمتلاحمة وهي الشجة يسود موضعها أو يحمر، ولا يدمي ولا يبضع ففيها حكم عدل، ونرى كل شئ ما كان من ذلك دون الموضحة لا تعقله العاقلة، وهو في مال الرجل وإن كان خطأ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ زخم جو پیٹ وغیرہ کے اندر تک پہنچے اس میں دیت کا تہائی ہے جو زخم سر کے اندر دماغ تک پہنچے اس میں دیت کا تہائی ہے اور اگر عقل چلی جائے تو کامل دیت ہے جو زخم ہڈی کو پھیر دے دسواں حصہ اور بیسواں حصہ دیت ہے (پندرہ اونس) جو زخم ہڈی کو ظاہر کر دے اس میں بیسواں حصہ دیت ہے اور ان کے علاوہ تمام زخموں میں عدل پر مبنی فیصلہ ہوگا اور موضع (ظاہر کرنے والا) زخم صرف چہرے سر میں ہوتا ہے اور جائفہ اندر تک پہنچنے والا صرف پیٹ میں ہوتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

الأمة ده زخم ہے جو دماغ تک پہنچے اور منقلة وہ زخم جو ہڈی کو اپنی جگہ سے ہٹا دے لوضحة وہ زخم ہے جو ہڈی کو ظاہر کر دے الهاشمة وہ زخم جو ہڈی کو توڑ دے اور ان کا فیصلہ دیت کا دسواں حصہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

السمحاق (جو باریک چڑے تک پہنچائے) موضحة سے کم ہوتا ہے اس کے اور موضحة کے درمیان باریک

چمڑا ہوتا ہے اور اس میں عدل کے ساتھ فیصلہ ہے۔“

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس میں چار اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور ایسا ضلع سحاق سے کم درجے میں ہے اور یہ گوشت کو کاٹ دیتا ہے اس میں عدل پر مبنی فیصلہ ہوگا اور دامہ باضہ سے کم درجے میں ہے اور یہ چمڑے کو کاٹ دیتا ہے اس میں بھی حکومت عدل ہے اور متلاحمہ یعنی وہ زخم جو اس جگہ کو سیاہ یا سرخ کر دے لیکن نہ تو خون نکلے اور نہ گوشت کٹے تو اس میں حکومت عدل ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو موصیہ زخم سے کم درجے میں ہو اس میں عاقلہ (میت کی برادری) دیت نہیں دے گی یہ اس شخص (زخم لگانے والے) کے مال سے دی جائے گی اگرچہ خطا سے ہو۔“

۵۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في أشفار العينين الدية كاملة إذا لم تنبت، وفي كل واحدة منهن ربع الدية، وفي الجفون الدية، وفي كل جفن منها ربع الدية، وفي الشفتين الدية، وفي كل واحدة منهما نصف الدية. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آنکھوں کی پلکیں لگنے کی جگہ میں کامل دیت ہے جب کہ پلکوں میں سے ہر ایک میں دیت کا چوتھا حصہ ہے اور آنکھوں کے پپوٹوں میں کامل دیت ہے اور ہر پپوٹے میں دیت کا چوتھا حصہ ہے دونوں ہونٹوں میں پوری دیت اور ان میں سے ایک میں نصف دیت ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما لا يستطاع فيه القصاص! جہاں قصاص ممکن نہ ہو!

۵۶۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأعمى يفتاء عين الصحيح قال: عليه الدية في ماله. قال محمد: وبه نأخذ: لانه لا يستطاع القصاص في ذلك، وإنما يعني العمد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر نابینا آدمی کسی تندرست شخص کی آنکھ نکال لے تو اس کے مال میں سے دیت دی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ قصاص ممکن نہیں اور اس سے

مراو قصداً آنکھ نکالنا ہے، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من ضرب بحديدة أو بعضهما لا يستطاع فيه القصاص فعليه الدية في ماله مغلظة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وذلك فيما دون النفس.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص لوہے (کے ہتھیار) یا لاشی سے مارے اور قصاص ممکن نہ ہو تو اس پر اس کے مال سے دیت مغلظہ دی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان من شبه العمد فيما دون النفس ففي ماله، وهو كل شئ ضربته متعمداً لا يستطاع فيه القصاص. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اگر شہ عمد ہو اور نفس سے کم جتایت ہو (قتل نہ ہو) تو وہ اس آدمی کے مال سے ہوگی اور یہ وہ صورتیں ہیں جہاں ارادہ پایا گیا لیکن قصاص ممکن نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۶۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: القتل على ثلاثة أوجه: قتل خطأ و قتل عمد، و قتل شبه العمد، فالخطأ أن تريد الشئ فتصيب صاحبك بسلاح أو غيره، ففيه الدية أخصاساً، والعمد: إذا تعمدت صاحبك فضررتك بسلاح، ففي هذا قصاص إلا أن يصططحوا أو يعفوا، و شبه العمد: كل شئ تعمدت ضربه بغير سلاح، ففيه الدية مغلظة على العاقلة إذا أتى ذلك على النفس، و شبه العمد في الجراحات: كل شئ تعمدت ضربه بسلاح أو غيره فلم يستطع فيه القصاص، ففيه الدية مغلظة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة، ما ضربته من غير سلاح وهو يقع موقع السلاح أو أشد، ففيه أيضاً القصاص، وهو قول أبي حنيفة الأول، ولا قصاص في قوله الأخير إلا فيما كان بسلاح.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت

حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قتل کی تین قسمیں ہیں (1) قتل خطاء (2) قتل عمد (3) قتل شبه عمد۔

قتل خطاء یہ ہے کہ تم کسی چیز کو نشانہ بنانے کا ارادہ کرو لیکن اسلحہ وغیرہ سے کسی شخص کو مار دو پس اس میں دیت پانچ قسم کے اذنوں میں تقسیم کے ساتھ ہوگی۔ ۱۔

قتل عمد یہ ہے کہ تم جان بوجھ کر کسی شخص کو ہتھیار سے مار دو اس میں قصاص ہے البتہ یہ کہ صلح کر لیں یا معاف کر دیں اور شبه عمد یہ ہے کہ تم کسی شخص کو ارادتا ہتھیار کے بغیر مارو پس اس میں قاتل کے قبیلے پر دیت مغلظہ ہوگی جب کسی کی جان کو ہلاک کر دے اور زخموں میں شبه عمد یہ ہے کہ جب کسی کو ہتھیار کے ساتھ جان بوجھ کر مارو اس میں قصاص ممکن نہ ہو تو اس میں دیت مغلظہ ہے۔ ۲۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب ہتھیار کے بغیر مارو اور وہ ہتھیار کی جگہ یا اس سے بھی زیادہ سخت واقع ہو تو اس میں بھی قصاص ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے لیکن آپ کے آخری قول کے مطابق قصاص اسی صورت میں ہے جب ہتھیار کے ساتھ ہو۔

۵۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن رجل عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه في رجل رمي رجلا بسهم فأنفذته، فجعل فيه ثلثي الدية. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، في الجائفة ثلث الدية، فإن نفذت إلى الجانب الآخر ففيها ثلثا الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ الہیثم بن ابی الہیثم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص پر تیر چلائے اور وہ اس کے جسم میں داخل ہو کر پار ہو جائے تو اس میں دو تہائی دیت ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں جائفہ زخم میں ایک تہائی

۱۔ یعنی (1) بیس بنت محض (2) بیس بنت لبون (3) بیس ابن محاض (4) بیس حقد اور (5) بیس جذع اونٹ دینے ہوں گے۔

۲۔ مغلظہ کا معنی سخت قسم کی دیت اور وہ امام محمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تین قسم کے اونٹ ہیں (1) تیس جذع (2) تیس حقد اور (3) چالیس بیس۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک چار قسم کے اونٹ (1) پچیس بنت محاض (2) پچیس بنت لبون (3) پچیس حقد (4) پچیس جذع ہیں ایک سال کی عمر ہو تو بنت محاض دو سال کی ہو تو بنت لبون تین سال کی ہو تو حقد چار سال کی عمر ہو تو جذع پانچ سال کا ہو تو بیس یہ ہے اور یہ سب مادہ ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

دیت ہے اگر دوسری جانب نکل جائے تو دو تہائی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شئ كان دون النفس بتعمد الإنسان ضربه بحديدة، أو بعصا، أو ببد، أو بقصبة، أو بغیر ذلك فهو عمد، وفيه القصاص، وإن كان لا يستطيع فيه القصاص فهو على الذي جنى في ماله، فإن ذهبت منه النفس فكان بحديدة أو بسلاح ففيه القصاص، وإن كان بغیر ذلك ففيه الدية على العاقلة. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وبه نأخذ نحن أيضا، إلا كان بغیر ذلك ففيه الدية على العاقلة. قال محمد وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وبه نأخذ نحن أيضا، إلا في خصلة واحدة، إذا ضربه بغیر سلاح يقع موقع السلاح ففيه القود، وهو في قول أبي يوسف، وهو قولنا.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قتل نفس سے کم میں ہتھیار کے ساتھ مارنے کا ارادہ لازم ہو لیکن قصاص ممکن نہ ہو تو اس شخص کے مال سے چٹی دی جائے اور اگر وہ آدمی (جس کو مار گیا) ہلاک ہو جائے تو اگر وہ لو ہے یا ہتھیار کے ساتھ ہے تو اس میں قصاص ہوگا اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اس کے قتلہ پر (دیت لازم) ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب اس کو ہتھیار کے بغیر مارے لیکن وہ ہتھیار والا عمل کرے تو اس میں قصاص ہے اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

باب دية الخطاء وما تعقل العاقلة!

۵۷۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في دية الخطاء و شبه العمد في النفس على العاقلة: على أهل الورق في ثلثة أعوام، لكل عام الثلث، وما كان من الجراحات الخطاء فعلى العاقلة، على أهل الديوان إن بلغت الجرحه ثلثي الدية ففي عامين، وإن كان النصف ففي عامين، وإن كان الثلث ففي عام، وذلك كله على أهل الديوان. قال محمد: وبه نأخذ، وذلك في أعطية المقاتلة دون أعطية الذرية والنساء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دیت خطاء اور عاقلہ جو دیت ادا کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطاء اور شبہ عمد میں جب جان چلی جائے تو عاقلہ پر دیت ہوگی جن کے پاس چاندی ہے وہ تین سال میں ادا کریں ہر سال تہائی حصہ دیں اور اگر خطاء کی صورت میں زخم ہو تو بھی عاقلہ پر ہے یعنی اہل دیوان پر ہے۔^۱

اگر زخم دو تہائی دیت کو پہنچ جائے تو دو سالوں میں دیں اور اگر نصف تک ہو تو بھی دو سالوں میں اور اگر تہائی تک ہو تو ایک سال میں ادا کریں اور یہ سب اہل دیوان پر ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ لڑنے والوں کے حصوں سے ہو ۲ بچوں اور عورتوں کے عطیات سے نہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تعقل العاقلة في أدنى من الموضحة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں موضع زخم سے کم میں عاقلہ دیت ادا نہیں کریں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تعقل العاقلة عمداً ولا سلحاً، ولا اعتراًفاً.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب قصد قتل کی صورت میں دیت لازم ہو ۳ یا صلح یا قاتل کے اعتراف کی وجہ سے دیت لازم ہو تو وہ عاقلہ ادا نہیں کرے گی۔

۵۷۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان من صلح، أو اعتراف،

۱۔ عاقلہ سے مراد قبیلہ ہے یا جس طرح آج کل مزدوروں وغیرہ کی انجینیں یا بونچر ہوتی ہیں ان کے نام رجسٹرڈ ہوتے ہیں یہی اہل دیوان ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مختلف قبیلوں کے نام رجسٹرڈ کئے اور ان کے عطیات مقرر فرمائے تو جو لوگ جہاد میں جانے کے قابل تھے ان کے بارے میں یہاں ذکر کیا یعنی بچوں اور عورتوں کے لئے مقررہ عطیات سے دیت نہیں دیں گے۔ ۱۲ ہزاروی

۳۔ مثلاً باپ اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس صورت میں قصاص لازم ہوگا دیت لازم نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

أو عمد، فهو في مال الرجل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو دیت صلح یا اعتراف یا قصد آ لہ قتل کی وجہ سے لازم ہو وہ اس شخص کے مال سے دی جائے گی۔ (عاقلہ کے ذمہ نہ ہوگی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا شهدوا أنه ضربه وهو صحيح فلم يزل صاحب فراش حتى مات جازت شهادتهم، ولم يكلفا غير ذلك. وقال إبراهيم في الرجل يضرب فيموت فيشهد الشهود أنه لم يزل صاحب فراش حتى مات قال: أفيد منه، وأخذ له من العاقلة الدية إن كان خطأ. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب گواہ گواہی دیں کہ اسے فلاں نے مارا ہے اور وہ (مضروب) مسلسل بستر پر رہے حتیٰ کہ مر جائے تو ان کی شہادت جائز ہوگی اور ان کو مزید کسی بات کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کو مارا جائے پس وہ مر جائے اور گواہ گواہی دیں کہ وہ مرتے دم تک بستر پر رہا ہے تو وہ فرماتے ہیں میں اس کی طرف سے فدیہ دیتا ہوں (فدیہ کا حکم مراد ہے) اور اگر خطاء کے طور پر ہو تو اس کے لئے عاقلہ پر دیت کا حکم دیتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: تعقل العاقلة الخطأ كله إلا ما كان دون الموضحة، والسن مما ليس فيه أرش معلوم. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عاقلہ قتل خطاء کی تمام صورتوں میں دیت دے البتہ موضع زخم کی صورت مستثنیٰ ہے اور دانت کے بارے میں چٹنی معلوم نہیں۔^۱

۱۔ ہا یہ میں ہے بردانت میں پانچ اونٹ ہیں یعنی دیت کا بیسواں حصہ ہے اور اثر غیر ۵۶۱ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: العجماء جبار، والقلب جبار، والرجل جبار، والمعدن جبار، وفي الركاز الخمس. قال محمد: وبهذا ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. والجبار الهدر، إذا سار الرجل على الدابة منفعت برجلها وهي تسير فقتلت رجلا أو جرحته فذلك هدر، ولا يجب على عاقلة ولا غيرها والعجماء الدابة المنفلتة ليس لها سائق ولا راكب تؤطى رجلا فقتلته فذلك هدر، والمعدن والقلب: الرجل يستأجر الرجل يحفر له بئرا أو معدنا فيسقط عنه فيموت فذلك هدر، ولا شئ على المستأجر ولا على عاقلة.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جانور کے ہلاک کرنے سے خون معاف ہے کنویں میں گر کر مرنے سے خون معاف ہے جانور تیز دوڑ رہا ہو اور کسی شخص کو ہلاک کر دے تو اس کا خون معاف ہے کان میں گر کر مر جائے تو خون معاف ہے اور خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

(تفصیل اس طرح ہے) الجُبَّار کا معنی ہے الہدیٰ ہے یعنی اس کی کوئی چٹی نہیں جب کوئی شخص سوار جا رہا ہو وہ اسے پاؤں سے ایڑ لگائے اور جانور کسی شخص کو ہلاک کر دے یا زخمی کر دے تو یہ خون معاف ہے عاقلہ یا کسی دوسرے پر دیت واجب نہیں ہوگی اَلْعَجْمَاء وہ جانور جو بھاگ گیا اب نہ تو اسے کوئی لے جانے والا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی سوار ہے اگر وہ کسی کو پاؤں کے نیچے روند ڈالے تو اس کا خون معاف ہے معدن سے مراد کنواں وغیرہ ہے کوئی شخص کسی دوسرے کو کنواں یا کان کھودنے کے لئے اجرت پر حاصل کرتا ہے پس وہ اس میں گر کر مر جائے تو یہ خون معاف ہے اور آجریا اس کی عاقلہ پر کوئی چٹی نہیں ہوگی۔“

باب قوم حفروا حائطاً فوق عليهم!

۵۷۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في القوم يحفرون جداراً فوق الجدار عليهم قال: عليهم الدية بعضهم لبعض. قال محمد: وبه ناخذ، إلا أنه يرفع من دية كل واحد منهم حصته، فإن كانوا أربعة بطل ربع الدية من كل واحد، وإن كانوا ثلاثة بطل

ثلث الدية من كل واحد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

دیوار کھودنے والوں پر گر جائے!

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو دیوار کو دیتے ہیں تو وہ ان پر گر جاتی ہے وہ فرماتے ہیں ان پر دیت ہے جو بعض نے بعض کو ادا کرتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت ہے اس کا حصہ نکال لیا جائے اگر وہ چار ہوں تو ہر ایک کی دیت سے چوتھا حصہ باطل ہو جائے گا اگر تین ہوں تو تیسرا حصہ باطل ہوگا۔

اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب دية المرأة و جراحاتها! عورتوں کی دیت اور زخم!

۵۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال قول علي بن أبي طالب رضي الله عنه أحب إلي من قول عبد الله بن مسعود، وزيد بن ثابت، و شريح، في جراحات النساء والرجال قال ويقول علي رضي الله عنه وإبراهيم ناخذ، كان علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول جراحات النساء على النصف من جراحات الرجال في كل شئ، وكان عبد الله بن مسعود و شريح يقولان: تستوي في السن والموضحة، ثم على النصف فيما سوى ذلك، وكان زيد بن ثابت رضي الله عنه يقول: يستويان إلى ثلث الدية، ثم على النصف فيما سوى ذلك، فقول علي بن أبي طالب رضي الله عنه على النصف في كل شئ أحب إلينا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے لوگوں اور مردوں کے زخموں کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت زید بن ثابت اور حضرت شریح رضی اللہ عنہم کے قول کے مقابلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے زیادہ پسند ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ

مطلب یہ ہے کہ چار آدمی دیوار کھود رہے تھے۔ وہ دیوار گر گئی تو چونکہ اس میں سب کا عمل شامل ہے لہذا ایک دوسرے کو دیت دیں گے۔ چونکہ دیت دینے والا خود بھی متاثر ہوا اس لئے وہ اپنا حصہ نکال لے گا اور باقی رقم دے گا۔ ۱۲ ہزار روپی

کے قول کو اختیار کرتے ہیں حضرت علیؓ "کرم اللہ وجہہ" فرماتے ہیں عورتوں کے زخم ہر معاملے میں مردوں کے زخموں کا نصف ہیں جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت شریحؓ "رضی اللہ عنہما" دونوں فرماتے تھے دانتوں اور واضح کرنے والے زخم برابر ہیں پھر اس کے علاوہ میں نصف ہے اور حضرت زید بن ثابتؓ "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے تہائی دیت تک برابر ہیں پھر اس کے علاوہ عورت کی دیت نصف ہے تو حضرت علی المرتضیٰؓ "رضی اللہ عنہ" کا قول کہ ہر چیز کا نصف ہے ہمیں زیادہ پسند ہے اور

حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۵۸۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في حكمة ثدي المرأة نصف الدية، وفي الحلمتين الدية. قال محمد: وبه نأخذ، وفي حلمتي الرجل حكومة عدل، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیمؒ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کے پستان کے کنارے میں نصف دیت ہے اور دو میں پوری دیت ہے۔"

حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور مرد کے پستان کے سرے میں عدل کے مطابق فیصلہ ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں۔"

باب جراحات العبيد!

۵۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في من العبد نصف عشر ثمنه، وقال: جراحات العبد. قال محمد: أظنه قال. على جراحات الحر من قيمته. قال محمد: فبهذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فذلك كله على ما نقص العبد من قيمته.

ترجمہ! حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیمؒ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کا دانت توڑنے میں اس کی قیمت کا نصف حصہ ہے اور فرماتے ہیں غلام کے زخم تو حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا غلام کی قیمت سے آزاد کے زخموں کے مطابق ہیں۔"

۱۔ عورتوں کے پستانوں کی زیادہ وقعت ہے کیونکہ عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہے لہذا پستان کا سراسر اکاٹ دیا گیا اسے کوئی نقصان پہنچا تو حضرت علیؓ نے اس میں دیت ہے اور مرد کے پستان میں عدل پرتی فیصلہ ہوگا۔ ۲۔ ہزاروی

حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" بھی اسی بات کو اختیار کرتے تھے اور ہمارے قول کے مطابق یہ سب کچھ اس وقت ہے جب غلام کی قیمت کم ہو جائے۔"

۵۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد يقتل عمدا قال: فيه القود، فإن قتل خطأ فقيمته ما بلغ، غير أنه لا يجعل مثل دية الحر، وينقص عنه عشرة دراهم، وإن أصيب من العبد شئ يبلغ ثمنه دفع العبد إلى صاحبه، وغرم ثمنه كاملاً. قال محمد: وبهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وبه نأخذ إلا في خصلة واحدة، إذا أصيب من العبد ما يبلغ ثمنه مثل العينين واليدين والرجلين فسيده بالخيار، إن شاء أسلمه برمته وأخذ قيمته، وإن شاء أمسكه وأخذ ما نقصه.

ترجمہ! امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیمؒ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کو جان بوجھ کر قتل کیا جائے تو اس میں قصاص ہے اور اگر غلط سے قتل کیا جائے تو اس کی قیمت ہوگی جب مقدار کو پہنچ جائے البتہ وہ آزاد کی دیت کو نہ پہنچے اور اس سے دس درہم کم کی جائے اور اگر غلام کی طرف سے کسی کو کچھ (نقصان) پہنچے جو اس کی قیمت کو پہنچتا ہو تو وہ غلام اس شخص کے حوالے کر دیا جائے اور اس پر اس کی پوری قیمت کی چٹی ہوگی۔"

حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" ان تمام باتوں کو اختیار کرتے تھے اور ہم بھی ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ جب غلام کی طرف سے اس قدر نقصان پہنچے جو اس کی قیمت کی مقدار کو پہنچے مثلاً آنکھوں ہاتھوں اور پاؤں کے حوالے سے نقصان پہنچائے تو اس کے مالک کو اختیار ہے چاہے تو پورا غلام اس شخص کے حوالے کر دے اور (غلام سے) قیمت وصول کرے اور چاہے تو اسے روک لے اور جو نقصان ہو وہ وصول کرے۔" (امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک نقصان وصول نہیں کر سکتا)

۵۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قتل العبد رجلاً حراً عمدا دفع العبد إلى أولياء المقتول، فإن شاءوا عفوا وإن شاءوا واقتلوا، فإن عفوا رد العبد إلى مولاه: لأنه إنما كان لهم القصاص ولم تكن لهم الدية قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیمؒ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کا دانت توڑنے میں اس کی قیمت کا نصف حصہ ہے اور فرماتے ہیں غلام کے زخم تو حضرت امام محمدؒ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے فرمایا غلام کی قیمت سے آزاد کے زخموں کے مطابق ہیں۔"

۱۔ چونکہ غلام کا دانت توڑنے سے اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے اس لئے جتنی لازم ہوگی اور اس کا اندازہ اسی طرح ہوگا کہ آزاد کو پہنچنے والے نقصان کی مقدار کا اندازہ ہوگا وہ غلام کی صورت میں قیمت سے ہوگا آزاد کا دانت توڑنے کی صورت میں اس کی قیمت کا نصف حصہ ہے۔ ۲۔ ہزاروی

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی غلام کسی آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کرے تو یہ غلام مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے وہ چاہیں تو معاف کر دیں اور چاہیں تو قتل کر دیں اور اگر معاف کر دیں تو غلام اس کے مالکوں کی طرف لوٹایا جائے کیونکہ ان کو قصاص کے لئے دیا گیا تھا اور دیت واجب نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب جنایۃ المکاتب والمدبر وأم الولد!

۵۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم أن جنایة المکاتب والمدبر وأم الولد علی المولی. قال محمد: وبه نأخذ، إلا أنا نرى جنایة المکاتب علیہ فی قیمته یکون علیہ أقل من أرض الجنایة ومن قیمته، وأما المدبر وأم الولد فعلى المولی الأقل من أرض جنایتها ومن قیمتها، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ مکاتب مدبر اور ام ولد کی جنایت (کی جتنی) مولیٰ پر ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے خیال میں مکاتب کی جنایت اس کی قیمت میں ہوگی جنایت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ دینا رہوگی لیکن مدبر اور ام ولد کی جتنی مولیٰ پر ہے اس جنایت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ ادا کرے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم في أم الولد والمعتقة عن دبر تجنسان قال: يضمن سيدهما جنایتهما! لأن العتاقة قد جرت فيهما، فلا يستطيع أن يدفعهما، ولا تعقلهما العاقلة: لأنهما مملوكان. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے خیال میں مکاتب کی جنایت اس کی قیمت میں ہوگی جنایت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ دینا رہوگی لیکن مدبر اور ام ولد کی جتنی مولیٰ پر ہے اس جنایت کی چٹی اور قیمت میں سے جو کم ہو وہ ادا کرے۔“

۱۔ وہ غلام جس سے یہ معاہدہ ہو کہ وہ مخصوص رقم دے اور آزاد ہو جائے اسے مکاتب کہتے ہیں مدبر وہ غلام جسے مالک نے کہا کہ تو میرے لئے کے بعد آزاد ہے اور ام ولد وہ لونڈی جس سے مالک کا بچہ پیدا ہوا ہو وہ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ ۱۲۔ ہزاروی

اللہ اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ام ولد اور اس لونڈی کے بارے میں جو مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے (یعنی مدبر) فرمایا کہ جب یہ جنایت کریں تو ان کی جنایت کا ضامن ان کا مولیٰ ہوگا کیونکہ آزادی ان دونوں میں جاری ہوگئی پس ان کو (ذاتی طور پر دینا) ممکن نہیں اور ان کا قبیلے سے بھی تعلق نہیں ہوگا کیونکہ یہ مملوک ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۸۶. محمد عن أبي حنیفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: المکاتب في الحدود والشهادة عبد ما بقي علیہ درهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مکاتب حدود اور شہادت میں غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب دية المعاهد!

معاہد کی دیت!

۵۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الهيثم بن أبي الهيثم: أن النبي صلى الله عليه وسلم: أبا بكر وعمر وعثمان رضي الله عنهم قالوا: دية المعاهد دية الحر المسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہیشم بن ابی ہیشم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے فرمایا معاہد کی دیت وہی ہے جو آزاد مسلمان کی دیت ہے۔“

۵۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال أخبرنا حماد عن إبراهيم أنه قال: دية المعاهد دية الحر المسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں معاہد کی دیت وہی ہے جو آزاد مسلمان کی دیت ہے۔“

۵۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن أبي الغطف عن الزهري عن أبي بكر وعمر، وعثمان رضي الله عنهم أنهم جعلوا دية النصراني و دية اليهودي مثل دية الحر المسلم. قال

غیر مسلم حماد کے تحت مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہیں جسے ذی وغیرہ ۱۲۔ ہزاروی

محمد: وبهذا نأخذ، وكذلك المجوسي عندنا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابوالعطوف "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت زہری "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی "رضی اللہ عنہم" سے روایت کرتے ہیں کہ ان حضرات نے نصرانی کی دیت اور یہودی کی دیت آزاد مسلمانوں کی دیت کی مثل قرار دی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مجوسی کا حکم بھی یہی ہے اور حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۵۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن رجلا من بكر بن وائل قتل رجلا من أهل الحيرة، فكتب فيه عمر بن الخطاب رضي الله عنه أن يدفع إلى أولياء القتيل، فإن شاء واقتلوا، وإن شاء واعفوا، فدفع الرجل إلى ولي المقتول إلى رجل يقال له: خنبن من أهل الحيرة فقتله، فكتب فيه عمر رضي الله عنه بعد ذلك: إن كان الرجل لم يقتل فلا تقتلوه، فإروا أن عمر رضي الله عنه أراد أن يرضيهم بالدية قال محمد: وبه نأخذ، إذا قتل المسلم المعاهد عمدا قتل به، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وكذلك بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قتل مسلما بمعاهد، وقال: أنا أحق من وفي بدمته.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ بکر بن وائل (قبیلہ) کے ایک شخص نے حیرہ (شہر) میں سے ایک شخص کو قتل کیا تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اس کے بارے میں لکھا کہ اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے اگر وہ چاہیں تو اسے قتل (کرنے کا مطالبہ) کریں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔ پس وہ شخص مقتول کے ایک ولی جس کا نام حسین تھا اور حیرہ والوں میں سے تھا کے حوالے کیا گیا تو اس نے اسے قتل کر دیا (قتل کا مطالبہ کیا) اس کے بعد حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے لکھا اگر وہ شخص قتل نہیں کیا گیا تو اسے قتل نہ کرو تو ان لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے اس بات کا ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو دیت لینے پر راضی کر دیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی معاهد کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس (مسلمان) کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور نبی اکرم ﷺ سے ہمیں اسی طرح یہ بات پہنچی ہے کہ معاهد کے قتل کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے اور فرمایا عہد کو پورا کرنے کا مجھے زیادہ حق ہے۔

باب ارتداد المرأة عن الاسلام! عورت کا اسلام سے مرتد ہو جانا!

۵۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لا يقتل النساء إذا ارتدن عن الإسلام ويجهن عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولكننا نجسها في السجن حتى تموت أو تتوب، إلا الأمة فإن كان أهلها محتاجين إلى خدمتها أجبرناها على الإسلام، فإن أبت دفعناها إلى موليها، فاستخدموها وأجبروها على الإسلام، فإن قتل المرتدة قاتل وهي حرة أو أمة فلا شئ عليه من دية ولا قيمة، ولكننا نكره ذلك له، فإن رأى الإمام أن يؤدبه أدبه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" سے وہ ابووزین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عورتیں اسلام سے پھر جائیں تو ان کو قتل نہ کیا جائے اور ان کو اس پر مجبور کیا جائے۔ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہم اسے قید خانے میں بند کر دیتے ہیں حتیٰ کہ مر جائے یا توبہ کرے البتہ لونڈی کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے مالک اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ہم اسے اسلام پر مجبور کریں اگر وہ انکار کرے تو اس کو اس کے مالکوں کے حوالے کر دیں گے تاکہ وہ اس سے خدمت لیں اور اسلام پر مجبور کریں اور اگر کوئی قاتل مرد و عورت کو قتل کرے اور آزاد عورت ہو یا لونڈی تو قاتل پر نہ دیت ہوگی اور نہ قیمت لیکن ہم اس بات کو مکروہ جانتے ہیں پس اگر امام اسے ادب سکھانا چاہے تو سکھائے۔ حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۵۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: تقتل المرأة إذا ارتدت عن الإسلام قال محمد: ولنا نأخذ بهذا.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا عورت اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) تو اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔

باب من قتل فعفا بعض الأولياء!

۵۹۳. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أتى برجل قد قتل عمدا، فأمر بقتله، فعفا بعض الأولياء فأمر بقتله، فقال عبد الله بن مسعود

رضی اللہ عنہما: كانت النفس لهم جميعا، فلما عفى هذا أحيا النفس، فلا يستطيع أن يأخذ حقه، يعني الذي لم يعف حتى يأخذ حق غيره، قال: فما ترى؟ قال: أرى أن تجعل الدية عليه في ماله، ويرفع عنه حصه الذي عفا، قال عمر رضي الله عنه: وأنا أرى ذلك. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قاتل کو مقتول کے بعض اولیاء معاف کر دیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کیا تھا تو آپ نے اس (قاتل) کو قتل کرنے کا حکم دیا پس مقتول کے بعض اولیاء (ورثاء) نے اسے معاف کر دیا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا قصاص ان سب کا حق تھا تو جس نے معاف کر دیا تو اس کی زندگی کو باقی رکھا اب (جس نے معاف نہیں کیا) وہ اپنا حق نہیں لے سکتا حتیٰ کہ دوسرے کا حق بھی لے حضرت عرفا روق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی رائے کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مال کی دیت لازم کر دیں اور جس نے معاف کیا اس کا حصہ نکال لیں حضرت عرفا روق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من عفا من ذى سهم فعفو عفو. قال محمد: وبه نأخذ، ومن عفا من زوجة، أو أم، أو أخ من أم أو غير ذلك فعفو جائز، وقد حقن الدم، وللبقية حصتهم من الدية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس حصہ دار نے معاف کر دیا تو اس کا معاف کرنا معافی ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں تو بیوی یا بھائی جو ماں کی طرف سے یا اس کے علاوہ ہوں معاف کریں تو یہ معافی جائز ہے اور (قاتل کا) خون محفوظ ہو گیا اور باقی حضرات کو دیت سے ان کا حصہ ملے گا حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من قتل عبده أو ذا قرابته!

۵۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الكريم عن رجل عن عمر بن الخطاب

رضى الله عنه: أن أعرابيا قال لأم ولده: انطلقى فارعى هذا البهم فقال ابنها: إذا أذهب فاحسبها، فاني أخشى أن يطيف بها عبدان الناس. قال: انك لهنها؟ ثم حذفه بسيف يقتله، فقطع رجله، فرفع ذلك إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فأمر بقتله فقال معاذ بن جبل رضي الله عنه: انه ليس بين الأب وبين الابن قصاص، ولكن الدية في ماله. قال محمد: وبه نأخذ، من قتل ابنه عمدا لم يقتل به: ولكن الدية عليه في ماله في ثلاث سنين، يؤدي في كل سنة الثلث من الدية، ولا يرث من الدية، ولا من مال ابنه شيئا ويرثه أقرب الناس من الابن بعد الأب، ولا يحجب الأب عن الميراث أحدا، وهو في ذلك بمنزلة الميت، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص اپنے غلام یا قرابت دار کو قتل کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ایک آدمی کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اپنی ام ولد (لوٹری) سے کہا جاؤ اس بکرے کے بچے کو چراؤ تو اس لوٹری کے بچے نے کہا میں بھی اس کی حفاظت کے لئے جاؤں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں کے غلام اس کے گرد چکر لگائیں گے تو اس (موٹی) نے کہا تو یہاں تک پہنچ گیا (کہ مجھ سے کلام کرتا ہے) پھر اس نے اسے تلوار سے مارا کہ اسے قتل کر دے چنانچہ اس نے اس کا پاؤں کاٹ دیا یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا باپ اور بیٹے کے درمیان قصاص نہیں ہوتا بلکہ اس کے مال میں دیت ہوتی ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص اپنے بیٹے کو جان بوجھ کر قتل کرے اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے مال میں دیت ہوگی جو تین سال میں ادا کی جائے گی ہر سال دیت کا تہائی حصہ ادا کرے اور وہ (قاتل باپ یا بیٹا) دیت کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی اپنے مقتول بیٹے کے مال میں سے اسے وراثت ملے گی بلکہ اس کا وارث وہ ہوگا جو باپ کے بعد بیٹے کا سب سے زیادہ قریبی ہے اور باپ کی میراث میں آ رہے ہیں بے گاد اور وہ اس سلسلے میں میت کی طرح ہوگا۔“ (کو زیادہ پہلے ہی مر چکا ہے)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۵۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقتل عبده عمدا قال:

يدفع إلى وليّاته، فإن شاؤا قتلوا وإن شاءوا عفوا. قال محمد: ولسنا نأخذ بهلذا، ليس بين

العبد وبين سيده قصاص، ولكن السيد يوجع ضربا ويستودع السجن، وهو قول أبي حنيفة

رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے فرماتے ہیں وہ اس میت کے اولیاء کے حوالے کیا جائے چاہے تو اسے قتل کریں اور چاہیں تو معاف کر دیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے کیونکہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان قصاص نہیں البتہ اس آقا کو سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من وجد فی دارہ قتیل! جس شخص کے گھر میں مقتول پایا گیا!

۵۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يطرق الرجل في داره فيصبح ميتا، فيدعى صاحب الدار أنه قتله، وأنه كابر به فلذلك قتله، قال: ينظر في المقتول، فإن كان داعرايهم بالسرقة بطل دمه، وكانت عليه الدية، وإن كان لا يتهم في شئ من ذلك ولا يعلم منه إلا خيرا قتل به، وإن ادعى صاحب الدار أنه جده على بطن امرأته فلذلك قتله، قال: ينظر فإن كان داعرايهم بالنزنا بطل القصاص. وكانت عليه الدية، وإن كان لا يتهم في شئ من ذلك ولا يعلم فيه إلا خيرا قتل هذا به. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ في السرقة، وأما الفجور فلا أحفظ ذلك عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص رات کو کسی کے گھر آئے اور صبح وہ میت کی صورت میں ہوا اور گھر والا دعویٰ کرے کہ وہی (گھر والا) اس کا قاتل ہے اور اس نے اس دشمنی کی بنیاد پر قتل کیا ہے تو وہ فرماتے ہیں مقتول کو دیکھا جائے اگر وہ فساد ہی تھا اس پر چوری کی تہمت آ سکتی ہے تو اس کا خون رایگاں جائے گا اور اس (قاتل) پر دیت ہوگی اور اگر اس پر کوئی تہمت نہیں آ سکتی اور اس سے صرف بھلائی ہی معلوم ہو سکتی ہے تو اس (قاتل) کو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔“

اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پیٹ پر پایا تھا اس لئے اسے قتل کر دیا تو دیکھا جائے اگر وہ فساد ہی خبیث تھا اس پر زنا کی تہمت آتی تھی تو قصاص باطل ہو جائے گا اور اس (قاتل) پر دیت لازم ہوگی اور اگر اس پر اس قسم کی کوئی تہمت نہیں آتی اور اس کے بارے میں بھلائی کا ہی علم ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور چور کے بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ زنا کے بارے میں مجھے ان سے کوئی بات یاد نہیں۔“

باب اللعان والانتفاء من الولد! لعان اور بچے کی نفی!

۵۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال في رجل انتفى من ولده ولا عن لفرق بينهما، فقتله أبوه الذي انتفى منه أو قذف أمه قال: إن قذفه أبوه الذي انتفى منه أو غيره من الناس كلهم أو قذف أمه فانه يجلد. وقال أبو حنیفة: لا يجلد في قذف الأم من قذفها: لأن معها ولدا لا نسب له، ومن قذف الولد في نفسه خاصة فقال له: يا زان، ضرب الحد، وكذلك قال محمد.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنے بچے کی نفی کی اور لعان کیا کہ ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان تفریق کر دی گئی۔

پس اس بچے یا اس کی ماں کو اس شخص نے قذف کیا (زنا کا الزام لگایا) جس سے نفی کی گئی تو وہ فرماتے ہیں اگر اس باپ نے قذف کیا جس سے اس کے نسب کی نفی کی گئی یا اس کے علاوہ دوسروں لوگوں نے قذف کیا یا اس کی ماں کو قذف کیا تو اس (قذف کرنے والے) کو کوڑے لگائیں جائیں گے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ماں کے قذف میں اس شخص کو کوڑے نہ لگائیں جس نے قذف کیا کیونکہ اس کے ساتھ ایسا بچہ ہے جس کو کوئی نسب نہیں ہے اور جس نے خاص بچے کو قذف کیا اور اس سے کہا اے زانی اتو اس شخص پر حد نافذ کی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح فرمایا۔“

۵۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته وقد حد جلدته حدا، أو قذفها وقد جلدت حدا، فلا لعان بينهما، ولا حد عليه، وقال: من لا شهادة له فلا لعان له، وهذا قول أبي حنیفة و محمد رحمهما اللہ تعالیٰ.

۱. جب خاندن بیوی پر الزام لگائے یا جو بچہ پیدا ہوا اس کے بارے میں نسب کی نفی کرے اور عورت کا زنا گواہوں کے ذریعے ثابت نہ کر سکے تو لعان لگاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ قاضی خاندن سے گواہی لیتا ہے اور وہ چار مرتبہ کہتا ہے کہ اس نے عورت کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس میں وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ وہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو پھر عورت چار مرتبہ گواہی دے گی کہ خاندن جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ اگر وہ سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو پھر قاضی ان میں تفریق کر دے گا۔ (ہدایہ اولین ص ۳۹۸)

۲. کیوں کہ بچہ کا نسب ہونے کی وجہ سے عورت کی پاکدامنی مشکوک ہوگئی۔ ۱۲ ہزار روپی

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر الزام لگائے اور اسے (اس سے پہلے) بطور حد کوڑے لگ چکے ہوں یا اس عورت کو پہلے بطور حد کوڑے لگ چکے ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی حد ہوگی اور فرمایا جس کی شہادت قبول نہیں ہوتی اس کے لئے لعان بھی نہیں ہے۔“

۶۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته ثم توفيت قبل أن بلا عنها فإنه يرثها ولا حد ولا لعان وكذلك إذا قذف الرجل غير امرأته فلا حد عليه لأنه لا يدري لعل الذي قذفه بصدقه، وإذا قذفها زوجها ثم مات ورثته: لأنه لم يكن لعان، وهذا كله قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے پھر لعان سے پہلے وہ عورت مر جائے تو وہ شخص اس کا وارث ہوگا اور اس مرد پر نہ حد ہوگی اور نہ ہی لعان ہوگا اسی طرح جب کوئی شخص اپنی بیوی کے علاوہ کسی پر الزام لگائے تو اس پر حد نہیں ہوگی کیونکہ یہ بات معلوم نہیں شاید اس پر الزام لگانے والے نے سچ کہا اور جب عورت پر اس کا خاوند الزام لگائے پھر وہ مرد مر جائے تو عورت اس کی وارث ہوگی کیونکہ لعان نہیں ہو سکتا۔“

یہ سب حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔“

۶۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن مجالد بن سعيد عن عامر الشعبي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما قال: إذا أقر الرجل بولده طرفة عين فليس له أن ينفيه، وهو قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت مجاہد بن سعید رحمہ اللہ سے وہ عامر الشعبي رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی شخص پلک جھپکنے کے برابر وقت بھی اپنے بچے کا اقرار کر لے تو اب اس کی نفی نہیں کر سکتا۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: إذا انتفى الرجل من ولده ثم ادعاه فله ذلك، ويلحقه الولد. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وقولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں

جب کوئی شخص اپنے بچے کی نفی کر دے پھر اس کا دعویٰ کرے تو اسے اس کا حق ہے اور بچہ اسے مل جائے گا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقر بابنه ثم ينفيه قال: يلا عنها، ويلزم الولد أمه، فإن كان قد طلقها ضرب حدا وإن كانت قد ماتت أمه. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة وقولنا، إلا في خصلة واحدة، إذا أقر بابنه ثم نفاه وهي امرأته لا عنها. ولزم الولد إياه، إذا أقربه مرة لم يكن له ينفيه، كما قال عمر رضي الله عنه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے بیٹے کا اقرار کرتا ہے پھر اس کی نفی کر دیتا ہے وہ فرماتے ہیں وہ اس عورت سے لعان کرے اور بچہ ماں کے پاس چلا جائے اور اگر اس نے اس کو طلاق دے دی تھی تو اس پر حد (حد توف) نافذ کی جائے اگرچہ اس بچے کی ماں مر چکی ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! یہ تمام باتیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں اور ہمارا بھی یہی قول ہے البتہ ایک بات میں اختلاف ہے وہ یوں کہ جب اپنے بچے کا اقرار کرے پھر اس کی نفی کرے اور (عورت) ابھی اس کی بیوی ہو تو اس سے لعان کرے اور بچہ باپ کے حوالے ہوگا کیونکہ جب وہ ایک بار اقرار کر چکا ہے تو اب اسے نفی کا حق نہیں ہے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔“

باب من قذف قوما جميعا، وحد الحر والعبد!

۶۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا افتريت على قوم فقلت يا زناة كان عليك حد واحد. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وقولنا.

جو شخص پوری قوم پر الزام لگائے نیز آزاد اور غلام کی حد کیا ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی قوم کے پاس جا کر ان کو کہو اے زنا کرنے والو! تو تم پر ایک ہی حد ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۰۵. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قذف رجلا ثم قذف آخر

چونکہ بچے کے نسب کو بچانا ضروری ہے ورنہ وہ ضائع ہو جائے گا اس لئے اقرار کے بعد نفی معتبر نہیں لیکن نفی کے بعد اقرار معتبر ہے کیونکہ اس طرح اسے باپ کا سایہ مل جائے گا جب کہ پہلی صورت میں وہ اس سائے سے محروم ہو رہا ہے۔ ۱۲ ہزار روپی

قال: لو قذف أهل الجمعة. فقلّ فهم جميعاً لم يكن عليه إلا حد واحد. قال محمد وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا. ليس عليه إلا حد واحد حتى يكمل الحد، فإن قذف انساناً بعد كمال الحد ضرب حداً مستقبلاً إلا أنه يحبس حتى يبرأ عن الأول ثم يضرب الآخر، قال: يفرق الحد في أعضائه إذا جلد. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا في الحدود كلها، إلا أن لا تضرب الرأس، والوجه، والفرج. وأما في التعزير فإنه لا يفرق في الأعضاء كما يفرق في الحدود، ولكنه يضرب في مكان واحد، وهو اشد الضرب، ولا يجرد في حد ولا تعزير ولا غير ذلك.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی کو قذف کرے (اس پر زنا کا الزام لگائے) پھر کسی دوسرے کو قذف کرے تو وہ فرماتے ہیں اگر وہ اہل جمعہ (مسلمانوں) کو قذف کرتے ہوئے ان سب کو قذف کرے تو اس پر ایک ہی حد نافذ ہوگی حتیٰ کہ حد کامل ہو جائے پس اگر وہ حد کے کامل ہونے کے بعد کسی انسان کو قذف کرے تو نئے سرے سے حد نافذ ہوگی البتہ یہ کہ اسے قید کر دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ پہلی حد سے ٹھیک ہو جائے تو پھر دوسری حد لگائی جائے وہ فرماتے ہیں جب بطور حد کوڑے لگائے جائیں تو اعضاء پر مارے جائیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں تمام حدود میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا یہی قول ہے مگر یہ کہ ہم سرچہ اور شرگاہ پر نہیں مارتے۔“
اور تعزیر میں اعضاء میں تفریق نہ کی جائے جس طرح حدود میں کی جاتی ہے ایک ہی جگہ سخت ماری جائے اور حد اور تعزیر وغیرہ کسی صورت میں بھی اس کے جسم کو زنگ نہ کیا جائے۔“

۶۰۶. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الزاني يجلد وقد وضعت عنه ثيابه ضرباً مبرحاً، والقاذف يضرب و عليه ثيابه، و ضارب الخمر يضرب مثل ما يضرب القاذف، و ضربهما دون ضرب الزاني. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة إلا في خصلة واحدة، وكان يجرد الشارب كما يجرد الزاني.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں زانی کو اس کے کپڑے (زائد کپڑے) اتار کر کوڑے لگائیں جائیں اور سخت ضرب لگائی جائے اور قذف کرنے والے کو اس طرح حد لگائی جائے کہ اس کے کپڑے اس پر موجود ہوں اور شراب پینے والے کو قذف کی طرح مارا جائے۔ اور ان دونوں کی مارت زانی کی مار سے کم ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے کہ وہ شراب پینے والے کا لباس بھی اترواتے تھے جس طرح زانی کا اترواتے تھے۔“
۶۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف العبد أو الأمة الحر فجلدهما نصف حد الحر، أربعين أربعين. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غلام یا لونڈی کسی آزاد آدمی کو قذف کریں تو ان کی حد آزاد آدمی کی حد کا نصف ہے یعنی چالیس کوڑے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا یہی قول ہے۔“

۶۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة يعتق لثناها أو لثناها، ثم استعيت فيما بقي فجلدها رجل، قال: ليس عليه شئ ما كانت تسع. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، لا يرى على من قذفها حداً: لأنها عنده بمنزلة الأمة ما دامت تسع. وأما في قولنا فهي حرة، إذا اعتق بعضها عتق كلها، و على قاذفها الحد، والله أعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس لونڈی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا ایک تہائی یا دو تہائی (حد) آزاد کر دیا جائے پھر باقی حصے کے لئے محنت و مشقت کا مطالبہ کیا جائے پس اس حالت میں کوئی شخص اسے قذف کرے تو وہ فرماتے ہیں وہ عورت جب تک سچی (کوشش) کر رہی ہے مرد پر قذف کی حد نہیں ہوگی۔ (کیونکہ ابھی وہ آزاد نہیں ہوئی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے وہ اس شخص پر نفاذ حد کے قائل نہیں ہیں جو اس کو قذف کرتا ہے کیونکہ جب تک وہ (باقی حصے کی رقم ادا کرنے کے لئے) کوشش کر رہا ہے وہ لونڈی کی مثل ہے لیکن ہمارے نزدیک وہ آزاد ہے جب اس کا بعض حصہ آزاد کیا جائے تو وہ مکمل طور پر آزاد ہو جاتی ہے۔“

تعزیر کا بیان!

باب التعزیر!

۶۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن عامر الشعبي قال: لا يبلغ بالتعزير أربعون جلدة. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین کے درمیان اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس قدر آزادی حاصل ہوگی جس قدر اسے آزاد کیا گیا صاحبین کے نزدیک وہ مکمل طور پر آزاد ہے اصل اختلاف یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک آزادی جزوی طور پر ہو سکتی ہے صاحبین کے نزدیک آزادی میں تقسیم نہیں کچھ حصہ آزاد کیا تو تمام غلام آزاد ہو گیا۔ ۱۲ ہزار روپی

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے اہم بن ابی لہثیم رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں تعزیر چالیس کوڑوں تک نہ پہنچے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا یہی قول ہے۔“

۶۱۰. محمد قال: أخبرنا مسدد بن كدام قال: أخبرني الوليد بن عثمان عن الضحاك بن مزاحم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بلغ حدا في غير حد فهو من المعتدين. قال محمد: فادنى الحدود أربعون فلا يبلغ بالتعزير أربعون جلدة.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں مسعود بن کدام رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں بواسطہ ولید بن عثمان ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص حد کے علاوہ حد تک پہنچے (یعنی حد کے برابر سزا دے) تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں سے ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس کم از کم حد چالیس کوڑے ہیں لہذا تعزیر چالیس کوڑوں تک نہیں پہنچنی چاہئے۔“

باب الحدود إذا اجتمعت فيها قتل!

۶۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا اجتمعت على الرجل الحدود فيها القتل درئت الحدود وأخذ بالقتل، وإذا اجتمعت الحدود وقد قتل قتل ودفع ماسوى ذلك: لأن القتل قد احاط بذلك كله قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة وقولنا، إلا حد القذف فإنه من حقوق الناس، فيضرب حد القذف ثم يقتل، وإنما الذي بدأ عنه الحدود التي الله تعالى.

جب کئی حدود جمع ہو تو قتل کیا جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص پر کئی حدود جمع ہو جائیں تو اسے قتل کیا جائے حدود ساقط ہو جائیں گی اور قتل کا طریقہ اختیار کیا جائے گا اور اگر کئی حدود جمع ہوں اور اس نے قتل بھی کیا ہو تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے علاوہ چھوڑ دیا جائے کیونکہ قتل نے ان تمام سزاؤں کو گھیر لیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ہمارے نزدیک ہیں

۱۔ چونکہ سب سے کم حد اسی کوڑے ہیں اور غلام (لوٹری) کی حد نصف ہوتی ہے لہذا کم از کم کوڑے جو حد میں لگائے جاتے ہیں وہ اسی کا نصف چالیس ہوئے تعزیر اس سے کم ہونی چاہئے۔ ۱۲ ہزار دی

الحد حد قذف لوگوں کے حقوق میں سے ہے پس اس میں قذف کی حد نافذ کر کے پھر قتل کیا جائے صرف وہی مزائیں (قتل کے باعث) دور ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں شامل ہیں۔“

باب من غصب امرأة نفسها!

۶۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه من كان من الناس حراً أو مملوكاً غصب امرأة نفسها فعليه الحد، ولا صداق عليه، قال: إذا وجب الصداق درى الحد، وإذا ضرب الحد بطل الصداق. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة وقولنا

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو آزاد یا غلام کسی عورت کو غصب (غواہ) کرے اس پر حد ہے اور مہر نہیں ہے وہ فرماتے ہیں جب مہر لازم ہو جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے اور جب مد لگائی جائے تو مہر باطل ہو جاتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام باتیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا قول ہیں۔“

باب الشهود على المرأة بالزنا أحدهم زوجها!

۶۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا شهد أربعة بالزنا أحدهم زوجها أقیم عليها الحد، وإذا شهدوا واحدهم زوجها رجعت إن كان زوجها دخل بها، جازت شهادتهم إذا كانوا عدولا. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة وقولنا، فإن كان الزوج دخل بها رجعت، وإن كان لم يدخل بها ضربت الحد مائة جلدة.

عورت کے خلاف زنا پر گواہی میں اس کا خاوند بھی شامل ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب چار آدمی زنا کی گواہی دیں اور ان میں سے ایک اس عورت کا خاوند ہو تو اس عورت پر حد نافذ کی جائے اور اگر دو گواہی دیں اور ان میں سے ایک اس کا خاوند ہو اور اس نے اس سے جماع بھی کیا تو اب اس عورت کو رجم کیا جائے ان لوگوں کی گواہی جائز ہے اگر عادل ہوں۔“ (ماقن نہ ہوں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا قول ہے۔“

اور اگر خاوند نے اس سے جماع کیا ہے تو عورت کو رجم کیا جائے اور اگر جماع نہیں کیا تو اسے حد کے

طور پر ایک سو کوڑے ماریں جائیں۔“

باب البکر یفجر بالبکر! کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے!

۶۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما قال في البكر يفجر بالبكر: إنهما يجلدان و ينفيان سنة، وقال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: نفيها من الفتنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے تو ان کو کوڑے لگائیں جائیں اور سال بھر کے لئے ملک بدر کر دیا جائے۔“

۶۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كفى بالنفي فتنة. قال محمد فقلت لأبي حنيفة: ما يعني إبراهيم بقوله: كفى بالنفي فتنة؟ أي لا ينفي؟ قال: نعم قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، نأخذ بقول علي بن أبي طالب رضي الله عنه. اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کو ملک بدر کرنا فتنہ ہے۔“

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ملک بدر کرنا فتنہ کے لئے کافی نہیں ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے اس قول کے فتنہ کے لئے ملک بدر کرنا کافی ہے کا کیا مطلب ہے یعنی ملک بدر نہ کیا جائے تو فرمایا ہاں! (یہی مطلب ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا یہی قول ہے ہے ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔“

۱۔ کیونکہ جب نکاح صحیح کے ساتھ ایک مرتبہ جماع ہو جائے تو وہ عورت یا مرد محض یا محض عورت زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ ۱۲ ہزار دی
۲۔ ملک بدر کرنا حد نہیں بلکہ بطور تعزیر ہوگا بعض اوقات ملک بدر کرنا خطرناک ہوتا ہے لہذا حاکم کی صوابدید پر ہے اگر مناسب سمجھے تو ملک بدر کرے ورنہ نہیں۔ ۱۲ ہزار دی

باب حد اللوطي!

بدفعلي کے مرتکب کی سزا!

۶۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: اللوطي بمنزلة الزاني. قال محمد: وهذا قولنا، إن كان محصنا رجم، وإن كان غير محصن ضرب الحد مائة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوطی (بدفعلی کرنے والا) زانی کی طرح ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ محصن ہو (نکاح صحیح کے ساتھ ایک بار جماع کر چکا ہو) تو اسے رجم کیا جائے اور غیر محصن ہو تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں۔“

۶۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: من قذف باللوطية جلد الحد. قال محمد: وهو قولنا إذا بين فلم يكن، فأما إذا قال بالوطي فهذه لها مصدر غير القذف، فلا نرده حتى

يبين. ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی کو لوطی کہے اس پر حد قذف نافذ کی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارا قول بھی یہی ہے جب وہ واضح الفاظ میں کہے کہ یہ کا طریقہ اختیار نہ کرے اور اگر اسے کہا اے لوطی تو یہ اس (لواطت) کے لئے مصدر ہے۔! قذف نہیں تو جب تک واضح الفاظ میں نہ کہے ہم اس کو حد نہیں لگاتے۔“

باب حد الأمة اذا زنت! زانی لوطی کی حد!

۶۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن معقل بن مقرن المزني أتى عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما بأمة له زنت، قال: أجلبها خمسين جلدة، فقال: إنها لم تحصن، قال عبد الله: إسلامها إحصانها، قال: فإن عبد لي سرق من عبد لي آخر، قال: ليس عليه قطع، مالك بعضه في بعض، قال: إني حلفت أن لا أنام على فراش أبدا. يريد العادة. قال ابن مسعود رضي الله عنه: "يا أيها الذين آمنوا لا تحرموا طبيبات ما أحل الله لكم ولا تعتدوا، إن الله لا يحب المعتدين" فقال الرجل: لو لا هذه الآية لم أملك؛ فأمره أن يكفر

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سے مراد صاحب لوط بدفعلی کرنے والا مرد ہو۔ ۱۲ ہزار دی

بعثت رقبة. وكان موسرا. وأن ينام على فراش. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة و قولنا،
الا في خصلة واحدة، الحد لا يقيمه إلا السلطان، فإذا زنت الأمة أو العبد كان السلطان هو
الذي يحده دون المولى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن مقرر مزی رحمہ اللہ نے کہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس لوٹڈی نے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو انہوں نے فرمایا
اسے پچاس کوڑے مارو انہوں نے کہا یہ مخضن ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا اسلام ہی
اس کا احسان ہے۔“

انہوں نے کہا میرے ایک غلام نے میرے دوسرے غلام کی چوری کی ہے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنا لازمی نہیں تمہارا بعض مال بعض کے پاس ہے انہوں نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ
میں کبھی بھی بستر پر نہیں سوؤں گا ان کا مقصد عبادت کرنا تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت
کریمہ پڑھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَبِيبَاتٍ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔ (پہلے المائدہ ۸۷)
اے ایمان والو! الحرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو
شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔
(ترجمہ کنز الایمان)

اس شخص نے کہا اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک
غلام آزاد کرے اور وہ کشادہ حال شخص تھا اور بستر پر سوئے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ سب باتیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا قول ہے
البتہ ایک بات ہے کہ حد صرف بادشاہ قائم کرے گا پھر جب کوئی غلام یا لوٹڈی زنا کا ارتکاب کرے تو بادشاہ
(حکمران) ہی اسے حد لگائے گا مگر کوئی حق نہیں ہے۔“

باب من أتى فوجا بشبهة!

وطی یا شبہ!

۶۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة: أنه منل عن جارية
امرأته، فقال: ما أبالي إياها أتيت أو جارية عو سجة قال: و عو سجة منكب حيه، قال محمد:
وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، جارية امرأته و غيرها مواء، الا أنه اذا أتتها على وجه الشبهة

۱۔ اگر لوٹڈی محض نہ ہے تو پچاس کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ رجم کی سزا نصف نہیں ہو سکتی ہے۔ جبکہ لوٹڈی کی سزا نصف ہوتی ہے۔
۲۔ چونکہ اس قسم کو پورا کرنا ضروری نہیں لہذا وہ قسم توڑے اور بستر پر سوئے اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرے یعنی غلام آزاد کرے۔ ۱۲ ہزار روپی

درأنا عنه الحد، و كذلك بلغنا عن علي بن أبي طالب و ابن مسعود رضی اللہ عنہما۔

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے بیوی کی
لوٹڈی کے پاس جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے پاس
جاؤں عوجہ کی پاس جانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے پاس
جاؤں عوجہ کی لوٹڈی کے پاس جاؤں اور منکب قبیلے کے مددگار یا قابل اعتماد کو کہتے ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا قول یہی ہے آدمی کی بیوی
کی لوٹڈی اور دوسری لوٹڈی کا حکم ایک جیسا ہے البتہ جب اس کے پاس شبہ کے طور پر جائے تو ہم اس سے حد کو
ساقط کر دیتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے یہ بات ہمیں اسی طرح پہنچی
ہے۔“

۶۲۰. محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن المغيرة الضبي عن الهيثم بن بدر عن حرقوص عن علي
بن أبي طالب رضي الله عنه: أن امرأة أتت عليا رضي الله عنه فقالت: إن زوجي وقع على أمتي،

فقال: صلت، هي ومملها لي، قال: اذهب فلا تعد، قال محمد: يدروا عنه الحد: لأنها شبهة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ ضبی رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ ہشتم بن بدر رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت حرقوص رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور
اس نے کہا کہ میرے خاوند نے میری لوٹڈی کا قرب اختیار کیا اس نے کہا (میری بیوی نے) سچ کہا یہ اور اس کا مال
برائے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ آئندہ ایسا نہ کرنا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے حد و ساقط ہو جائے گی کیونکہ شبہ میں وطی ہوئی ہے۔“

باب درأ الحدود! حد و ساقط کرنا!

۶۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة: أنه منل عن جارية

قال: أدراوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم، فإن الامام أن يخطي في العفو خير من أن يخطي في
العقوبة. وإذا وجلتم للمسلم مخرجا فادروا عنه. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے
اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

۱۔ یعنی اس شخص کو یہ شبہ ہوا کہ بیوی کا مال اس کا پتا ہے بیوی کی لوٹڈی بھی اس کی ملک ہے اس لئے اس سے وطی جائز ہے۔ ۱۲ ہزار روپی

جس قدر ممکن ہو مسلمانوں سے حدود کو دور کر دو امام کا معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے جب تم کسی مسلمان کے لئے نکلنے کا راستہ پاؤ تو اس سے (حد کو) ساقط کر دو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا یہی قول ہے۔“

۶۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قال الرجل لامرأته أنه قد

تزوجها: لم أجد لها عذراء، فلا حد عليه. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله، وهو قولنا.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے جس سے نکاح کیا تھا کہ میں نے اس کو کنواری نہیں پایا تو اس شخص پر حد نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہمارا بھی یہی قول ہے۔“

۶۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: وإذا قال الرجل للرجل لست

لفلانة فليس بشئ. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، لأنه لم ينفه من أبيه، إنما قال لم

تلده أمه، وإنما النفي الذي يحد فيه الذي يقول: لست لأبيك.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے تم فلاں عورت کے بیٹے نہیں ہو تو اس بات کی کوئی حیثیت نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا بھی یہی قول ہے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے نفی نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ اس کی ماں نے اسے نہیں جتا اور جس نفی میں حد نافذ ہوتی ہے اس میں وہ کہتا ہے تم اپنے باپ کے نہیں ہو۔“

۶۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن رجل يحدثه عن عمر بن

الخطاب رضي الله عنه أنه أتى برجل وقع على بهيمة. فدرأ عنه الحد، وأمر بالبهيمة فأحرق.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عیسیٰ بن ابی الہیثم رحمہ اللہ سے اور وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت عمر بن خطاب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص کسی جانور سے بد فعلی کرے اس پر کوئی حد نہیں تو انہوں نے اس سے حد کو ساقط کر دیا اور جانور کو جلانے کا حکم دیا۔“

۶۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباس

لـ جب تک واضح الفاظ سے زنا ثابت نہ ہو یا تہذیب کے لئے واضح الفاظ نہ ہوں حد ساقط ہو جائے گی۔ ۱۲ ہزار روپی

رضي الله عنهما قال: من أتى بهيمة فلا حد عليه. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة و قولنا، وقال أبو حنيفة و محمد: إذا كانت البهيمة له ذبحت وأحرق، ولم تحرق بغير ذبح فانها مثله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ البوزین رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی جانور سے بد فعلی کرے اس پر حد نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور ہمارا قول یہی ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا جب جانور اس کا اپنا ہو تو اسے ذبح کر کے جلایا جائے اور ذبح کے بغیر نہ جلایا جائے کیونکہ یہ مثله ہے۔“

باب حد السكران! نشہ والے کی حد!

۶۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الكريم بن أبي المخارق يرفع الحديث

إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه أتى بسكران، فأمرهم أن يضربوه بنعالهم. وهم يومئذ

أربعون رجلا فضرب كل أحد بنعليه. فلما ولي أبو بكر رضي الله عنه أتى بسكران، فأمرهم

فضربوه بنعالهم، فلما ولي عمر رضي الله عنه واستخرج الناس ضرب بالسوط. قال محمد:

وبهذا نأخذ، نرى الحد على السكران من نبيذ كان أو غيره ثمانين جلدة بالسوط، يحبس

حتى يصحو ويذهب عنه السكر، ثم يضرب الحد، ويفرق على الأعضاء ويجرد، إلا أنه لا

يضرب الفرج، ولا الوجه، ولا الرأس، وضربه أشد من ضرب القاذف، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الکرم بن ابی الخارق رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک نشہ والا آدمی لایا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اسے جوتوں سے ماریں اور اس دن وہاں چالیس افراد تھے پس ہر ایک نے اپنے دونوں جوتوں سے مارا۔“

پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ خلافت پر متمکن ہوئے اور آپ کے پاس ایک نشہ والا لایا

۱۔ مثلاً غل بگاڑنے کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ زندہ جلانے سے جانور کو ذیبت ہوگی لہذا اسے ذبح کر کے جلا دیا جائے اگر جانور کو زندہ چھوڑا جائے تو اس کے مالک کو لوگ شرم دلایں گے اور دن رات کی پریشانی ہوگی جہاں تک بد فعلی کرنے والا کا تعلق ہے تو اس پر تو حد نہیں لیکن بطور تہذیب سزا دی جائے۔ ۱۲ ہزار روپی

گیا تو آپ کے حکم سے حاضرین نے اسے جوتوں سے مارا جب حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی خلافت کا دور آیا اور آپ نے لوگوں کو باہر نکلنے کا حکم دیا تو اسے کوڑے مارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی شخص کو نیند پینے یا کسی اور چیز سے نشہ آئے تو اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں اسے قید کر دیا جائے حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور اس سے نشہ دور چلا جائے تو پھر حد لگائی جائے اور اس کے جسم کو ننگا کر کے متفرق جگہ پر کوڑے لگائیں جائیں البتہ شرمگاہ چھڑے اور سر پر کوڑے نہ لگائیں جائیں اور اسے قذف کرنے والے (کسی پر نہ انکارا لگانے والے) سے سخت ضرب لگائی جائے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لو أن رجلا شرب حسوة من خمر ضرب، قال: و أخاف أن يكون السكر مثل ذلك. قال محمد: يضرب الحد في الحسوة من الخمر، فاما من السكر فلا يحد حتى يسكر، ولكنه يعزر وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص ایک چسکی شراب پئے تو اسے مارا جائے وہ فرماتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ اس کی مثل سے نشہ ہو جائے۔" (یعنی اتنی مقدار سے نشہ ہو جائے) حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں شراب کی ایک چسکی میں حد لگائی جائے لیکن دیگر نشہ آور چیزوں میں جب تک نشہ نہ آئے حد نہ لگائی جائے بلکہ سزا دی جائے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب حد من قطع الطريق أو سرق! ڈاکے اور چوری کی حد!

۶۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال: لا يقطع يد السارق في أقل من عشرة دراهم. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے قاسم بن عبد الرحمن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں دس درہم سے کم (کی چوری) میں چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يقطع يد السارق في أقل من

ثمن الحنفية. وكان ثمنها عشرة دراهم. وقال: قال إبراهيم أيضا: لا يقطع السارق في أقل من ثمن المجن. وكان ثمنه يومئذ عشرة دراهم. ولا يقطع في أقل من ذلك.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں الحنفیہ کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس کی قیمت دس درہم تھی۔"

اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے بھی فرمایا جن کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (جن بھی ڈال کو کہتے ہیں) اور وہ ان دنوں میں دس درہم کی ہوتی تھی اس سے کم (کی چوری) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔"

۶۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن الشعبي يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا يقطع السارق في ثمر ولا في كثر. قال محمد: وبه نأخذ. والتمر ما كان في رؤس النخل، والشجر لم يحرز في البيوت، فلا قطع على من سرقه. والكثير الجمار جمار النخل، فلا قطع على من سرقه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ہیشم بن ابی الہیثم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! پھل اور کھجور کے شگوفے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ثمر (کالفاظ استعمال ہوا یعنی پھل ہیں) سے مراد وہ پھل جو کھجور یا کسی دوسرے درخت کے اوپر ہو گھروں میں ذخیرہ نہ کیا گیا ہو پس جو اسے چوری کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (کیونکہ وہ محفوظ نہیں) اور کثر (کالفاظ فرمایا اس) کا معنی کھجور کا شگوفہ ہے جو اس کی چوری کرے اس کا ہاتھ بھی نہ کاٹا جائے۔"

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا سرق الرجل قطعت يده اليمنى، فإن عاد قطعت رجله اليسرى، فإن عاد ضمن السجن حتى يحدث خيرا: إني لأستحي من الله أن أدعه ليست له يد ياكل بها ويستحي بها و رجل يمشي عليها. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يقطع من السارق إلا يده اليمنى و رجله اليسرى، لا يزداد على ذلك شيئا إذا أكثر السرقة مرة بعد مرة، ولكنه يعزر و يحبس حتى يحدث خيرا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن سلمہ "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بائیں پاؤں کاٹا جائے پھر چوری کرے تو اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے حتیٰ کہ وہ بھلائی کا ارتکاب کرے کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتا ہے کہ میں اس شخص کو اس حالت میں چھوڑ دوں کہ اس کے پاس کھانے اور استنجاء کے لئے ہاتھ نہ ہوں اور پاؤں نہ ہوں جس کے ساتھ وہ چلے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور چور کا صرف دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹا جائے اس پر کچھ اضافہ نہ کیا جائے جب بار بار چوری کرے البتہ اسے سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے حتیٰ کہ بھلائی پیدا ہو حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال: يقطع السارق ويضمن. قال محمد: ولنسأله نأخذ بهذا، إذا قطع السارق بطل عنه ضمان السرقة، إلا أن توجد السرقة بعينها فترد على صاحبها، وهو قول عامر الشعبي، وأبي حنيفة رحمهما الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چور کا ہاتھ کاٹا جائے اور جتنی لی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا تو چوری کی ضمان (جہن) باطل ہوگی البتہ چوری کا مال بعینہ پایا جائے تو وہ مالک کی طرف لوٹایا جائے حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن يزيد بن أبي كبشة قال: أتني أبو الدرداء رضي الله عنه بجارية سوداء قد سرق، وهو على دمشق، فقال: يا سلامة: أسرقت؟ قولني: لا، فقالت: لا، فقالوا: اتلفنها يا أبا الدرداء؟ فقال: أئتموني بامرأة لا تدري ما يراد بها. لتعرفنا فأقطعها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ یزید بن ابی کبشہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ" کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی لائی گئی جس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق کے والی تھے انہوں نے فرمایا اے سلامہ! تم نے چوری کی؟ کہو نہیں اس نے کہا نہیں۔

وگوں نے کہا اے ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ"! آپ اسے سمجھا رہے ہیں فرمایا تم میرے پاس ایک عورت کر لاتے ہو اسے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے پس (میں نے اس لئے کہا کہ) وہ اعتراف کرے اور اس کا ہاتھ کاٹوں۔"

۶۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أتني أبو مسعود الأنصاري رضي الله عنهما بسارق، فقال: أسرقت؟ قل: لا فقال: لا، فخلي سبيله. قال محمد، وأما نحن فنقول لا ينبغي للحاكم أن يقول له: أسرقت؟ ولكن يسكت عنه حتى يقر أو يدع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وإنما أراهما قالا للسارقين: قولاً: لا: لقولهما: أسرقتما مخافة أن يجيباهما بنعم بمسألتهما إياهما ولم يفعل، وكذلك قال أبو حنيفة في الشاهد يشهد عند الحاكم: لا ينبغي للحاكم أن يقول له: أشهد بكذا وكذا؟ مخافة أن يقول: نعم، ولكن يدعه حتى يأتي بما عنده من الشهادة، فإن كانت شهادة قاطعة أفذهها، وإن كانت غير قاطعة ردها، وكذلك الحدود.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابو مسعود "رضی اللہ عنہ" کے پاس ایک چور لایا گیا تو انہوں نے پوچھا تم نے چوری کی کہو نہیں کی اس نے کہا نہیں کی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک حاکم کے لئے ایسا کہنا مناسب نہیں کہ کیا تم نے چوری کی بلکہ وہ خاموش رہے حتیٰ کہ وہ شخص اقرار کرے یا اسے چھوڑ دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان دونوں حضرات نے دونوں چوروں سے جو کہا تھا کہ ہو چوری نہیں کی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ان سے پوچھا کیا تم نے چوری کی تو یہ اس بات کا ذکر ہوا کہ وہ دونوں ہاں کے ساتھ جواب دیں۔ کیونکہ ان سے پوچھا گیا تھا اور (ہو سکتا ہے) انہوں نے چوری نہ کی ہو حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اس گواہ کے بارے میں بھی یہی فرماتے ہیں جو حاکم کے پاس گواہی دیتا ہے کہ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ اس سے کہے کہ کیا تو فلاں فلاں بات کی گواہی دیتا ہے اسے ڈرنا چاہے کہ کہیں وہ ہاں کہ دے بلکہ اسے چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ اس شہادت کو لائے جو اس کے پاس ہے پس اگر قطعی شہادت ہو تو اسے نافذ کر دے اور غیر قطعی ہو تو اسے رد کر دے حدود کا حکم بھی یہی ہے۔"

۶۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا خرج الرجل فقطع الطريق

فأخذ المال و قتل فللوالى أن يقتله أية قتلة شاء أن شاء قتله صلباً، وإن شاء قتله بغير قطع ولا

صلب، وان شاء قطع يده ورجله من خلاف ثم قتله. وان اخذ المال ولم يقتل قطع يده ورجله من خلاف. فان لم يأخذ المال ولم يقتل أو جمع عقوبة، وحبس حتى يحدث خيرا. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وبه نأخذ، إلا في خصلة واحدة: إن قتل وأخذ المال قتل صلبا ولم يقطع يده ولا رجله، وإذا اجتمع حدان أحدهما يأتي على صاحبه بدا بالدي يأتي على صاحبه، ودرى الآخر.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص باہر نکلے اور ڈاکہ ڈالے اور مال بھی لوٹے اور قتل بھی کر دے تو حکمران کو اختیار ہے کہ اسے جس طرح چاہے قتل کرے چاہے تو سولی چڑھا دے اور چاہے تو ہاتھ کاٹنے اور سولی چڑھائے بغیر قتل کر دے اگر چاہے تو اس کا ہاتھ اور پاؤں ایک دوسرے کے خلاف کاٹے (دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں) پھر اسے قتل کرے۔

اور اگر اس نے مال لیا لیکن قتل نہیں کیا تو اس کا ہاتھ اور پاؤں الٹ کاٹے اور اگر مال بھی نہیں لیا اور قتل بھی نہیں کیا (محض خوف زدہ کیا) تو اسے دروناک سزا دے اور قید کرے حتیٰ کہ بھلائی ظاہر ہو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور ہم بھی اس بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات میں سب کا اختلاف ہے کہ اگر وہ قتل بھی کرے اور مال بھی لے تو اسے سولی چڑھا کر قتل کیا جائے اور اس کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے جائیں اور جب دوسرائیں جمع ہو جائیں ان میں سے ایک اس کی جان کو ختم کرتی ہو تو آغاز اس سے کرے اور دوسری ساقط ہو جائے گی۔

۶۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في سارق سرق فأخذ فانفلت، ثم سرق فأخذ الثانية قال: يقطع. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرى عليه الا قطعاً واحداً، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں جو چوری کرنے پر پکڑا جائے پھر بھاگ جائے پھر چوری کرے اور دوبارہ پکڑا جائے تو اس کا صرف ہاتھ کاٹا جائے۔ (پاؤں نہ کاٹے جائیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم صرف ایک بار اس کا ہاتھ کاٹا جائز سمجھتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن الحسن البصري عن علي بن أبي

طالب رضى الله عنه قال: لا يقطع مختلس. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے بیان کیا وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اچکنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ (کیونکہ یہ سرقہ کے معنی میں نہیں ہے)

باب حد النباش! كفن چور کی سزا!

۶۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم أنه قال في النباش إذا نبش عن الموتى فسلبهم: أنه يقطع. وقال أبو حنيفة: لا يقطع: لأنه متاع غير محرز، لكنه يوجع ضرباً، ويحبس حتى يحدث خيراً. قال محمد: وبلغنا عن ابن عباس رضى الله عنه أنه ألقى مروان بن الحكم أن لا يقطعه، وهو قولنا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کفن چور کے بارے میں فرمایا جب وہ مردوں کا کفن اتار کر لے جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کیونکہ یہ غیر محفوظ سامان ہے البتہ اسے مارنے کے ذریعے سزا دی جائے اور قید کر دیا جائے حتیٰ کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم کو فتویٰ دیا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اور یہی ہمارا قول ہے۔

باب شهادة أهل الذمة على المسلمين!

۶۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قوله تعالى: "شهادة بينكم إذا حضر أحدكم الموت حين الوصية اثنان ذوا عدل منكم أو آخران من غيركم" إلى آخرها، قال: منسوخة. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة، وإنما يعني بهذه الشهادة في السفر عند حضرة الموت على الوصية إذا لم يكن أحد من المسلمين جازت شهادة أهل الذمة على وصية المسلم، نسخ ذلك، فلا يجوز على وصية المسلم ولا غير ذلك من أمره إلتر

المسلمين، والله أعلم.

ذمی لوگوں کی مسلمانوں کے خلاف گواہی!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے قول شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حين الوصية اثنان ذوا عدل منکم او آخران من غیرکم.....

تمہاری آپ کی شہادت جب تم میں سے کسی ایک کو موت آئے وصیت کے وقت دو انصاف والے تم (مسلمانوں) میں سے ہوں یا دوسرے دو جو تمہارے غیر (غیر مسلموں میں) سے ہوں۔ کے بارے میں فرماتے ہیں یہ منسوخ ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اس شہادت سے مراد سفر میں جب اسے موت آئے تو وصیت پر گواہ بنانا ہے جب مسلمانوں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو مسلمان کی وصیت پر ذمی (کفار) کی شہادت جائز ہے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا پس (اب) مسلمان کی وصیت یا کسی دوسرے معاملے میں صرف مسلمانوں کی شہادت ہی جائز ہے۔“ واللہ اعلم

باب شہادۃ المحدود!

۶۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم في نصرائي قذف مسلمة فضرب الحد ثم أسلم: أنه جائز الشہادة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى: لأنه لم يضرب حدا في الإسلام.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عیسائی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی مسلمان عورت پر زنا کا الزام لگائے (قذف کرے) پس اسے حد لگائی جائے اور پھر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی گواہی جائز ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کیونکہ اسے اسلام کی حالت میں حد نہیں لگائی گئی۔“

۶۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: اذا جلد القاذف لم تجز شہادته أبدا، وقال في قول الله تعالى: "الا الذين تابوا من بعد ذلك وأصلحو" قال: يرفع عنه اسم الفسق، فأما الشہادة فلا تجوز أبدا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنیفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب قذف کرنے والے کو حد لگائی جائے تو اس کی گواہی کبھی بھی جائز نہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی! إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا. (پ البقرہ ۱۶۰)

مگر وہ لوگ جو اس کے بعد (حد کے بعد) توبہ قبول کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔“ کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے فسق کا لفظ اٹھ جائے گا جہاں تک شہادت کا تعلق ہے تو ہمیشہ کے لئے ناجائز ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم، عن عامر الشعبي قال أجز شہادة القاذف اذا تاب. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے اہیثم بن ابی اہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اور حضرت عامر شععی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں قاذف (قذف کرنے والے) کی شہادت کو جائز قرار دیتا ہوں جب توبہ کر لے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے۔“

۶۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي عن شريح قال: أناه أقطع بني أسد فقال: أنقبل شهادتي؟ وكان من خيارهم. فقال: نعم، وأراك لذلك أهلا. قال محمد: وبه نأخذ، كل محدود في سرقة أو زنا أو غير ذلك اذا تاب قبلت شهادته، إلا المحدود في القذف خاصة، لقول الله تعالى: "ولا تقبلوا لهم شہادة أبدا".

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے اہیثم بن ابی اہیثم رحمہ اللہ نے عامر شععی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ان کے پاس بنو اسد کا ایک شخص آیا جس کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اس نے پوچھا کیا میری شہادت قبول ہوگی اور وہ ان کے معتبر لوگوں میں سے تھا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا ال میں تجھے اس کا اہل سمجھتا ہوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جس شخص کو چوری یا زنا وغیرہ میں

حد لگائی جائے جب توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہوگی لیکن جس کو حد قذف لگائی گئی خاص اس کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ ارشاد خداوندی ہے!

(۱۸) (۱۸) (۱۸)

(ترجمہ کنز الایمان)

وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا

اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو۔

باب شهادة الزور!

جھوٹی گواہی!

۶۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن حدثه عن شريح قال: إذا أخذ شاهد زور فإن كان من أهل السوق بعث به إلى السوق، فقال لرسوله: قل لهم: أن شريحا يقرئكم السلام ويقول إنا وجدنا هذا شاهد زور فاحذروه. وإن كان من العرب أرسل به إلى مسجد قومه أجمع ما كانوا، فقال للرسول مثل ما قال في المرة الأولى. قال محمد: وبهذا كان ياخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، ولا يرى عليه ضرباً، وأما في قولنا فإنا نرى عليه مع ذلك التعزير، ولا يبلغ به أربعين سوطاً.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت الہیثم بن ابی الہیثم رحمہ اللہ سے اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں جب جھوٹا گواہ پکڑا جائے تو اگر وہ بازاری ہے تو اسے بازار کی طرف بھیجا جائے اور قاصد سے کہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم نے اس شخص کو جھوٹی گواہی دیتے ہوئے پایا پس اس سے بچو اور اگر وہ دیہاتیوں میں سے ہو تو اپنی قوم کی اس مسجد کی طرف بھیجا جائے جہاں وہ سب جمع ہوئے ہیں اور قاصد کو وہی بات فرمائی جو پہلے سے کہی تھی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کو اختیار کرتے تھے اور وہ اس کو مارنا جائز نہیں سمجھتے تھے لیکن ہمارے خیال میں اس کے ساتھ ساتھ اسے سزا بھی دی جائے جو چالیس کوڑوں سے کم ہو۔

۶۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثني رجل عن عامر الشعبي: أنه كان يضرب شاهد

الزور مائين و بين أربعين سوطاً. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے حضرت عامر شعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ جھوٹے گواہ کو چالیس

کوڑوں تک (یعنی ان سے کم) مارتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔

باب شهادة النساء ما يجوز منها وما لا يجوز!

۶۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: شهادة النساء مع الرجال جائزة في كل شئ ما خلا الحدود. قال محمد: ونحن نقول: ما خلا الحدود والقصاص، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورتوں کی گواہی کہاں جائز ہے اور کہاں ناجائز!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مردوں کے ساتھ عورتوں کی گواہی حدود کے علاوہ ہر جگہ جائز ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم کہتے ہیں حدود اور قصاص کے علاوہ جائز ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أنه كان يجيز شهادة المرأة على الاستهلال في الصبي. قال محمد: وبه نأخذ: إذا كانت عدلاً مسلمة، وكان أبو حنيفة يقول: لا تقبل على الاستهلال إلا شهادة رجلين، أو رجل وامرأتين، فأما الولادة من الزوجة فتقبل فيها شهادة المرأة إذا كانت عدلاً مسلمة، فهذا عندنا سواء.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پیدائش کے وقت بچے کے آواز نکالنے پر عورت کی گواہی کو جائز قرار دیتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کہ وہ عورت عادلہ مسلمان ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے تھے بچے کے آواز نکالنے پر دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی

۱۔ چونکہ اس میں حد نہیں ہے لہذا کم از کم حد یعنی غلام اور لونڈی کی حد قذف چالیس کوڑے اور بطور تعزیر پاریں جائیں۔ ۱۲ ہزار روپی

۲۔ چونکہ حدود میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے بلکہ شہادت کی وجہ سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں لہذا ان عورتوں کی گواہی جائز نہیں مالی معاملات میں اگر مرد نہ ہوں تو ایک مرد کے ساتھ دو عورتیں گواہی دیں۔ اور جو معاملات عورتوں سے متعلق ہیں ان میں صرف عورتوں کی گواہی قبول ہے۔ ۱۲ ہزار روپی

قبول کی جائے۔ البتہ اس عورت سے محض بچے کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول کی جائے جب وہ عادل اور مسلمان ہو پس یہ ہمارے نزدیک برابر ہے۔“

باب من لا تقبل شهادته للقراۃ و غیرہا!

۶۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن شريح قال: أربعة لا تجوز شهادة بعضهم لبعض: المرأة لزوجها، والزوج لامراته، والأب لابنه، والابن لأبيه، والشريك لشريكه، والمحدود حداً في قذف. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا أنا نقول: تجوز شهادة الشريك لشريكه في غير شركتهما.

قراۃ و غیرہ کی وجہ سے گواہی قبول نہ کی جائے!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے لوگ ہیں کہ ان میں سے بعض کی گواہی بعض کے لئے قبول نہ کی جائے عورت کی خاوند کے حق میں باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں اور بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں شریک کی گواہی شریک کے حق میں (مثلاً کاروباری شراکت میں) اور جسے قذف کے سلسلے میں حد لگائی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم کہتے ہیں شریک کی گواہی شریک کے حق میں اس وقت جائز ہے جب ان کی شرکت کے علاوہ کسی معاملے میں ہو۔!

۶۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي أنه قال: لا تجوز شهادة المرأة لزوجها، ولا الزوج لامراته، ولا الأب لابنه، ولا الابن لأبيه، ولا الشريك لشريكه. والله أعلم.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عامر شعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورت کی گواہی خاوند کے حق میں جائز نہیں اور نہ خاوند کی گواہی عورت کے حق میں جائز ہے اسی طرح باپ کی گواہی بیٹے کے حق میں بیٹے کی باپ کے حق میں اور شریک کی گواہی شریک کے حق میں بھی جائز نہیں۔ واللہ اعلم

۱۔ چونکہ اس سے نسب اور وراثت کا ثبوت ہوتا ہے اس لئے اسے مالی معاملات کی طرح قرار دیا گیا۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ جب مفادات مشترک ہوں تو جھوٹ تہمت ہو جاتی ہے مثلاً باپ کے حق میں بیٹے کی جھوٹی گواہی کا امکان ہے اسی طرح بیٹے کے حق میں باپ کی جھوٹی گواہی کا بھی یہی معاملہ ہے کیونکہ ان کے مفادات مشترک ہوتے ہیں۔ ہزاروی ۱۲

باب شهادة الصبيان!

بچوں کی گواہی

۶۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: كتب هشام إلى ابن هبيرة يسأله عن خمس: عن شهادات الصبيان، وعن جراحات النساء والرجال، وعن دية الأصابع، وعن عين الدابة، والرجل يقر بولده عند الموت. فكتب إليه: أن شهادة الصبيان بعضهم على بعض جائزة إذا اتفقوا، وجراحات النساء والرجال يستويان في السن والموضحة، وتختلفان. فيما سوى ذلك، ودية أصابع اليدين والرجلين سوءاً، وفي عين الدابة ربع ثمنها، والرجل يقر بولده عند الموت أنه أصدق ما يكون عند الموت. قال محمد: وبهذا كله نأخذ إلا في خصلتين: أحدهما شهادة الصبيان عندنا باطل اتفقوا أو اختلفوا لأن الله تعالى يقول في كتابه: "وأشهدوا ذوي عدل منكم" واستشهدوا شهيدين من رجالكم فإن لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء، فالصبيان ليسوا ممن يوصف أن يكونوا عدولاً، ولا ممن يرضاه من الشهداء. والخصلة الأخرى جراحات النساء على النصف من جراحات الرجال في السن والموضحة وغير ذلك. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہشام نے ابن ہبیرہ کو خط لکھ کر پانچ باتوں کے بارے میں سوال کیا (۱) بچوں کی گواہیاں (۲) عورتوں اور مردوں کے زخم (۳) انگلیوں کی دیت (۴) جانور کی آنکھ (۵) آدمی موت کے وقت اپنے بچے کا اقرار کرے۔“

تو انہوں نے لکھا کہ بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی جائز ہے جب باہم متفق ہوں عورتوں اور مردوں کے زخم دانتوں اور (ہڈی کو) ظاہر کرنے والے زخم میں برابر ہیں اور اس کے علاوہ میں مختلف ہیں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے اور جانور کی آنکھ (پھوڑے) میں اس کی قیمت کا چوتھائی ہے اور آدمی جب موت کے وقت بچے کا اقرار کرے تو وہ موت کے وقت زیادہ سچ بولتا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم دو باتوں کے علاوہ باقی سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں ان میں سے ایک بچوں کی گواہی ہے جو ہمارے نزدیک باطل ہے وہ اتفاق کریں یا اختلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔“

(پہلا طلاق ۲)

وَأَشْهَدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اور اپنوں میں سے دو ثقہ (عادل) آدمیوں کو گواہ بناؤ۔

(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرمایا!

وَأَسْتَشْهَدُوكُمْ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ .“

(پہلے البقرہ ۸۲)

اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو۔

(ترجمہ کنز الایمان)

تو بچے ان لوگوں میں سے نہیں جن کو عدل سے موصوف کیا جاسکے اور ان گواہوں میں سے جن پر راضی ہوں اور دوسری بات عورتوں کے زخم ہیں وہ دانتوں اور موضع زخم (ہڈی کو ٹاہر کرنے والے زخم) اور اس کے علاوہ مردوں کے زخم سے نصف ہیں۔“ (یعنی ان کی دیت مردوں کی دیت سے نصف ہے)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: أربعة لا تجوز فيها

شهادة النساء: الزنا، والقذف، و شرب الخمر، والسكر، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار باتوں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں زنا، قذف شراب نوشی اور نشہ۔۔۔۔۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما يجوز من الوصية!

۶۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن أبيه عن سعد بن أبي

وقاص رضي الله عنه قال: دخل النبي صلى الله عليه وسلم على يهودني. قال: فقلت: يا رسول

الله: أو صي بمالي كله؟ قال: لا، فقلت: بالنصف؟ قال: لا، فقلت: بالثلث؟ قال: الثلث

والثلث كثير، لا تدع أهلَكَ يتكفون الناس. قال محمد: وبه نأخذ، لا تجوز الوصية لأحد

بأكثر من الثلث، فإن أو صني بأكثر من الثلث فأجاز ذلك الورثة بعد موته فهو جائز، وليس

للوارث أن يرجع فيما أجاز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا نصف کی؟ فرمایا نہیں میں عرض کی تہائی مال کی (وصیت کر دوں)؟ فرمایا تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی زیادہ ہے اپنے گھر والوں کو یوں نہ چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی شخص کے لئے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں پس اگر وہ تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے تو اگر اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد اسے جائز قرار دیں تو جائز ہوگی اور وارث کے لئے جائز نہیں کہ جس کی اجازت دے چکا ہے اس میں رجوع کرے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن عبد الله بن

مسعود رضي الله عنهما في الرجل يوصي بالوصية فيجيزها الورثة في حياته ثم يردونها بعد

موته قال: ذلك التركة لا يجوز قال محمد: وبه نأخذ، إجازة الورثة للوصية قبل الموت ليس

بشيء، فإن أجازوها بعد الموت وهي لوارث أو أكثر من الثلث فذلك جائز، وليس لهم أن

يرجعوا فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اپنے والد اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ کوئی شخص وصیت کرے پس اس کے وارث اس کی زندگی میں اس کی اجازت دے دیں پھر اس

کے مرنے کے بعد رجوع کر لیں تو انہوں نے فرمایا یہ انکار ہے جو جائز نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم بھی اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وارثوں کا موت سے پہلے

وصیت کو جائز قرار دینا کوئی چیز نہیں پس اگر وہ موت کے بعد اجازت دیں اور وہ کسی وارث کا حصہ ہو یا تہائی سے

زیادہ ہو تو یہ (اجازت) جائز ہے اور اب ان کو اس میں رجوع کا حق نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الرجل يوصي بالوصايا أو بالعق!

۶۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قال الرجل في الوصية، فلان

حر، وأعطوا فلانا ألف درهم، بدئ بالعق. وإذا قال: أعطوا فلانا، وأعطوا فلانا كذا وكذا،

فبالحصص. وإذا قال: أعطوا فلانا هذا العبد بعينه، وأعطوا فلانا كذا وكذا، بدئ بهذا الذي

بعينه من الثلث. قال محمد: وبه نأخذ فيما وصف من العق، فأما إذا قال: أعطوا فلانا هذا العبد

بعينه، وأعطوا فلانا كذا وكذا، تخاصا في الثلث، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ایک شخص کئی وصیتیں کرے یا آزاد کرنے کی وصیت کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص وصیت میں کہے فلاں آزاد ہے اور فلاں کو ہزار درہم دے دینا تو آزادی سے آغاز کیا جائے اور جب کہے فلاں کو آزاد کرو اور فلاں کو اتنی اتنی رقم دو تو حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی اور جب کہے فلاں کو یہ معین غلام دے دو اور فلاں کو اس قدر دو تو تہائی حصے میں سے معین غلام سے آغاز کیا جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں آزادی کے بارے میں جو بیان کیا گیا ہم اسے ہی اختیار کرتے ہیں لیکن جب کہے کہ فلاں کو یہ معین غلام دے دو اور فلاں کو اس قدر رقم دو تو تہائی میں سے بطور حصہ تقسیم ہوگی۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يوصي للرجل العبد بعينه، ويوصي لآخر بثلث ماله، قال: يعطي هذا العبد، ويعطي هذا ما بقي إن بقي شيء وإن أوصي لهذا بمائة درهم، ولهذا بثلث ماله، أعطى هذا مائة، والآخر ما بقي. قال محمد: ولنا نأخذ بهذا، ولكن صاحب الوصية يتخاضن في الثلث بوصيتهما، ولا يكون واحد منهما باحق بالثلث من صاحبه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی کے لئے معین غلام کی وصیت کرے اور دوسرے کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کرے تو وہ فرماتے ہیں اس کو غلام دیا جائے اور دوسرے کو جو باقی بچے اگر کوئی چیز (تہائی میں سے) بچ جائے اور اگر اس ایک کے لئے ایک سو درہم کی وصیت کرے اور دوسرے کے لئے مال کے تہائی حصے کی وصیت کرے تو پہلے کو ایک سو درہم دیئے جائیں اور جو باقی بچے دوسرے کو دیا جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ دونوں جن کے لئے وصیت کی گئی اپنی اپنی وصیت کے ساتھ تہائی میں حصے کے مطابق شریک ہوں گے اور ان میں تہائی مال کا کوئی بھی زیادہ حقدار نہیں ہوگا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۔ مرنے والا مال کی ایک تہائی کی وصیت کر سکتا ہے۔ لہذا اسی حساب سے غلام کا کچھ حصہ آزاد ہوگا اور رقم بھی اسی حساب چٹنی بنے گی دی جائے گی۔ ہزاروی

۶۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعتق ثلث عبده عند الموت وقد أوصى بوصا يا قال: بدأ يعتق ثلث غلامه، ولا يعتق منه إلا ما أعتق ويستغنى فيما لم يعتق منه، فإذا أوصى مع عتق ثلثه بوصا يا وله مال جعل ثلثا سعيته فيما أوصى به، ولا أجعل ذلك للورثة. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فإذا عتق ثلثه عتق كله، وبدئ به من ثلث مال الميت قبل الوصايا، فإن بقي شيء كان لأصحاب الوصايا بالحصص.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص موت کے وقت اپنے غلام کا تہائی آزاد کرتا ہے اور وہ دیگر کئی وصیتیں کر چکا ہے وہ فرماتے ہیں غلام کے تہائی حصے کی آزادی کے ساتھ آغاز کرے اور اس سے صرف اتنا حصہ آزاد ہوگا جس کی وصیت کی باقی جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے غلام محنت مشقت کرے پس جب اس کے تہائی کی آزادی کے ساتھ دیگر وصیتیں بھی ہوں اور اس کے پاس مال ہو تو اس غلام کی محنت کا دو تہائی اس وصیت میں خرچ کیا جائے اور میں اسے وارثوں کے لئے قرار نہیں دیتا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے لیکن ہمارا یہ قول ہے کہ جب غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو گیا تو وہ کل آزاد ہوگا اور میت کے مال کی تہائی سے دیگر وصیتوں سے پہلی اس سے آغاز کیا جائے اگر کچھ باقی بچے تو باقی وصیت والوں کو حصہ کے مطابق ملے گا۔“

۶۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعتق عبده عند الموت وعليه دين قال: يستغنى في قيمته قال محمد: وبه نأخذ إذا كان الدين مثل قيمته أو أكثر ولم يكن له مال غيره، فإن كان الدين أقل من القيمة سعى في مقدار الدين من قيمته للغرماء، وفي ثلثي ما بقي للورثة، وكان له الثلث وصية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص موت کے وقت اپنے غلام کو آزاد کرے اور اس پر قرض ہو تو فرماتے ہیں وہ (غلام) اپنی قیمت کی ادائیگی کیلئے محنت کرے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب قرض قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اس کے پاس کوئی دوسرا مال نہ ہو اور اگر قرض قیمت سے کم ہو تو وہ اپنی قیمت سے قرض خواہوں کے لئے قرض کی مقدار کی کوشش و محنت کرے اور باقی کا دو تہائی وارثوں کا ہوگا اور تیسرے حصے میں وصیت کر سکتا ہے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الكفن من جميع المال. قال محمد: وبه نأخذ، يبدأ به قبل الدين والوصية، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کفن تمام مال سے ہوگا۔
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قرض اور وصیت سے پہلے کفن سے آغاز کیا جائے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أوصى به الميت من وصية كانت عليه، أو صوماً، أو نذراً أو كفارة يمين، فهو من الثلث إلا أن تشاء الورثة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وكذلك ما أوصى به من حجة فريضة، أو زكوة أو غير ذلك فهو من الثلث، إلا أن يجيز الورثة من جميع المال فيجوز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت جس چیز کی وصیت کر جائے وہ اس پر لازم ہوگی۔ (ورثاء اور کریں)

یا اس کے ذمہ روزہ یا نذر یا قسم کا کفارہ ہو تو وہ تہائی مال میں سے دیں گے مگر اس کے وارث چاہیں۔ (تو اپنے حصوں میں سے دے سکتے ہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

اسی طرح اگر وہ فرض حج کی وصیت کر جائے یا زکوٰۃ وغیرہ کی وصیت کرے تو مال کے تیسرے حصے سے وصیت کو پورا کیا جائے ہاں وارث چاہیں تو سارے مال سے بھی ادائیگی کر سکتے ہیں یہ جائز ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يبدأ بالعق من الوصية، فإن فضل شيء من الثلث قسم بين أهل الوصية. قال محمد: وبه نأخذ في العتق البات في المرض والتدبير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وصیت میں غلام آزاد کرنے کو

اولیت دی جائے پھر اگر تہائی مال میں سے کچھ بچ جائے تو وہ اہل وصیت میں تقسیم کیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم مرض میں آزادی واقع ہونے کے سلسلے میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اگر بد بر بنائے۔ (یعنی مرض الموت میں غلام سے کہے تو آزاد ہے یا کہے میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے)
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أوصى به الميت من نذر أو رقة فمن ثلثه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت جس کی نذریا (غلام) آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ اس کے تہائی سے پوری کی جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: المحلّی إذا أوصت وهي تطلق

ثم ماتت فوصيتها من الثلث. قال محمد: وبه نأخذ وإنما يعني بقوله وصيتها من الثلث، يقول:

ما وهبت أو تصدقت به في تلك الحال فهو من الثلث، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حاملہ عورت جب وصیت کرے اور اسے طلاق دی گئی ہو پھر وہ مر جائے تو اس کی وصیت تہائی مال سے ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس کی وصیت سے مراد یہ ہے

کہ جو کچھ وہ اس حالت میں ہبہ کرے یا صدقہ کرے تو وہ تہائی مال میں سے دیا جائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشتري ابنه عند الموت

بألف درهم: أنه إن بلغ الذي أعطى فيه الثلث ورث، وإن كان ثمنه دون الثلث ورث، وإن كان

أكثر من الثلث واستسقى في شيء لم يرث. قال محمد: وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله

تعالى، وأما في قولنا فإنه يرث في ذلك كله، وقيمته دين عليه يحاسب بها بميراثه، ويؤدي

نفلاً إن كان عليه، ويأخذ فضلاً إن كان له: لأنه وارث، وركبته وصية له، ولا يكون لوارث

وصية.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو موت کے وقت اپنے (غلام) بیٹے کو ایک ہزار درہم کے بدلے میں خریدتا ہے جو مال اس نے دیا ہے اگر وہ تہائی حصہ مال کو پہنچتا ہے تو وہ (لڑکا) اس کا وارث ہوگا اور اگر وہ تہائی سے کم ہو تب بھی وارث ہوگا اور تہائی سے زیادہ ہو اور کسی چیز میں اس سے محنت مشقت کرائی جائے تو وارث نہیں ہوگا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے لیکن ہمارے قول کے مطابق ان تمام صورتوں میں وہ وارث ہوگا اور اس کی قیمت اس پر قرض ہوگی اس کی میراث سے حساب کیا جائے گا اور اگر اس (میت) کے ذمہ کچھ ہو تو بطور فضل ادا کرے اور اگر اس میت کے لئے کسی کے ذمہ کچھ ہو تو بطور فضل حاصل کرے کیونکہ وہ وارث ہے اور اس کی گردن اس کے لئے وصیت ہے اور وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی۔

باب فضل العتق!

۶۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمران بن عمير عن أبيه عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما أنه أعتق مملوكا له، فقال له: أما إن مالك لي، ولكنني سادعه لك. قال محمد: وربه ناخذ، من أعتق مملوكا أو كاتبه لِماله لمولاه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عمران بن عمیر "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا تو فرمایا تمہارا مال میری ملکیت ہے لیکن میں عنقریب اسے تیرے لئے چھوڑوں گا۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص غلام کو آزاد کرے یا مرکاب بنائے تو اس کا مال اس کے مولیٰ کا ہوتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من أعتق نسمة أعتق الله بكل عضو منها عضوا منه من النار. حتى أن كان الرجل ليستحب أن يعتق الرجل لِكَمال أعضائه، والمرأة تعتق المرأة لِكَمال أعضائها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی شخص (مرد یا عورت) کو آزاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے حتیٰ کہ مرد کو یہ پسند ہوتا

چاہئے کہ وہ کسی شخص کو اس کے کامل الاعضاء ہونے کی وجہ سے آزاد کرے اور عورت کو یہ بات پسند ہو کہ وہ کسی کامل الاعضاء لونڈی کو آزاد کرے۔

باب عتق المدبر وأم الولد! مدبر اور ام ولد کی آزادی!

۶۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في ولد المدبرة: المولود في حال تدبيرها بمنزلتها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے مدبرہ لونڈی کے بارے میں فرمایا کہ اس کی اس حالت میں پیدا ہونے والا بچہ اسی کی طرح (مدبر) ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ولد أم الولد من غير سیدھا

إذا ولدته وهي أم ولد بمنزلتها. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ام ولد کا بچہ اس کے مولیٰ کے غیر سے ہو جب ام ولد ہونے کی حالت میں پیدا ہو تو وہ ماں کی طرح ہوگا۔ (مدبر ہوگا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۶۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه

أنه كان ينادي على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيع أمهات الأولاد: أنه حرام، إذا

ولدت الأمة لسيدها عتقت، وليس عليها بعد ذلك رق. قال محمد: وبه ناخذ إلا أنها متعة له

يطأها مادام حيا.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ منبر رسول ﷺ پر ام ولد (لونڈیوں) کے بارے میں اعلان فرماتے تھے کہ کو بیچنا حرام ہے جب لونڈی کے ہاں اس کے مولیٰ کا

لے جس غلام کو اس کا مولیٰ کہے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے وہ مدبر کہلاتا ہے اور جس لونڈی سے مولیٰ کا بچہ پیدا ہوا وہ ام ولد کہلاتی ہے مدبر اور ام ولد مولیٰ کے مرنے کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ ہزار روپی

بچہ پیدا ہوا تو وہ آزاد ہو جاتی ہے (یعنی سوئی کے مرنے کے بعد) اب اس پر غلامی نہیں ہے۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ وہ اس کے لئے قابل نفع ہے جب تک زندہ ہے اس وظی کر سکتا ہے۔“

۶۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في السقط من الأمة، أنه ما كان لا يستبين له إصبع أو عين أو فم أنها لا تعتق ولا تكون به أم ولد قال محمد وبه نأخذ إذا لم يستبين من السقط شيء يعرف أنه ولد لم تكن به أمه أم ولد، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ لونڈی کا ناتمام حمل گر جائے تو جب تک اس کی انگلی یا آنکھ یا منہ وغیرہ (کوئی عضو) ظاہر نہ ہو وہ لونڈی آزاد نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ اسکی وجہ سے ام ولد بنے گی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک اس گرنے والے حمل سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہو جس سے اس کے بچے کے ہونے کا پتہ چلے تو وہ اس کی وجہ سے ام ولد نہیں ہوگی۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في أم ولد تفجر قال: لا تباع على حال. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں جو ام ولد گناہ کا ارتکاب کرے تو اسے کسی حالت میں فروخت نہیں کر سکتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يزوج أم ولده عبدًا فتلد أولادًا ثم يموت قال: فهي حرة، وأولادها أحرار وهي بالخيار، إن شاءت كانت مع العبد، وإن شاءت لم تكن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص اپنی ام ولد کا نکاح کسی

غلام سے کرے پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہو پھر وہ آدمی مر جائے تو وہ آزاد ہو جائے گی اور اس کی اولاد بھی آزاد ہوگی اور اس عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس غلام کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ نہ رہے۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب العبد يكون بين الرجلين فيعتق أحدهما نصيبه!

۶۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبد الرحمن عن الأسود أنه أعتق مملوكًا بينه وبين إخوانه له صفار. فذكر ذلك لعمر بن الخطاب رضي الله عنه، فأمره أن يقوم به ويرجئه حتى تدرك الصبية. فإن شاء واعتقوا وإن شاء وضمنوا. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إذا كان المعتق موسرًا، وأما في قولنا فإذا أعتق أحدهم فقد صار العبد حراً كله، ولا سبيل للباقيين إلى عتقه بعد ذلك، فإن كان المعتق موسرًا ضمن حصص أصحابه. وإن كان معسرًا سعى العبد لأصحابه في حصصهم من قيمته.

دو آدمیوں کے درمیان ایک غلام مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ آزاد کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت یزید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے ایک غلام آزاد کیا جو ان کے چھوٹے بھائیوں کے درمیان مشترک تھا یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس غلام کی قیمت لگائیں اور اسے محفوظ رکھیں حتیٰ کہ وہ بچے بالغ ہو جائیں اور پھر وہ چاہیں تو آزاد کریں (آزادی کو برقرار رکھیں) اور اگر چاہیں تو اس سے اپنے حصے کی قیمت وصول کریں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اگر آزاد کرنے والا کشادہ حال ہو اور ہمارے قول کے مطابق کہ جب ان میں سے ایک آزاد کرے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور اس کے بعد باقی حضرات کے لئے کوئی راستہ نہیں رہے گا اور اگر آزاد کرنے والا کشادہ دست ہو تو اپنے ساتھیوں کے حصول کا ضامن ہوگا اور اگر وہ تنگ دست ہو تو غلام اپنی قیمت میں سے باقی حضرات کے حصول کے لئے کوشش کرے۔“

۶۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد بين اثنين فيعتق أحدهما قال: الآخر إن شاء أعتق، وكان الولاء بينهما، أو يضمنه ويكون الولاء للضامن، وإن كان

معسرا استسعاہ، وکان الولاء بینہما۔ قال محمد: وهذا قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ، وأما فی قولنا فلا سبیل لہ إلی عتقہ بعد عتق صاحبه وقد صار حراً حين أعتقه صاحبه، وإن کان المعتق موسراً ضمن حصۃ صاحبه، فإن کان معسراً سعی العبد فی حصۃ صاحبه. لیس لہ غیر ذلک والولاء فی الوجهین جمیعاً للمولیٰ المعتق الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک اسے آزاد کر دے تو فرماتے ہیں دوسرے کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کرے اور ولاء دونوں کے درمیان مشترک ہوگی یا وہ (آزاد کرنے والا) اس دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور ولاء اس قیمت بھرنے والے کے لے ہوگی اور اگر وہ تنگدست ہو تو اس غلام سے محنت کرائے اور ولاء دونوں کے درمیان مشترک ہوگی۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے لیکن ہمارے قول یہ ہیں جب اس کے ساتھی نے آزاد کر دیا تو اب اس دوسرے کے لئے آزاد کرنے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ جب اس کے ساتھی نے پہلے آزاد کر دیا تو یہ آزاد ہو گیا اب اگر آزاد کرنے والا آسودہ حال ہے تو اپنے ساتھی کے حصے کی قیمت ادا کرے اور اگر تنگ دست ہے تو غلام اس دوسرے کے حصے کی ادائیگی کے لئے محنت مزدوری کرے اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں اور ان دونوں صورتوں میں ولاء اس کے لئے ہوگی جس نے پہلے آزاد کیا۔

باب من أعتق نصف عبده! جس نے اپنے غلام کو نصف آزاد کیا!

۶۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أعتق الرجل نصف عبده فی صحته لم یعتق منه إلا ما أعتق منه، ویسعی فیما لم یعتق منه. قال محمد، وهذا قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ. وأما فی قولنا فإذا أعتق منه جزء قل أو کثر عتق کلہ، ولم یسع لہ فی شئ واللہ سبحانہ و تعالیٰ أعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص حالت صحت میں اپنے غلام کا نصف آزاد کرے تو اس کی طرف سے وہی آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کیا اور جو آزاد نہیں ہوا اس کے لئے وہ محنت کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے لیکن ہمارے نزدیک جب اس کی ایک جز بھی آزاد ہوگئی تو پورا غلام آزاد ہو گیا وہ جزء کم ہو یا زیادہ اب وہ اس کے لئے کوئی کوشش

۱۔ ولاء کا مطلب یہ ہے کہ آزاد شدہ غلام اور جس نے آزاد کیا ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ ۱۲ ہزاروی

(مذہب مزدوری) نہیں کرے گا۔

باب مملوک بین رجلین کاتب أحدهما نصيبه!

۶۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال فی مملوک بین شیرکین قال: لا یجوز مکتبۃ أحدهما إلا بإذن شیرکہ. قال محمد: وبہ نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

دو آدمیوں کے درمیان غلام مشترک ہو اور ان میں ایک اپنے حصے کو مکتب بنائے! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جو دوسریوں کے درمیان ہو فرماتے ہیں کہ جب تک دوسرا شریک اجازت نہ دے کوئی ایک اسے مکتب نہیں بنا سکتا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم فی العبد یكون بین رجلین فیکاتب أحدهما نصيبه قال: لشیرکہ أن یرد المکتبۃ إذا علم وإذا کان المملوک بین اثنين فأراد أحدهما أن یرد مکتبۃ علی نصيبه قال: لا یجوز مکتبۃ علی نصيبه إلا بإذن صاحبه. قال محمد: وبہ نأخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دو آدمیوں کے درمیان (شُرک) ہو پس ان میں سے ایک اپنے حصے کو مکتب بنائے وہ فرماتے ہیں اس کے شریک کو حق ہے کہ جب اسے علم ہو تو اس مکتب تبت کو رد کر دے اور جب غلام دو آدمیوں کے درمیان ہو پس ان میں سے ایک ارادہ کرے کہ وہ اپنے حصے کو مکتب بنائے تو وہ اپنے حصے کے غلام کو بھی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر مکتب نہیں بنا سکتا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضی اللہ

۱۔ جب مولیٰ اپنے غلام سے کہے کہ اتنی رقم دے کر آزاد ہو جاؤ تو یہ عمل مکتب تبت کہلاتا ہے اور غلام مکتب ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

باب مکاتبة المکاتب!

عنه في المكاتب قال: يعتق منه بقدر ما أدى، ويرق منه بقدر ما عجز.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ جس قدر رقم ادا کرے اس کے مطابق آزاد ہو جائے گا اور جس سے عاجز ہو جائے اس کے مطابق ہی رہے گا۔

۶۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبد الله بن مسعود رضي الله

عنهما في المكاتب قال: إذا أدى قيمة رقبته فهو غريم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب وہ اپنی قیمت ادا کر دے تو اب وہ قرض خواہ ہے۔

۶۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن زيد بن ثابت رضي الله عنه في

المكاتب قال: هو مملوك ما بقي عليه شيء من مكاتبه. قال محمد: و قول زيد رضي الله عنه

أحب إلينا وإلى أبي حنيفة في المكاتب من قول علي و عبد الله رضي الله عنهما، وقال أبو

حنيفة: وهو قول عائشة رضي الله عنها فيما بلغنا، وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مکاتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تک اس کی مکاتب سے کچھ رقم بھی باقی رہے وہ غلام ہی رہے گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس طرح ہم تک بات پہنچی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول بھی یہی ہے۔

۶۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب و عبد الله بن

مسعود رضي الله عنهما و شريح أنهم كانوا يقولون: إذا مات المكاتب و ترك و فاء أخذ مما

ترك ما بقي عليه من مكاتبه فدفع إلى مولاه ما بقي بعده لورثة المكاتب. قال محمد: وبه

نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں یہ سب حضرات فرماتے ہیں جب مکاتب مر جائے اور دانگی چھوڑ جائے تو اس کے ترکہ میں سے اتنی رقم لی جائے جو اس کی مکاتب سے باقی ہے اور وہ اس کے مولیٰ کو لی جائے اور جو باقی بچ جائے وہ مکاتب کے وارثوں کا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قول الله تعالى: "فكاتبوهم إن

علمتم فيهم خيرا" قال: علمتم أن فيهم أداء.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول

(۱۸ النور ۳۳)

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا

پس ان کو مکاتب بناؤ اگر ان میں بھلائی معلوم کرو۔

کے بارے میں فرماتے ہیں اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ (بدل کتابت) ادا کریں گے۔

۶۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كاتب الرجل عبدین له

على ألف درهم مكاتبه واحدة و جعل نجومها واحدة قال: إن أديا فهما حران. وإن عجزا فهما

ردا في الرق. قال إبراهيم: لا يعتقان حتى يؤديا جميع الألف. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول

أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے دو غلاموں کو ایک ہزار درہم میں ایک ہی مکاتب میں مکاتب بنا دے اور دونوں کی دانگی کو اکٹھا رکھے تو اگر وہ دونوں ادا کر دیں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے اور اگر دونوں عاجز ہو جائیں تو دونوں غلامی میں لوٹ جائیں گے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تک دونوں ایک ہزار درہم ادا نہ کریں تو دونوں آزاد نہیں ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في رجل كاتب

غلامین علی ألف درہم ثم مات أحدهما: أنه إن كان قال: إذا أدیتما الألف فأنتما حران والا فأنتما مملوكان، ثم مات أحدهما فإنه يأخذ الحي بالألف كلها، فإن كاتبهما علی الألف ولم يشترط فإنه لا يأخذ إلا بالحصة: بنصف الأول، وبقیمة الباقي. قال محمد: وبه نأخذ في جميع الحديث، إذا لم يشترط شيئاً فمات أحدهما قسمت المكتبة علی قیمتتهما، فبطل من المكتبة حصة قيمة الميت، ووجب علی الحي الآخر قيمته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دو غلاموں کو ایک ہزار درہم میں مکاتب بنائے پھر ان میں سے ایک مر جائے تو اگر اس نے یوں کہا تھا کہ اگر تم دونوں ایک ہزار ادا کرو تو دونوں آزاد ہو ورنہ دونوں غلام رہو گے۔ پھر ان میں سے ایک مر جائے تو وہ زندہ غلام سے پورے ہزار درہم وصول کرے اور اگر ایک ہزار پر دونوں کو مکاتب بنائے اور کوئی شرط نہ رکھے تو اب اس میں (زندہ) سے اس کے حصے کے مطابق وصول کرے پہلے کا نصف اور باقی کی قیمت۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم تمام حدیث میں اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی شرط نہ رکھے پس ان میں سے ایک مر جائے تو مکاتب (کی رقم) دونوں کی قیمت پر تقسیم کی جائے اب میت کی قیمت کا حصہ مکاتب سے باطل ہو جائے گا اور زندہ پر اس کی قیمت واجب ہوگی۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب المكاتب یؤخذ منه الكفیل! مكاتب سے کفیل لینا!

۶۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال في الكفالة في المكاتب: ليست بشيء، إنما هو مال ككفل لك به، وكذلك أنه لو عجز وقد أخذت من الكفالة بعض مكاتبته رد المكاتب في الرق ولم يكن لك ما أخذت: لأن ما أخذت منهم وهو ملك لهم وفي رقة عبدك، قال محمد: وبه نأخذ، إذا كفل الرجل الرجل بالمكاتبه عن مكاتبه فالكفالة باطلة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مکاتبیت میں کفالت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں وہ اس چیز کا مالک ہے جس کا اس نے تمہارے لئے کفالہ کیا اسی طرح اگر وہ عاجز ہو جائے اور تم نے اس کی بعض مکاتبیت میں کفالہ اختیار کیا تو مکاتب غلامی میں چلا جائے گا اور جو کچھ تم نے

یہ تمہارے لئے نہیں ہوگا کیونکہ تم نے ان سے جو کچھ لیا وہ ان کی ملک ہے اور تمہارے غلام کی گردن چھڑانے کے لئے استعمال ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی شخص کسی دوسرے کو مکاتب کا کفیل بنائے تو کفالہ باطل ہوگا۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ميراث القاتل! قاتل کی وراثت!

۶۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يرث قاتل من قتل خطأ أو عمداً، ولكنه يرثه أولي الناس به بعده. قال محمد: وبه نأخذ، لا يرث من قتل خطأ أو عمداً من الدية ولا من غيرها شيئاً. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص کسی کو غلطی سے یا جان بوجھ کر قتل کرے تو قاتل اس کا وارث نہیں ہوگا لیکن اس کے بعد جو اس کا سب سے زیادہ قریبی ہے وہ وارث ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جو شخص غلطی سے یا جان بوجھ کر کسی کو قتل کرے تو یہ اس کی دیت کا اور دوسری کسی بھی چیز کا وارث نہیں ہوگا۔“

باب من مات ولم يترك وارثاً مسلماً!

۶۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: المشركون بعضهم أولى ببعض، لا يرثهم ولا يرثوننا. قال محمد: وبه نأخذ والكفر ملة واحدة يتوارثون عليها وإن اختلف أديانهم، يرث النصراني اليهودي، واليهودي المجوسي، ولا يرثهم المسلمون، ولا يرثونهم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص مر جائے اور کسی مسلمان وارث کو نہ چھوڑے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مشرکین ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں نہ ہم ان کے وارث ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔“

۱۔ اگر کوئی شخص کسی مقروض کی طرف سے ذمہ داری اٹھائے کہ اگر یہ شخص رقم نہ دے تو میں دوں گا تو یہ کفالہ ہے اسی طرح بعض اوقات اسے پیش کر کے ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے تو یہ بھی کفالہ ہوتا ہے۔ ۲۔ ہزاروی

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کفر ایک ملت ہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں اگرچہ ان کے دین مختلف ہوں عیسائی یہودی کا وارث ہوگا اور یہودی مجوسی کا وارث ہوگا اور مسلمان ان کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ وہ مسلمانوں کے وارث ہیں۔"

۶۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في النصراني يموت وليس له وارث قال: ميراثه لبيت المال. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس عیسائی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو فرماتے ہیں اس کی وراثت بیت المال میں جمع کی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الولد الصغير يموت واحد أبويه كافر والآخر مسلم. أنه يرثه المسلم أيهما كان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی چھوٹا بچہ فوت ہو جائے اور اس کے ماں باپ میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان ہو تو مسلمان اس کا وارث ہوگا وہ جو بھی ہوں۔" (ماں یا باپ)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الولد يكون أحد والديه مسلماً والآخر مشركاً قال: هو للمسلم منهما. قال محمد: وبه نأخذ، هو على دين المسلم منهما أيهما كان، فإن كان كافرين جميعاً أحدهما من أهل الكتاب فالولد على دين الذي من أهل الكتاب منهما، تحل له من كسبه، وأكل ذبيحته، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بچے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کے والدین میں سے ایک مسلمان اور دوسرا مشرک ہو وہ فرماتے ہیں وہ بچہ ان میں سے مسلمان کا ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ ان میں سے مسلمان کے دین

ہوگا وہ ان میں سے کوئی بھی ہو (ماں یا باپ پر) اگر دونوں کافر ہوں لیکن ان میں سے ایک اہل کتاب سے ہو تو بچہ ان میں سے اہل کتاب کے دین پر ہوگا اس سے نکاح بھی درست ہوگا اور اس کا ذبیحہ بھی حلال ہوگا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۶۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عامر الشعبي عن عبد الله بن

مسعود رضى الله عنهما أنه قال: يا معشر همدان: أنه يموت الرجل منكم ولا يترك وارثاً

فليضع ماله حيث أحب. قال محمد: وبه نأخذ، إذا لم يدع وارثاً فأوصى بماله كله جاز،

ذلك وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے اہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عامر شععی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے

روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے ہمدان کے گروہ! تم سے کوئی شخص مر جاتا ہے اور وارث نہیں چھوڑتا تو وہ

جہاں پسند کرے اپنا مال صرف کرے

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وارث نہ چھوڑے تو اور تمام

مال کی وصیت کرے تو جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يموت و يترك امرأته فيختلفان في المتاع!

۶۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا مات الرجل وترك

امراته فما كان في البيت من متاع النساء فهو للنساء وما كان في البيت من متاع الرجال فهو

للرجال، وما كان من متاع يكون للرجال والنساء فهو لها: لأنها هي الباقية. وإذا ماتت المرأة

فما كان في البيت من متاع الرجال فهو للرجال، وما كان من متاع النساء فهو لها، وما كان

لهما جميع فهو للرجال لأنه الباقي، وإذا طلقها فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للرجال

لأنه الباقي، وهي الخارجة إلا أن تقيم على شئ بينة فتأخذ. قال محمد: وبهذا كله يأخذ أبو

حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: ولنا نأخذ بهذا ولكن ما كان من متاع الرجال فهو

للرجال وما كان من متاع النساء فهو للنساء، وما كان يكون لهما جميعاً فهو للرجال على كل

حال إن مات، أو طلق، أو لم يطلق. وقال ابن أبي ليلى: المتاع كله متاع الرجل ما كان يكون

للرجال والنساء وغير ذلك إلا لباسها. وقال غيره من الفقهاء: ما كان يكون للرجال فهو

للرجال، وما يكون للنساء فهو للمرأة وما كان يكون لهما جميعاً فهو بينهما نصفان. وقد قال

ذلك زفر، وقد يروي عن إبراهيم النخعي، وقال بعض الفقهاء أيضا: جميع ما في البيت من متاع الرجال والنساء وغير ذلك بينهما نصفين. وقال بعض الفقهاء أيضا: البيت بيت المرأة، فما كان من متاع الرجال والنساء فهو للمرأة، وقال بعض الفقهاء أيضا تعطى المرأة من متاع النساء ما يجهز به مثلها، وجميع ما بقي في البيت فهو كله للرجل إن مات أو ماتت.

کوئی آدمی مر جائے اور بیوی چھوڑ جائے پس سامان میں اختلاف ہو جائے!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی مر جائے اور بیوی چھوڑ جائے تو گھر میں جو سامان عورتوں سے متعلق ہو گا وہ اس کا ہو گا اور مردوں سے متعلق ہو گا وہ مردوں (داروں) کا ہو گا اور جو سامان مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہو سکتا ہے وہ اس عورت کا ہو گا کیونکہ وہی باقی (زندہ) ہے۔

اور اگر عورت فوت ہو جائے تو گھر میں جو سامان مردوں کے سامان سے ہو گا وہ مرد اور جو دونوں کے لئے ہوتا ہے وہ مرد کے لئے ہو گا کیونکہ وہی باقی (زندہ) ہے اور جب وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو جو سامان مردوں اور عورتوں کے سامان سے ہے وہ مرد کے لئے ہے کیونکہ وہی (گھر میں) باقی ہے اور عورت ہی باہر چلی گئی البتہ وہ کسی خاص چیز کی ذاتی ملکیت پر گواہ قائم کر دے تو اسے لے سکتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں لیکن جو مردوں کے سامان سے ہے وہ مرد کے لئے ہے اور جو عورتوں کے سامان سے ہے وہ عورت کے لئے ہے اور جو دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ ہر حالت میں مرد کا ہے اگر وہ مر جاتا ہے یا طلاق دیتا ہے یا طلاق نہیں دیتا۔

ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے کہا تمام کا تمام سامان مرد کا ہے وہ مرد و عورت کے لیے ہو یا اس کے علاوہ ہو سوائے عورت کے لباس کے۔

اور دیگر فقہاء فرماتے ہیں جو مرد کے لئے ہوتا ہے وہ مرد کا اور جو عورتوں کے لئے ہوتا ہے وہ عورت کے لئے ہے اور جو (مرد و عورت) دونوں کے لئے ہوتا ہے وہ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہو گا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

بعض دیگر فقہاء اس طرح فرماتے ہیں کہ گھر کا تمام سامان جو مردوں اور عورتوں سے متعلق ہے وہ ان دونوں کے درمیان نصف نصف ہے۔

بعض فقہاء نے یوں فرمایا ہے گھر عورت کا گھر ہے پس جو سامان مردوں اور عورتوں کے سامان سے

ہے وہ عورت کے لئے ہے بعض فقہاء نے فرمایا عورتوں کے سامان سے عورت کو وہ سامان دیا جائے جس کی مثل چیز میں دیا جاتا ہے اور باقی جو کچھ گھر میں رہے گا وہ سب مرد کا ہو گا چاہے مرد کا انتقال ہو یا عورت کا۔

باب میراث الموالی! آزاد غلاموں کی وارثت!

۶۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن علي بن أبي طالب والزبير بن العوام رضي الله عنهما اختصما إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه في مولى لصفية بنت عبد المطلب رضي الله عنها مات، فقال الزبير: أمي وأنا أوث وأرثها موليها، وقال علي رضي الله عنه: عمتي وأنا أعقل عنها، فجعل عمر رضي الله عنه الميراث للزبير رضي الله عنه، وجعل العقل علي بن أبي طالب رضي الله عنه. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے حضرت صفیہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام کے بارے میں جو فوت ہو گیا تھا اپنا مقدمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا میری ماں ہیں میں ان کا بھی وارث ہوں اور ان کے غلاموں کا بھی وارث ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میری پھوپھی تھیں اور میں ان کی طرف سے دیت دیتا ہوں پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس غلام کی میراث حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر فرمائی اور دیت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر ڈالی۔ (کیونکہ دیت عاقلہ خاندان پر ہوتی ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الولاء للبنين الذكور دون

الإناث، فإذا درجوا وذهبوا أرجع الولاء إلى العصبية قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ولا مردوں کے لئے ہو گی عورتوں کے لئے نہیں اگر وہ مر جائیں اور چلے میں ہو تو ولا عصبہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

۱۔ جن حضرات کے لئے وراثت میں حصہ مقرر نہیں ہوتا بلکہ وہی الفروض کے بعد باقی وراثت اس کے حقدار ہوتے ہیں وہ عصبہ ہیں جیسے بیٹا وغیرہ ۱۲ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس الهمداني قال: أقبل رجل من أهل الذمة فأسلم على يدي ابن عم مسروق قولاه، فمات وترك مالا، فانطلق مسروق فسال عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما عن ميراثه، فأمره بأكله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن قیس ہمدانی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ذمی لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان سے موالات قائم کی! پس وہ مر گیا اور اس نے مال چھوڑا تو حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی وراثت کا مطالبہ کیا تو آپ نے اسے کھانے (استعمال کرنے) کی اجازت دی۔“

۶۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا تولاك الرجل من أهل الذمة فعليك عقله ولك ميراثه، وله أن يتحول بولائه ما لم يعقل عنه، فإذا عقلت عنه فليس له أن يتحول بولائه. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ذمی لوگوں میں سے کوئی تم سے موالات قائم کرے تو تم پر اس کی دیت ہے اور تمہارے لئے اس کی وراثت ہے۔ اور جب تک اس کی طرف سے دیت نہ دی جائے وہ موالات کو بدل سکتا ہے جب اس کی طرف سے دیت دی جائے تو اب اسے موالات کا حق نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ميراث المتلاعنين وابن الملاعنة!

۶۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قذف الرجل امرأته فالتعن أحدهما توارثا مالم يلتن الآخر. قال محمد: وبه نأخذ بتوارثان مالم يتلاعنا جميعا ويفرق السلطان بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ ۱۲ ہزاروی

دولعان کرنے والوں اور لعان کرنے والی کے بیٹے کی وراثت!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی مرد اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے پس ان میں سے ایک لعان کا مطالبہ کرے تو جب تک دوسرا لعان نہ کرے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک دونوں لعان نہ کریں وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور حکمران ان دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۶۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ميراث ابن الملاعنة: إذا كانت الأم وولدها ورثته ثلثي الميراث، وإن كانت الأم وحدها فلها الميراث كله، وإن ماتت أمه ثم مات بعد ذلك فاجعل ذوی قرابته من أمه كأنهم وارثوا أمه، كأنها هي التي ماتت، إن كان أخا فلها المال كله، وإن كانت أختا فلها النصف وإن كان أخا وأختا فالثلثان للأخ وللأخت الثلث وإن كانت أختين فلهما الثلثان قال محمد: وبه نأخذ في قوله: إذا ورثته أمه وولدها، وفي قوله إذا ورثته الأم خاصة. وأما ما سوى ذلك فليستنا نأخذ به، ولكننا نقول: إذا ماتت الأم نظر إلى أقربهم من ابن الملاعنة فجعلنا له المال فإن كانت القرابة واحدة فعلى القرابة وإن ترك أخا وأختا فهو بمنزلة رجل غير ابن الملاعنة ترك أخاه لأمه وأخته لأمه ولم يترك وارثا غيرهما ولا عصبة فالأصل بينهما نصفان، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی وراثت کے بارے میں فرمایا اگر ماں اور اس کا بیٹا دونوں ہوں تو وہ میراث میں سے دو تہائی کی وراثت ہوگی اور اگر ماں اکیلی ہو تو تمام وراثت اس کے لئے ہوگی۔“

اور اگر اس کی ماں مر جائے تو پھر وہ بیٹا اس کے بعد فوت ہو تو اس کی ماں کی طرف سے قرابت داروں کو دو گویا وہ اس کی ماں کے وارث ہیں اور گویا وہ عورت ہی فوت ہوئی اگر اس کا بھائی ہو تو تمام مال اس کے لئے ہوگا اور اگر بہن ہو تو اس کے لئے نصف ہوگا اگر بہن اور بھائی ہوں تو دو تہائی بھائی کے لئے اور ایک تہائی بہن کے لئے۔

یعنی جب ان کے والدین مر جائیں اور بھائی چھوڑ جائے تو دو تہائی ماں کے لئے ہوگا اور مرنے والے کا بھائی نہ صرف ماں کے لئے بلکہ تمام وراثت کی مالک ہوگی۔

لئے ہوگا اور اگر وہ نہیں ہوں (بھائی نہ ہو) تو ان کے لئے دو تہائی ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان کے اس قول کہ جب اس کی وارث ماں اور اس کا بیٹا ہویش اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول کہ صرف ماں وارث ہو اس میں یہی (مذکورہ بالا) قول اختیار کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ میں ہم اسی کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں جب ماں مر جائے تو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے زیادہ قریبی رشتہ دار کو دیکھا جائے پس ہم تمام مال اس کے لئے کر دیں گے اور اگر قرابت ایک ہی ہو تو قرابت کے اعتبار سے ہوگا اور اگر وہ بھائی بہن چھوڑے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو لعان والی کا بیٹا نہیں ہے اور اس نے ماں کی طرف سے بھائی اور بہن چھوڑے اور ان دونوں کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا نہ کوئی عصبہ رشتہ دار چھوڑا تو وہ مال دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا۔“

یہ تمام باتیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں۔“

۶۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في ابن المتلاعنين يموت و يترك أمه و أخاه و أخته لأمه قال إبراهيم: لهما الثلث، وما بقي لأمه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكن لهما الثلث و للأم السدس، وما بقي فهو رد على ثلثة أسهم على قدر موارثهم، و هذا قياس قول عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما لأنه كان لا يرد على الإخوة من الأم مع الأم، و كان علي رضي الله عنه يرد عليهم على موارثهم، فبقول علي بن أبي طالب نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دو لعان کرنے والوں کا بیٹا فوت ہو جائے اور وہ اپنی ماں بھائی اور بہنیں چھوڑ جائے جو ماں کی طرف سے ہوں تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دونوں کو ایک تہائی ملے گا اور باقی اس کی ماں کے لئے ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ان دونوں کے لئے ایک تہائی اور ماں کے لئے چھٹا حصہ ہوگا اور جو کچھ باقی بچے گا وہ ان کی وراثت کے مطابق تین حصوں میں ان کی طرف لوٹے گا۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کا قیاس بھی یہی ہے کیونکہ وہ ماں کے ساتھ ان بہن بھائیوں کی طرف نہیں لوٹاتے جو ماں کی طرف سے ہوں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کی وراثت کے مطابق ان پر لوٹاتے تھے پس ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول اختیار کرتے ہیں۔“

۶۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: الأم عصبه من لا

عصبه له، إذا ترك ابن الملائنة أمه كان المال لها، فإذا لم يترك أمه نظر إلى من يرث أمه،

فهو يرثه. قال محمد: وأما في قولنا فإذا ترك أمه لم يترك غيرها ممن يرث ممن له سهم فالمال لها، وإن لم تكن له أم حية، لا ذو سهم فالمال لأقرب الناس من ابن الملائنة، ولا ينظر في هذا إلى من كان يرث أمه، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کا عصبہ نہ ہو ماں اس کا عصبہ ہے جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اپنی ماں چھوڑ جائے تو تمام مال اس کی ماں کا ہوگا اور اگر ماں نہ چھوڑی تو دیکھا جائے جو اس کی ماں کا وارث ہوگا وہی اس (بیٹے) کا بھی وارث ہوگا

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے قول کے مطابق جب وہ صرف ماں کو چھوڑے کسی اور کو نہ چھوڑے جو اس کا وارث بن کر کچھ حصہ لیتا ہو تو تمام مال (ماں) کے لئے ہوگا اور اگر اس کی ماں زندہ نہ ہو نہ کوئی اور حصہ دار ہو تو یہ اس کو ملے گا جو اس لعان والی عورت کا سب سے زیادہ قریبی ہو اور اس وقت یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کی ماں کا وارث کون بنتا ہے۔“

۷۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ابن الملائنة عصبته أمه، إذا ترك أمه كان لها المال. قال محمد: يكون لها المال إذا لم يترك وارثا غيرها، وإنما تفسير قوله: "عصبته عصبه أمه" في العقل هم الذين يعقلون عنه، فاما الميراث فيرثه أقرب الناس منه على قدر القرابة من الملائنة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لعان والی عورت کے بیٹے کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے جب انہی کو چھوڑے تو تمام مال اس کا ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس عورت کے لئے مال تب ہوگا جب وہ لڑکا اس کے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑے اور ان کا یہ فرمانا کہ اس کا عصبہ وہی ہے جو اس کی ماں کا عصبہ ہے تو یہ دیت کے بارے میں ہے اس کی دیت وہی ادا کریں گے (جو اس کی ماں کی دیت کے ذمہ دار ہیں) جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو لعان والی عورت سے جو سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہی اس قرابت کے مطابق وارث ہوں گے۔“

باب العمرى! عمرى کا بیان!

۷۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: من أ عمر شينا فهو له حياته،

ولعقبه من بعد، ولا يكون من ثلثه، قال محمد: يعني ولا يكون من ثلث المعمر الأول.

ا جب کوئی شخص کسی کو مکاں وغیرہ دے اور کہے کہ عمر تک داری میں نے یہ اپنا مکاں تمہیں عمر کے لئے دیا ہے عمر کہتے ہیں۔ ۲۱ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس کو کوئی چیز عمر بھر کے لئے دی گئی وہ زندگی بھر اسی کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی اور وہ اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے شروع میں یہ عطیہ دیا اس کی تہائی سے نہیں ہوگی۔
۷۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا بلال عن وهب بن كيسان عن جابر عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فشت العمري في المدينة، فصعد النبي صلى الله عليه وسلم المنبر فقال: أيها الناس، احبسوا عليكم أموالكم ولا تهلكوها، فإنه من أعمار شينا في حياته فهو للذي أعمار بعد موته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ حضرت وہب بن کيسان رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں مدینہ منورہ میں عمری عام ہو گیا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اپنے مالوں کو اپنے پاس روک کر رکھو اور ان کو ہلاک نہ کرو جو شخص اپنی زندگی میں کسی کو عمر بھر کے لئے دیتا ہے تو وہ جس کو دیا گیا اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال كنت عنده قاعدا إذ جاءه أعرابي فسأله عن العمري فأخبره أنها ميراث للذي هي في يديه.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عمری کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جس کے قبضے میں ہے اس کی میراث ہے۔

باب ميراث الحميل والولد الذي يدعيه رجلان!

۷۰۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن المجالد بن سعيد عن عامر الشعبي قال: كتب عمر بن الخطاب رضي الله عنه: "أن لا يورث الحميل إلا أن تقيم بينة" وبه نأخذ قال محمد:

والحميل امرأة تسي و معها صبي تحمله فتقول: هو ابني، فلا يكون ابنها بقولها إلا بينة: و تقبل على ولادتها شهادة امرأة حرة مسلمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو عورت قیدی ہو کر آئے اور اس کے ساتھ اس کا بچہ ہو اس کی میراث اور وہ بچہ جس کا دعویٰ دوا دمی کریں!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت مجاہد بن سعید رحمہ اللہ سے اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ حمیل (عورت) کی وراثت تقسیم نہیں ہوگی مگر یہ کہ وہ گواہی قائم کرے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حمیل وہ عورت ہے جسے قیدی بنایا گیا اور اس کے ساتھ بچہ ہو جسے اس نے اٹھا رکھا ہو اور وہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے پس اس کے کہنے پر اس کو اس کا بیٹا قرار نہیں دیا جائے گا جب تک وہ گواہ پیش نہ کرے اور اس کے پیدائش پر ایک آزاد مسلمان عورت کی گواہی بھی قبول کی جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۷۰۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في رجلين يدعيان الولد: إنه بينهما يرثهما ويرثانه، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو ایک بچے کا دعویٰ کریں کہ اسے ان دونوں کا بچہ قرار دیا جائے گا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب من أحق بالولد ومن يجبر على النفقة!

۷۰۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الولد لأمه حتى يستغني، وقال إبراهيم: إذا استغني الصبي عن أمه في الأكل والشرب فالأب أحق به. قال محمد: وبه نأخذ، أما الذكر فهي أحق به حتى يأكل وحده ويلبس وحده ثم أبوه أحق به، وأما الجارية فأمها أحق بها حتى تحيض، ثم أبوها أحق بها، ولا خيار في ذلك لواحد منهما، فإن تزوجت الأم فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأم) تقوم مقامهما، فإن كان للجدة زوج فكان هو الجد لم تحرم

الولد لمكان زوجها، فإن كان لها زوج غير الجد فلا حق لها في الولد. والجدة (أم الأب) أحق منها إن لم يكن لها زوج، فإن كان لها زوج وهو الجد لم تحرم أيضا الولد لمكان زوجها وإن كان زوجها غير الجد فلا حق لها في الولد وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بچے کا زیادہ حق دار کون ہے اور کسے نفقہ پر مجبور کیا جائے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بچہ ماں کے پاس رہے گا جب تک اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بچہ کھانے اور پینے کے اعتبار سے ماں کا محتاج نہ رہے تو باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو ماں اس کا زیادہ حق رکھتی ہے یہاں تک کہ وہ اکیلا کھانے لگے اور خود بخود لباس پہن سکے پھر اس کے باپ کو اس کا زیادہ حق ہے۔ لیکن بچی کا حق ماں کے پاس اس وقت تک رہتا ہے جب اسے حیض آجائے پھر باپ کو اس کا زیادہ حق حاصل ہوتا ہے اس سلسلے میں ان میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں ہے پس اگر ماں نکاح کرے تو اب بچے کے لئے اس کا حق باقی نہیں رہے گا۔ اور تانی ان دونوں کے قائم مقام ہے جب تانی کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا نانا بھی ہو تو اب وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں ہوگی (کیونکہ یہ شخص بچے کے لئے نقصان کا باعث نہیں) اور اگر اس کا خاوند بچے کے نانا کے علاوہ ہو تو اب تانی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

اور دادی تانی کے مقابلے میں زیادہ حقدار ہوتی ہے اگر اس کا کوئی خاوند نہ ہو پس اگر اس کا خاوند ہو اور وہ اس بچے کا دادا ہو تو بھی وہ خاوند کی وجہ سے بچے سے محروم نہیں رہے گی اور اگر اس کا خاوند دادا کے علاوہ کوئی ہو تو اب دادی کو بچے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔^۱

یہ تمام باتیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہیں۔

۷۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أجبر على النفقة كل ذي

رحم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر ذی رحم کو نفقہ پر مجبور کیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب هبة المرأة لزوجها والزوج لامرأته!

۷۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الزوج والمرأة بمنزلة القرابة، أيهما وهب لصاحبه فليس له أن يرجع فيه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

عورت کا خاوند کے لئے اور خاوند کا عورت کے لئے ہبہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں خاوند اور عورت قرابت داروں کی طرح ہوتے ہیں ان میں سے جو دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اسے واپس لینے کا کوئی حق نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الأيمان والكفارات فيها! قسمون اور ان کے كفاروں کا بیان!

۷۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أقسم، وأقسم بالله، وأشهد، وأشهد بالله، وأحلف، وأحلف بالله، وعلى عهد الله، وعلى ذمة الله، وعلى نذر، وعلى نذر الله، وهو يهودي، وهو نصراني، وهو مجوسي، وهو برئ من الإسلام: كل هذا يمين يكفرها إذا حنث. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ تمام الفاظ قسم ہیں جب قسم توڑے تو اس کا کفارہ دے میں قسم کھاتا ہوں۔ مجھے اللہ کی قسم ہے میں گواہی دیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا تا ہوں میں حلف اٹھاتا ہوں اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عہد پر اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر نذر پر اللہ تعالیٰ کی نذر پر وہ یہودی ہے (اگر فلاں کام کرے یا نہ کرے) وہ عیسائی ہے وہ مجوسی ہے وہ اسلام سے بری ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفارة اليمين: إطعام عشرة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر، أو الكسوة (وهو ثوب) أو تحرير رقبة، فمن لم يجد

^۱ یعنی جو لوگ وراثت میں حصہ دار ہیں قرآن مجید میں ہے "وعلى الوارث مثل ذلك" اور وارث پر اس کی مثل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں وعلى الوارث ذی الرحم المحرم یعنی وارث کی تعمیر میں ذی رحم محرم سے کی گئی۔ ۱۲ ہزار روپی

فصيام ثلاثة ايام. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، والایام الثلاثة متتابعات لا يجزئه أن يفرق بينهما: لأنها في قراءة ابن مسعود رضي الله عنه: "فصيام ثلاثة ايام متتابعات" وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سے قسم کے کفارہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دن مسکینوں کو کھانا کھانا ہے ہر مسکین کے لئے نصف صاع (دو روکھ) گندم یا لباس ہے یا غلام آزاد کرنا ہے پس جو شخص (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور تین دن مسلسل ہوں ان کے درمیان تفریق کرنا جائز نہیں کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں ہے "فصيام ثلاثة ايام متتابعات" (پس تین دن مسلسل روزہ رکھنا)۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أردت أن تطعم في كفارة اليمين فداء، وعشاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم قسم کے کفارہ میں کھانا کھانا چاہو تو صبح اور شام کا کھانا کھانا ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں

باب ما يجزئ في كفارة اليمين من التحرير

۷۱۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يجزئ المكاتب ولا أم الولد ولا المدبر في شيء من الكفارات، ويجزئ الصبي والكافر في الظهار. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، إلا في خصلة واحدة: المكاتب إذا لم يؤد شيئا من مكاتبته حتى يعقده مولاة عن كفارته أجزأه ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم کے کفارہ میں کسی قسم کا غلام آزاد کرنا کفایت کرتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کفاروں میں مکاتب ام ولد اور مدبر

غلام آزاد کرنا) بھی کافی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو نہیں مانتے یہ کہ مکاتب جب اپنی مکاتبت (کے بدل) میں سے کچھ بھی ادا نہ کرے حتیٰ کہ اس کا مولیٰ اسے اپنے کفارے سے آزاد کر دے تو اس کے لئے یہ کفایت کرتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الإستثناء في اليمين قسم میں استثناء!

۷۱۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شاء الله، فقد استثنى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم اٹھائے ہوئے "ان شاء اللہ" کے الفاظ کہے تو اس نے استثناء کیا۔ (کفارہ واجب نہ ہوگا)

۷۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: من حلف على يمين فقال: إن شاء الله، فقد خرج من يمينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے انشاء اللہ کے الفاظ کہے وہ اپنی قسم سے نکل گیا۔

۷۱۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبيد الله عن سعيد بن جميل عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: من حلف على يمين فقال: إن شاء الله، فلا حنث عليه. قال محمد: فبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة في الأيمان كلها إذا كان قوله: إن شاء الله موصولا بكلامه قبل كلامه أو بعد كلامه.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبيد اللہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ سعيد بن جميل رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہے تو اس پر قسم کے توڑنے کا کفارہ نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

انہی والدہ کو بیوی جس نے اپنے مولیٰ کا بیچنا ہو یا غلام یا لونڈی جسے مولیٰ کہے تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو، تمہارا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اس کے تم مجھ پر میری ماں کی بیٹی کی طرح ہو یا کسی دوسرے عضو سے تشبیہ دے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت دیکھئے ۱۴۲ ہجری

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی تمام قسموں میں یہی قول ہے جب اس کا قول ”انشاء اللہ“ اس کے کلام سے پہلے یا بعد میں ملا ہوا ہو۔“

۷۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاستثناء إذا كان متصلا ولا فلا شيء. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وذلك يجزئه وإن لم يرفع به صوته.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب استثناء متصل ہو (تو اس کا کفارہ ہے) ورنہ وہ کوئی چیز نہیں۔“ (غیر معتبر ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ اس کے لئے کافی ہے اگرچہ اس کے ساتھ اپنی آواز بلند نہ کرے۔“

۷۱۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا حرك شفتيه بالاستثناء فقد استثنى. قال محمد: وبهذا نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) کہ جب وہ استثناء (کے کلمات) کے ساتھ اپنے ہونٹوں کو حرکت دے تو اس نے استثناء کیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۱۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل قال لامرأته: أنت طالق إن شاء الله، قال: ليس بشيء ولا يقع عليها الطلاق. قال محمد: وبهذا نأخذ إذا كان استثناء موصولا بيمينه قدمه أو أخره. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا ”انت طالق ان شاء اللہ“ (تجھے طلاق ہے انشاء اللہ) وہ فرماتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں اور اسے طلاق نہیں ہوگی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب استثناء اس کی قسم سے موصول ہو چاہے اس سے پہلے ہو یا بعد میں۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب النذر في المعصية

گناہ کی نذر!

۷۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن الزبير عن الحسن عن عمران بن الحصين رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا نذر في معصية، وكفارتها كفارة يمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن زبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا گناہ (کے کاموں) میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۲۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: سمعت عامر الشعبي يقول: لا نذر في معصية، من حلف على يمين معصية فليرجع، ولا كفارة عليه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بالحديث الأول، ومن ذلك أن يحلف الرجل أن لا يكلم أباه أو أمه، أو أن لا يبيع، ولا يصدق، ونحو ذلك من أنواع البر فليفعل الذي حلف أن لا يفعل، وليكفر يمينه ألا نرى أن الله تبارك وتعالى جعل الظهار منكرا من القول وزورا، وجعل فيه الكفارة؟ فكذلك ههنا. وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

نذر! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عامر شعیبی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ کی نذر نہیں جو شخص گناہ کی قسم کھائے وہ رجوع کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم پہلی حدیث پر عمل کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں یہ بات بھی ہے کہ ایک آدمی قسم کھائے کہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں سے کلام نہیں کرے گا یا حج نہیں کرے اور صدقہ نہیں دے گا اور اس قسم کے دوسرے نیکی کے کاموں سے رکنے کی قسم ہے تو جس نے اس قسم کلام کھائی ہے اسے چاہئے کہ اس پر عمل نہ کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔“

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے ظہار کو ناپسندیدہ بات اور جھوٹ قرار دیا ہے اور اس میں کفارہ بھی رکھا لہذا یہاں بھی ہے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما كان في القرآن من قوله "أو" فصاحبه بالخيار، أي ذلك شاء فعل، يعني في الكفارة. قال محمد: وبه نأخذ من ذلك قوله تعالى في كفارة اليمين: "إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم أو تحرير رقبة" فأبي الكفارات كفر بها يمينه جزاء ذلك، ولا يجوز له الصيام إن كان يجد بعض هذه الأشياء: لأن الله تعالى يقول: "فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيام" ولم ويخيره في الصوم كما خيره في غيره، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

قسم میں اختیار اور اپنا مال مساکین کے لئے کر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قرآن مجید میں جو لفظ آیا ہے تو اس شخص کو اختیار ہے کفارہ میں جو کام چاہے کرے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول قسم کے کفارے میں ہے۔ "إطعام عشرة مساكين من أوسط ما تطعمون أهليكم أو كسوتهم" (پارا ۸۹) اور تحریر رقبة..... دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اس درمیانے کھانے سے جو جو تم اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے۔

وہ فرماتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کفارہ دے اس کی قسم سے جائز ہوگا لیکن روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا جب وہ ان میں سے کوئی چیز پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ" (پارا ۸۹) پس جو (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے وہ تین دن کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ نے روزے میں اس طرح اختیار نہیں دیا جس طرح دوسری باتوں میں دیا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ماله في المساكين صدقة فلينظر ما يسعه ويسع عياله، فليمسكه وليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی اپنا تمام مال مساکین کے لئے کر دے تو دیکھے اسے اور اس کے اہل و عیال کو کس قدر کافی ہے پھر اتنی مقدار روک کر باقی صدقہ

کر دے پھر جب حالات اچھے ہوں تو جس قدر روکا ہے وہ صدقہ کر دے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب من جعل على نفسه المشي!

۷۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: فمن جعل على نفسه المشي فمشى بعضا وركب بعضا قال: يعود فيمشي ما ركب. قال محمد: ولنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ، بقول علي بن أبي طالب رضي الله عنه: إذا ركب أهدى هديا أو شاة يجوز له، يذهبها ويتصدق بها، ولا يأكل منها شيئا، ويعتمر عمرة أو حجة، ولا شيء عليه غير ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص پیدل چلنے کی نذر مانے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو پیدل چلنے کی نذر مانتا ہے کچھ سفر پیدل چل کر اور کچھ سواری پر کرتا ہے وہ فرماتے ہیں واپس آئے اور جس قدر سوار ہوا اتنی مقدار پیدل چلے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) جب سوار ہو تو قربانی دے یا ایک بکری اسے کفایت کرے گی جسے وہ ذبح کر کے صدقہ کرے اور اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے اور عمرہ کرے یا حج اور اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

باب من جعل على نفسه نحر ابنه أو نحر نفسه!

۷۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجعل عليه أن ينحر ابنه أن عليه مائة ناقة ينحرها. قال محمد: ولنا نأخذ بهذا، ولكننا نأخذ بقول ابن عباس و مسروق بن الأجدع.

جو شخص اپنے بیٹے کو یا اپنے آپ کو ذبح کرنے کی نذر مانے!

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانتا ہے کہ اس پر سواوٹوں کو ذبح کرنا لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔"

۷۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنشتر قال: أتى رجل ابن عباس رضي الله عنهما فقال: إني جعلت ابني نحيرا (أي نذرت أن أنحر ابني). ومسروق بن الأجدع جالس في المسجد. فقال له ابن عباس رضي الله عنهما: اذهب إلى ذلك الشيخ فاسأله، ثم تعالى فأخبرني بما يقول فأتاه فساله، فقال مسروق: إن كانت نفس مؤمنة تعجلت إلى الجنة، وإن كانت كافرة عجلتها إلى النار، اذهب كبشا فإنه يجزئك. فأتى ابن عباس رضي الله عنهما فحدثه بما قال مسروق، قال: وأنا آمرک بما أمرک به مسروق. قال محمد: فبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت محمد بن المنشتر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے اور حضرت مسروق بن اجدع "رضی اللہ عنہ" مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔"

حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" نے اس شخص سے فرمایا اس شخص کے پاس جاؤ اور (مسئلہ) پوچھو پھر آ کر مجھے بتانا کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے پس وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اگر وہ مومن نفس ہے تو اس نے جنت کی طرف جلدی کی اور اگر وہ کافر ہے تو تم نے اس کو جہنم میں لے جانے کی جلدی کی ایک مینڈھاؤ ذبح کر دو تمہیں کافی ہے۔"

وہ شخص حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" کے پاس آیا اور جو کچھ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا تھا ان کو بتا دیا انہوں نے فرمایا میں بھی تمہیں اسی بات کا حکم دیتا ہوں جس کا حضرت مسروق نے تمہیں حکم دیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سماك بن حرب عن محمد بن المنشتر عن ابن عباس رضي الله عنهما في الرجل يجعل عليه أن يذبح نصيبه قال: كبشا أو شاة. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سماک بن حرب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ محمد بن المنشتر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو یوں نذر مانتا ہے کہ وہ اپنے حصے کو ذبح کرے گا (یا اپنے نفس کو ذبح کرے گا) تو وہ فرماتے ہیں ایک مینڈھا یا بکری ذبح کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب من حلف وهو مظلوم! جو مظلوم ہونے کی صورت میں قسم کھائے!

۷۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا استخلف الرجل وهو مظلوم فاليمين على ما نوى وعلى ما ورث، وإذا كان ظالما فاليمين على نية من استخلف. قال محمد: وبه نأخذ، اليمين فيما بينه وبين ربه على ذلك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی شخص سے قسم لی جائے اور وہ مظلوم ہو تو قسم اس کے مطابق ہوگی جس کی اس نے نیت کی ہے اور جب ظالم ہو تو قسم لینے والے کی نیت کے مطابق قسم ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کے اور اس کے رب کے درمیان قسم اس پر ہوگی اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۷۲۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اليمين يمينان: يمين تكفر، ويمين فيها الاستغفار، فاليمين التي تكفر فالرجل يقول: والله لأفعلن، والتي فيها الاستغفار فالذي يقول: والله لقد فعلت. قال محمد وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قسم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ قسم ہے جس میں کفارہ دینا ہوتا ہے اور دوسری وہ جس میں طلب مغفرت ہے جس قسم میں کفارہ ہے اس میں کوئی شخص کہتا ہے اگر اللہ کی قسم میں ایسا ضرور کروں گا اور جس میں استغفار ہے اس میں وہ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے ایسا کیا۔"

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں قاضی جو بھی فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل حقیقت کا بھی اعتبار ہوتا ہے مظلوم سے چاہے زبردستی قسم لی جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بے گناہ ہی ہوگا اور ظالم چاہے جھوٹی قسم کھا کر بری ہو جائے اللہ تعالیٰ سے اس کا ظلم پوشیدہ نہیں۔ ۱۲۔ ہزاروی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۲۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها في اللغو قالت: هو كل شيء يصل به الرجل كلامه لا يريد يمينا: لا والله، وبلى والله، وما لا يعقد على قلبه. قال محمد: وبه نأخذ، ومن اللغو أيضا الرجل يخلف على الشيء يرى أنه على ما حلف عليه فيكون على غير ذلك، فهذا أيضا من اللغو، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لغو قسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں یہ ہر وہ چیز ہے جسے آدمی اپنے کلام سے ملاتا ہے اور قسم کا ارادہ نہیں کرتا جیسے لا والله بلی واللہ وغیرہ اور اسی طرح جس پر دل کا ارادہ نہیں ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ بھی لغو قسم ہے کہ کوئی شخص کسی بات پر قسم کھائے اور وہ یہ سمجھے کہ بات اسی طرح ہے جس طرح اس نے قسم کھائی پس وہ اس کے علاوہ ہو تو یہ بھی لغو ہے۔^۱

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب التجارة والشرط في البيع! تجارت اور بیع میں شرط!

۴۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحيى بن عامر عن رجل عن عتاب بن أسيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال له: انطلق إلى أهل الله. يعني أهل مكة. فأنهم عن أربع خصال: عن بيع مالم يقبضوا، وعن ربح مالم يضمنوا، وعن شرطين في بيع، وعن سلف وبيع قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وأما قوله: "سلف وبيع" فالرجل يقول للرجل: أبيعك عبدي هذا بكذا وكذا على أن تقرضني كذا وكذا، أو يقول: تقرضني على أن أبيعك فلا ينبغي هذا، وقوله: "شرطين في بيع فالرجل يبيع الشيء في الحال بألف درهم وإلى شهر بألفين، فيقع عقدة البيع على هذا فهذا لا يجوز، وأما قوله: "ربح مالم يضمنوا" فالرجل يشتري الشيء فيبيعه قبل أن يقبضه بربح فليس ينبغي له ذلك، وكذلك لا ينبغي له

۱۔ (۱) قسم کی تین قسمیں ہیں قسم کھا کر جھوٹی خبر دینا (۲) مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانا اور (۳) اپنی طرف سے جی قسم کھانا اور اگر چنی الواقع وہ جھوٹ ہو چکی صورت میں گناہ گار ہوگا دوسری صورت میں کفارہ دینا لازم ہوگا اور تیسری صورت میں کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ ۱۲ ہزار روپی

أن يبيع شيئا اشتراه حتى يقبه، وهذا كله قول أبي حنيفة، إلا في خصلة واحدة: العقار من الدور والأرضين قال: لا بأس أن يبيعها الذي اشتراها قبل أن يقبضها: لأنها لا يتحول عن موضعها. قال محمد: وهذا عندنا لا يجوز، وهو كغيره من الأشياء.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یحییٰ بن عامر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ایک شخص سے وہ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اہل اللہ یعنی اہل مکہ کی طرف جاؤ اور ان کو چار باتوں سے منع کرو۔

1۔ جب تک کسی (خریدی ہوئی) چیز پر قبضہ نہ کریں اسے آگے نہ بٹھیں۔

2۔ جب تک ضامن نہ ہوں نفع حاصل نہ کریں۔

3۔ ایک بیع میں دو شرطیں نہ رکھیں۔

4۔ قرض اور بیع جمع نہ کریں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔

قرض اور بیع جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے آدمی سے کہے میں تجھ پر اپنا غلام اتنی رقم پر بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تو مجھے اتنا قرض دے یا کہے تو مجھے قرض دے اس شرط پر کہ میں تجھ پر بیچوں تو یہ مناسب نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کوئی چیز نقد ایک ہزار پر بیچے اور ادھار دو ہزار میں بیچے اور یوں سوا دو ہو جائے تو یہ ناجائز ہے۔^۱

اور جب تک ضامن نہ ہوں نفع جائز نہیں، کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز خریدتا ہے اور قبضہ کرنے سے پہلے نفع کے ساتھ بیچتا ہے تو یہ بات بھی جائز نہیں اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں کہ کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں البتہ ایک بات میں اختلاف ہے یعنی وہ گھروں یا زمین کے ٹکڑوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے بیچنا جائز ہے کیونکہ یہ اپنی جگہ سے منتقل نہیں ہوتیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں اور ان کا حکم بھی دوسری اشیاء کی طرح ہے۔

۴۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشتري الجارية و

۱۔ آج کل یہ مسئلہ عام لوگوں کے لئے الجھن بنا ہوا ہے اور وہ شرطوں پر سودے کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں جس بات سے منع کیا وہ ایک سودے میں دوسو دے ہیں کہ اگر نقد رقم دو دو اتنی ہے اور ادھار کم دو اتنی ہے یہ صحیح نہیں اور اگر سودا صرف نقد کی بنیاد پر یا صرف ادھار کی بنیاد پر ہو تو یہ جائز ہے اگرچہ قیمت میں فرق ہوگا۔ ۱۲ ہزار روپی

يشترط عليه أن لا يبيع، فكرهه، وقال: ليست بامرأة تزوجتها، ولا بملك يمين تصنع بها ما تصنع بملك يمينك. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، كل شرط اشترط في البيع ليس من البيع، فيه منفعة للبائع أو للمشتري أو للمشتري له فالبيع فيه فاسد، وما كان من شرط لا منفعة فيه لواحد منه فالبيع فيه جائز، والشرط فيه باطل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خریدتا ہے اور اس پر یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ اس کو نہ بیچے تو یہ مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں (اے بیچنے والے!) وہ ایسی عورت نہیں جس کے ساتھ تم نے نکاح کیا ہو اور نہ تمہاری ملک یمن میں ہے کہ اس ساتھ وہ سلوک کرو جو تم اپنی لونڈی سے کرتے ہو۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں بیع میں رکھی گئی ہر وہ شرط جس کا بیع سے کوئی تعلق نہیں اور اس میں بیچنے والے یا خریدنے والے کو یا جس کے لئے وہ چیز خریدی گئی کا نفع ہو تو بیع فاسد ہو جائے گی اور جس شرط میں ان میں سے کسی کا نفع نہ ہو تو اس صورت میں بیع جائز ہے اور شرط باطل ہو جائے گی۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۳۲. محمد قال: سمعت عطاء بن أبي رباح و سئل عن ثمن الهر، فلم ير به بأساً قال محمد:

وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. لا بأس ببيع السباع كلها إذا كان لها قيمة.

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سنا ان سے بلی کی قیمت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ درندوں کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ ان کی کوئی قیمت ہو۔

باب من باع نخلا حاملاً أو عبداً وله مال!

۷۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: من باع نخلاً مؤبراً أو عبداً له مال فثمرته والعمال للبائع إلا أن يشترط المشتري قال محمد: وبه نأخذ، إذا طلع الثمر في النخل أو كان في

۱. مطلب یہ ہے کہ جس جانور یا درندے سے فائدہ اٹھانے کی اجازت ہے اس کا سودا بھی ہو سکتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

الأرض زرع نابت فباعها صاحبها فالثمرة والزرع للبائع إلا أن يشترط ذلك المشتري. قال محمد: وبه نأخذ، وكذلك العبد إذا كان له مال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

پھل دار درخت یا مالدار غلام بیچتا!

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے پیوند کیا ہو درخت (یعنی پھل دار درخت) فروخت کیا یا غلام بیچا جس کے پاس مال ہو تو اس (درخت) کا پھل اور (غلام) کا مال بیچنے والے کا ہوگا البتہ خریدار شرط رکھے تو اس کا ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کھجور کے درخت میں پھل ظاہر ہو جائے یا زمین میں کھیتی اگ گئی ہو اور اب اس کا مالک فروخت کرے تو پھل اور کھیتی بیچنے والے کے لئے ہوگی البتہ یہ کہ مشتری شرط رکھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب غلام کے پاس مال ہو۔ (تو اس کا بھی یہی حکم ہے)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من اشترى سلعة فوجد بها عيباً أو حبلًا!

۷۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن أبي طالب رضي الله

عنه في الرجل يشتري الجارية فيطأها ثم يجد بها عيباً قال: لا يستطيع ردها، ولكنه يرجع

بنقصان العيب قال محمد: وبهذا نأخذ، وكذلك إن لم يطأها وحدث بها عيب عنده ثم وجد

بها عيباً لسه له البائع فإنه لا يستطيع ردها، ولكنه يرجع بحصة العيب الأول من الثمن، إلا أن

يشاء البائع أن يأخذها بالعيب الذي حدث عند المشتري، ولا يأخذ للعيب أرشاً، ولا للوطى

عقراً، فإن شاء ذلك أخذها وأعطى الثمن كله، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جو شخص سامان خریدے اس میں عیب پائے یا لونڈی کو حاملہ پائے!

ترجمہ: حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہشیم رحمہ اللہ سے وہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو لونڈی خرید کر اس سے وطی کرے اور اس کے بعد میں اس میں عیب پائے تو وہ فرماتے ہیں اس سے واپس نہیں کر سکتا البتہ عیب کے نقصان کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے۔ (جتنی لے سکتا ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اگر اس سے دلی نہ کرے اور اس کے ہاں اس میں عیب پیدا ہو جائے پھر اس میں (پہلے موجود کوئی) عیب پائے جو بائع نے اس سے چھپایا تھا تو اس صورت میں بھی واپس نہیں کر سکتا بلکہ وہ پہلے عیب کے حصے کے مطابق قیمت میں واپس لے لے ہاں بائع اس عیب کے ساتھ قبول کر لے جو مشتری کے ہاں پیدا ہوا تو ٹھیک ہے لیکن وہ عیب کی چٹی نہیں لے گا اور نہ ہی دلی کی وجہ سے مال لے گا۔ اگر چاہے تو اسے واپس لے کر تمام قیمت واپس کر دے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: من باع جارية حبلى ثم ادعى الولد المشتري والبائع جميعا فهو للمشتري، فإن ادعاه البائع ونفاه المشتري فهو ولده. وإن نفياه جميعا فهو عبد للمشتري، وإن شكاه فيه فهو بينهما، يرثهما ويرثانه. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكننا نقول: إن جاءت به عند المشتري لا قال من ستة أشهر فادعياه جميعا معا فهو ابن البائع، و ينتقض البيع فيه وفي أمه، وإن جاءت به لأكثر من ستة أشهر مذ وقع الشراء فهو ابن المشتري، ولا دعوة للبائع فيه على كل حال، وإن شكاه أو جحداه فهو عبد للمشتري، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس نے حاملہ لونڈی بیچی پھر مشتری اور بائع دونوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا اور اگر بائع دعویٰ اور مشتری نفی کرے تو وہ اس (بائع) کا بچہ ہوگا اور اگر دونوں نفی کریں تو وہ مشتری کا ہوگا اور اگر دونوں کو شک ہو تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں اگر مشتری کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور خریدنے سے اب تک چھ مہینے سے کم وقت گزرا ہے پھر دونوں نے دعویٰ کیا تو وہ بائع کا بیٹا ہے اور اس کی ماں اور اس کی ماں دونوں کی بیچ ٹوٹ جائے گی اور اگر سودا ہونے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرا پھر وہ بچہ پیدا ہو تو یہ مشتری کا بیٹا ہوگا اور بائع کسی حال میں بھی اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اگر دونوں اس میں شک کا اظہار کریں یا اس کا انکار کریں تو وہ مشتری کا غلام ہوگا۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

۱۔ حمل کی کم از کم مدت چھ مہینے ہے لہذا خریدار نے جب خرید اور خریدنے کے وقت سے چھ ماہ کے اندر اندر پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ بائع کی دلی سے پیدا ہوا اور چھ ماہ سے زائد مدت کے بعد پیدا ہوا تو معلوم ہوا کہ خریدار نے دلی کی اس لئے پہلی صورت میں بائع کا اور دوسری صورت میں خریدار کا ہوگا۔

۷۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا وطئ المملوكة ثلاثة نفر في طهر واحد فادعوه جميعا فهو للآخر، وإن نفوه جميعا فهو عبد للآخر، فإن قالوا: لا ندرى. ورثوه وورثهم جميعا. قال محمد ولسنا نأخذ بهذا، ولكنهم أن ادعوه جميعا معا نظرنّا بكم جاءت به مملوكة الآخر؟ فإن كانت جاءت به لأكثر من ستة أشهر فهو ابن المشتري الآخر، وإن كانت جاءت به لأقل من ستة أشهر مذ باعها الأول فهو ابن الأول، وإن نفوه جميعا أو شكوا فيه فهو عبد للآخر، ولا يلزم النسب بالشك حتى يأتي اليقين، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی سے تین آدمی ایک ہی طہر میں جماع کریں پھر وہ سب اس بچے کا دعویٰ کریں تو یہ دوسرے کا ہوگا اور اگر وہ سب اس کی نفی کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور اگر وہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے تو وہ سب اس کے وارث ہوں اور وہ ان سب کا وارث ہوگا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ جب سب مل کر اس کا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دوسرا آدمی جب اس کا مالک ہوا ہے اس کی کتنی مدت بعد وہ بچہ پیدا ہوا اگر وہ چھ ماہ سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہو تو یہ دوسرے کا بیٹا ہوگا۔ اگر وہ پہلے شخص کے فروخت کرنے کے بعد چھ ماہ سے کم مدت میں پیدا ہو تو وہ پہلے کا بیٹا ہے اور اگر سب اس کی نفی کریں یا اس میں شک کریں تو وہ دوسرے کا غلام ہوگا اور شک سے نسب ثابت نہیں ہوگا جب تک یقین نہ ہو۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان سب باتوں کے قائل ہیں۔

باب الفرقة بين الأمة و زوجها وولدها!

۷۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الله بن الحسن قال: أقبل زيد بن حارثة رضى الله عنه برقيق من اليمن، فاحتاج إلى النفقة ينفق عليهم، فباع غلاما من الرقيق كان معه أمه، فلما قدم على النبي صلى الله عليه وسلم تصفح الرقيق فبصر بالأم، قال: مالي أرى هذه والهة؟ قال: احتجنا إلى نفقة فبعنا ابنالها، فأمره أن يرجع فبرده، قال محمد: وبهذا نأخذ، نكره أن يفرق بين الوالدة أو الوالد وولده إذا كان صغيرا، وكذلك الإخوان و كل ذي رحم محرم إذا كانا صغيرين، أو كان أحدهما صغيرا، ولا ينبغي أن يفرق بينهما في البيع، فأما إذا كانوا كبارا كلهم فلا بأس بالفرقة بينهم، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

لوٹڈی اس کے خاوند اور اس کی اولاد میں جدائی!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت زید بن حارثہ یمن رضی اللہ عنہ سے کچھ غلام لے کر آئے پس وہ ان کے اخراجات کیلئے ضرورت مند ہوئے تو ان میں ایک غلام بیچ دیا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی پھر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے کہ غلاموں کی حالت کو دیکھیں تو آپ نے (اس غلام کی) ماں کو دیکھا تو فرمایا یہ سخت غمگین کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہمیں اخراجات کی ضرورت تھی پس ہم نے اس کے بیٹے کو بیچ دیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس بیچ سے رجوع کر کے اسے واپس کریں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ ماں یا باپ اور اس کی اولاد کے درمیان تفریق کی جائے جب بچہ چھوٹا ہو۔“
اسی طرح بھائیوں اور برہڑی رحم محرم کا مسئلہ ہے جب دونوں چھوٹے ہوں یا ان میں سے ایک چھوٹا ہو سودے میں ان دونوں کے درمیان تفریق کرنا مناسب نہیں لیکن جب سب بڑے ہوں تو اب ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ان تمام باتوں کے قائل ہیں۔

۴۳۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنه في المملوكة تباع ولها زوج قال: بيعها طلاقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، هي امرأته وإن بيعت، قال بلغنا ذلك عن عمر بن الخطاب وعن علي بن أبي طالب، وعن عبد الرحمن بن عوف، وحذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنهم، ولكن لا بأس أن يفرق بينهما في البيع وهي امرأته على حالها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو لوٹڈی فروخت کی جائے تو اس کا خاوند ہو تو اس کا سودا طلاق ہے۔“ (طلاق ہو جائے گی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ اس کی بیوی ہے اگر چہ اسے بیچا گیا۔“

وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر بن خطاب حضرت علی بن ابی طالب حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے یہ بات پہنچی ہے لیکن بیچ کے ذریعے ان میں تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ اسی حالت میں اس کی بیوی ہوگی۔“

۱۔ اس مسئلہ کے مطابق کئی صورتوں میں حکم لگایا جاسکتا ہے مثلاً دو چھوٹے بچوں کو کسی جگہ ملازمت کرتا ہے تو یا دونوں کو ملازمت دی جائے یا ایک کو بھیج دیا جائے کسی ملک میں داخلہ ہے تو یہاں بھی حکم بھی ہوگا یعنی دونوں کو ایک جگہ رکھا جائے تاکہ وہ آپس میں مانوس رہیں۔ ہزاروی

باب السلم فیما یکال و یوزن! کیلی اور وزنی چیز میں سلم!

۴۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسلم ما یکال فیما یوزن، وما یوزن فیما یکال، ولا یسلم ما یکال فیما یوزن، ولا ما یوزن فیما یوزن، وإذا اختلف النوعان فیما لا یکال ولا یوزن فلا بأس باثنين بواحد یدأ بید، ولا بأس به نساء، وإذا کان من نوع واحد مما لا یکال ولا یوزن فلا بأس به اثنين بواحد یدأ بید. قال محمد: وبهذا کله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جس چیز کا ماپ ہوتا ہے اس کا وزن کی جانے والی چیز میں بیچ سلم کی جاسکتی ہے اور وزنی چیز کا کیلی (ماپ جانے والی) چیز کے ساتھ بیچ سلم کی جاسکتی ہے لیکن کیلی چیز کا کیلی چیز سے بیچ سلم صحیح نہیں اسی طرح وزنی چیز کا وزنی چیز سے بیچ سلم جائز ہے۔“

اور جب دونوع مختلف ہوں اور وہ نہ کیلی ہوں اور نہ ہی وزنی تو ایک کے بدلے میں دو دینے میں کوئی حرج نہیں جب کہ نقد ہوں اور ادھار میں بھی کوئی حرج نہیں اور جب کیلی اور وزنی نہ ہوں اور ایک نوع سے ہوں تو نقد میں کوئی حرج نہیں۔“ (ادھار صحیح نہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۴۴۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يكون له على الرجل الدين ويجعله في السلم قال: لا خير فيه حتى يقبضه. قال محمد: وبه نأخذ لأن ذلك بيع

الدين بالدين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا دوسرے کسی شخص کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کو بیچ سلم میں کر دے وہ فرماتے ہیں جب تک وہ اس پر قبضہ نہ کرے اس میں بھلائی نہیں۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہ قرض کے بدلے قرض کی بیچ ہے۔“
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۔ جب رقم پہلے دی جائے اور جو چیز خریدی جا رہی ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد وصول کی جائے اسے بیچ سلم کہتے ہیں۔ کیلی چیز وہ ہوتی ہے جس کا وزن کر لیا جائے مگر صاع لکڑی کے پیمانے سے حساب لگائیں اور وزنی وہ ہے جو ترازوں وغیرہ سے تولی جائے کیلی اور وزنی چیزوں میں دونوں طرف برابری اور نقد ضروری ہوتا ہے ورنہ سود ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

باب السلم في الفاكهة إلى العطاء وغيره!

۴۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره السلم إلى الحصاد وإلى العطاء قال محمد: وبه نأخذ، لأنه أجل مجهول يتقدم ويتأخر، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

عطاء تک پھلوں وغیرہ کی بیع سلم!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم کے بارے میں جو عطاء تک پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے کہ وہ ایک ایک قفیز کر کے وصول کرے گا^۱ تو وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ (وقت کا معلوم ہونا ضروری ہے ورنہ جھڑے کا خطرہ ہوتا ہے)

۴۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الفاكهة إلى العطاء يأخذ قفيزا قال: لا خير فيه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو عطاء تک پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے کہ وہ ایک ایک قفیز کر کے وصول کرے گا^۱ تو وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے!

۴۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم في الثمر قال: لا، حتى يطعم. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن يسلم في ثمرة ليست في أيدي الناس إلا في زمانها بعد بلوغها، ويجعل أجل السلم قبل انقطاعها، فإذا فعل ذلك فهو جائز، وإلا فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو پھلوں میں بیع سلم کرتا ہے وہ فرماتے ہیں اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ان پھلوں میں جو لوگوں کے قبضے میں نہیں ہیں بیع سلم جائز نہیں مگر جب ان (پھلوں) کا وقت ہو ان کے وقت کو پہنچنے کے بعد اور سلم کی مدت کو کاٹنے

سے پہلے ہی مقرر کیا جائے جب اس طرح کرے تو جائز ہے ورنہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔^۱

باب السلم في الحيوان! جانوروں میں بیع سلم!

۴۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: دفع عبدالله بن مسعود رضي الله عنه إلى زيد بن خويلدة البكري مالا مضاربة فأسلم زيد إلى عتريس بن عرقوب الشيباني في فلانص، فلما حلت أخذ بعضا وبقي بعض، فأعسر عتريس، وبلغه أن المال لعبد الله رضي الله عنه، فاتاه، يستر فقه، فقال عبدالله رضي الله عنه: أفعل زيد؟ قال: نعم فأسلم اليه فسأله فقال له عبدالله رضي الله عنه: أردد ما أخذت وخذ رأس مالك، ولا تسلمن ما لنا في شيء من الحيوان. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، لا يجوز السلم في شيء من الحيوان، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن خویلدہ البکریؓ کو کچھ مال مضاربہ کے طور پر دیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عقد لیس بن عرقوب الشیبانی سے جو ان اونٹنیوں میں بیع سلم کر لی جب مدت پوری ہو گئی تو کچھ لے لیں اور بعض باقی رہ گئیں اب عتیس تنگ دست ہو گئے اور ان کو یہ خبر ملی کہ یہ مال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے تو ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ نرمی کا سوال کریں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ عمل زید رضی اللہ عنہ نے کیا ہے؟ انہوں نے کہاں جی ہاں تو آپ نے ان کو بلایا اور اس سلسلے میں پوچھا پھر حضرت عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ تم نے لیا ہے واپس کرو اور اپنا اصل واپس لو اور ہمارا مال کسی حیوان کے سلسلے میں بطور بیع سلم نہ دو۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں کہ جانوروں میں بیع سلم جائز نہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الكفيل والرهن في السلم! بیع سلم میں کفیل اور رهن!

۴۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بالرهن والكفيل السلم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں کفیل بنانے اور رہن رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔^۱

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في السلم في الفلوس فيأخذ لكفيل قال: لا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں پیسوں کے سلسلے میں کفیل بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب السلم بأخذ بعضه و بعض رأس ماله!

۴۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو عمر و عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس رضي الله عنهما في السلم يحل فيأخذ بعض و يأخذ بعض رأس ماله فيما بقي قال: هذا المعروف الحسن الجميل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بیع سلم میں بعض چیز اور بعض رقم لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عمرو "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیع سلم میں مدت پوری ہو جائے تو وہ اس چیز کا (جس میں بیع سلم ہوتی) بعض اور اصل رقم کا کچھ لے تو یہ معروف ہے اور اچھی بات ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب السلم في الثياب!

کپڑوں میں بیع سلم!

۴۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أسلم في الثياب و كان معروفا عرضه و رقعة فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبه نأخذ إذا سمي الطول، والعرض، والرقعة، والجنس، والأجل، و نقد الثمن قبل أن يتفرقا فهو جائز.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کپڑوں میں بیع سلم کی جائے اور کپڑے کی چوڑائی اور اس کی موٹائی معروف ہو تو جائز ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ اس کی لمبائی چوڑائی، موٹائی، جنس اور وقت بتائے اور جدا ہونے سے پہلے رقم ادا کرے تو جائز ہے۔

۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يسلم الثياب في الثياب قال: إذا اختلفت أنواعه فلا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کپڑوں میں کپڑوں کی بیع سلم کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں جب ان کی انواع مختلف ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔^۱

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب السوم على سوم أخيه! (مسلان) بھائی کے بھاء پر بھاء لگانا!

۵۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن أبي سعيد الخدري، وأبي هريرة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يستام الرجل على سوم أخيه، ولا يخطب على خطبته، ولا تنا جشوا ولا تبايعوا بالقاء الحجر. ومن استاجر أجيرا فليعلمه أجره، ولا تزوج المرأة على عمتها، ولا على خالتها، ولا تسئل طلاق أختها لتكفها ما في صحتها، فإن الله هو رازقها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. وأما قوله:

^۱ کفیل بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ چیز میں تدوے رکھا تو فلاں شخص دے گا اور رہن رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رقم لے لی اور اس کے بعد جو چیز دینا ہے اس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لئے اس شخص کے پاس کوئی چیز کو گروی رکھ دے۔ ۱۲ ہزار روپی

^۱ آج کل کپڑوں کی متعدد اور بے شمار اقسام ہیں لہذا رقم دیتے وقت پوری طرح وضاحت ہو اور کپڑے سے متعلق کوئی بات پوشیدہ نہ ہو۔ ۱۲ ہزار روپی

”ولا تناجشوا“ فالرجل يبيع الشيء فيزيد الرجل الآخر في الثمن، وهو لا يريد أن يشتري: ليسمع بذلك غيره، ويشتري على سومه، فهذا هو النجش، فلا ينبغي، وأما قوله: ”لا تباعوا بالقاء الحجر“ فهذا كان بيعا في الجاهلية، يقول أحدهم: إذا ألقى الحجر فقد وجب البيع، فهذا مكروه، فلا ينبغي، والبيع فيه فاسد.

ترجمہ: امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہمیں! حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابو سعید خدری ”رضی اللہ عنہ“ اور حضرت ابو ہریرہ ”رضی اللہ عنہ“ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاء پر بھاء نہ لگائے اور نہ اس کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام دے نہ خریدنے کے بغیر بولی دو اور نہ پتھر پھینک کر بیع کرو اور جو شخص کسی کو مزدوری پر حاصل کرے اسے اس کی مزدوری (اجرت) بتا دے کسی عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے اور نہ اس کی خالہ کی موجودگی میں نکاح کیا جائے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو خالی کرے بے شک اللہ عزوجل اس کا رزاق ہے۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

آپ کا ارشاد گرامی! ولا تناجشوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز بیچتا ہے اور دوسرا آدمی قیمت میں اضافہ کرتا ہے حالانکہ وہ خریدنا نہیں چاہتا تاکہ وہ دوسروں کو سنائے اور وہ اس کے لگائے ہوئے بھاء پر خریدے اس کو بخش کہا جاتا ہے یہ کام مناسب نہیں اور لا تباعوا بالقاء الحجر تو یہ دور جاہلیت میں بیع کی ایک قسم تھی ان میں سے ایک کہتا جب میں پتھر پھینک دوں گا تو بیع واجب ہو جائے گی تو یہ مکروہ ہے لہذا یہ مناسب نہیں اور اس میں بیع فاسد ہو جائے گی۔“

باب حمل التجارة إلى أرض الحرب!

۷۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في التاجر يختلف إلى أرض الحرب: أنه لا بأس بذلك ما لم يحمل إليهم سلاحا، أو كراعاً، أو سلماً. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱. ایک آدمی بھاء لگا رہا ہے تو انتظار کیا جائے یا وہ سودا کر کے چھوڑ دے اگر چھوڑ دے تو دوسرا اس کا بھاء لگائے اور اسی طرح کسی رشتے کی بات چل رہی ہو تو جب تک بات واضح نہ ہو جائے دوسرے آدمی کو انتظار کرنا چاہئے۔ پھوپھی اور بھتیجی اسی طرح خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے نکاح میں ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتیں جس طرح دو بھینس بیک وقت کسی کے نکاح میں نہیں ہو سکتیں اسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کو طلاق دلائے اور اس کے خاندان سے نکاح کرے بعض لوگ کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور بولی دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے بولی دینی دے سکتا ہے جو خریدنا چاہتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

سامان تجارت حربی زمین کی طرف لے جانا!

ترجمہ: حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس تاجر کے بارے میں فرمایا جو حربی زمین کی طرف آتا جاتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں جب تک ان کی طرف اسلحہ یا گھوڑے یا سامان لے کر نہ جائے۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔

باب التجارة في العصور والخمر! (پھلوں کے) رس اور شراب کی تجارت!

۷۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العصور قال: لا بأس بأن يبيعه ممن يصنعه خمرًا. وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس شخص پر (انگور وغیرہ کا) رس (جوس) بیچنے میں کوئی حرج نہیں جو اس سے شراب بنائے گا۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سألته رفيق له عن بيع الخمر وعن أكل ثمنها، قال: قاتل الله اليهود، وحرمت عليهم الشهوم أن ياكلوها، فاستحلوا بيعها، وأكل ثمنها، إن الله حرم الخمر، فحرم بيعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم حضرت امام محمد بن قیس ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا وہ حضرت ابن عمر ”رضی اللہ عنہما“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ان سے ان کے ایک ساتھی نے شراب بیچنے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے ان پر چربی کھانا حرام قرار دیا گیا تو انہوں نے اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا (استعمال میں لانا) حلال قرار دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا پس اس کا بیچنا اور اس کی

۱. کیونکہ یہ دشمن کی سرزمین ہے اور سامان ساتھ لے جانا مناسب نہیں لوٹ مار کا خطرہ ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزار دی
۲. کیونکہ یہ خود شراب نہیں بنانا بلکہ اجرم دوسرا شخص ہے جو شراب بنا رہا ہے۔ ۱۲ ہزار دی

قیمت کھانا حرام ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس: أن رجلا من ثقيف يكتي أبا
عامر حرمته راويته كما كان يهدي، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم يا أبا عامر، إن الله قد
حرم الحمر، فلا حاجة لنا في خمرك، قال فخذها يا رسول الله: فبعتها، واستعن بشمها على
حاجتك، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم. يا أبا عامر، إن الذي حرم شربها حرم بيعها
وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم
سے حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ثقیف قبیلہ کا ایک شخص جس کی کنیت ابو عامر تھی وہ ہر سال نبی اکرم
ﷺ کی خدمت میں شراب کا ایک مشکیزہ بطور تحفہ لایا کرتا تھا تو جس سال شراب حرام ہوئی وہ پہلے کی طرح (شراب)
مشکیزہ لے کر حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا پس ہمیں
تمہارے شراب کی حاجت نہیں۔“

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس کو لے لیجئے پس اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے اپنی
حاجت میں مدد لیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اے ابو عامر اللہ تعالیٰ نے شراب کا پینا اس کا پیننا اور اس کی قیمت کھانا
حرام قرار دیا ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب بیع صید الآجام والسمک والقصب!

۷۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره بيع صيد
الآجام وقصبها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جھاڑیوں کے شکار، مچھلیوں اور بانسوں کو فروخت کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم
سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جھاڑیوں کے
شکار اور ان کے بانسوں کو فروخت کرنا مکروہ جانتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: طلبت من أبي عبد الحميد أن
يكتب إلي عمر بن عبد العزيز يسأله عن بيع صيد الآجام وقصبها، فكتب إليه عمر رضي الله
عنه: (أنه الجنس) لا بأس به ولنا نأخذ بهذا، نجيز بيع القصب إذا باعه خاصة، فأما الصيد فلا
نجيز بيعه إلا أنه يكون يؤخذ بغير صيد، فيجوز البيع فيه، و يكون صاحبه بالخيار إذا رآه، إن
شاء أخذه، وإن شاء تركه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم
سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عبد الحمید رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا کہ وہ حضرت عمر
بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف ایک خط لکھ کر ان سے جھاڑیوں کے شکار اور ان کے بانسوں کے بیچ کے بارے
میں پوچھیں تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان کی طرف لکھا کہ یہ جنس ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔“
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہم بانسوں کی بیچ کو جائز قرار
دیتے ہیں جب خاص اسی کا سودا کرے لیکن وہاں کے شکار کی فروخت کو جائز قرار نہیں دیتے ہاں یہ کہ اسے شکار
کے بغیر پکڑے تو اس کی بیچ جائز ہے اور اس کے مالک کو اختیار ہے جب اسے دیکھے اگر چاہے تو لے لے اور اگر
چاہے تو چھوڑ دے۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب شراء الذهب والفضة تكون في السبر والجوهر!

۷۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الخاتم فضة وفيه
فصل فاشتره بما شئت، إن شئت قليلا، وإن شئت كثيرا. ولنا نأخذ بهذا، ولا نجيز البيع
حتى يعلم أن الثمن أكثر من الفضة التي في الخاتم، فيكون فضل الثمن بالقص، وهو قول أبي
حنيفة رحمه الله تعالى.

سونہ اور چاندی جب اچھی حالت میں ہوں اور جوہرات کی بیچ کا حکم!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ
اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب انگوشی چاندی کی ہو اور اس میں
۱۔ شکار کو جب تک پکڑے کہ فروخت کرنا صحیح نہیں کیونکہ خریدار کے حوالے کرنا مشکل ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز کی بیچ ہے جو اس کے قبضے میں نہیں ہے۔

نگینہ ہو تو تم جیسے چاہو خرید سکتے ہو توڑی قیمت کے بدلے میں ہو یا زیادہ کے بدلے میں ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور ہم اس سودے کو جائز نہیں سمجھتے حتیٰ کہ معلوم ہو جائے کہ قیمت (والی چاندی) اس چاندی سے زیادہ ہے جو انگوٹھی میں ہے پس زائد قیمت نگینہ کے مقابلے میں ہو جائے گی۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۵۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: بعث إلي عمر رضي الله عنه بآباء من فضة خسروا إني قد أحكمت صنعته، فأمر الرسول أن يبيعه، فرجع الرسول فقال: إني آزاد علي وزنه، قال عمر رضي الله عنه: لا، فإن الفضل ربوا. وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ کے پاس حردانی پیالہ بھیجا گیا جس کی بناوٹ مضبوط تھی آپ نے قاصد کو اس کے بیچنے کا حکم دیا وہ واپس آیا اور اس نے کہا میں اس کے وزن سے زیادہ لایا ہوں آپ نے فرمایا نہیں یہ زیادتی سود ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب شراء الدراهم الثقال بالخفاف والربوا

۷۵۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مرزوق عن أبي جلبة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت له، أنا نقدم الأرض بها الورق الثقال الكاسدة، ومعنا ورق خفاف نافقة، أنبيع ورقنا بورقهم؟ قال: لا، ولكن بع ورقك بالدنانير، واشتر ورقهم، ولا تفارق صاحبك شبرا حتى تستوفي منه، فإن صعد فوق البيت فاصعد معه، وإن وثب فثب معه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بھاری درہم ہلکے درہموں کے بدلے میں بیچنا اور سود!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے مرزوق نے ابو جلبہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ابو جلبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ہم ایسے علاقے میں جاتے ہیں جہاں بھاری وزن کے کھولے درہم ہوتے ہیں اور ہمارے پاس ہلکے ہلکے چاندی کے سکے ہوتے ہیں جو مروج ہیں کیا ہم اپنے سکے ان کے سکوں (چاندی) کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنی چاندی کے سکے دیناروں کے بدلے بیچو اور تم اپنے مقابل (جس سے سودا ہوا) سے ایک بالشت بھی دور نہ ہو جب تک اس سے وصول نہ کر لو اگر وہ گھر کی چھت پر چلا جائے تو تم بھی اس کے ساتھ اس پر چڑھ جاؤ اور وہ کود جائے تو تم بھی اس کے ساتھ کود جاؤ۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۶۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: الذهب بالذهب مثل بمثل والفضل ربوا، والفضة بالفضة مثل بمثل والفضل ربوا، والحنطة بالحنطة مثل بمثل والفضل ربوا، والشعير مثل بمثل والفضل ربوا، والتمر بالتمر مثل بمثل والفضل ربوا، والملح بالملح مثل بمثل والفضل ربوا. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ عوفی رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زیادتی سود ہے چاندی چاندی کے بدلے میں برابر برابر ہو اور زیادتی سود ہے گندم گندم کے بدلے میں برابر برابر ہو اور اضافہ سود ہے جو جو کے بدلے میں برابر برابر ہوں جو زیادہ ہو گا وہ سود ہو گا کھجوریں کھجوروں کے بدلے میں برابر برابر ہوں زیادتی سود ہے اور نمک نمک کے بدلے میں برابر برابر ہو اگر زیادہ ہو تو سود ہو گا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب القرض!

قرض کا بیان!

۷۶۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ورقا فجاءه بأفضل منها قال: الورق بالورق أكره الفضل فيها حتى يأتي بمثلها. ولنا نأخذ بهذا، لا بأس بهذا ما لم يكن شرطا اشتراطه عليه، فإذا كان شرطا اشتراطه فلا خير فيه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی شخص کو چاندی بطور قرض دی تو وہ اس سے افضل لایا حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا چاند کے بدلے چاندی میں زیادتی مکروہ ہے حتیٰ کہ اس کی مثل لائے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں جب تک (اکی) شرط نہ رکھے اور اس نے کوئی شرط رکھی ہو تو اس میں بھلائی نہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

(اس سے وصف کی زیادتی مراد ہے ورنہ مقدار میں زیادتی سود ہے وصف میں الفضلیت ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی۔)

۷۶۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقرض الرجل الدرهم على أن يوفيه بالري قال: أكرهه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو اس شرط پر قرض کے طور پر دے دیتا ہے کہ وہ اسے مقام ری میں ادا کرے تو فرماتے ہیں اس بات کو مکروہ جانتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل قرض جر منفعة فلا خير فيه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو قرض نفع لائے اس میں حرج نہیں۔ (یعنی جائز ہیں)

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب العقار والشفعة!

زمین اور شفعة!

۷۶۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن شريح قال: الشفعة من قبل

الأبواب ولنا نأخذ بهذا، الشفعة للجيران المتلازقين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعة دروازوں کی جانب سے ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے (بلکہ) شفعة ان دو پڑوسیوں کے لئے ہے جو ملے ہوئے ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا شفعة إلا في أرض

أو دار. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شفعة زمین میں ہوتا ہے یا مکان میں۔ (کسی اور چیز میں نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الكريم عن المسور بن مخرمة عن رافع

بن خديج رضى الله عنه قال: عرض على سعد رضى الله عنه بيتا له فقال: خذه فإني قد

أعطيت به أكثر مما تعطيني به، ولكنك أحق. لأنني سمعت رسول الله عليه وسلم يقول:

الجار أحق بسقبة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد الکرم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعد رحمہ اللہ نے اپنا مکان مجھ پر پیش کیا اور فرمایا اس کو لے لو مجھے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی گئی جو تم مجھے دیتے ہو لیکن تمہارا حق زیادہ ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا

۱۔ دو مکان جن کی پشت ملی ہوئی ہو ایک کا دروازہ ایک گلی میں اور دوسرے کا دروازہ دوسری گلی میں کھلتا ہو تو یہ پڑوس شفعة کا سبب ہے جب دو آدمیوں کے درمیان زمین یا مکان مشترک ہو یا ان کا راستہ یا پانی مشترک ہو تو ایک اپنا حصہ بیچے تو دوسرے کو شفعة کا حق ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

آپ نے فرمایا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔!

باب المضاربة بالثلث، والمضاربة بمال اليتيم و مخالطته!

۷۶۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يعطي المال مضاربة بالثلث، أو النصف و زيادة عشرة دراهم قال: لا خير في هذا، أرايت لو لم يربح درهما ما كان له؟ وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

تہائی حصے کے ساتھ مضاربہ اور یتیم کے مال سے مضاربہ اور اس کو (اپنے مال سے) ملا لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا مال مضاربہ کے طور پر تہائی یا نصف اور دس درہم زائد پر دے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں (جائز نہیں) تمہارا کیا خیال ہے اگر اسے ایک درہم نفع بھی نہ ہو تو اس کے لئے کیا ہوگا؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔!

۷۶۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: لو وليت مال یتيم لخلطت طعامه بطعامي، و شرابه بشرابي، ولم أجعله بمنزلة الرجل جس قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی یتیم بچے کی ولایت حاصل ہو جائے تو میں اس کے کھانے کو اپنے کھانے کے ساتھ اور اس کے مشروب کو اپنے مشروب سے ملاؤں گی اور اسے ناپاک چیز کی طرح قرار نہیں دوں گی۔“ (ملا کر حسب مشترکہ طور پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

۱۔ جب کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ وہ تجارت کرے یا دو آدمی اپنا مال ملا کر تجارت کریں تو یہ مضاربہ ہے اس میں نفع میں رقم متعین نہیں ہو سکتی حصہ مقرر کیا جاسکتا ہے مثل دو نصف نصف میں یا ایک کے لئے ایک تہائی دوسرے کے لئے دو تہائی وغیرہ۔ یہ کہنا کہ فلاں کو اتنی رقم ملے گی یہ نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ ہزار دی

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۶۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في مال اليتيم قال: ماشاء الوصي صنع به، أن رأى أن يودعه أو دعه، وإن رأى أن يتجربه لا تجربه، وإن رأى أن يدفعه مضاربة دفعه. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے یتیم کے مال کے بارے میں فرمایا وصی جو چاہے اس میں کرے اگر اسے امانت کے طور پر دینا چاہے تو امانت رکھے اور اس میں تجارت کرنا بہتر سمجھے تو تجارت میں لگائے اور اگر اسے بطور مضاربہ دینا چاہے تو دے دے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۷۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن سعيد بن جبيرة أنه قال في هذه الآية: "من كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف" قال: قرضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے آیت کریمہ! مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (پہ لسانہ) جو شخص مالدار ہو وہ بچتا رہے اور جو آدمی فقیر ہو وہ معروف طریقے پر کھا سکتا ہے۔“

کے بارے میں فرمایا کہ اس سے قرض مراد ہے۔“

۷۷۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن رجل عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال: لا يأكل الوصي مال اليتيم شيئا قرضا ولا غيره. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہیشم رحمہ اللہ سے وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وصی یتیم کے مال میں سے کچھ بھی نہ کھائے نہ قرض کے طریقے پر اور نہ ہی اور کسی طریقے سے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۷۷۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ليث بن أبي سليم عن مجاهد عن ابن مسعود

۱۔ مطلب یہ کہ اگر ضرورت نہ ہو تو یہ حکم ہے اگر ضرورت ہو تو بطور قرض لے سکتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ رقم اجرت شمار ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ قرض ہے۔ ۱۳ ہزار دی

رضی اللہ عنہما قال: ليس في مال اليتيم زكوة. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے لیث بن ابی سلیم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔“

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من كان عنده مال مضاربة أو ودیعة

۷۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المضاربة والوديعة إذا كانت عند الرجل فمات وعليه دين قال: يكونون جميعا أسوة الغرماء إذا لم تعرفا بأعيانهما الوديعة والمضاربة. وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جس کے پاس مضاربہ یا امانت کا مال ہو!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مضاربہ اور ودیعت (امانت) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کے پاس ہو اور وہ شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ سب برابر کے قرض خواہ ہوں گے جب تک مضاربہ اور ودیعت کی متعین طور پر پہچان نہ ہو۔“

باب المزارعة بالثلث والرابع

۷۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد أنه سأل طاووسا وسالم بن عبد الله عن الزراعة بالثلث أو الربع، فقال: لا بأس به، فذكرت ذلك لإبراهيم فكرهه، فقال: إن طاووسا له أرض يزارعه، فمن أجل ذلك. قال ذلك قال محمد: كان أبو حنيفة يأخذ بقول إبراهيم ونحن نأخذ بقول سالم و طاووس، لا نرى بذلك بأسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت طاووس اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے تہائی یا چوتھائی (نفع) کے ساتھ مزارعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا حضرت طاووس رضی اللہ عنہ کے پاس زمین تھی جسے وہ مزارعت پر دیتے تھے انہوں نے اسی بنیاد پر یہ بات کہی ہے۔“

۱۔ مزارعت کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو کھیتی اس طریقے سے دینا کہ زمین سے جو کچھ پیدا ہوگا وہ ان میں نصف نصف تقسیم ہوگا یہ صورت جائز ہے اگر یہ ہو کہ زمین کے فلاں ٹکڑے کی پیداوار میرے لئے تو اس طرح منجھ نہیں یا اتنا دیر سے لئے ہے یہ اس طرح بھی نہیں ہے۔ ۱۲ ہزار روپی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے اس قول کو اختیار کرتے تھے اور ہم حضرت سالم اور حضرت طاووس رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

۷۷۵. محمد قال: أخبرنا عبد الرحمن الأوزاعي عن واصل بن أبي جيل عن مجاهد قال: اشترك أربعة نفر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال واحد: من عندي البذر، وقال الآخر: من عندي العمل، وقال الآخر: من عند الفدان، وقال الآخر: من عندي الأرض. قال: فألغى رسول الله صلى الله عليه وسلم صاحب الأرض، وجعل لصاحب الفدان أجرا مسمى، وجعل لصاحب العمل درهما لكل يوم، وألحق الزرع كله بصاحب البذر.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبد الرحمن اوزاعی رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت واصل بن ابی جیل رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں چار افراد نے شرکت کی تو ان میں سے ایک نے کھانا بیج میری طرف سے ہوگا دوسرے نے کھانا کام میں کروں گا تیسرے نے کھانا آلات میری طرف سے ہوں گے (بیل اور بیل وغیرہ) اور چوتھے نے کھانا زمین میری ہوگی۔“

وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ نے زمین والے کی بات کو لغو قرار دیا (کوئی حصہ نہ دیا) آلات والے کے لئے حصہ مقرر فرمایا کام کرنے والے کو یومیہ ایک درہم دیا اور تمام کھیتی بیج والے کے لئے مقرر فرمادی۔“

باب ما يكره من الزيادة على من اجر شيئا بأكثر مما استأجره!

۷۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يستأجر الأرض ثم يواجرها بأكثر مما استأجرها قال: لا خير في الفصل إلا أن يحدث فيها شيئا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مقررہ اجرت سے زائد مکروہ ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اجرت پر زمین حاصل کرتا ہے پھر مقررہ اجرت سے زیادہ اجرت دیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اس زائد مال میں کوئی بھلائی نہیں البتہ یہ کہ اس میں کوئی نئی بات پیدا ہو۔“ (یعنی کوئی نفع حاصل ہو جس کا پہلے ذکر نہ ہو)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۷۷۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبي الحصين عثمان بن عاصم الثقفي عن ابن رافع عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه مر بحائط فأعجبه فقال: لمن هذا؟ فقال: لي يا رسول الله، استأجرته، قال: لا تستأجره بشيء منه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے وہ ابو الحصین عثمان بن عاصم ثقفی "رحمہ اللہ" سے وہ ابن رافع "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ایک باغ سے گزرے تو آپ کو باغ پسند آیا فرمایا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا ہے میں نے اسے اجرت پر حاصل کیا ہے آپ نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی اجرت پر حاصل نہ کرو۔^۱

۷۷۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبد الله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله حرم مكة فحرام بيع رباعها واكل ثمنها، وقال من اكل من اجور بيت مكة شيئا فانما ياكل ناراً. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، يكره ان تباع الارض، ولا يكره بيع البناء، والله اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عبد اللہ بن ابی زیاد "رحمہ اللہ" سے وہ ابن ابی شیح "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا پس اس کے مکانات بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے اور جو شخص مکہ مکرمہ کے مکانات کی اجرت سے کھائے گا وہ آگ کھائے گا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ زمین بیچنا مکروہ نہیں۔^۲ والہ اعلم

باب العبد ياذن له سيده في التجارة أنه ضامن!

۷۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد ياذن له سيده في التجارة فصار عليه دين فاعطاه صاحبه: إن عليه قيمته، فإن فضل عليه بعد قيمته من الدين الذي كان عليه فضل طلب الغرماء العبد بما كان فضل عليه من فضل، وإن باعه السيد غرم للغرماء ثمنه،

۱۔ اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اس کا حکم بھی مزارعت کی طرح ہے کہ کوئی شخص باغبانی کرے اور جو پھل پیدا ہو وہ مالک اور اس کے درمیان حصوں کے حساب سے تقسیم ہوتا ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔ ۱۲ ہزار روپی

۲۔ حضرت امام ابو یوسف "رحمہ اللہ" کے نزدیک زمین کو بیچنا یا کرایہ پر دینا بھی جائز ہے۔ ۱۲ ہزار روپی

فإن اعتق العبد يوماً من الدهر اخذه الغرماء البيع، فإن لم يجيزوه كان لهم ان ينقضوه حتى يباع العبد لهم في دينهم، إلا ان يقضيه المانع او المشتري دينهم فيجوز البيع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کو آقا نے تجارت کی اجازت دی تو وہ ضامن ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس غلام کو اس کا آقا تجارت کی اجازت دے گا وہ مقروض ہو جائے اور اس کا مالک اسے آزاد کر دے تو اس (مالک) پر اس کی قیمت ہوگی اگر اس کی قیمت سے قرض سے کچھ بچ جائے تو قرض خواہ غلام سے اس زائد قرض کا مطالبہ کریں اور اگر آقا نے اسے بچ دیا تو وہ قرض خواہوں کے لئے اس کی قیمت کا ضامن ہوگا پھر اگر کسی دن وہ غلام آزاد ہو جائے تو قیمت سے زائد قرض بقا قرض خواہ اسے پکڑیں گے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے جب قرض خواہ اس کو بیچنے کی اجازت دیں اور اگر وہ اسے جائز قرار نہ دیں تو ان کو اس بیچ کے کرنے کا حق ہے حتیٰ کہ اس غلام کو ان کے قرض کے سلسلے میں بیچا جائے ہاں بیچنے والا یا خریدنے والا ان کا قرض واکرے تو سودا جائز ہو جائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب ضمان الاجير المشترك! اجير مشترك کی ضمانت!

۷۸۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن شريحا لم يضمن اجير قط. قال محمد: وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، لا يضمن الاجير المشترك الا ما جنت يده.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح "رحمہ اللہ" اجیر (حزور) کو بالکل ضامن قرار نہیں دیتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے ان کے نزدیک اگر صرف اسی نقصان کا ضامن جو اس کے ہاتھوں ہوا۔

۷۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن بشر او بشير (شك محمد) عن أبي جعفر محمد بن

علي: إن علي بن أبي طالب رضي الله عنه كان لا يضمن القصار، ولا الصائغ، ولا الحائك.

قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت بشر یا بشیر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) وہ حضرت ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دھوبی رنگریز اور جولاہے پر چچی نہیں ڈالتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الرهن والعارية والوديعة من الحيوان وغيره

۷۸۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في العارية من الحيوان والمتاع ما لم يخالف المستعير على غير الذي قال: فسرقة المتاع أو اضله أو نفقت الدابة فليس عليه ضمان قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حيوان وغيره رهن رکھنا اور دینا اور امانت کے طور پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس حیوان اور سامان کے بارے میں فرمایا جو ادھار دیا گیا جب تک ادھار لینے والا معاہدے میں تبدیلی نہ کرے اگر وہ سامان چوری ہو جائے یا گم ہو جائے یا جانور مر جائے تو اس پر ضمان نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۸۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يضمن العارية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ادھار چیز کی ضمان (جتنی) نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۸۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان الرهن يسوي أكثر

مما في فهو في الفضل مؤتمن، فإذا كان الرهن أقل مما رهن فيه ذهب من حقه بقدر الرهن،

۱۔ مطلب یہ کہ آگ لگنے والے سے کپڑے کا نقصان ہو گیا تو وہ ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے اسی طرح دھوبی وغیرہ کا حکم ہے۔

وكان ما بقي على صاحب الرهن، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب رهن رکھی ہوئی چیز اس چیز سے قیمت میں زیادہ ہو جس کے بدلے میں رهن ہے تو زائد میں وہ امانت دار ہے اور اگر رهن اس قرض سے کم ہو تو رهن کے مقدار قرض ادا ہو جائے گا اور باقی رهن رکھنے والے کے ذمہ ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۸۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن علي بن الاقرع عن شريح قال: اتى شريح رجل وانا

عنده فقال: دفع الى هذا ثوبه لاصفبه، فاحترق بيتي واحترق ثوبه في بيتي قال: ادفع اليه ثوبه.

قال: ادفع اليه ثوبه وقد احترق بيتي؟ قال: ارايت لو احترق بيتك اكننت تدع اجره؟ قال: لا.

قال محمد: قال أبو حنيفة: لا يضمن ما احترق في بيته: لان هذا ليس من جنابة يده.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت علی بن اقرع رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی بن اقرع فرماتے ہیں ایک شخص حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آیا اور میں بھی ان کے پاس تھا اس نے کہا اس شخص نے مجھے اپنا کپڑا رنگنے کے لئے دیا پس میرا گھر جل گیا اور گھر میں اس کا کپڑا بھی جل گیا انہوں نے فرمایا اسے اس کا کپڑا دواس نے کہا میں اسے اس کا کپڑا دوں حالانکہ میرا گھر جل گیا ہے؟ فرمایا تاؤ اگر اس کا گھر جل جاتا تو تو اپنی مزدوری چھوڑ دیتا؟ اس نے کہا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے گھر میں جو کچھ جلا وہ اس کا ضامن نہیں کیونکہ یہ اس کا جرم نہیں ہے۔

باب من ادعى دعوى حق على رجل! کسی شخص پر سچا دعویٰ کرنا!

۷۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البينة على المدعى، واليمين

على المدعى عليه، وكان لا يرد اليمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مدعی کے ذمہ گواہ ہیں اور قسم مدعی علیہ پر ہے

اور وہ مدعی کو قسم نہیں دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب من احدث فی غیر فناءه فهو ضامن!

۷۸۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يجعل في حائطه الصخرة فيستربها الحمولة، أو يخرج الكنيف إلى الطريق، قال: يضمن كل شيء إذا اصاب هذا الذي ذكرت: لأنه احدث شيئا فيما لا يملك، ولا يملك سماءه: فقد ضمن ما اصاب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے اور اس کے ذریعے جانور کو چھپاتا ہے یا راستے کی طرف بیت الخلاء بناتا ہے وہ فرماتے ہیں وہ ہر چیز کا ضامن ہوگا جب ان مذکورہ کاموں سے کسی کو تکلیف پہنچے کیونکہ اس نے اس جگہ میں کوئی چیز بنائی جس کا وہ مالک نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سامنے والی جگہ کا مالک ہے پس اس نے جو تکلیف پہنچائی اس کی چٹی اس پر ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الاضحية واخصاء الفحل! قربانی کا جانور اور نر جانور کو خسی کرنا!

۷۸۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحية واجبة على اهل الامصار ما خلا الحاج، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مقیم لوگوں پر قربانی واجب ہے البتہ حاجیوں پر واجب نہیں۔ (اگر تم حج یا قرآن کریں تو اس کی قربانی ہوگی)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۸۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: الاضحية ثلثة ايام: يوم النحر، و يومان بعده. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی تین دن (نیک) ہے یوم نحر (عید کا دن) اور اس کے بعد دو دن۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن عبد الرحمن بن سنان: ان النبي صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين أملحين، ذبح أحدهما عن نفسه، والآخر عن قال: لا اله الا الله محمد رسول الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے اہیثم رحمہ اللہ نے عبد الرحمن بن سنان رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح کئے (سیاہ سفید رنگ والے) ایک اپنی طرف سے اور دوسرا ان لوگوں کی طرف سے جو لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ (مسلمانوں کی طرف سے)

۷۹۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن كدام بن عبد الرحمن عن أبي كباش أنه سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول: نعم الاضحية الجذع السمين من الضان. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت کدام بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے اور ابو کبشاس رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔

قربانی کا بہترین جانور بھیڑ کا مونا تازہ جذع (چھ مہینے کا بچہ) ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۹۲۔ محمد قال: حدثنا أبو حنيفة قال: حدثنا مسلم الاعور عن رجل عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: البقرة تجزئ عن سبعة يضحون بها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت مسلم الاعمود رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يطعم اضحيته ولا ياكل منها شيئا، قال: لا بأس به، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا گوشت (دوسروں) کھلا دیتا ہے اور خود اس سے نہیں کھاتا وہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاضحية يشتريها الرجل وهي صحيحة: ثم يعرض لها عور أو عجف، أو عرج قال: تجزئه ان شاء الله. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، لا تجزى إذا عورت، أو عجفت عجفا لا تنقى، أو عرجت حتى لا تستطيع ان تمشي وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے کوئی شخص خریدتا ہے اور وہ صحیح ہوتا ہے پھر وہ بھیگایا کمزور یا لنگڑا ہو جاتا ہے (یعنی کوئی واضح عیب پیدا ہو جاتا ہے) تو وہ فرماتے ہیں انشاء اللہ یہ جائز ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے جب وہ بھیگا ہو جائے تو کفایت نہیں کرتا یا اتنا کمزور ہو جائے کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہے یا اتنا لنگڑا کہ چل نہ سکے (تو جائز نہیں) البتہ ذبح کرتے وقت کوئی عیب پیدا ہو تو اس کی قربانی جائز ہوگی۔“

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا بأس ان تشتري بجلد

اضحيته متاعا، ولا تبعه. بلراهم. قال إبراهيم: اما انا فاتصدق بجلد اضحيته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر تم قربانی کے جانور کی کھال کے

بدلے کوئی سامان خریدو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے درہم کے بدلے نہ بیچو۔“

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنی قربانی کی کھال کا صدقہ کر دیتا ہوں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في النجاسة من الضان يضحى قال

يجزى، والمشي افضل قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بھیڑ کے چھ مہینے کے بچے کی قربانی جائز ہے لیکن ایک سال کا افضل ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: سئل إبراهيم عن النخعي

والفحل ابهما اكمل للاضحية؟ فقال: النخعي: لأنه انما طلب بملك صلاحه. قال محمد:

اسمهما واقصدهما خيرهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں ان سے نخعی اور غیر نخعی جانور کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان میں سے کس جانور کی قربانی زیادہ کامل ہے تو فرمایا نخعی جانور کی قربانی (افضل ہے) کیونکہ اس عمل کے ذریعے اس کی اصلاح طلب کی گئی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان میں سے جو زیادہ موٹا تازہ اور درمیانہ جانور ہو وہ زیادہ بہتر ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا بأس باخصاء البهائم إذا

كان يراد به صلاحها قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جانوروں کے خنسی کرنے میں کوئی حرج نہیں جب مقصود ان کی بہتری ہو۔“

۱۔ اگر کھال سے نفع حاصل کرے تو بھی جائز ہے۔ اگر کھال کے بدلے ایسی چیز لے جو باقی رہے گی اور بھیجے اس سے نفع حاصل کرتا ہے جس طرح منگیزہ وغیرہ تو بھی ٹھک ہے اسے بچ کر رقم لیتا جائز ہے۔ اگر ایسا کرے تو اس رقم کو صدقہ کرنا ہوگا۔ ۱۲۔ اگر دی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۹۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يكره أن يذكر اسم الله تعالى مع اسم الله على زبيحته، أن يقول: بسم الله تقبل من فلان قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کسی انسان کا نام لے مثلاً کہ اللہ کے نام سے فلاں کی طرف سے قبول فرما۔^۱
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الذبائح!

ذبیح کا جانور!

۸۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبد الرحمن عن رجل عن جابر رضي الله عنه قال: في قلب كل مسلم اسم التسمية سمى أو لم يسم. فلا محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى إذا ترك التسمية ناسيا.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت یزید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے وہ ایک شخص اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ ہے وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے جب بھول کر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے۔

۸۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن رجل عن جابر رضي الله عنه قال: زكوة كل مسلم جلته. يعني بذلك أن الرجل يذبح وينسى أن يسمي، أنه لا بأس بذلك ذبيحته، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت جابر سے روایت

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ذبح کے لئے صرف اللہ عزوجل کا نام استعمال کیا جائے اس کے بعد دعا کی جائے کہ یا اللہ فلاں کی طرف سے قبول فرما جب کے پہلے گزر چکا ہے تاہم جو صورت ذکر کی گئی ہے اس میں جانور حرام نہیں ہوتا البتہ ذبح کے لئے غیر اللہ کا نام لیا جائے تو حرام ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر مسلمان کا ذبح کرنا اس (جانور) کا حلال ہوتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص (جانور) ذبح کرے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کے ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۸۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن عامر الشعبي قال: أصاب رجل من بني سلمة أرنباً باحداً، فلم يجد سكيناً فذبحها بمروءة، فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمره يأكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہيثم سے اور وہ حضرت شعبي رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بنو سلمہ کے ایک آدمی نے احد (بھاڑ) میں ایک خرگوش کا شکار کیا تو چھری نہ پائی پس تیز (دھار دالے) پتھر سے ذبح کیا نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں پوچھا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علقمة قال: أذبح بكل شيء أفرى إلا داج وأنهر الدم، ما خلا السن، والظفر، والعظم، فإنها مده، الحبشة قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت علقمة رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہر اس چیز سے ذبح کر سکتے ہو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہا دے لیکن دانتوں، ناخنوں اور ہڈی سے ذبح نہ کرو یہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ (جب الگ نہ ہوں الگ ہوں تو ان سے ذبح کیا جاسکتا ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الملك بن أبي بكر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: أتى كعب بن مالك رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن راعية له كانت في غنمه، فتخوفت على شاة الموت، فذبحتها بمروءة، فأمره النبي صلى الله عليه وسلم بأكلها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے عبدالملک بن ابی بکر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا، وہ حضرت نافع "رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک "رضی اللہ عنہ" نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا کہ ان کی لونڈی جو بکریاں چراتی تھی۔ اُسے ایک بکری کے مرنے کا خوف ہوا تو اس نے اُسے تیز پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو اس کے کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعه عن النبي صلى الله عليه وسلم ان بعيرا من ابل الصدقة ند، فطلبوه، فلما اعياهم ان ياخذوه رماه رجل بسهم، فاصاب مقتله فقتله، فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن اكله، فقال: ان لها او ابدا كاو ابد الوحش، فاذا احسستم منها شيئا من هذا فاصنعوا به كما صنعتم بهذا، ثم كلوه. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عباہ بن رفاعہ "رحمہ اللہ" سے اور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ان لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی جب اس نے ان تھکا دیا اور پکڑ نہ سکے تو ایک شخص نے تیر پھینکا جو اس کے ہلاک ہونے کی جگہ پر لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ سے اسے کھانے کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جانوروں میں بعض وحشی جانوروں کی طرح بھاگتے ہیں جب تم ان میں سے کسی سے اس قسم کی بات محسوس نہ کرو تو اسی طرح کرو جس طرح تم نے اسی طرح کیا پھر اسے کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۰۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن مسروق عن عباية بن رفاعه عن ابن عمر رضي الله عنهما ان بعيرا تردى في بئر بالمدينة، فلم يقدر على منجى، فوجى بسكين من قبل خاصرته حتى مات، فاخذ منه ابن عمر رضي الله عنهما عشرين بدرهمين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں سعید بن مسروق "رحمہ اللہ" سے وہ رباعیہ بن رافع "رحمہ اللہ" اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں اور

فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ مدینہ طیبہ کے ایک کنوئیں میں گر گیا جب اُسے ذبح نہ کیا جا سکا تو اس کی کوکھ کی جانب سے پٹھری ماری گیا۔ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے اس کا کچھ دوڑا ہموں کے بدلے میں خریدا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ (یہ اضطراری ذبح ہے جو جائز ہے)

۸۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في البعير يتردى في بئر قال، إذا لم

يقدر على منجى فحيت ما وجئت فهو منحره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس اونٹ کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جاتا ہے کہ جب اُسے ذبح کرنے کی طاقت نہ ہو تو پٹھری (اس کے جسم میں) جہاں بھی لگے وہی ذبح ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب زكوة الجنين والعقيقة!

۸۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا تكون زكوة نفس زكوة

نفسين. يعني ان الجنين إذا ذبحت أمه لم يوكل حتى يدرك ذكاته. قال محمد: ولنا نأخذ بهذا، زكوة الجنين زكوة أمه إذا تم خلقه، وقال أبو حنيفة بقول إبراهيم هذا.

پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو ذبح کرنا اور عقیقہ

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک نفس کا ذبح دو کا ذبح نہیں ہے یعنی جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے تو یہ اس کے پیٹ والے بچے کا ذبح نہیں ہے جب تک اس (بچے) کو ذبح نہ کیا جائے اُسے نہ کھایا جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے ماں کا ذبح اس کے (پیٹ والے)

بچے کا ذبح ہے جب اس کا وجود مکمل ہو جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔^۱

۸۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كانت العقيدة في الجاهلية، فلما جاء الإسلام رفضت.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں عقیدہ جاہلیت کے دور میں تھا جب اسلام آیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

۸۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن محمد بن الحنفية: ان العقيدة كانت

في الجاهلية، فلما جاء الإسلام رفضت. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک آدمی نے حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ عقیدہ جاہلیت میں تھا جب سلام آیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔^۲

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما يكره من الشاة والدم وغيره

۸۱۱. محمد قال: أخبرنا عبدالرحمن بن عمر الاوزاعي عن واصل بن أبي جميل عن مجاهد

قال: كره رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشاة سباعا: المرارة، والمثانة، والغدة والحيا،

والذکر، والانثيين، والدم. وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب من الشاة مقدمها.

بکری کا کون سا حصہ مکروہ ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت عبدالرحمن بن عمر واصل بن ابی جمیل نے خبر دی وہ حضرت واصل بن ابی جمیل رحمہ اللہ سے اور وہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بکری کی سات چیزوں کو مکروہ قرار دیا۔

(۱) پتہ (۲) مثانہ (۳) غدود (۴) شرم گاہ (۵) بکرے کی شرم گاہ (۶) کپورے (۷) اور خون اور نپی

۱. حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول زیادہ قریب قیاس ہے۔ اس لیے کہ جب ماں اور بچہ دونوں کی حیات الگ الگ ہے تو ان کو الگ الگ ذبح

کرنا بھی ضروری ہوگا۔ ۱۲ ہزاروی

۲. مطلب یہ کہ اب فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ اگر کوئی کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ کرے تو بے حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

اکرم بکری کا اگلا حصہ (بازو اور پنڈ) پسند فرماتے تھے۔

باب ما اكل في البر والبحر

۸۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في شيء مما يكون في

الماء الا السمك. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

خشکی اور دریا کی کون سی چیز کھائی جائے:

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں جو چیزیں (جانور) پانی میں ہے ان میں سے سوائے مچھلی کے کسی میں بھلائی نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل ما جزر عنه الماء وما

قلد به، ولا تاكل ما طفا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہر وہ چیز جس سے پانی کھل جائے اور وہ جو پانی میں ڈالی جائے اُسے کھاؤ اور جو مر کے پانی پر خیر جائے اُسے نہ کھاؤ۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔^۱

۸۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل السمك كله الا الطافي.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں طافی مچھلی (جو پانی میں مرکڑاؤ پر خیر جائے) کے علاوہ ہر مچھلی کھا سکتے ہو۔

۸۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

قال: وددت ان عندي ففعة او قفعين من جراد. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

۱. مطلب یہ کہ وہ پانی سے باہر ہو پانی اُسے ساحل پر پھینک دے اور وہ مر جائے وہ بھی حلال ہے۔ اور جو سمندر میں مرکڑاؤ پر خیر جائے وہ حلال

نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک دو ٹوکریاں ٹڈیاں ہوں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔^۱

باب ما یکرہ من اکل الحوم السباع والبان الحمر!

۸۱۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة رضي الله عنها أنه أهدى لها ضب، فسالت النبي صلى الله عليه وسلم عن أكله، فنهاها عنه، فجاء سائل فأرادت أن تطعمه إياه، فقال: اتطعمينه مالا تأكلين؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

درندوں کا گوشت کھانا اور گدھیوں کا دودھ مکروہ ہے

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہیں ایک گدھ بطور ہدیہ پیش کی گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اُسے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کو اس سے منع فرما دیا۔ پھر ایک مانگنے والا آیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اسے کھلانے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا اسے وہ چیز کھلاتی ہو جو خود نہیں کھاتی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔^۲

۸۱۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مكحول الشامسي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن كل ذي ناب من السبع، و كل ذي مخلب من الطير، وأن توطى الجبلى من الفى، وأن يوكل لحم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے مکحول شامی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ہر کچلیوں والے درندے سے اور ہر چبچے والے پرندے کے کھانے سے اور مال سے حاصل ہونے والی حاملہ لونڈی سے جماع

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا کھانا ناجائز ہے اس سے مراد بڑی ٹڈیاں یعنی بکریاں ہیں۔ ۱۲ ہزاروی
۲۔ ہمارے نزدیک گدھ کا کھانا مکروہ ہے جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ ۱۲ ہزاروی

کرنے سے نیز گھر یلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔^۱
حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔^۲

۸۱۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه كره لحم الفرس. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولسنا نأخذ به، ولا نرى بلحم الفرس بأساً، قد جاء في إحلالة آثار كثيرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہيثم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑے (کے گوشت) کو مکروہ قرار دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اسے اختیار نہیں کرتے اور گھوڑے کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اس کے حلال ہونے میں متعدد آثار مروی ہے۔^۳

۸۱۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا خير في لحوم الحمر والبانها، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں (گمیلو) گدھوں کے گوشت اور ان کے دودھ میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب أكل الجبن! خیر کھانا!

۸۲۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطية العوفي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: كنت جالساً عنده إذا أتاه رجل فسأله عن الجبن، فقال: وما الجبن؟ قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱۔ جو درندے داڑھوں سے شکار کرتے ہیں یا جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں ان کا کھانا حلال نہیں۔ اور لونڈی سے جماع کرنا اس وقت منع تھا جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی
۲۔ یہ بھی قول ملتا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے گھوڑے کے گوشت کے مباح ہونے کی طرف اپنی موت سے تین دن قبل رجوع فرمایا تھا۔ یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ (خلیل قادری)
۳۔ جو درندے داڑھوں سے شکار کرتے ہیں یا جو پرندے اپنے پنجوں سے شکار کرتے ہیں ان کا کھانا حلال نہیں۔ اور لونڈی سے جماع کرنا اس وقت منع تھا جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ ۱۲ ہزاروی

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عطیہ العونی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے ان سے پیچھے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پیچھے کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا ایک چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے اور عام طور پر اسی بجوسی لوگ بناتے ہیں۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اسے کھا لو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الصيد ترمیہ!

شکار پر تیر اندازی کرنا!

۸۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يرمي الصيد أو يضربه قال: إذا قطعه بنصفين فكلهما جميعا، وإن كان مما يلي الرأس أقل فكلهما جميعا، وإن كان مما يلي الرأس أكثر فكل مما يلي الرأس وألق ما بقي منه مما يلي العجز، فإن قطعت منه قطعة أو عضوا فبانت فلا تاكلها إلا أن يكون معلقا، فإن كان معلقا فكل قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص شکار پر تیر پھینکنے یا اس کو مارے تو وہ فرماتے ہیں جب اسے دو ٹکڑے کر دے تو ان دونوں ٹکڑوں کو کھا سکتے ہو۔“

اور اگر سر کی طرف کم ہو تو بھی دونوں ٹکڑے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ ہو تو جو سر کی طرف ہے اسے کھاؤ اور جو اس کے پچھلے حصے (سرین) کی طرف ملا ہوا ہے اسے پھینک دو اور اگر اس سے کوئی ٹکڑا یا عضو نکلا کہ الگ ہو جائے تو اسے نہ کھاؤ مگر یہ کہ اس سے لڑکا ہوا ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۲۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال: أناه عبد أسود فقال: إني في ماشية أهلي، واني بسبيل من الطريق أفاسقي من ألبانها؟ قال: لا، قال: فإرمي الصيد فأصمي وانمي، قال: كل ما أصميت، ودع مما أنميت. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وإنما يعني بقوله: "أصميت" ما لم

يتوار عن بضر ك، "وما أنميت" ما توارى عن بضر ك، فإذا توارى عن بضر ك وأنت في طلبه حتى تصيبه ليس به جرح غير سهمك فلا بأس بأكله.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

ایک سیاہ قام غلام ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں اپنے گھر والوں کے جانوروں میں کسی راستے میں ہوتا ہوں تو کیا میں ان کا دودھ پی سکتا ہوں؟^۱ فرمایا نہیں پوچھا اگر میں شکار کو تیر مار کر اسی جگہ ہلاک کر دوں اور زخمی کروں لیکن ہلاک نہ ہو تو؟ فرمایا جو فی الفور ہلاک ہو جائے اسے کھا سکتے ہو اور جو ہلاک نہ ہو اسے چھوڑ دو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

اہمیت کا معنی یہ ہے کہ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہو بلکہ وہاں تمہارے سامنے مرجائے اور اہمیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے اور تم اس کی تلاش میں ہو حتیٰ کہ اسے حاصل ہو کر لو اور اس کے جسم پر تمہارے تیر کے علاوہ کوئی زخم نہ ہو تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔“^۲

۸۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا رميت الصيد وسميت فإن قطعته بنصفين فكله، وإن كان مما يلي الرأس أكثر أكلت مما يلي الرأس، ولم تأكل مما سواه، وإن قطعت منه يدا أو رجلا أو قطعة منها فكل منه غير ما قطعت منه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم شکار پر تیر پھینکو اور بسم اللہ پڑھ لو تو اگر تم نے اسے دو حصوں میں کاٹ دیا تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر سر کی جانب زیادہ تو اس طرف والے کو کھا لو اور باقی نہ کھاؤ اور تم اس سے اس کا ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیا تو کوئی اور ٹکڑا کاٹو تو جو نہیں کٹا اس کو کھا سکتے ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

۱۔ مطلب یہ کہ ان کی اجازت کے بغیر پی سکا ہے یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا نہیں یعنی اجازت لینا ہوگی۔ ۱۲ ہزار دی

۲۔ اس زخمی شکار کو کسی درخت وغیرہ سے پھاڑا ہو اور وہ اس صورت میں مر گیا تو اس کا کھانا جائز نہ ہوگا اگر اس کا لگایا ہوا زخم ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس شکاری کے تیر سے مرے لہذا احلال ہے۔ ۱۲ ہزار دی

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب صید الکلب!

کتے کا کیا ہوا شکار!

۸۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عدي بن حاتم رضي الله عنه أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد إذا قتله الكلب قبل أن يدرك ذكاته، فأمر النبي صلى الله عليه وسلم بأكله إذا كان عالماً. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اور حضرت عدی بن حاتم "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس شکار کے بارے میں پوچھا جس کو ذبح کرنے سے پہلے کتا ہلاک کر دے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھانے کا حکم دیا جب کہ کتا سکھایا گیا ہو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا أمسك عليك كلبك المعلم فكل، وإذا أمسك عليك غير المعلم فلا تأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تمہارا سکھایا ہوا کتا (شکار کو) تمہارے لئے روکے تو کھا لو اور جب وہ کتا روکے جو سکھایا ہوا نہیں تو اسے نہ کھاؤ۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: ما أمسك عليك كلبك أن كان عالماً، فكل، فإن أكل فلا تأكل منه: فإنما أمسك على نفسه، وأما الصقر والبازي فكل وإن أكل، فإن تعليمه إذا دعوته أن يجنيك، ولا يستطيع ضربه حتى يدع الأكل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کتا (شکار کو) روکے تو کھا لو اور اگر وہ کتا روکے جو سکھایا ہوا نہیں تو اسے نہ کھاؤ۔

اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہارا کتا جو کچھ تمہارے لئے روکے اور وہ سکھایا ہوا ہو تو اسے کھا لو اور اگر وہ اس میں سے کھائے تو تم نہ کھاؤ کیونکہ یہ اس نے اپنے لئے روکا ہے۔

جہاں تک شکرے اور باز کا تعلق ہے تو (اس کا شکار) کھاؤ اگرچہ وہ خود بھی (اس سے) کھائے اور اس کا سکھانا (تعلیم) یہ ہے کہ جب تم اسے بلاؤ تو وہ آجائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يرسل كلبه وينسي أن يسمي فأخذه فقتل. قال: أكره أكله، وإن كان يهودياً أو نصرانياً فمثل ذلك. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، لا بأس بأكله إذا ترك التسمية ناسياً، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کتے کو (شکار کے لئے) چھوڑے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے پھر اس کو پکڑ کر ہلاک کر دے تو وہ فرماتے ہیں اس کا کھانا مکروہ سمجھتا ہوں اور اگر وہ (کتے چھوڑنے والا) یہودی یا عیسائی ہو تو پھر بھی یہی حکم ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار نہیں کرتے بھول کر بسم اللہ چھوڑنے کی صورت میں اس (شکار) کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

یہاں سے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قتادة عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة الخشبي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: قلنا: إنا نأتي أرض المشركين أفنا كل في آنتهم؟ قال: إن لم تجدوا منها بدا فاعسلوها، ثم كلوا فيها قلنا: فإنا بارض صيد؟ قال: كل ما أمسك عليك سهمك، أو فرسك. أو كلبك إذا كان عالماً. ونهانا عن أكل كل ذي ناب من السباع، و كل ذي مخلب من الطير، وإن نأكل لحوم الحمر الأهلية. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ: حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت قتادہ "رضی اللہ علیہ" نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو قلابہ "رضی اللہ علیہ" سے انہوں نے حضرت ابو ثعلبہ خشبی "رضی اللہ عنہ" سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے پوچھا کہ مشرکین کی زمین

میں جاتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اس سے چھٹکارا نہ ہو تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ۔“

ہم نے پوچھا کہ ہم شکار والی زمین میں ہوتے ہیں؟ فرمایا جو کچھ تمہارا تیر یا گھوڑا تمہارے لئے روکے یا کتا جسے تم نے سدھایا ہو اور آپ نے ہمیں کچلیوں والے جانوروں اور بچوں (سے شکار کرنے) والے پرندہ کے کھانے سے اور گھریلوں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الأشربة والأنبذة والشرب قائما وما يكره في الشراب!

۸۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن ابن زياد أنه أظفر عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فسقاه شرابا له، فكانه أخذه فيه، فلما أصبح قال: ما هذا الشراب؟ ما كدت أعتدي إلى منزلي، فقال عبد الله رضي الله عنه: ما زدناك على عجوة وزبيب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

شرابوں اور نبیذوں نیز کھڑے ہو کر پینے اور مکروہات کا بیان!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت سلیمان شیبانی رحمہ اللہ سے اور وہ ابن زیاد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں افطاری کی تو انہوں نے ان کو ایک مشروب پلایا گویا اس نے ان پر اثر کیا جب صبح ہوئی تو پوچھا یہ کونسا مشروب تھا میں تو گھر جانے کی راہ نہیں پارہا تھا۔“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے عجوہ (سجور) اور منقی پراضہ نہیں کیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه أنه كان ينبذ له نبيذ الزبيب، فلم يكن يستمره، فقال للجارية: اطرحي فيه تمرات. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت نافع

بن عبد اللہ کے در کوبند کہتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سجورہ راگور کو لاکر ان کا نبذ نکالنا جائز ہے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ۱۲ ہزار دی

”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے منقی کا نبذ (جوس) بنایا جاتا تھا آپ اس کو خوشگوار نہ پاتے تو لوٹدی سے فرماتے اس میں چند کھجور ڈال دو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: لا بأس بشرب نبيذ التمر

والزبيب إذا خلطهما، إنما كرهها لشدة العيش في الزمن الأول كما كره السمن واللحم، فأما

إذا وسع الله تعالى على المسلمينا بأس بهما. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کھجور اور منقی کا نبذ پینے میں کوئی حرج نہیں جب دونوں ملا یا کوجائے یہ اس زمانے میں مکروہ تھا جب مسلمانوں کی معیشت تنگ تھی اور ابتدائی دور تھا جس طرح گھی اور گوشت مکروہ تھا۔“

لیکن جب اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو آسودہ حال کر دیا تو اب اس میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب النبيذ الشديد! سخت (تیز) نبذ!

۸۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كنت أتقى النبيذ، فدخلت على إبراهيم

وهو يطعم، فطعمت معه، فأوتى قدحا من نبيذ، فلما رأى إبطاى عنه قال: حدني علقمة عن

عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أنه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه سیرین ام

ولد. عبد الله فشرب وسقاني. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبذ سے بچا کرتا تھا پھر میں حضرت

ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس گیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے میں بھی نے ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبذ کا پیالہ لایا گیا

جب انہوں نے میرا پیچھے رہنا دیکھا تو فرمایا مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بعض اوقات ان کے پاس کھانا کھاتے تو وہ نبذ منگواتے جو حضرت

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی ام ولد (لوٹدی) سیرین نے بنایا ہوتا تو وہ خود بھی پیتے اور مجھے بھی پلاتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا مزاحم بن زفر عن الضحاك بن مزاحم قال: انطلق أبو عبيدة فإراه جراً أخضر لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما كان النبيذ له فيه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے مزاحم بن زفر رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک سبز گھڑا دیکھا جس میں ان کا نبیذ تھا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (یعنی نبیذ جائز ہے) اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو إسحاق السبيعي عن عمرو بن ميمون الأودي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: إن للمسلمين جزوراً لطعامهم، وإن العتيق منها لال عمر، وأنه لا يقطع لحوم هذه الإبل في بطونها إلا النبيذ الشديد. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو اسحاق سمیعی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن ميمون اودی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے کھانے کے لئے ان کے اونٹ ہیں اور ان میں سے قدیم (اونٹ) آل عمر (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہیں اور ان اونٹوں کے گوشت کو ان کے پیٹوں میں تیز نبیذ کا ثاب ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر رضي الله عنه أتى بأعرابي قد سكر، فطلب له عذراً فلما أعياه (لنهاب عقل) قال: أحبسوه، فإذا صحا فاجلسوه، ودعا بفضلة فضلت في أداوته، فذاقها فإذا نبیذ شديد ممتع، فدعا بماء فكسره (وكان عمر رضي الله عنه يحب الشراب الشديد) فشرب وسقى جلساًؤه، ثم قال: هذا أكسروه بالماء إذا غلبكم شيطانكم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیہاتی لایا گیا جو نشے میں تھا آپ نے اس کے لئے عذر طلب کیا (یعنی کسی طرح وہ سزا سے بچ جائے) جب وہ عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے عذر پیش کرنے سے عاجز ہو گیا تو آپ نے فرمایا اسے قید کر دو جب ٹھیک ہو جائے تو اسے کوڑے مارو اور اس کے برتن میں جو کچھ بچ گیا تھا اسے منگوا کر چکھا تو وہ تیز نبیذ تھا جو ممنوع ہے تو آپ نے پانی منگوا کر اس کی تیزی کو توڑا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے چنانچہ آپ نے اسے پیا اور مجلس والوں کو پلایا پھر فرمایا پانی سے اس (کی شدت) کو توڑ دو جب تم پر اس کا شیطان غالب آئے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب نبیذ الطبخ والعصير! پکا ہوا رس!

۸۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طبخ العصير فذهب ثلثاه وبقي ثلثه قبل أن يغلي فلا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں جب (انگور کا) رس پکایا جائے اور اس کا دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور اسے جوش نہ آیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه، ويجعل له منه نبیذ، فيتركه حتى إذا اشتد شربه، ولم ير بذلك بأساً. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ طلاء نوش فرماتے تھے یعنی جب دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی رہ جاتا (اسی کو طلاء کہتے ہیں) اور ان کے لئے اس سے نبیذ بنایا جاتا آپ اسے چھوڑ دیتے جب وہ سخت (تیز) ہو جاتا تو پیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الوليد بن سريع (مولى عمرو بن حريث) عن أنس ابن مالك رضى الله عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء إلا ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ولید بن سریع (عمرو بن حریث کے آزاد کردہ غلام) نے حضرت انس بن مالک "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ طلاء کو اس طرح نوش فرماتے تھے کہ (جوش دینے سے) نصف چلا جائے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور طلاء پینا اسی صورت میں مناسب ہے جب دو تہائی چلا جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب السكر والخمر

کھجور اور انگور کا کچا رس!

۸۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن مسعود رضى الله عنهما أنه أتاه رجل

به صفر، فسأله عن السكر فنهاه عنه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ہشام "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جس پر زرد نشان تھا اس نے سکر (کھجوروں کے رس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے اس سے منع فرمایا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضى الله عنهما

قال: إن أولادكم ولدوا على الفطرة. فلا تداوهم بالخمر، ولا تفذوهم بها، إن الله لم يجعل

الرجس شفاء، إنما اثمهم على من سقاها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه

الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت

۱۔ یہ وہ صورت ہے جس میں نشہ نہیں آتا اور نہ نشہ دینے والا مشروب جائز نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تمہاری اولاد فطرت پر پیدا ہوتی ہے پس ان کا علاج شراب سے نہ کرو اور نہ ہی ان کو اس کی غذا دو بے شک اللہ تعالیٰ نے ناپاک چیز کو شفاء نہیں بنایا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے ان بچوں کو شراب پلائی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب الشرب في الأوعية والظروف والجر وغيره!

۸۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه رضى

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها، ولا

تقولوا هجرا، فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه، وعن لحوم الأضاحي أن تمسكوها فوق

ثلثة أيام، فامسكوها ما بدالكُم، وتزودوا فانما نهيتكم ليوسع موسعكم على فقيركم، وعن

النبيذ في الدباء والحنتم والمزفت فاشربوا في كل ظرف: فإن الظرف لا يحل شينا ولا

يحرمه، ولا تشربوا السكر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

شراب کے برتنوں میں (پانی وغیرہ) پینا!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے حضرت ابن بريدہ "رحمہ اللہ" کے واسطے سے ان کے والدین "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں!

میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا پس اب تم زیارت کر سکتے ہو اور میری بات نہ کہو اور حضرت محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ان کے والد کی زیارت کی اجازت دی گئی اور میں تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ روکنے سے منع کرتا تھا اب جب تک مناسب سمجھو اور اسے ذخیرہ بناؤ میں نے اسلئے روکا تھا کہ کشادہ حال لوگ تمہارے فقیروں کے لئے وسعت پیدا کریں اور میں تمہیں دبا حتم اور مزقت میں نبید بنانے سے روکتا تھا پس برتن میں پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال اور حرام نہیں کرتا اور کھجور کا کچا رس نہ پیو (جب اس میں تیزی آجائے)۔

۱۔ جب کچا رس زیادہ دیر چھوڑا جائے اور وہ نشہ دینے لگے تو اس صورت میں حرام ہے کیونکہ یہ شراب ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۲۔ شروع شروع میں جب شراب حرام کی گئی تو ان برتنوں میں جن میں وہ لوگ شراب بناتے تھے نبید (رس) بنانے سے منع کیا گیا تاکہ یہ شراب طرف دوبارہ متوجہ نہ ہو جائیں جب یہ خطرہ ختم گیا تو اجازت دے دی دبا حتم مزقت وغیرہ ان برتنوں کے نام ہیں رسول اکرم ﷺ کے والدین طہ زمانہ مسرت میں گزرے اور نبوت کا زمانہ نہ پایا اس لیے وہ حالت ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے اس لیے زیارت کی اجازت بھی دی گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إسحاق بن ثابت عن أبيه عن علي بن حسين رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه غزا غزوة تبوك، فمر بقوم يرفثون، فقال لهم: ما لهؤلاء؟ قالوا: أصابوا من شراب لهم، قال: ما ظروهم؟ قالوا: الدباء، والحنتم، والمزفت، فنهاهم أن يشربوا فيها. فلما مريهم راجعا من غزاته شكوا إليه ما لقوا من التخم، فأذن لهم أن يشربوا فيها، ونهاهم أن يشربوا المسكر. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت وہ فرماتے ہیں ہم سے اسحاق بن ثابت رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے ایسی قوم سے گزرے جو یہود گفتگو کر رہے تھے آپ نے ان کے بارے میں پوچھا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شراب کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے برتن کون سے ہیں انہوں نے کہا دباء، حنتم اور مزفت آپ نے ان کو ان (برتنوں) میں پینے سے منع فرمادیا جب غزوہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے وہاں سے گزر رہا تو ان لوگوں نے کھانے کے بوجھل ہونے کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ان برتنوں میں پینے کی اجازت دے دی البتہ نشہ آور چیز کے پینے سے روک دیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أسكره كثيرة فقليله حرام، خطاء من الناس، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے س کی قلیل مقدار بھی حرام ہے لوگ غلطی پر ہیں وہ کہتے ہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔“

یعنی لوگ کہتے ہیں جو نشہ دے وہ حرام ہے قلیل مقدار میں نہیں لیکن یہ غلط بات ہے بلکہ جو چیز زیادہ پینے سے نشہ آتا ہو اس کی قلیل مقدار استعمال کرنا حرام ہے۔ ۱۲ ہجری

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأبطس عن سعيد بن جبيرة عن ابن

عمر رضي الله عنهم: أنه شرب من قربة وهو قائم. وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الابطس رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہ) سے اور وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر (پانی) پیا۔“ (بوقت ضرورت کھڑے ہو کر پینا جائز ہے)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الشرب في آنية الذهب والفضة!

۸۴۵. محمد قال: حدثنا أبو فروة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن حذيفة بن اليمان قال:

نزلت مع حذيفة رضي الله عنه على دهقان بالمداين، فأتانا بطعام، فطعمنا، فدعا حذيفة رضي

الله عنه بشارب، فأتاه بشارب في أناء من فضة، فأخذ الاناء فضرب به وجهه، فسأنا الذي

صنع به، قال: فقال: هل تدرون لم صنعت هذا؟ قلت: لا قال: نزلت به مرة في العام الماضي

فأتاني بشارب فيه. فأخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نأكل في آنية الذهب

والفضة، وأن نشرب فيهما، ولا نلبس الحرير والديباخ: فانهما للمشركين في الدنيا، وهما لنا

في الآخرة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

سونے اور چاندی کے برتنوں میں پینا!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہم سے ابو فروہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عبد الرحمن بن ابی

لیلیٰ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن لیلیٰ رحمہ اللہ

فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ مدائن کے ایک کاشتکار کے پاس گیا وہ ہمارے لئے کھانا لایا

پس ہم نے کھانا کھایا پھر حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے مشروب طلب کیا تو وہ چاندی کے برتن میں لایا آپ نے

برتن پکڑ کر اس کے منہ پر دے مارا ہمیں ان کا یہ عمل اچھا نہ لگا تو انہوں نے فرمایا تمہیں معلوم ہے میں نے ایسا

کیوں کیا؟

حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا ”نہیں“ فرمایا میں اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ اس

کے پاس آیا تو اس نے مجھے چاندی کے برتن میں مشروب پیش کیا تو میں نے اسے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے

ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا کیونکہ یہ دونوں چیزیں دنیا میں مشرکین کے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب اللباس من الحریر والشہرة والخز

۸۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه بعث جيشا، ففتح الله عليهم، وأصابوا غنائم كثيرة فلما أقبلوا بلغ عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنهم قد دنوا، خرج بالناس ليستقبلهم فلما بلغهم خروج عمر رضى الله عنه بالناس اليهم لبسوا ما معهم من الحرير والديبا، فلما رأهم عمر رضى الله عنه غضب وأعرض عنهم ثم قال: القوا ثياب اهل النار، فلما رأوا غضب عمر رضى الله عنه القوها، ثم أقبلوا يعتدلون، فقالوا: انا لبسناها لتريك في الله الذي افاء علينا، قال: فسرى ذلك عن عمر رضى الله عنه، ثم رخص في الأصبع منه والأصبعين والثلاثة والأربع قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ریشمی اور شہرت کا لباس پہننا!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت امام ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا فرمائی اور ان کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جب وہ لوگ واپس آئے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ وہ قریب آگئے ہیں تو آپ لوگوں کو ہمراہ لے کر ان کے استقبال کے لئے باہر تشریف لے گئے جب ان کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے (استقبال کیلئے) تشریف لانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے ریشمی لباس پہن لئے جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو آپ کو غصہ آیا اور آپ نے ان سے منہ پھیر لیا پھر فرمایا جہنمیوں کا لباس اتار دو انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حالت غضب میں دیکھا تو لباس اتار دیا اور پھر عذر پیش کرتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ ہم نے یہ لباس اس لئے پہنا تھا کہ آپ کو دکھائیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس قدر مال غنیمت عطا فرمایا ہے۔“

راوی فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غصہ دور ہو گیا پھر آپ نے ان کو اس (ریشم) سے ایک دو تین اور چار انگلیوں کے برابر استعمال کرنے کی اجازت دی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنهما: اتقوا الشهرتين في اللباس، ان يتواضع احدكم حتى يلبس الصوف او يتبختر حتى يلبس الحرير. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لباس میں دو شہرتوں سے بچو ایسی تواضع اختیار کرنے سے کہ اونٹنی لباس پہنے یا تکبر کے طور پر ریشمی لباس پہنے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان بن أبي المغيرة قال: سأل يحيى سعيد بن جبیر وأنا جالس عنده عن لبس الحرير، فقال سعيد: غاب حذيفة بن اليمان رضى الله عنه غيبة، فاكتمسي بنوه وبناته قمص الحرير، فلما قدم امر به، فنزع عن الذكور، وترك على الاناث. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت سلیمان بن ابی المغیرہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت یحییٰ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ریشم کے بارے میں سوال کیا اور میں بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حذیفہ بن ایمان رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ عائب رہے تو ان کے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشمی لباس پہن لیا جب واپس تشریف لائے تو آپ کے حکم سے بیٹوں سے یہ لباس اتارا گیا اور بچیوں پر چھوڑ دیا گیا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن ابي الهيثم البصري: ان عثمان بن عفان، و عبد الرحمن بن عوف، و ابا هريرة، و انس بن مالك، و عمران بن حصين، و حسين رضى الله عنهم، و شريحا كانوا يلبسون الخز. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ایشم بن ابی ایشم البصری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان عبدالرحمن بن عوف ابو ہریرہ انس بن مالک عمران بن حسین اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت شریح رحمہ اللہ بجز پہنا۔^۱

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زيد بن المروزيان عن عبد الله بن أبي أوفى رضى الله عنه: أنه كان يلبس الخنزير.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن ابی الوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خنزیر کا لباس پہنتے تھے۔

۸۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زيد بن أبي انيسة عن رجل من اهل مصر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه اخذ الحرير والذهب بيده ثم قال: هذا محرم للذكور من امتي. قال محمد: ولا نرى به للناس باسا وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے زید بن ابی انیسہ رحمہ اللہ نے ایک حصری شخص سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے ریشم اور سونا اپنے دست مبارک میں پکڑا پھر فرمایا یہ (دونوں) میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

۸۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: لا باس بالحرير والذهب للنساء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا عورتوں کے لئے ریشم اور سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

۱. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا حرام ہے۔ خنزیر بھی ایک قسم کا ریشم پکڑا ہے اس لیے منع ہے اور اگر اس کا تانا بٹنی نہ ہو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اون اور ریشم سے ملا کر جو کچز بننا تھا اسے خنزیر کہتے تھے تو اس سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عیاشی کا لباس ہے۔ ۱۲ ہزار دی

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۵۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عمرو بن دينار عن عائشة رضى الله عنها انها حلت اخواتها بالذهب، وان ابن عمر رضى الله عنه حلى بناته بالذهب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت عمرو بن دينار سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بہنوں کو سونے کا زیور پہنایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی صاحبزادیوں کو سونا پہنایا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب لباس جلود الثعالب و دباغ الجلد!

۸۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد: أنه رأى على إبراهيم قلنسوة ثعالب، وكان لا يرى باسا بجلود النمر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

بھیڑ کی کھال کا لباس اور چمڑے کا رنگنا!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ پر چھیتوں (کی کھال) کی ٹوپی دیکھی اور وہ چھیتے کی کھال (استعمال کرنے) میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن عمرو رضى الله عنه قال: زكوة كل مسك دباغ قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہر چمڑے کی حلت اس کو رنگنا ہے۔ (اسے دباغت کہتے ہیں)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كل شيء منع الجلد من الفساد فهو دباغ. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو چیز چمڑے کو خراب ہونے سے بچائے وہی اس کی دباغت (رنگنا) ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب التختم بالذهب والحديد وغيره ونقش الخاتم!

۸۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: كان نقش خاتم إبراهيم النخعي: "الله ولي إبراهيم" قال: وكل خاتم إبراهيم من حديد قال محمد: لا يعجبنا ان نتختم بالذهب والحديد، ولا بشئ من الحلية غير الفضة للرجال، فاما النساء فلا بأس لهن بالذهب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

سونے اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا نقش!

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا "اللہ ولی ابراہیم" حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا ولی (دوست اور مالک ہے) وہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی لوہے کی تھی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم سونے اور لوہے کی انگوٹھی بنائیں اور اسی طرح کوئی دوسرا زیور بھی مردوں کے لئے صرف چاندی کا استعمال جائز ہے لیکن عورتوں کے لئے سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

یہاں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه: أنه كان نقش خاتم مسروق: "بسم الله الرحمن الرحيم" قال: وكان نقش خاتم حماد: "لا اله الا

لا دباغت سے انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر چیز کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے نیز چونکہ شخص عین ہے اس لیے اس کا چمڑا پاک نہیں ہوگا اور انسان کی شرافت اور عظمت کی وجہ سے اس کے چمڑے کے لیے یہ حکم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الله". قال محمد: لا نرى بأسا ان ينقش في الخاتم ذكر الله ما لم يكن آية تامة، فان ذلك لا ينبغي ان يكون في يده في الجنابة، والذي على غير وضوء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا۔ وہ فرماتے ہیں حضرت حماد "رحمہ اللہ" کی انگوٹھی کا نقش لا الہ الا اللہ تھا۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ انگوٹھی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نقش ہو جب تک مکمل آیت نہ ہو کیونکہ حالت جنابت میں اور بے وضو ہونے کی حالت میں اس کا ہاتھ میں مناسب نہیں۔

اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا ہے۔

باب الجهاد في سبيل الله وان يدعوا من لم تبلغه الدعوة!

۸۵۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان إذا بعث جيشا قال: اغزوا باسم الله وفي سبيل الله، فقاتلوا من كفر بالله، لا تغلوا، ولا تغدروا، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا وليدا. وإذا حاصرتم حصنا او مدينة فادعوهم الى الاسلام، فان اسلموا فاخبروهم انهم من المسلمين، لهم مالهم، وعليتهم ما عليهم، وادعوهم الى التحول الى دار الاسلام، فان ابو فاختروهم انهم كأعراب المسلمين، وان ابوا فادعوهم الى اعطاء الجزية، فان فعلوا فاخبروهم انهم ذمية، وان ابوا ان يعطوا الجزية فانبذوا اليهم، ثم قاتلوهم، وان ارادوكم ان تنزلوهم على حكم الله فلا تنزلوهم، فانكم لا تدرون ما حكم الله فيهم ولكن انزلوهم على حكمكم ثم احكموا فيهم وإذا ارادوا منكم ان تعطوهم ذمة الله فلا تعطوهم، ولكن اعطوهم ذممكم وذمم آبائكم، فانكم ان تخفروا ذممكم خير من ان تخفروا ذمة الله عز وجل. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

راہ خداوندی میں جہاد اور دعوت اسلام!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت علقمہ بن مرثد سے وہ حضرت ابن بريدة "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت بریدہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی اکرم

ﷺ سے روایت کیا کہ آپ جب بھی کوئی لشکر بھیجتے تو فرماتے اللہ کے نام سے اور اس کے راستے میں جہاد کرو اور اس سے لڑو جو اللہ تعالیٰ کا منکر ہے نہ حد سے بڑھو نہ دھوکہ دہو نہ کسی کی شکل بگاڑو اور نہ ہی کسی بچے کو قتل کرو اور جب تم کسی قلع یا شہر کا معائنہ کرو تو ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ مسلمانوں میں سے ہیں ان کے لئے وہی (حق) ہیں جو (دوسرے) مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔“

پھر ان کو دارالاسلام میں آنے کی دعوت دو اگر وہ انکار کریں تو ان کو بتاؤ کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہیں (جنہوں نے دیہات سے نکالنا پسند نہ کیا) اگر وہ اسلام (قبول کرنے) سے انکار کریں تو ان سے جزیہ دینے کا مطالبہ کرو اگر وہ جزیہ دیں تو ان کو بتاؤ کہ وہ ذمی ہیں اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کر دیں تو ان کو اسی طرح چھوڑ کر ان سے لڑو اور اگر وہ چاہیں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارو تو یہ بات قبول نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔“

بلکہ ان کو اپنے فیصلہ پر اتارو پھر ان کے بارے میں فیصلہ کرو اور اگر وہ ارادہ کریں کہ تم ان کو اللہ تعالیٰ کا ذمہ دو تو ان کو یہ ذمہ نہ دو بلکہ ان کو اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا ذمہ دو کیونکہ تمہارا اپنے ذمے کو توڑنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۶۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قاتلت قوما فادعهم إذا لم تبلغهم الدعوة. قال محمد: وبه نأخذ، فإن كانت بلغتهم الدعوة فإن شئت فادعهم، وإن شئت فلا تدعهم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی قوم سے لڑائی کرو تو (پہلے) ان کو (اسلام کی) دعوت دو اگر ان تک دعوت نہ پہنچی ہو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر ان تک دعوت پہنچ چکی ہو تو اگر چاہو تو ان کو دعوت دو اور اگر چاہو تو دعوت نہ دو۔

یہاں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم ان کو اللہ عزوجل کے ذمہ پر اتارو یعنی صلح کرو گے تو درخواستیں لازم آئیں گی ایک تو یہ کہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عزوجل کا ذمہ کیا ہے اور دوسری خرابی یہ ہے کہ اگر تم وعدہ خلافی کرو تو یہ اللہ عزوجل کا ذمہ توڑنا ہوگا جو بہت بڑا جرم ہے۔ ۱۲ ہزاروی

۸۶۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبد الله بن داود عن المنذر بن أبي حمصة قال: بعثه عمر رضي الله عنه في جيش إلى مصر، فاصابوا غنائم فقسم للفارس سهمين، وللراجل سهماء، فوضي بذلك عمر رضي الله عنه. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ولستأنا نأخذ بهذا، ولكننا نرى للفارس ثلاثة أسهم، سهماء له، وسهمين لفارسه.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ بن داؤد رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت منذر بن ابی حمصہ رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ نے ان کو مصر کی طرف ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تو ان کو مال غنیمت حاصل ہوا جو انہوں نے ان میں یوں تقسیم فرمایا کہ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا اور حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ نے اسے پسند فرمایا۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ سوار کے لئے تین حصوں کے قائل ہیں ایک حصہ اس کے لئے اور دو حصے اور اس کے گھوڑے کے لئے۔“

۸۶۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أنه كان يستحب النفل ليغري بذلك المسلمين على عدوهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نفل (وضاحت آئندہ حدیث میں ہے) کو پسند کرتے تھے تاکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو ان کے دشمن کے خلاف ترغیب دی جائے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: النفل إن يقول: من جاء بسلب فهو له، ومن جاء برأس فله كذا وكذا، فهذا النفل. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نفل یہ ہے کہ (سرباز) کچے جو شخص (مقتول کافر کا) سامان لائے گا وہ اسی کا ہوگا اور جو آدمی اسے پکڑ کر لائے گا اس کے لئے اس قدر انعام ہے تو یہ نفل ہے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أحرز أهل الحرب من أموال المسلمين ثم أصابه المسلمون فهو رد على صاحبه إن أصابه قبل أن يقسم الفئ، وإن أصابه بعد ما قسم فهو أحق به بثمنه. قال محمد: والثمن القيمة، وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لڑنے والے کفار مسلمانوں کا جو مال جمع کریں پھر وہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے تو وہ مالک کی طرف لوٹے گا اگر تقسیم غنیمت سے پہلے اسے ملے اور تقسیم کے بعد اسے ملے تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حقدار ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن كل شيء أصابه العدو ثم ظهر عليه المسلمون بعد ذلك، فإن وجده صاحبه قبل أن يقسمه المسلمون فهو أحق به، وإن وجده بعد ما قسم فهو أحق به بالثمن. قال محمد: وبه نأخذ، وإنما يعني بالثمن القيمة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو چیز دشمن کے ہاتھ لگے پھر اس پر مسلمان کا غلبہ ہو جائے تو اگر مسلمانوں کے درمیان تقسیم سے پہلے اس کا مالک اسے پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم کے بعد ہو تو وہ اس کی قیمت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ثمن سے مراد قیمت ہے اور ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب فضائل الصحابة ومن أصحاب النبي ﷺ من كان يتذاكر الفقه!

۸۶۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن الشعبي قال: كان ستة من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم يتذاكرون الفقه، منهم: علي بن أبي طالب، وأبي، وأبو موسى على حدة، وعمر، وزيد، وابن مسعود رضي الله عنهم.

فضائل صحابہ کرام "رضی اللہ عنہم" اور ان کے درمیان مذاکرہ فقہ!

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت ہشیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے چھ صحابہ کرام فقہ کے بارے میں مذاکرہ کرتے تھے ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابی (ابن کعب) حضرت ابو موسیٰ اشعری "رضی اللہ عنہم" "الک گفتگو کرتے اور حضرت عمر فاروق" حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہم" بھی (مذاکرہ فرماتے)۔

۸۶۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عمر رضي الله عنه مس النبي صلى الله عليه وسلم وهو محموم، فقال عمر: أياخذك هكذا وانت رسول الله؟ قال: إنها إذا أخذتني شقت علي، إن أشد هذه الأمة بلاء نبيا ثم الخير فالخير، وكذلك الأنبياء قبلهم والامم.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کو ہاتھ لگایا تو آپ کو بخار تھا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے عرض کیا آپ کو یوں بخار ہوتا ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مجھے بخار ہوتا ہے تو سخت بخار ہوتا ہے اس امت میں سب سے زیادہ سخت آزمائش ان کے نبی ﷺ کی ہوئی ہے پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی اسی طرح تم سے پہلے انبیاء کرام اور امتوں کا معاملہ بھی تھا۔

۸۶۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن علي بن الاقمر قال: كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يطعم الناس بالمدينة، وهو يطوف عليهم بیده عصا، فمر برجل ياكل بشماله، فقال: يا عبد الله، كل بيمينك، فقال: يا عبد الله إنها مشغولة، قال: فمضى ثم مر به وهو ياكل بشماله، فقال: يا عبد الله، كل بيمينك، قال: يا عبد الله إنها مشغولة. ثلث مرات. قال: وما شغلها؟ قال: أصيبت يوم موته، قال: فجلس عمر عنده يبيكي فجعل يقول له: من يوضئك؟ من يغسل راسك و ثيابك؟ من يصنع كذا وكذا؟ فدعا له بخادم، وأمر له بإحالة و طعام وما يصلحه وما ينبغى له، حتى رفع أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أصواتهم يدعون الله لعمر مما راوا من رفته بالرجل، و اهتمامه بأمر المسلمين.

۱۔ باہم علی گفتگو کرنا اور مسائل کا حل تلاش کرنا نہایت اچھا کام ہے اور صحابہ کرام کی سنت ہے لہذا فضول گفتگو کی بجائے ایک دوسرے کو مسائل بتائے جائیں تو یہ فائدہ مند بھی ہے اور باعث ثواب بھی ۱۲۔ ہزاروی

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت علی بن اقرہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور وہ چکر لگا رہے تھے اور ان کے ہاتھ میں لاشی تھی آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بائیں ہاتھ سے کھارہا تھا آپ نے فرمایا اے بندہ خدا دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا اے اللہ کے بندے یہ مشغول ہے۔“

راوی فرماتے ہیں آپ چلے گئے پھر اس کے پاس سے گزرے تو وہ بائیں ہاتھ سے کھارہا تھا آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے پھر وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہوا تو آپ نے فرمایا تیری مشغولیت کیا ہے؟ اس نے کہا غزوہ موتہ کی دوران وہ کٹ گیا فرماتے ہیں۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور اس سے پوچھا تجھے وضو کون کراتا ہے تیرا سر اور تیرے کپڑے کون دھوتا ہے فلاں کام کون کرتا ہے، فلاں کام کون کرتا ہے پھر آپ نے اس کے لئے ایک خادم بلایا اور اسے اس کے لئے سواری کھانے اور جو بھی ضروری امور ہیں ان کا حکم دیا حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کے آوازیں بلند ہو گئیں اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مانگنے لگے جب انہو

ں نے اس شخص کے لئے آپ کی رقت اور مسلمانوں کے امور کے لئے آپ کے اہتمام کو دیکھا۔“

۸۶۹. محمد قال: أخبرني أبو حنيفة قال: حدثنا أبو جعفر محمد بن علي قال: جاء علي بن أبي طالب إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنهما حين طعن، فقال: رحمك الله، فوالله ما في الأرض أحد كنت ألقى الله بصحيفته أحب إلى منك.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب آپ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تھا تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ کی قسم زمین میں کوئی ایسا شخص جو اپنے نامہ اعمال کے ساتھ اپنے رب سے ملاقات کرے مجھے آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔“

باب الصدق والكذب والغيبة والبهتان! سچ، جھوٹ، غیبت اور بہتان!

۸۷۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا معن بن عبد الرحمن عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال: ما كذبت منذ أسلمت إلا كذبة واحدة قيل: وما هي يا أبا عبد الرحمن؟ قال: كنت أرحل لرسول الله صلى الله عليه وسلم فأتني بوجل من الطائف يرحل له، فقال الرجل من كان يرحل لرسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقيل له: ابن أم عبد، فأتاني فقال لي: أي الراحلة كانت أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقلت: الطائفة المكية، فرحل

بها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فركب و كانت من ابغض الراحلة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: من رحل هذه؟ فقالوا: الرجل الطائفي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مروا ابن أم عبد فليرحل لنا، قال: فردت إلى الراحلة.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معن بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے ایک جھوٹ کی علاوہ کوئی جھوٹ نہیں بولا پوچھا گیا اے عبد الرحمن وہ کیا؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کی سواری کے لئے کجاوہ بنواتا تھا تو طائف کا ایک شخص مکہ لایا گیا آپ کے لئے وہ کجاوہ بنائے گا اس نے پوچھا رسول اکرم ﷺ کے لئے کون کجاوہ بناتا ہے؟ اس سے کہا گیا حضرت عبد اللہ ابن ام عبد (عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ) چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا نبی اکرم ﷺ کو کو ن سا کجاوہ زیادہ پسند ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا طائفیہ مکیہ نبی اکرم ﷺ کے لئے وہ کجاوہ بنایا آپ سوار ہوئے اور آپ کو یہ سخت ناپسند تھا آپ نے پوچھا یہ کجاوہ کس نے بنایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا طائف کے رہنے والے ایک شخص نے بنایا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ ہمارے لئے کجاوہ بنائیں وہ فرماتے ہیں وہ کجاوہ میری طرف لوٹایا گیا۔^۱

۸۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن محمد بن المنشتر عن أبيه عن مسروق: أنه كان إذا حدث عن عائشة رضي الله عنها قال: حدثنا الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم بن محمد بن المنشتر رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت مسروق (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے تو فرماتے ہم سے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی حبیبة رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔“

۸۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن محمد بن المنشتر عن أبيه عن مسروق: أنه كان إذا حدث عن عائشة رضي الله عنها قال: حدثنا الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

۱. مطلب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو کجاوہ پسند تھا اور انہوں نے طائف اور مکہ مکرمہ کے کجاوے کا ذکر فرمایا اس کی طرف وہ اشارہ فرما رہے ہیں کہ یہ جھوٹ تھا۔ ۱۲ ہزاروی

اور وہ حضرت ابراہیمؑ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کے بارے میں وہ بات کہو جو اس میں پائی جاتی ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات کہو جو اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔“

حضرت امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب صلة الرحم وبر الوالدین! صلہ رحمی اور ماں باپ سے نیکی کرنا!

۸۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن ناصح عن یحیی بن ابی کثیر الیمانی عن ابی سلمة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من عمل اطیع اللہ فیہ اجل ثوابا من صلة الرحم، وما من عمل عصی اللہ فیہ اعجل عقوبة من البغی. والیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع.

ترجمہ! امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ناصح سے وہ حضرت یحییٰ بن ابی الکثیر یمانیؒ رحمہ اللہ سے وہ ابوسلمہؒ رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اعمال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے ان میں صلہ رحمی سے زیادہ کسی کا ثواب نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سرکشی سے بڑھ کر جلدی عذاب والا کوئی عمل نہیں اور جھوٹی قسم گھروں کو خالی کر کے چھوڑتی ہے۔“

۸۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن محمد بن سوقة: ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: التبتک لاجاهد معک و ترک والدی یمکیان، قال: فانطلق فاضحکھما کما ابکیھما. قال محمد: وبہ نأخذ، ولا ینبغی الا باذن والدیہ مالم یضطر المسلمون الیہ فاذا اضطروا الیہ فلا بأس، وهو قول أبی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

حضرت امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت محمد بن سوقةؒ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور والدین کو روٹا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں آپ نے فرمایا (واپس) جاؤ اور ان کو خوش کرو جس طرح تم نے ان کو لایا ہے۔“

حضرت امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد مناسب نہیں جب تک مسلمان اس کے لئے مجبور نہ ہو جائیں جب وہ مجبور ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب ما یحل لک من مال ولدک!

۸۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراہیم عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: الفضل ما اکتلم کسبکم، وان اولادکم من کسبکم. قال محمد: لا بأس به إذا کان محتاجا ان یناکل من مال ابنہ بالمعروف، فان کان غنیا فاخذ منه شیئا فهو دین علیہ، وهو قول أبی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

اولاد کے مال سے تمہارے لئے کیا حلال ہے!

ترجمہ! امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں تمہارا افضل کھانا تمہاری کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔“

حضرت امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب محتاج ہو تو اپنے بیٹے کے مال میں سے معروف طریقے کے مطابق کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر مالدار ہو تو جو اولاد کے مال سے جو کچھ لے گا وہ اس کے ذمہ قرض ہوگا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراہیم قال: لیس للاب من مال ابنہ شی الا ان ینتجج الیہ من طعام، او شراب، او کسوة قال محمد: وبہ نأخذ، وهو قول أبی حنیفة رحمہ اللہ.

ترجمہ! امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حمادؒ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیمؑ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں باپ کے لئے اولاد کے مال سے کچھ نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے اور لباس کے محتاج ہوں۔“

حضرت امام محمدؑ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہؒ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من دل علی خیر کمن فعلہ!

۸۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: أخبرنا علقمة بن مرثد یرفع الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: جاء رجل یتحملہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما عندی ما احمک علیہ، ولكنی سادک علی فتی من فتیان الانصار، انطلق فانک ستجدہ

۱۔ اس سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ماں باپ کے لئے ضرورت کے وقت اولاد کا مال استعمال کرنا جائز ہے اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ جس طرح وہ حلال مال کماتے ہیں اولاد کو بھی نیک بنائیں اور ان کی دینی تربیت کریں کیونکہ یہ بھی انسان کی کمائی ہے۔ ۲۔ اہزاروی

فی مقبرة بنی فلان یرمی مع اصحاب له: فان عندہ بعیرا سیحملک علیہ. فانطلقا الرجل حتی اتی مقبرة بنی فلان، فوجدہ فیہا یرمی مع اصحاب له، فقال له: انی اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحملہ، فلم اجد عندہ شیئا، فاخبرہ الخبر فقال: اللہ الذی لا الہ الا هو لذلک هذا لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال له ذلک موتین، فانطلق، فحملہ، ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعیر فحدث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث، فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انطلق فان الدال علی الخیر کفاعلہ.

بھلائی پر رہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے!

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ نے خبر دی وہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوع حدیث بیان روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک شخص حاضر ہو کر آپ سے سواری طلب کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس تجھے دینے کے لئے سواری نہیں ہے البتہ میں تجھے انصار کے نو جوانوں میں سے ایک نو جوان کے بارے میں بتاتا ہوں تم جاؤ فلاں قبیلے کے قبرستان میں وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تیر اندازی کر رہا ہے اس کے اونٹ ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے دے گا وہ شخص گیا اور اس فلاں قبیلے کے قبرستان میں آیا اور اس نو جوان کو وہاں تیر اندازی کرتے ہوئے پایا۔

اس نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تا کہ آپ سے سواری طلب کروں لیکن ان کے پاس کچھ نہ پایا پھر اس نے تمام بات بتائی۔

اس نے کہا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا نبی اکرم ﷺ نے تم سے یہ بات فرمائی ہے؟ دوسرے یہ بات کہی پس وہ گیا اور اسے سواری دی پھر وہ اونٹ پر سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کو تمام بات بتائی آپ نے اسے فرمایا جاؤ بے شک بھلائی پر دلالت کرنے والا بھی بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔

باب الولیمة!

۸۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن الہیثم قال: لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمة رضی اللہ عنہا اولم علیہا سویقا و تمرأ، وقال: ان شئت سبعت لک، و سبعت لصواحبک. قال محمد: یعنی یقیم عندها سبعا و عند صواحباتها سبعا. قال محمد: وبہ

۱۔ اس شخص کا قسم دے کر پوچھنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں بھیجا ہے خوشی کہ وجہ سے تھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے اسے میرے پاس بھیجا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں چاہئے کہ دوسروں کی راہنمائی کرتے رہیں یہ بھی کار ثواب ہے۔ ۱۲ ہزاروی

ناخذ، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ انہوں نے حضرت عقیلم رحمہ اللہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ستواور کھجور کے ساتھ ولیمہ فرمایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے سات دن ٹھہرنے کے اعتبار سے باری مقرر کروں اور تمہاری دوسری ساتھیوں (دیگر ازواج مطہرات) کے لئے بھی سات دن سات دن مقرر کروں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان کے پاس بھی سات دن سات دن ٹھہریں اور دیگر ازواج مطہرات کے پاس بھی سات سات دن ٹھہریں۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

زہد کا بیان!

باب الزہد!

۸۷۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة ایام متتابعة من خبز البر حتی فارق محمد صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا، وما زالت الدنیا علیہم عسرة کدرة حتی قبض محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فلما قبض اقبلت الدنیا علیہم صبا.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے گھر والے تین دن مسلسل گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوتے حتیٰ کی نبی اکرم ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے اور رسول اکرم ﷺ کے وصال تک ان لوگوں پر دنیا تنگ اور غوار ہی جب آپ کا وصال ہوا تو دنیا ان کی طرف فریفتہ ہو کر آئی۔

دعوت کا بیان!

باب الدعوة!

۸۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا محمد بن قیس: أن أبا العوجاء العشار كان صديقا لمسروق، فكان يدعوہ، فیاکل من طعامہ و يشرب من شرابه، ولا یسأله. قال محمد: وبہ ناخذ، ولا بأس بذلك عالم یعرف خبیثا بعینہ، وهو قول أبي حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے

۱۔ یہ انصاف کا تقاضا ہے کہ اگر بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے پاس ٹھہرنے میں برابری رکھی جائے جتنے دن ایک کے لئے مقرر ہوں اتنی ہی دوسرے کے لئے بھی ۱۲ ہزاروی

حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ابو جراح عشار "رحمہ اللہ" حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" کے دوست تھے پس وہ ان کو دعوت دیتے اور وہ ان کے کھانے سے کھاتے اور پانی سے پیتے اور ان سے سوال نہ کرتے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک بعینہ خبیث مال کا علم نہ ہو کوئی حرج نہیں۔

یہاں سے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا دخلت على الرجل فكل من طعامه، واشرب من شرابه، ولا تسأله عنه. قال محمد: وبه نأخذ ما لم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کے پاس جاؤ اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے پانی سے پیو اور اس سے سوال نہ کرو۔ (کہ کہاں سے کیا حرام ہے یا حلال ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک سود نہ لیتا ہو یعنی حرام ذرائع کا یقینی طور پر معلوم ہو تو نہ کھا۔

یہاں سے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: إذا دخلت بيت امرء مسلم فكل من طعامه، واشرب من شرابه، ولا تسأل عن شئني قال محمد: وبه نأخذ ما لم يسترب شيئا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا جب تم کسی مسلمان آدمی کے گھر جاؤ تو اس کے کھانے سے کھاؤ اور اس کے مشروب سے پیو اور کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک وہ سود خور نہ ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عاصم بن كليب عن رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قال: صنع رجل من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم طعاما فدعاه، فقام النبي صلى الله عليه وسلم وقمنا معه، فلما وضع الطعام فقال: أخبرني عن لحمك هذا من أين هو؟ قال: يا رسول الله شاة كانت لصاحب لنا، فلم يكن عندنا نشترها منه وعجلنا وذهبناها،

فصنعناها لك حتى يحيى صاحبها فتعطيه ثمنها، فامرته النبي صلى الله عليه وسلم ان يرفع الطعام، وان يطعمه الاسارى. قال محمد: وبه نأخذ، ولو كان اللحم على حالة الاول لما امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يعطمه الاسارى، ولكنه رآه قد خرج عن ملك الاول، وكره اكله: لانه لم يضمن قيمته لصاحبه الذي اخذت شاته، ومن ضمن شيئا فصار له من وجه غضب، فإخرب الينا ان يتصدق به ولا يأكله، وكذلك ربحه، والاسارى عندنا اهل السجن المحتاجون، وهذا كله قياس قول أبي حنيفة رحمه الله.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت عاصم بن کلب "رحمہ اللہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے کھانا تیار کیا پھر آپ کو دعوت دی آپ تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے جب کھانا رکھا گیا تو آپ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا نبی اکرم ﷺ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور دیر تک اسے منہ میں چباتے رہے لیکن اسے کھانہ سکے چٹا نہ آپ نے اسے منہ سے پھینک دیا اور کھانا کھانے سے رک گئے۔

آپ نے دعوت کرنے والے صاحب کو بلایا اور فرمایا مجھے اس گوشت کی بارے میں بتاؤ کہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے ایک ساتھی کی بکری تھی ہمارے پاس اسے خریدنے کے لئے قیمت نہیں تھی پس ہم نے جلدی کرتے ہوئے اسے ذبح کر دیا اور آپ کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ آئے گا تو اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔

یہاں سے نبی اکرم ﷺ نے کھانا اٹھانے کا حکم دیا اور فرمایا ضرورت مند قیدیوں کو کھلا دو۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ گوشت اپنی پہلی حالت پر ہوتا تو حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" قیدیوں کو کھلانے کا حکم نہ دیتے لیکن آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے شخص کی ملک سے نکل گیا اور آپ نے اسے کھانا پسند نہ فرمایا کیونکہ وہ اپنے ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن نہیں ہوا جس کی بکری لی تھی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو جائے اور وہ اس کے لئے کسی صورت میں غصہ ہو تو ہمارے نزدیک اسے صدقہ کر دینا بہتر ہے اسے کھانا نہیں چاہئے اور اس کے نفع کا بھی یہی حکم ہے۔ اور قیدیوں سے مراد قید خانے کے وہ لوگ جو تاج ہیں۔

یہاں سے حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" کا قیاس بھی یہی ہے۔

عالمین کے وظائف!

باب جوائز العمال!

۸۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم: أنه خرج إلى زهير بن عبد الله الردي. وكان

عاملاً علی حلوان. فطلب جائزته هو و ذوالهمدانی، فأجازهما. قال محمد: وبه نأخذ ما لم يعرف شیئا حراماً بعینه، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت زہیر بن عبد اللہ الازدی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حلوان کے عامل تھے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ذوالہمدانی رحمہ اللہ (دونوں) نے اپنا وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے دونوں کو وظیفہ دیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب تک کسی معین حرام چیز کا علم نہ ہو اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۵. محمد قال: أخبرنا العلاء بن زهير قال: رأيت إبراهيم النخعي أني والدي وهو على حلوان، فطلب جائزته، فأجازه.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں علاء بن زہیر رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو دیکھا وہ میرے والد (زہیر بن عبد اللہ الازدی رحمہ اللہ) کے پاس آئے اور وہ حلوان پر مقرر تھے پس انہوں نے وظیفہ طلب کیا تو انہوں نے وظیفہ دے دیا۔

۸۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا بأس بجواز العمال، قال: قلت فإذا كان العاشر أو مئله؟ قال: إذا كان ما يعطيك لم يكن شيئاً غصبه بعينه مسلماً أو معاهداً فاقبل.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمال (عکروں) سے وظیفہ لینے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے کہا جب وہ عشر لینے والا یا اس جیسا ہو تو؟ فرمایا جب تمہیں وہ چیز دے جسے بعینہ کسی مسلمان یا ذمی سے غصب نہیں کیا تو قبول کرو۔

باب الرفق والحرق!

۸۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ عن مجاهد يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو نظر الناس إلى خلق الله لم يروا مما خلق الله مخلوقاً أحسن منه، ولو نظروا إلى خلق الخرق لم يروا مما خلق الله مخلوقاً أقبح منه.

۱. مطلب یہ ہے کہ عکراں اگر ظلم کے طور پر بھی مال لینے ہیں لیکن جب تک اس کے بارے میں تعین کے ساتھ پتہ نہ ہو مطلقاً مال میں سے وظیفہ وغیرہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہجری

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ایوب بن عائذ رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت مجاہد سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لوگ نرمی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ اچھا نہ دیکھیں اور اگر وہ سختی کی تخلیق کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو اس سے زیادہ قبیح نہ دیکھیں۔

باب الرقية من العين والاكثواء! نظر كادم اور داغ لگانا!

۸۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما له اكنوى وأخذ من لحيته، واسترقى من الحمة. قال محمد: وبه نأخذ، ولا بأس بذلك، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے داغ لگوا یا اور داڑھی کے بال کاٹے اور بخار سے دم کرایا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة قال: حدثنا عبد الله بن أبي زياد عن أبي نجيع عن عبد الله بن عمر: أن أسماء بنت عميس رضي الله عنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم ولها ابن من أبي بكر رضي الله عنه، وابن من جعفر رضي الله عنه، فقالت: يا رسول الله، إني أخوف على ابني أخيك العين، أفأرقيهما؟ قال: نعم فلو كان شئ يسبق القدر سبقته العين. قال محمد: وبه نأخذ إذا كان من ذكر الله أو من كتاب الله وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالى.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ بن ابی زیاد نے رحمہ اللہ بیان کیا وہ ابو نعیم سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کا ایک صاحبزادہ تھا اور ایک صاحبزادہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کے بھتیجوں پر نظر لگنے کا ڈر ہے کیا میں ان کو دم کروں؟ فرمایا ہاں اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب (دم) اللہ تعالیٰ کے ذکر یا اللہ

کی کتاب سے ہو۔“ ۱

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔

باب نفقة اللقيط

لقيط کا نفقہ!

۸۹۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ما أنفقت على اللقيط تريد به الله فليس عليه شئ، وما أنفقت عليه تريد أن يكون لك عليه فهو لك عليه. قال محمد: هذا كله تطوع، ولا ترجع على اللقيط بشئ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کچھ لقیط پر خرچ کرو تو اس کے ذمے کچھ نہیں اور کچھ تم اس پر بطور قرض خرچ کرو وہ تمہارے لئے اس کے ذمہ ہوگا۔ ۲

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں یہ سب خرچہ بطور نفل ہوگا اور تم لقیط پر کسی چیز کے لئے رجوع نہ کرو۔“

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب جعل الآبق!

بھاگے ہوئے غلام کی اجرت!

۸۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سعيد بن المزبان عن أبي عمر أو ابن عمر (شك محمد) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما: أنه جعل جعل الآبق إذا أصابه خار جا من المصير أربعين درهما.

امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت سعید بن مزبان ”رحمہ اللہ“ سے وہ ابو عمر یا ابن عمر ”رحمہ اللہ“ سے (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ”رضی اللہ عنہم“ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھاگنے والے غلام کی اجرت چالیس درہم مقرر کی جب اسے شہر کے باہر سے پائے۔“

۸۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا ابن أبي رباح عن أبيه عن عبد الله رضي الله عنه بمثل ذلك في جعل الآبق أيضا. قال محمد: وبه نأخذ، إذا كان الموضع الذي أصابه فيه مسيرة ثلاثة أيام فصاعدا فجعله أربعون وإذا كان أقل من ذلك رخص له على قدر السير، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

۱ جس دم یا تحویہ وغیرہ سے منع کیا گیا ہے یہ وہ جس میں کلمات شریک ہوں نیز دم کرنے والے اس نعل پر ہی بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی امید نہ رکھے اگر ان کاموں کو سب کچھ اور اللہ تعالیٰ کو شفا دینے والا سمجھے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزار دی

۲ جو غلام یا آزاد وغیرہ گم شدہ ملے اسے لقیط کہا جاتا ہے اور جو مال کسی کا گمشدہ کسی دوسرے کو ملے اسے لقیط کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزار دی

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی رباح ”رحمہ اللہ“ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبد اللہ ”رضی اللہ عنہ“ سے بھاگنے والے غلام کی اجرت کے بارے میں اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب وہ مقام جہاں سے وہ غلام باہر تین دن یا اس سے زیادہ کی مسافت پر ہو تو اس کی اجرت چالیس درہم ہوگی اور جب اس سے کم مسافت ہو تو اس مسافت کے حساب سے کم رقم ہوگی۔

یہاں سے حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب من أصاب لقطعة يعرفها!

۸۹۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: أخبرنا أبو إسحاق عن رجل عن علي رضي الله عنه قال في اللقطة: يعرفها حولا، فإن جاء صاحبها ولا تصدق بها، أو باعها و تصدق بشئها، غير أن صاحبها بالخيار، إن شاء ضمنه، وإن شاء تركه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جسے گری پڑی چیز ملے وہ اس کا اعلان کرے!

امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں ابو اسحاق ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی المرتضیٰ ”رضی اللہ عنہ“ سے روایت کرتے ہیں وہ لقطہ (جو چیز گری پڑی ملے اسے لقطہ کہتے ہیں) کے بارے میں فرماتے ہیں ایک سال تک اس کا اعلان کرے اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے صدقہ کر دے یا اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کرے البتہ اس کے مالک کو اختیار ہوگا چاہے تو اس سے چٹی لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔“

حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۹۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في اللقطة: يتصدق بها أحب

إلى من أكلها، فإن كنت محتاجا فأكلت فلا بأس به قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة

رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ”رحمہ اللہ“ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ”رحمہ اللہ“ نے خبر دی وہ حضرت حماد ”رحمہ اللہ“ سے اور وہ حضرت ابراہیم ”رحمہ اللہ“ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے لقطہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے

کھانے کی نسبت صدقہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور اگر تم محتاج ہونے کی وجہ سے کھاؤ تو کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الوشم والصلۃ فی الشعر وأخذ الشعر من الوجه، والمحلل!

۸۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لعنت الواصلة والمستوصلة،

والمحلل والمحلل له، والواشمة والمستوشمة، قال محمد: أما الواصلة فاتي تصل شعرا الى

شعرها، فهذا مكروه عندنا، ولا بأس به إذا كان صوفاء، فأما المحلل والمحلل له فالرجل يطلق

امراته لثنا فيسأل رجلا أن يتزوجها ليحللها له، فهذا لا ينبغي للسائل ولا للمسؤل أن يفعلها،

والواشمة التي تشم الكفين والوجه، فهذا لا ينبغي أن يفعل.

جسم گونا، بال ملانا، چہرے کے بال اکھاڑنا اور حلالہ کرنا!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دوسروں کے بالوں کو ملانے والی اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی حلالہ کرنے

والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا، جسم گودنے اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی گئی۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں واصلہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے بالوں سے کوئی بال ملاتی ہے

اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ البتہ جب اونی (پلاسٹک وغیرہ کے) بال ہو تو کوئی حرج نہیں محلل اور محلل لہ سے

مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر کسی آدمی سے مطالبہ کرے کہ وہ اس عورت سے نکاح

کر کے اس کے لئے حلال کر دے تو مطالبہ کرنے والے اور جس سے مطالبہ کیا گیا دونوں کے لئے ایسا کرنا

مناسب نہیں اور واشمہ وہ ہے جو ہتھیلیوں اور چہرے کو گودے یہ کام بھی مناسب نہیں۔“

۸۹۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أم ثور عن ابن عباس رضي الله

عنهما قال: لا بأس بالوصل في الرأس إذا كان صوفاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله تعالى!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد

ہیں ہم سے ہشتم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ام ثور رحمہ اللہ عیسا سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ عیسا سے

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اونی بال ہوں تو سر کے بالوں سے ملانے میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب حف الشعر من الوجه!

يقال حفت المرأة وجهها أي أخذت عنه الشعر!

۸۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عائشة (أم المؤمنين رضي الله

عنهما): أن امرأة سألتها: أحف وجهي؟ فقالت، أميطي عنك الأذى.

(عورت کا) چہرے سے بال اکھیڑنا!

کہا جاتا ہے (حفت المرأة وجهها) یعنی جب وہ چہرے سے بال اکھیڑے!

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے

اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک

عورت نے ان سے پوچھا کیا میں اپنے چہرے سے بال اکھیڑ سکتی ہوں تو انہوں نے فرمایا اس (چہرے) سے اذیت

ناک چیز (یعنی بالوں) کو دور کرو۔“

۸۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة

رضي الله عنها أن امرأة سألتها، أحف وجهي؟ فقالت: أميطي عنك الأذى. قال محمد: وبه

نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم

سے زیادہ بن علاقہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت عمرو بن ميمون رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ان سے پوچھا کیا میں چہرے کے بال اکھیڑوں انہوں نے فرمایا!

اپنے آپ سے اذیت کو دور کرو۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۸۹۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره أن تؤسم الدابة في

وجهها، أو يضرب الوجه، قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ

اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جانور کے چہرے پر رنگ لگانا یا اس کے

چہرے پر مارنا ناپسند کرتے تھے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان يقبض

على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ہیشم رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑتے پھر اس کو کاٹ دیتے۔“

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

باب الخضاب بالحناء والوسمة! مہندی اور وسمہ کا خضاب!

۹۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عثمان بن عبد الله قال: أتتنا أم سلمة زوج

النبي صلى الله عليه وسلم بمشافة من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم مخضوبة

بالحناء.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عثمان بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک کے وہ بال ہمارے پاس لائیں جو کنگھی کرتے وقت گرتے تھے تو ان پر مہندی کی کارنگ تھا۔

۹۰۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن الخضاب بالوسمة،

قال: بقلة طيبة، ولم ير بذلك بأسا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے وسمہ کے ساتھ خضاب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کچھ خوشبو کے ساتھ ہو اور انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔“ (درمیل کے چوں کارنگ ایک قسم کا خضاب)۔

۱. ایک مشت دارچی رکھنا سنت ہے اسے کاٹنا یا منڈوانا سخت گناہ ہے حضور علیہ السلام نے داڑھیاں بڑھانے کا حکم دیا اور جس قدر بڑھائی جائے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔ ۱۲ ہجری

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔“

۹۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو حنيفة عن ابن بريدة عن أبي الأسود

الدولي عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أحسن ما غيرتم به الشعر

الحناء والكتم.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ ابو بريدہ رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابو اسود الدولی رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سب سے بہترین چیز جس سے تم اپنے بالوں (کے رنگ) کو بدلتے ہو، مہندی اور کتم ہے۔“ (ایک قسم کا وسمہ جس سے خضاب بناتے ہیں)

۹۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن قيس قال: أتني برأس الحسين بن

علي رضي الله عنهما، فنظرت إلى لحيته، ورأسه قد نصلت من الوسمة.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر انور لایا گیا تو میں نے ان کی داڑھی اور سر (کے بالوں) کو دیکھا کہ اس میں وسمہ (خضاب) ظاہر تھا۔“

۹۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن عبد الرحمن عن انس بن مالك رضي الله

عنه: كأنني انظر الى لحية أبي قحافة كأنها ضرام عرّيج، يعني من شدة الحمرة، والله تعالى

اعلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت یزید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابو قحافہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی داڑھی کو دیکھتا ہوں کہ وہ عرّيج درخت کی مہندی کی وجہ سے اس کا

شعلہ ہے یعنی سخت سرخی کی وجہ سے آگ کا شعلہ معلوم ہوتی تھی۔“

باب شرب الدوا أو البان البقر والاكتواء!

۹۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن

عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أنه قال: أن الله تعالى لم يضع داء إلا وضع له دواء إلا

السام، والهرم، فعليكم بالبان البقر: فإنها تخلط من كل الشجر.

دوائی پینا، گائے کا دودھ اور داغ لگوانا!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے قیس بن مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے موت اور بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کے لئے دوائی بتائی ہے تم پر گائے کا دودھ لازم ہے یہ ہر درخت سے قلوٹ ہوتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ گائے بڑی بوئیاں چرتی ہے تو ان کا اثر اس کے دودھ میں ہوتا ہے)

۹۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا طلع النجم رفعت العاهة عن أهل كل بلد.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے بیان کیا اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

جب شریاستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھ جاتی ہے۔

۹۰۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن خباب بن الارت كوى عبد الله ابنه من الفرسة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو گردن کے زخم کی وجہ سے داغ لگوا دیا۔

باب تقييد العلم!

علم کی باتوں کو تحریر میں لانا!

۹۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أنه كان يكره الكتب ثم حسنها، قال حماد: ورأيت إبراهيم يكتبها بعده. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے وہ لکھنا ناپسند کرتے تھے پھر اسے اچھا قرار دیا۔ حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ لکھتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب الذمي يسلم على المسلم يرد السلام!

۹۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن مسعود رضي الله عنهما أنه صحب رجلا من أهل الذمة، فلما أراد أن يفارقه قال: السلام عليك، قال: وعليك السلام. قال محمد: نكره أن يبدأ المسلم المشرك بالسلام، ولا بأس بالرد عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مسلمان کا ذمی کے سلام کا جواب دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہیشم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذمی لوگوں میں سے ایک شخص کے ہمسفر ہوئے جب اس نے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا ”السلام علیک“ آپ نے جواب میں ”وعلیک السلام“۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک مشرک کو پہلے سلام کرنا مکروہ ہے اس کا جواب دینے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

ليلة القدر کا بیان!

باب ليلة القدر!

۹۱۱. محمد قال: أحب بنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن زر بن جبيش عن أبي ابن كعب رضي الله عنه قال: ليلة القدر ليلة سبع وعشرين، وذلك أن الشمس تصبح صبيحة ذلك اليوم ليس لها شعاع، كأنها طست تفرق.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ نے بیان کیا وہ حضرت زر بن جہیش سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لیلۃ القدر سترائیسویں رات ہے وہ اس طرح کہ اس کی صبح سورج کی شعاعیں نہیں بدلتیں گویا وہ ایک پلیٹ ہے جو حرکت کر رہی ہے۔ (بیان کے مشاہدے کے مطابق ہے ورنہ لیلۃ القدر کو کئی رکھا گیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے)

باب من عمل عملا أسره ألبيه الله رداءه، وأرحموا الضعيفين المرأة والصبي!

۹۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أسروا ما شتمتم، وأعلنوا ما

شتم، ما من عبد يسر شيئا الا البسه الله تعالى رداءه.

پردہ پوشی اور کمزوروں پر رحم کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو عمل چاہو چھپاؤ اور جو چاہو ظاہر کرو جو شخص کسی عمل کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی چادر ڈال دیتا ہے۔ (یعنی پردہ پوشی فرمانا ہے)

۹۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال: ارحموا الضعيفين المرأة والصبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا جو نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا! دو کمزوروں یعنی عورت اور بچے پر رحم کرو۔

باب الأمانة ومن استن سنة حسنة عمل بها من بعده!

۹۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ثلاثة يؤجر فيهم الميت بعد موته: ولد يدعو له بعد موته، فهو يؤجر في دعائه، ورجل علم علما يعمل به ويعلمه الناس، وهو يؤجر على ما عمل به أو علم، ورجل ترك أرض صدقة.

حکومت اور اچھے کام کا اجراء!

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تین کام ایسے ہیں کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب ملتا رہتا ہے اولاً وہ جو اس کے لئے دعا مانگے پس اسے اس کی دعا کا اجر دیا جاتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرے اور لوگوں کو سکھائے پس اسے عمل اور تعلیم کا اجر دیا جاتا ہے اور جو شخص زمین بطور صدقہ چھوڑ جائے۔

۹۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي غسان عن الحسن البصري عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: يا أباذر: أن الأمانة أمانة، وهي يوم القيامة خزى وندامة، إلا من أخذها بحقها ثم أدى الذي عليه فيها، وأنى له ذلك يا أباذر؟

ترجمہ! امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت ابو غسان رحمہ اللہ سے وہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابوذر رحمہ

اللہ بے شک حکومت امانت ہے اور قیامت کے دن یہ ذلت اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ جو شخص اس سے اس کے حق کے ساتھ حاصل کرے پھر اس سلسلے میں عائد ذمہ داری کو پورا کرے اور اسے ابوذر رضی اللہ عنہ وہ کیسے یہ کام کر سکتا ہے۔

۹۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: البلاء موكل بالكلم.

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے خبر دی وہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مصیبت گفتگو کے سپرد ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ خاموشی میں امن ہے گفتگو کرتے وقت بعض اوقات ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔ ۱۲ ہزاروی)

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۹ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ / ۲۴ دسمبر ۲۰۰۲ء بروز منگل صبح پانچ بجے

”کتاب الآثار“ کا ترجمہ مکمل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے ضمن میں راقم کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اس اردو ترجمہ کو مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے

﴿آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیة والتسلیم﴾

حقوق نبی اور سیرت رسول ﷺ ایک تندرست کتاب

الشفاف بتعرف حقوق

المصطفیٰ ﷺ

نعم العطاء فی حدیث المحدثی
مع تخریج احادیث

جلد اول

مفت ابو الفضل قاسم عیاض مالکی
مفت مفتی غلام عین الدین نعیمی

مکتبہ اعلیٰ حضرت
در بار مارکٹ سٹیشن لاہور
Ph: 7247301

در رسالت مآب ﷺ

قیام پاکستان کے بعد کی تاریخی حالات پر

ایک لا جوابی کتاب

تاریخ اسلام
مکمل چار حصے

مصنف
میر تقی احمد خان مسکین شرم

مدیر اعلیٰ: روزنامہ احسان، شہباز مغربی پاکستان، لاہور
لیکچرار: شعر و صحافت و میرادارقی پور و شعر و عارف لکھنؤ و غازی پور

مکتبہ اعلیٰ حضرت



الحمد فارمیٹ دکان 25 غزنی سٹریٹ 40 اردو بازار لاہور پاکستان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مستند اور جامع کتاب

الخصائص الكبرى

فی فہرست خیر الواری

جلد اول

المستفی
النِّعْمَةُ الْعُظْمَى
فی ترجمۃ الفصائل الکبری

مصنف

عبد الرحمن بن ابی بکر المعروف امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ

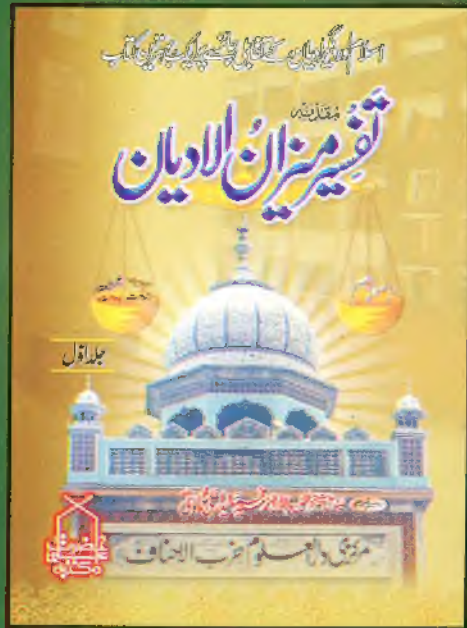
ترجمہ
مفتی محمد معین الدین نعیمی

مکتبہ اعلیٰ حضرت
در بارہائے ستارہ مولانا
Ph: 7247301



مکتبہ علی حضرت کی خوبصورت کتابیں

بہار شریعت



مکتبہ علی حضرت

در بارہ مکتبہ لایہو

E-mail: maktabaalahazrat@hotmail.com

Voice: 092-042-7247301

